گارڈن اور مہدی

واقعات سوڈان مع تصویر

مع حالات ابتدائی فتح کے جو محمد علی نے کی اور جنرل گارڈن کے زمانہ حکومت میں جنگ ہوئیں

گارڈن کا صحراء بربر سے عبور کرنا

در مطبع ریڈنگ روم واقع [illegible] طبع شد

قیمت فی جلد

التماس

مین اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ اس کتاب کا ترجمہ کرنا میرے لئے بہت مشکل تھا۔ نہ تو مجھے اتنی فرصت تھی کہ مین دل لگا کر اس کام کو
پورا کر سکتا اور نہ مجھے اپنے والسنت مین ایسی لیاقت تھی کہ مین اس کتاب کے تمام انگریزی جملون کی اونہین کے پورے برابر کے الفاظ
اُردو مین تحویل کر دیتا۔ بالخصوص جبکہ زبان اُردو خود ہی ایسی محتاج ہے جسکے خزانہ مین کوئی ذخیرہ ایسے پر مضمون الفاظ کا موجود نہین ہے
مگر اس کتاب کے مطالعہ نے میرے دل کی حالت ایسی بدل دی تھی کہ مین اوسکے مضامین کے تصور مین پہرون گویا ہندوستان اور
ہندوستان کے اپاہج خیالات سے بالکل باہر رہا۔ یون کہون کہ بارہ سو برس پہلے کے عربی زمانہ کا ایک تماشائی بنا رہتا تھا۔ گورنمنٹ
انگریزی کے انصاف نے ایسا امن و امان ہمارے ملک مین پھیلا رکھا ہے کہ شہر کے راستون مین لاٹھی چلنا ایک عظیم حادثہ
اور ایک مہابھارت کا معرکہ معلوم ہوتا ہے اور نہایت ہی تعجب سے لاٹھی مارنے والون اور لاٹھی کھانے والون کی جرأت پر
تحسین کیا کرتے ہین عرب کی پچھلی تاریخ یا ایشیا و یورپ کے گذشتہ تجارب بالکل بوستان خیال کے قصہ معلوم ہوتے ہین۔
ایسے زمانہ مین جب ہم ہندوستان کے امن و امان کے خسخانہ مین بیٹھے تھے عرب کے دستون مین موجودہ دنیا کے بہادرون
گذشتہ بارہ سو برس کی پورانی لڑائیون کا ناٹک دکھا رہے تھے اور دیکھنے کے قابل یہ بات تھی کہ جس قدر زمانہ کی
ترقی کی ہے اسی قدر عظیم الشان اور ہیبت ناک اور تعجب خیز فنون حرب کی ترقی ان ناٹک کرنے والون نے تماشہ مین دکھیائی تھی
پہلے چڑتالی کر نیوالون بہادرون نے ایک شخص (جنرل گارڈن) کی جان بچانے کے واسطے نہ ایسی بہادری کی نہ ایسی ہمت
کی نہ ایسی بہادری کی نہ ایسے عالمانہ جنگ کا برتاؤ کیا اور نہ پہلے اپنے ملک کے وحشی مسافرون نے نئی جرأت سے ایسے حملون
کے دفع کرنے مین قدرت حاصل کی۔ مین ایسے عالم محویت مین ایسے خیال کرنے پر مجبور تھا۔ کہ اُردو جاننے والی لوگ بالکل محروم رہجاتے ہین
اگر اس کتاب کا ترجمہ نہوا تو موجودہ دنیا کی کتاب کا یہ سبق کہ قومی ہمدردی اور ہمدردی ملکی کیا ہے اور اس مین کیا کیا کرنا پڑتا ہے بالکل متروک ہوا جاتا ہے
ہندوستان کے اُردو دان لوگ اپنی لاعلمی سے اوس فرض کے ادا کرنے مین محروم رہے جاتے ہین جوان بہادرون نے بیش بہا خدمات
اور جان کا ہی کی داد دینے کا ساری دنیا پر ہے۔ مین خدا کا شکر کرتا ہون کہ مینے اس کام کو پورا کر لیا اور مجھ کو امید ہے کہ یہ کتاب نہایت دلچسپ اور مفید سمجھی جائیگی۔

(سید سجاد حسین)

ایک قافلہ غلامون کا ملک سوڈان مین

گارڈن و مہدی نامہ

واقعات محاربہ سوڈان مع تصاویر

باب اول

اسباب مین واقعات ذیل بیان ہوئے ہین

ملک سوڈان کا سلطنت مصر مین شامل ہونا۔ اسمعیل پاشا کا قتل۔ محمد بے کا معاوضہ اسمعیل کے قتل کا لینا۔ بغاوت اوقات مختلفہ مین۔ سر ساموئل بیکر کی فتوحات اور بعدہ مستعفی ہونا۔ خدیو مصر اسمعیل پاشا کی خدمت خواہش عدم مین۔ بردہ فروشی سوڈان۔ زبیر کی واقعات جو سردار ایک ایسے قبیلہ کا تھا جو ہمیشہ بردے پکڑتے تھے۔ ملک کے مقام مین زبیر کے قبضہ مین تجانا۔ مصری فوج کا قتل عام دربعدہ دارفور کی فتح۔ زبیر کا پاشا مقرر ہونا۔ خدیو کو اپنے بجلاف مطیع کرنا۔ زبیر کا قاہرہ جانا اور وہان پہونچکر نظر بند ہوجانا۔

جنرل گارڈن نے ان الفاظ کی پیرایہ مین اُن امور کا تذکرہ مصر کی ایک افسر اعلی سے کیا جنکا انتظام انھون نی اپنے ذمہ لیا تھا اور نہ
وہ امور مشکل تھے۔ یعنی ملک سوڈان کی نسبت ایک ایسی عورت سے کرنی چاہیے جو ایک مصری کی حبالہ عقد مین رہی اور اوسکا طلاق ہوگیا اب
اگر یہ عورت کسی دوسرے سے شادی کرے تو وہ کر سکتی ہی اور بعد اس ازدواج کی سوڈان سے بہت کچھہ حاصل ہوسکتا ہی سنہ ۱۸۱۹ء مین محمد علی نے
طماع اور مستقل الارادہ حکمران جو بانی مبانی جملہ ترقیات ملکی اور فوجی کا ہوا اور جسینے مصر کی حالت تمام مسلمانی سلطنتون سے بڑھا دی اپنے
ہاتھون کو قاہرہ کی جنوبی ریگستان کیطرف پھیلایا اور یہہ ارادہ کیا کہ اوس خطہ شاداب پر بھی قابض ہوجاے جہان سونے وغلہ و دیگر چیزون کی کثرت
پیداوار ہوتی تھی۔ چنانچہ اس ارادہ کی پورا کرنے کی لیے ترکون اور البینیا کی اجورہ دار سپاہیون کو بھرتی کیا اسلیئے کہ یہہ ہی لوگ ایک مرتبہ
قبل اسکے قبایل مملوکی شکست دیئے اور اوسمین سے جو لوگ بمقام ڈنگولا مین باقی رہ گئے تھے انکی نیست و نابود کرنے مین محمد علی کے لیئے عمدہ ہتیار تھے۔ سنار
مین سونے کی کانون پر قبضہ کرنا جسکی سبب سے بنیاد شہر قاہرہ مین مشہور ہوئی ہیں اور حبشیون کا جدید فوج مین بھرتی کرنا محمد علی کی ارادون کا ایسا
خردمندانہ تھا۔ محمد علی نے سوڈان پر فوج کشی کا یہہ بہانہ پیدا کیا کہ مین قبیلہ بنی اطلان کو جو ملک سنار سے خارج کر دیئے گئے ہین بعیر دارالحکومت
فنگ مین پہونچکر تخت نشین کرونگا۔ اسمعیل پاشا فرزند اکبر محمد علی کا سپہ سالار فوج مقرر ہوا۔ نومبر سنہ ۱۸۲۰ء مین اسمعیل نے قبیلہ مملوک کو ڈنگولا
سے نکال کر اور کردوفان کو فتح کرکے نوبیہ پر قبضہ کر لیا۔ اور وہان سے خارطوم پہونچکر درمیان مین نیل ابیض و اسود کی ایک قلعہ تیار کیا۔
سنہ ۱۸۲۲ء مین اسمعیل نا حضر لوٹتے وقت مقام شندی مین جو خارطوم و بربر کی درمیان واقع ہے ملک ابن نمیر حکمران شندی کی مکان مین
مقیم ہوا اور اوس سے ایک کشتی پر از طلا اور غلامان حبشی کا خواستگار ہوا۔ بظاہر ملک مذکور نے اداے مطالبہ کا اقرار کیا لیکن اسمعیل پاشا کو
مع ہمراہیان نشہ سے مدہوش کیا اور چار طرف مکان کے لکڑی کا انبار کرکی اوسمین آگ دیدی جس سے اسمعیل مع ہمراہیان جلکر خاکستر ہوگیا۔
بعد اس واقعہ کے محمد بے جو اسمعیل کا سالا اور کردفان کا دفتر دار تھا اوسنے نہایت ہی سختی سے عوض اس خون کا لیا شندی کو جلا کر تباہ
سیاہ کر ڈالا اور تمام باشندون کو اور ملک کے قتل کرکے سنار و کردفان مین حکومت مصر کی قایم کردی اور خود ملک سوڈان کا حاکم ہوگیا۔
بعد محمد کی عثمان نے مع ایک فوج باقاعدہ کی اوس ملک پر حکمرانی کی اور ان بدنصیب سوڈانیون کو یہہ بات جتادی کہ مین انتظام مملکت کے
غرض سے اس مین نہین آیا ہون بلکہ لوٹ و غارت کی لیے۔ عثمان کے لشکر مین ایک توپ تھی جسکا نام اوسنے قاضی رکھا تھا چنانچہ جب کوئی

حلقہ بندی کیے ہوئے محل سابق بادشاہان شندی کی

سوڈانی اوسکی فوج کے کسی سپاہی کے شکایت اپنے استحفاظ کے لیئے پیش کرتا تو وہ مستغیث کو اوس قاضی کے پاس بہیجدیتا جہان وہ توپ کے مونہہ پر باندہ کر اوڑا دیا جاتا تہا - غرضکہ یہہ ہی طریقہ عثمان کی عدالت کا تہا جسکا نام مسخرے سے اوسنے عدل رکہہ چھوڑا تہا - سنہ ۱۸۳۰ء مین خورشید پاشا گورنر جنرل سوڈان کا مقرر ہوا اور گیارہ برس تک اوس ملک مین حکمران رہا - فشودا مین اسنے دار الحکومت قرار دی اور خارطوم کے باشندون کو بجائے چمڑے اور پہوس کے خشتی مکانات بنانے کی تعلیم دی - سنہ ۱۸۴۱ء تک سوڈان مین حکومت مصر بلا کسی خرخشہ کے قایم رہی لیکن بعد اسکے مقام کسالا مین بغاوت نے سر اوٹھایا جو چند روزون تک اور پہر دوسرے سال سر اوٹھاکر ہمیشہ کے لیئے نیست و نابود کردے گئے - اس زمانہ مین ملک سوڈان حسب ذیل سات ضلعون پر منقسم ہوگیا تہا - یعنی - فزاگ لو - سنار - خارطوم - طاکا - بربر - ڈنگولا - کردفان - سنہ ۱۸۵۶ء مین نائب السلطنت سعید پاشا سوڈان مین گیا - اور اسنے اپنے وہان جانے کا یہہ نتیجہ قرار دیا کہ ملک سوڈان سے دست بردار ہوجائے لیکن شایخ و رؤساء ملک نے اوسے اس ارادہ سے باز رکہا اس لیئے کہ ملک کا چہوڑ دینا بغاوت عظیم کا باعث ہوگا چنانچہ سعید نے یہہ ارادہ اپنا فسخ کرکے مملکت کا حکم دیا جو ہمیشہ غفلت کے پہیر مین پڑا رہا - ایک کے بعد دوسرا گورنر مقرر ہوا کیا جو بغاوتون کو روکتا رہا اور ابیسنیا کی سرحدی لڑائی کو قایم رکہتا گیا سنہ ۱۸۶۵ء مین آٹھہ ہزار حبشی سپاہیون نے جنکی تنخواہین باقی رہ گئی تہین بمقام طاکا مین بغاوت کی یہہ بغاوت بدقت تمام رفع کی گئی اور حبشی فوج کو سوڈان سے نکال کر بجائے اوسکے مصری فوج رکہی گئی - خدیو مصر اسمعیل پاشا کو سلطان روم نے سواحل بحر احمر سے مسوا تک کل تفویض کردیا - اسی سال کے بعد اسمعیل پاشا لندن مین ملکہ معظمہ کا مہمان ہوا اور بعوض اون خدمات کے جو خدیو نے ملک انگلستان کے متعلق کے تہین ملکہ نے خدیو کو خطاب کے سی بی کا عطا کیا - ممالک بوگوس و گلیات جو اب تک شاہ ابیسینیا کی قبضہ مین تہی سنہ ۱۸۶۹ء مین ملک مصر مین داخل ہوگی اور چند ہی روز کے بعد بیکر پاشا نے جو اصلی باعث انسداد بردہ فروشی کا ہوا تہا ممالک وسط افریقیہ کو فتح کرکے سرحد جنوبی سوڈان کو خط استوا کی ایک درجہ شمالی تک پہونچا دیا تہا سر سامول بیکر سنہ ۱۸۷۳ء تک اسمعیل پاشا خدیو مصر کیجانب سے گورنر جنرل سوڈان کے رہے اور بعد اسکے ازخود اس عہدہ سے کنارہ کش ہوگئے - خدیو مصر کو سر سامول بیکر سے یہہ امید تہی کہ وہ بردہ فروشی کا انسداد معقول کرکے بجائے اوسکے تجارت جایز قایم کردینگے لیکن اونکے مستعفی ہونے سے خدیو کو تردد ہوا - مشہور ہے کہ کرنل گارڈن بی سفارش خدیو مصر سے بجائے سر سامول بیکر کے برلش اف دیلسنی کی تہی حقیقتاً یہی اس عہدہ کے لیئے منتخب ہونے کے لایق تہی اور خدیو اور اونکی یہہ جدید نائب دونو ملک سوڈان کی لیئے مناسب تہی - فی الحقیقت اسمعیل پاشا ایک لایق حکمران تہا جسکی تائید مسٹر جی سی میگاڈن ممبر پارلیمنٹ کی تحریر مشتمل بہ واقعات مصر سے بخوبی ہوتی ہی - مسٹر میگاڈن لکہتے ہین کہ مملکت مصر مین گورنمنٹ کے لیئے یہہ ہی ایک شخص عالی دماغ و قوی بازو تہا اور سات سال اسنے اسطرح حکومت اس ملک پر کی جیسے کوئی کرنیل اپنی فوج پر حکمرانی کرتا ہے کوئی صیغہ ملازمت سرکاری ایسا نہ تہا جسپر اسکے رعب و داب کا اثر نہ پڑا ہو یا جسکو اسنے مرتب و مستحکم نہ کردیا ہو - اسمعیل کا دلی حوصلہ محمد علی کے بلند خیالون کی پیروی سی یہہ تہا کہ مصر مین یورپ کی تہذیب و شایستگی اور قومی ہمدردی پہیلا کر اس ملک کو عربون کی سے ایک جدا مختار سلطنت بنادون اور کشت و خون یا ظلم و تعدی جو سالہا سال سے اس قوم مین رایج ہے باعث ان ترقیو نکی ہو - خدیو اسمعیل کے زمانہ سے عمدہ تر انتظام سوڈان کا کبہی نہین ہوا - سنہ ۱۸۳۰ء مین اسمعیل پیدا ہوا اور ملک فرانس مین تعلیم پائی بعدہ مصر مین طریق حکمرانی کے مختلف تجربے حاصل کرکے سنہ ۱۸۶۳ء مین بجائے سعید پاشا اپنے چچا کے خدیو مصر ہوا - بہ تسلیم اسکے کہ اسمعیل لایق ترین اولاد سے ابراہیم پاشا اپنے باپ کی تہا اسمعیل نے مصر و سوڈان کی حکومت نہایت ہی استقلال سے کی جسکی تائید خود اوسکے عہدہ انتخاب سے ہوتی ہی کہ سر سامول بیکر و جنرل گارڈن سے چیدہ لوگون کو اوسنے عہدہ گورنری کی لیئے منتخب کیا - سر سامول بیکر لی مگر یہہ رای ظاہر کی

تھی کہ اگر خدیو اسمعیل کی حکومت قایم رہی تو مملکت سوڈان اوسکے تحت حکومت مین اور وسیع ہو جائیگی جسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ مصر کی ایک کمر زرخیز جو
وادی حلفا اور اسوان تک سے بڑہکر نیل ابیض تک پہونچ جالے گی۔ سالانہ اخراجات کثیر جو انتظام ملک سوڈان مین پڑتے

تصویر اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر (یہہ تصویر ۱۸۶۷ء مین لی گئی)

پسند رونده تہی اور جو نتایج و فواید عمده کہ اوسسے مرتب ہوئے وہ اب دیکھی جاتی ہین - جنرل گارڈن نے تین سال پیشتر اسکی یہہ تقریرات
تحریک کی تھی کہ بردہ فروشی سوڈانیون کی رگ و پے مین سرایت کر گئی ہے اور ہر غریب و امیر کا ابتدائی سبق یہہ ہی تھے کوئی شخص ایسا
نہین جو اوس سے منتفع نہ ہو اور ایسا تو کوئی شخص نہین جو آزادی کا خواستگار ہو یا اوسمین نصیحتانہ امداد کرے - سات ثمن آبادی خاص سوڈان
کی غلامون سے ہے لیکن جزایر مغربی کی حبشیون کے بہ نسبت سوڈان کے حبشیون کی حالت اچھی ہے - سوڈان مین یہہ غلام
با خدمتگاری کی مصرف مین آتے ہین یا فوج مین بھرتی کیجاتی ہین مگر یہہ امر کبھی گوش زد نہین ہوا ہے کہ یہہ لوگ زراعت کے کام
مین رکھے جاتے ہین - جنرل گارڈن لکھتے ہین کہ ضروری اور لازمی طور سے غلامون کا ازاد کرنا با انصافانہ سمجھا جاتا ہے اور ان غلامان کو
نے مگر یا اسطرح کے ارادے سے جو جنرل گارڈن نے اونکے لئے تجویز کی تھی صریحی انکار کیا - جنرل گارڈن کی کوشش ہاے بلیغ
غلامون کے ارادے کی بالکل مخالف اوس قوم کی تھی جو حدود سوڈان سے باہر جاکر بردے پکڑ لاتے تھے - سوڈان مین دو حکومتین
تھین ایک گورنمنٹ مصر کی اور دوسری بردہ فروشون کی چنانچہ گورنمنٹ مصر کو ہاتھی دانت سے اپنا فائدہ اوٹھانے اور یہہ دوسرے
حکومت اسسے بڑھ کر بردہ فروشی سے منتفع نہ ہوتے - ہر چہار طرف ملک مین انھین بردہ فروشون کی خیمے استادہ نظر آتی تہی
جو مقابل خیمہ ہاے عساکر مصری کے زیادہ تر خوفناک و دہشت انگیز معلوم ہوتی ہی - ۱۸۶۸ء سے اس قوم کی قوت روز بروز
بڑھتی گئی یہان تک کہ جو تعلق مصر و ممالک متوسط افریقہ سے تھا اوسپر خطرناک اثر پڑنے لگا اور سوڈانی اسباب کا دعوی کرنے
لگے کہ یہہ ملک خود مختار ہے نہ یہہ کسی کے زیر حکومت ہے اور نہ یہان کسی کی حکومت مستقل ہے نہ لوگ اوس حکومت کی حفاظت
مین ہین بلکہ بردہ فروشی پیشہ لوگ ہمیشہ اس ملک کے انتفاع سے متمتع ہوتے رہتے ہین - ان اطراف کے ملکون مین جب کوئی شہر
تنہا فتح ہوتا تو ہر شخص اپنے کو بقدر اوس حصہ کے جسپر وہ قابض ہوتا اپنے کو مالک مستقل سمجھکر اوسکی محافظت کرتا اور پیشہ بردہ فروش
گورنمنٹ مقررہ کی حد حکومت سے باہر جاکر ان غیر مملوک آدمیون کو بردہ فروشی کے لئے پکڑ لاتے تھے چنانچہ یہہ طریقہ ابتداً خارطوم
سے شروع ہو کر دارفور کی راہ تک پہیل گیا ۱۸۶۹ء مین مقام سکا جو بحر غزل پر واقع ہے بہت بڑا مرکز بردہ فروشی کا قرار پایا تہا
اور زبیر نے جو اس جماعت مسلح بردہ گیر کا سردار تہا اور جنوبی حصہ خارطوم کیطرف پہنچایا جاتا تھا سکا مین قلعجات مستحکم بنا کر ملک ٹم ٹم کے وسط مین اپنا صدر
مقام مقرر کیا - اور خود مقام سکا مین اوسیطرح کے بعض مقامات پر قبضہ کر کی شاہانہ طور سے رہا کرتا تھا - زبیر کی ڈیوڑھی پر پاسبانان مسلح اور دیوان
خاص مین اوسکی شیر زنجیرون مین بندھی ہوئی اور غلامان مکلف لباس اور درویشان عبادت گذار حاضر رہتے تھے - زبیر کی زیر حکومت ایک مرتب
فوج بردہ گیر رہا کرتی جسے وہ ہمیشہ بردہ گیری کے لئے بھیجا اور وہ لوگ قریون پر حملہ کرتے اور غریب باشندون کو لوٹتے اور اونھین لونڈی غلام
بنانے کے لیے پکڑ لاتے تھے چنانچہ لوگون کے قتل و گریز اور گرفتاری و بربادی سے وہ حصص ملک کے جو نہایت ہی آباد و دلشاد تھے اب بالکل
ویران و برباد ہو گئے اور سکا کے راہین اون قیدیون کے ہڈی اور کہوپڑیون سے معمور تہین جو اثناے راہ مین مر گئے تھے ایسے کہ ان اسیرون مین
سے نصف تھے مقام معین تک سلامت نہ پہونچتے تھے مگر جسقدر زندہ ہوتے اونمین سے زبیر بعض کو جو چست و چالاک مثل ہرن کی پائے جاتے
اور نہایت خوفناک و بیرحم بلکہ ہیبت مجسم وسط افریقہ کے ہوتے اوسے بردہ گیر فوج مین بھرتی کرتا اور بقیہ کو بازار و مین فروخت کے لیے بھیجدیا تہا
غرضکہ زبیر نے ایسی کوشش کی کہ سکا بردہ فروشی کا صدر مقام ہو گیا اور سالانہ ہزارون ہی خوردہ فروش ان انسانون کی خریداری کے
زبیر کے پاس جمع ہوتے اور اسے خرید کر دریاے نیل کی راہ سے مصر کو لیجاتے - زبیر کے نام سے تمام سوڈان کانپتا تھا اور روز بروز اوسکی حکومت
بڑہتی جاتی تھی - ۱۸۶۹ء مین اسمعیل پاشا نے ایک فوج بہ سرکردگی ہلالی پاشا دارفور سے مقابلہ کو جو اوس وقت ایک خود مختار سلطنت
ہو گئے تھے سوڈان کیطرف روانہ کی لیکن اس فوج کی روانگی کا اصل مطلب یہہ تھا کہ اسسے زبیر کا انسداد کیا جاے مگر زبیر نے اس حکمت عملی کو سمجھکر

اپنی فوج فراہم کے اور ایک تنازع کے حیلے سے سرکاری فوج کا مقابلہ کیا اور بالآخر مصری فوج کو مع سپہ سالار قتل کر ڈالا اور پھر اس کارروائی کی معذرت
کے لئے جو خدمات اوسنے گورنمنٹ مصر کے روبرو پیش کئے وہ مقبول ہوئے اور بعد کو وہ سوڈان کا حکمران مستقل ہو گیا۔ ۱۸۷۴ء مین زبیر نے
سلطان دارفور سے تکرار کے اور اوسکے ملک پر حملہ آور ہوا گورنمنٹ مصر اوسکے روکنے سے مجبور ہو کر بلحاظ ضرورت وقت شریک اوسکے دارفور پر
حملہ آور ہوے اور ان تدابیر مین شرکت کے جنکا سر موجد تھا چنانچہ افواج مصری شمال کیجانب سے اور زبیر جنوب سے دارفور مین داخل ہوئے

عربون کا قافلہ صحرا مین
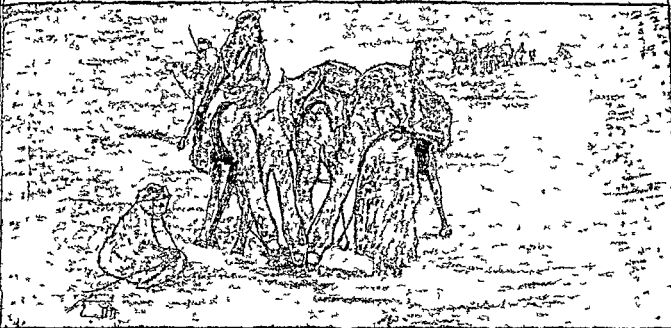
اور اس جنگ مین کشش و کوشش اور فتح و کامیابی زبیر ہی کے نام رہی۔ اس معرکہ جنگ مین زبیر نے بلا لحاظ طمع کے پانچ لاکھ روپیہ گلا کر
اوسکی گولیان بنوائین اور اپنی فوج کے سپاہیون کو تقسیم کرائین جسکا یہہ نتیجہ سمجھا جاتا ہی کہ چاندی کی گولی کو کوئی جادو روک نہین سکتا۔
چنانچہ انہین سے ایک گولی خود سلطان دارفور کے خود مین لگی جس سے وہ گر کر ہلاک ہو گیا اور اوسکی دو بیٹے بھی اوسکے لاش کے قریب مارے گئے
بعد فتح دارفور کے زبیر نے اپنی خدمات کی جلدی مین خدیو مصر سے یہہ درخواست کی کہ مجھے عہدہ گورنر جنرلی دارفور عطا ہو۔ خدیو نے اسی عہدہ کے
دینے سے انکار کیا مگر ساتھی اسکے اوسی پاشا کا خطاب دیا۔ زبیر کو یہہ امر ناگوار گذرا اور اوس نے اپنے تمام رفقا کو ایک درخت کے نیچے جمع کرکے جو سکا
اور البید کی شرکت کے طرف واقع تھا یہہ اقرار حلفی لیا کہ وے لوگ بوقت ضرورت اوسکی مشارکت کرین اور خود زبیر ایک لاکھ پونڈ جمع کرکے اس
غرض سے قاہرہ کو روانہ ہوا کہ وہان پہونچکر خدیو مصر کے خیالات کو اپنے چرب زبانی سے پھیر دون اور سترا ن سلطنت کو رشوتین دیکر اپنا مطلب
نکالون چنانچہ جب وہ قاہرہ مین پہونچا تو بہت اعزاز و احترام سے اوسکے ساتھہ برتاؤ کیا گیا ساتھی اسکے زبیر کے کل امیدین بہ نسبت سوڈان
واپس جانے کی منقطع ہو گئین اور مسٹر جیسی نے ایسی ظالم کو خود گرفتار کرا دیا جسنے ہزارون انسانون کو پکڑ کر لونڈی غلام بنایا تھا گو قاہرہ
مین وہ آزادانہ طور سے پھرتا تھا اور سو پونڈ یعنی ایک ہزار روپیہ ماہواری پاتا تھا لیکن وہین سے بیٹھا ہوا سوڈان مین بغاوت کی تحریک
کرتا تھا۔ خدیو مصر اس امر کو بخوبی جانتے تھے کہ زبیر اور اوسکے رفقا مصر کے قوت سے آگاہ ہو کر چاہتے ہین کہ ایک حکومت خود مختار قایم کرین

لہذا اسمعیل پاشا کو ایسے حالت مین دو امور ضروری کا انتظام مد نظر ہوا ایک یہہ کہ بردہ فروشی کا انسداد قطعی سوڈان مین ہوجاے دوسرے یہہ شعلہ بغاوت جو مشتعل ہو رہا ہے فرو کردیا جاے چنانچہ ان دونون امور اہم کے انصرام کے لیئے ایک نہایت ہی مدبر اور منتظم کی ضرورت ہوئے جسکے لیئے جنرل گارڈن سے بہتر کوئی شخص نہ تھا - قبل اسکے کہ جنرل گارڈن کے حالات شجاعت و انتظام مفصل تحریر ہون ضروری ہی کہ کچھہ معاملات سوڈان اور اوسکے باشندون کے بیان کیئے جائین *

باب دوم

مشتمل بہ واقعات ذیل

جغرافیہ سوڈان - اصلی شکل ملک کی - مختلف صوبجات اور اونکی وسعت - بڑے بڑے قصبات - وہان کی کیقدر زرخیز اور ریگستان - مختلف قبایل جو سوڈان مین رہتے تھے - سوڈان کی مستقل باشندے اور بدوی قبایل کے حالات - اونکے عادات عجیبہ اور جنگی حوصلے *

سر ساموئل بیکر لکھتے ہین کہ سوڈان ایک لفظ مہمل ہے جسسے نہ تو کسی ملک کے حدود ارضی مراد ہے نہ کسی مہذب ملک کا نام ہے - بلکہ ایک ایسا ملک مراد ہے جہان حبشی بود و باش رکھتے ہین اور جسمین افریقہ کا ایک حصہ بحر احمر سے بحر اطلس تک شامل ہے - سوڈان مصر سے جانب شمال اور میان نرا کی جھیلون سے جانب جنوب عرض البلد کے ۴ درجہ پر اسیطرح بحر احمر سے پورب اور سرحد دارفور سے پچھم واقع ہے شکل اس ملک کے ناہموار ہے اور اضلاع جنمین یہہ ملک منقسم ہوا ہے بہت بڑا اختلاف اوسکے اصلی شکل مین ظاہر کرتے ہین چنانچہ سرحدین اسکے مثل مصر کے سرحدون کے جیساکہ سعید پاشا کی تحقیقات ہے ہمیشہ ردو بدل ہوا کرتی ہے - باستثناے ....۵۲۳ میل مربع صحراے نوبیہ کی جو دریاے نیل کے پچھلے آبشار کے جانب جنوب واقع ہے سوڈان بشمول ممالک کردفان و دارفور جانب مغرب اور سنار و طاکا اور سینٹ اور اضلاع ساحل سواکم کی اور سوا جانب مشرق اور بدبرات فشودا اور بحر غزال اور ممالک متوسط افریقہ جانب ....۱۶۵ میل مربع کا ایک ٹکڑہ ہے جسمین ....۶۷ میل مربع متعلق کردفان کے ہے اور ....۲۸ میل مربع دارفور مین داخل ہے - دریاے نیل خط استوا کی قریب کے جھیلون سے نکل کر تمامی ملک سوڈان کی سیرابی و زندگانی کا سبب ہوتا ہے مصر کے قدیم باشندے اگر اس دریا کی پرستش مثل خدا کے کرتے تھے تو کوئی مقام تعجب نہ تھا اسلیئے کہ تمامی ملک اونکا دریاے اٹبرا کے مٹی سے جو باج گذار دریاے نیل کا ہے پیدا ہوا تھا اور بغیر اسکے وہ ملک اسیطرح مثل ایک ریگستان ویران کے رہ جاتا جیساکہ اب تک اوس دریا کے پچھم طرف بڑے بڑے صحرا پڑے ہین دریاے نیل کے پاٹنے کا بہاؤ جنوب و مشرق سے شمال و مغرب کو ہے اور وہ حصہ زمین کا جو پورب کی کنارہ پر اس دریا کے واقع ہے بہت زیادہ سیراب و سبز مقابل اون اضلاع خشک کردفان و دارفور کے ہے جو مغرب کیجانب واقع ہین - درمیان دریاے اٹبرا کے جو کہ تھوڑے ہی فاصلہ پر بربر سی دریاے نیل مین گرتا ہے اور دریاے رہاط کے جو باج گذار نیل اسود کا ہے ایک ٹکڑہ ملک کا نہایت ہے شاداب و سرسبز واقع ہے جو قدیم میروے کے سرزمین سے مشہور تہا - چنانچہ اس حصہ مین بشمول ملک طاکا کے جسکی سیرابی دریاے رہاط اور دندر سے ہوتی ہے اور سنار ان اضلاع کی جو دریا مین نیل ابیض اور اسود کی واقع ہین زمین اور آب و ہوا دونو نہایت ہے موافق پیداوار کی اور قابل الزراعت ہین خصوصاً

زبیر پاشا

روئی کی پیداوار تو نہایت سے عمدہ ہوتی ہے اور کردفان کا اکثر حصہ کنارہ مغرب کیطرف نیل ابیض پر غیر آباد و غیر قابل الزراعت ہے اسلیے کہ نصف حصہ جنوبی مین آب پاشی کی بہت قلت ہی کردفان کی شمالی و مغربی حصو مین بالکل بیابان ہین جسکے انتہاے قلت پر البید دارالحکومت ممالک جنوبی واقع ہے اس مقام بارش بہت ہوتی ہے زمین آباد ہے اور جنگل بکثرت ملتی ہین - بڑے بڑے قصبے سوڈان کے دریاے نیل پر آباد ہین اور خود خارطوم موہانہ پر دریاے نیل کے ابیض و اسود کی [illegible] مساوی پر شمالی سرحد مصر اور - میڈی ثمای نلن نبے اور جنوبی سرحد ممالک قریب خط استوا کے جو خدیو مصر کے تحت مین ہین اور وکٹوریا اور نیئن زاکی واقع ہے - یہہ شہر پاے تخت سوڈان کا ہی جسے محمد علی نے ۱۸۲۰ء بعد فراغ فتوحات کردفان اور تابع کرنے بدوؤن کی بلحاظ موقع تجارت و جنگ کے آباد کیا تہا اور اس مین گورنر کے رہنے کا مکان فوج کی بارکین توپ خانہ اور جہاز کے ٹہرنے کی جگہہ پختہ بنوائین چنانچہ یہہ جدید شہر بہت بڑی تجارت کا مرکز ہوگیا اور ہاتھی دانت اور عربی شتر مرغ اور گوند غلہ و مویشی اور لونڈی اور غلام کے خرید و فروخت بکثرت ہونے لگے - حقیقت یہہ ہے کہ خارطوم ہمیشہ سے مرکز بردہ فروشون کا رہا جیدن سے وہ لوگ باہر جاکر لونڈی و غلام پکڑ لاتے اور شہر مین انکا ذخیرہ جمع کرکے فروخت کرتے تھے - قبل مہدی کے ترقی کی خاص شہر خارطوم مین پچاس سے ساٹھہ ہزار تک باشندے تھے جنمین نصف سے زاید غلام تھے - اکثر یورپ کے سفیر بہی وہان رہتے تھے - خود خارطوم ملک سوڈان کی تجارت کا مرکز تہا - اور تیرہ لاکہہ اسٹرلنگ سالانہ تجارت کا خاص خارطوم مین تخمینہ ہوا تہا - مکانات خارطوم کے باعتبار اور قصبات سوڈان کے پختہ طور کے بنے تھے بلکہ اکثر مکانات سنگین تھے متمول لوگون

کے مکانات نہایت ہی خوش قطع اور آسایش کے ہین - جو جماعت یورپین کی
خارطوم مین رہتے تھے بعض بعض بوجہ خرابی آب و ہوا کے خاص کر
ایام بارش مین مقام قیام کو اپنے بدل دیتے تھے - دریاے نیل سے اور
مصر کے راستہ پر ایک اور ضروری شہر بربر دو سو میل کے فاصلہ پر
خارطوم سے واقع ہے جسکی آبادی کا تخمینہ پانچ ہزار باشندون سے لیکر دس
ہزار تک لوگون نے کیا ہے - اس قصبہ کے اکثر مکانات مثل خارطوم کے
مکانون کے دہوپ سے پکائے ہوئے اینٹون کے ہین اور اس وجہ سے کہ بربر ایک
موقع خاص پر ہے مثل خارطوم کے ایک ضروری قصبہ سمجہا جاتا ہے - بربر دریاے
نیل کا ایک جزیرہ ہے جہان سے اشیاے تجارتی کشتیون پر دریا کی راہ سے خارطوم
کو روانہ ہوتے ہین علاوہ اسکے ہر قسم کے تجارتی چیزین ملک سوڈان کی اس شہر مین جمع
ہوکر دوسمت کو کاروانون کے ذریعہ سے بہیجی جاتی ہین اسلیے کہ بالا تر اسکے دریا کشتی چلانے

شہر خارطوم

کے قابل نہین ہے - بربرسے ایک کاروان بخارلی کورسکو کو جو دریاے نیل پر واقع ہے ابوحمید کے راہ سے جاتا ہے یہہ قصبہ بہت خراب حالت مین ہے لیکن یہہ قصبہ بھی ایک یادگار مقام اس وجہہ سے ہے کہ سنہ ۱۸۸۴ء مین اس مقام پر انگریزی باشندے بزوق بدون کے ہاتھ سے مارے گئے تھے اور بقیۃ السیف کا دریا تک پہنچا گیا تھا اور انبار مین ڈبو دیے گئے تھے - دوسرا کاروان بربر سے سواکم کو جو بحراحمر پر واقع ہے جاتا ہے یہہ قصبہ دو سو اسی میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور سوڈان کا ایک بہت بڑا بندرگاہ ہے اور اسی مقام سے لونڈی اور غلام جہازون پر سوار کرکے اور ملکون مین تجارت کے لیئے بھیجے جاتے ہین - سواکم یا سواجی جیسا کہ وہان کے باشندے کہتے ہین جن یا پری کے معنی ظاہر کرتا ہے اسکے بہ نسبت وہان کے باشندے یہہ کہاتے کہا کرتے ہین کہ بحراحمر پر ایک جزیرہ تہا جسمین دس لڑکیان کواری حسین رہتی تھین ایک روز چند لوگ مچھلی پکڑنے والے اوس جزیرہ مین گئے اور اونکو اس جزیرہ مین تنہا رہتے ہوے دیکھکر متعجب ہوئے اور استفسار حال کیا اون لڑکیون نے اپنے کو از قسم اجنہ بنایا چنانچہ اونکی اولاد جو مخفی طور سے پیدا ہوئین اونکے نسبت یہہ کہا جاتا ہے کہ وہی لوگ ابتدائی باشندے اس جزیرہ کے تھے اور قصبہ سواکم کو آباد کیا تھا - جس مقام سے جہاز سواکم مین داخل ہوتے ہین وہ جگہہ نہایت تنگ اور طویل ہے اور با ہر کی طرف اونکے بہت ہی خطرناک چٹانین پتھرون کی ہین - یہہ قصبہ مرجان سفید سے بنایا ہے اور جزیرہ پر واقع ہے ایک بڑے سڑک کے ذریعہ سے جسے جنرل گارڈن نے اپنے عہد گورنر جنرلی سوڈان مین اس مقام پر تیار کرائے تھے یہہ آبادی آگے چلکر بہت بڑھی بلندی سے مل گئی ہے - باشندون کا وہان کے اٹھارہ ہزار تک تخمینہ ہے اور قریب دو سو میل مغرب و شمال کے جانب بربر کی قدیم دنگولا ہے جو کہ نصف اجڑا ہوا کے بحیرہ کے کنارہ پر واقع ہے - اور قریب پچاس یا ساٹھ میل کے آگے بڑھ کر چشمہ نیل کے مقابل مین جدید دنگولا آباد ہے جسے اہل عرب اوردیہ کہتے ہین - کسالا خارطوم کے بعد ایک بہت بڑا قصبہ سوڈان کا ہے جسمین قریب پندرہ ہزار کے باشندے ہین یہہ قصبہ ایک پہاڑ پر آباد ہے اور درمیان خرطوم اور سوادہ کے کہ یہہ بہی ایک جزیرہ بحراحمر کا قریب قریب جدا بنا کے ہے) دو سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے - کسالا مین ایک مدت سے اکثر اہل یورپ و امریکہ جنگلی جانورون کے جمع کرنے کو عجائب خانہ یورپ و امریکہ کے واسطے رہتے تھے - جزع یعنی لکڑی بکثرت اسکے قرب و جوار مین ہوتی ہین اور قسطنطنیہ کے کتون کیطرح جگہہ صاف رکھنے کا کام کرتے ہین - ملک طاکا جسکا پایۂ تخت مسوا ہے سوڈان مین ایک بہت بڑا مالدار قصبہ ہے اور مثل سواکم کے ایک

جزیرہ پرپیاسے سڑک کلان کے ذریعے سے ایک دوسرے جزیرہ سے ملا ہی جہان
گورنر کی رہنے کا مکان اور فوج کی بارکین بنی ہین اسیطرح یہہ دوسرا جزیرہ بھی ایک
تیسرے چھوٹے جزیرہ سے ملا ہے اس مقام پر چند یورپین سوداگر بذریعہ تجارت
کے رہتے ہین اور ہندوستان کے بنئے بھی یہان کنارون پر دریا کے موتی نکلوانے
کے غرض سے بود و باش رکھتے ہین ملک سنار کا پائے تخت بھی سنار ہی کے نام سے مشہور ہے
یہہ شہر دریاے نیل اسود کے کنارہ پر واقع ہے اور تین سو میل خارطوم سے بالاتر ہے یہان
نیل ابیض کا دھارا جنوب کے جانب سے خط استوا کیطرف گرتا ہے - بڑے اور مشہور مقامات اس
ملک کے الدکوی مادہ مین جسکا فاصلہ خارطوم سے ایک دن کی راہ کا ہے جسے زاغ دن بھر اوڑ کر طے
کرسکتا ہے یعنی ایک سو سے پانچسو اور اٹھہ سو میل تک کا فاصلہ ہے - العبید دارالحکومت ملک کردفان کا
اور یہہ ایک شہر ایک سو پچاس میل کے فاصلہ پر نیل ابیض سے ہے جسمین پندرہ ہزار باشندے
ہین اس شہر مین وسیع عمارت سرکاری اور چند مکانات پختہ وعمدہ یونانی اور مصری تاجرون کے
ہین اوسمین سے سلسلہ تار برقی کا خارطوم وقاہرہ سے ہے وادی نیل کے پچھم وپورب طرف اور
درمیان مین کہا اور جبار ض الیلد و سمندر میڈی ٹرینی کے وہ صحراے عجیب دو وسیع واقع ہے
جسمین نہ کوئی چشمہ ہے نہ دریا ہے صرف چند کنوئین وہ بھی آپسمین بہت فاصلہ پر ہین
اور ایک زمانہ مین پانی یہان بیش بہا ہو جاتا ہے - قطع نظر دریاے نیل کے پانی

ایک ہمرا کا سپاہی

گلہ بان عرب سوڈان

ملنے کا وسیلہ صرف کنوؤن سے ہے مگر یہہ کنوئین بھی اکثر جگہہ پانچ پانچ روز کے راہین طے کرنے بعد
ہاتھہ آتے ہین جیسا کہ مورخین کنار دوزخ کے درجے قرار دیکر ایک درجہ کو دوسرے سے خراب
شمار کرتے ہین اسیطرح اس صحرا مین سے اوس زمین کے درجے ہین چنانچہ جن ٹکڑون کو الجبل
یا البر کہتے ہین پہاڑون سے نکلی ہین جسمین کسی قسم کے سرسبزی وشادابی نہین ہے لیکن علاوہ انکے
ایسی بھی صحرا ہین جنگلی زمین مقابل البریہ کے نہایت ہی شاداب ہے اور جانورون کے بقا و
زندگی کے اسباب پیدا کرتے ہین اونکے سبزہ پر نہ صرف بکرے بھیڑ اونٹ کے چراگاہ ہے بلکہ ہرن اور
بارہ سنگھے بھی اونپر چرتے ہین اور بیگیون تک جنگلی پھول اور معطر جھاڑیان ہین جنکے خوش آیند خوشبو
اون مقامات مین پھیلی رہا کرتی ہے درختون کے جھنڈ اور جھاڑیون مین جو کاشتدار ہین بکثرت شکار
ملتے ہین صمغ عربی بکثرت یہان پیدا ہوتی ہے جو بہت بڑی تجارت کی چیز ہے اور سوڈان سے باہر بھیجی جاتی
ہے علاوہ اسکے سیکڑون میل تک درمیان سنار و کردفان کے ہاتھی دانت اور پرند جانورون کے پر اور شتر مرغ
اور سنا ملتے ہین خصوصاً سناران چیزون مین مشہور ہے۔ بمقابل اوپر کے صحراؤن کے المور کے میدانون کے
حالت جدا ہے یہہ میدان بالکل اوسپر ہے جسمین گرم سنگریزی گہر آیا ہوا اور اوپچے میندین بکثرت ہین اور بعض

بدو عرب سوڈان

شیوخ قبایل شرقی سوڈان

سواقع پر تو نہایت ہے طول و ناہموار اور تنگ راہین ہین اور سواے ناشگفتہ زمین اور دراڑون کے اور کسی قسم کی گہاس جو کہ حیوانون کی زندگانی
کا باعث ہو سکے یہان پیدا ہی نہین ہوتے - نہ کوئی درخت ہے نہ کوئی جہاڑی ہے حتی کہ ایک پتہ بھی گہاس کا ایسا نہین کہ جو آفتاب
کے چمک کو ذرہ و بالو پر پڑتے ہی رہ کی - جو جہونکا ہوا کا چلتا ہے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ تیزابہ سے ہو کر آیا ہے اور دہوپ مین یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ کسی بہٹی سے آگ نکل کر آئی ہے - درمیان حدود مصر و سوڈان کے یہہ صحراے الحمیرہ ۵ ہزار میل مربع ہے - صرف چند تجارتی کاروان
اس صحرا سے گذر کرتے ہین جنہین کنوون کا پانی بہت بہت فاصلہ پر ہاتہہ آتا ہے انسان تو کبہی اس صحرا سے گذر نہین سکتا یہہ صرف
اونٹون ہی کا کام ہے کہ وہ اپنے چکنے دار پاؤن سے بالو کی راہ طے کرتے ہین اور میموسا کے خشک اور خاردار جہاڑیون کو
کہا کر بسر کرتے ہین - اور بے پانی کے پانچ دن تک برابر راہ چلتے ہین - اس صحرا مین اگر گہوڑا جاے تو گہنٹے بہر تک مین مر رہ جاے
ملک سوڈان مین مختلف قوم کے لوگ آباد ہین جو لوگ نوبیہ یا شمالی سوڈان مین رہتے ہین اکثر اونمین سے افریقہ کے قدیم
باشندون کے نسل سے ہین یا ان عربون کے اولاد سے ہین جو حجاز سے مصر یا بحر احمر ہو کر یہان آے تہے (اتہیوپیا) کے باشندے
جنکو مصری بار بار اپنے بربر کے باشندے کہتے ہین اونکے شکل و صورت مین اتہیوپیا کے باشندون کی سی ہین اور مصر کے قدیم مقابرون
پر ویسے ہی صورتین بنے ہوئی ہین - قد اونکے متوسط ہین اعضا مناسب ہین چہرے لمبے بیضاوی تراش کے ہوتے ہین خمیدہ ناکین
ہوتی ہین جو مصری کسیقدر گول رہتے ہین بڑے بڑے دار ہیان ہوتی ہین سیاہ چمک دار آنکہین ہوتی ہین گہونگر والی بال اور گندمی
رنگ ہوتا ہے - اس کے مثل قبیلہ مین زائی لوگ ہین جو بوجہہ خانہ بدوش ہونے کے ان عربون مین بدوی شمار کیجاتی ہین یہہ لوگ
افریقہ کے ایک طرح کے زبان بولتے ہین اور یہہ بہی خیال کیا جاتا ہے کہ یہہ لوگ اتہیوپیا کے باشندون کی نسل سے ہین جو سمہ زمین
میمبر جو تہی مین رہتے تہے - مرد وہان کے بوجہہ اختلاف قبیلہ کے پہچانے جاتے ہین اور عورتین اونکی ابہسینا کی عورتون سے

مشابہ ہین بجز اسکے کہ قد اور رنگ مین زیادہ تر لمبے اور سیاہ ہوتے ہین - ملک سوڈان کے جنوبی حصہ مین نیوبا قوم کے حبشیے بکثرت پائی جاتے ہین اور خط استوا کے قریب کے صوبجات مین ڈنکا سن اور دوسرے حبشیون کی قومین آباد ہین - باستثنائے چند عرب قبیلون کے جو سوڈان مین آباد ہین اور جنکو جنرل گارڈن عربون کے جسم کے نبض کہتے ہین یا یہہ کہ وہ مرکز عرب کے دنیا کے ہین محض عربی زبان بولتے ہین اور عموماً خانہ بدوشون کیطرح زندگی بسر کرتے ہین اور اپنے قبیلہ و مذہب پر بہت کچھہ تفاخر کرتے ہین اور اپنے ہمسایہ کے نوبیہ والون سے وصلت و قرابت نہین کرتے - بلحاظ رنگت کے ان دونون قومون مین کم اختلاف ہے مگر اور امور مین بالکل مختلف ہین - عرب کے لوگ قدآور اور زیادہ تر خوبصورت ہوتے ہین پیشانیان اونکی بلند ہوتے ہین اور چہرے اونکے بہت خوبصورت ہوتے ہین داڑھیان گھنے ہوتے ہین اور بجائے گھونگھر والے بالون کے چھترے ہوئے بال سر مین کم ہوتے ہین - دریاے نیل کے ترائیون مین اور اون چشمون کے کنارون پر جو کوہ ابیسینیا سے نکلی مین بہتیرے قبیلی عربون کی آبادی ہے یہہ رہتے ہین انہین قبیلون مین سے زمانہ سلف مین (شیلوک) قبیلہ جنگجو تہا جو دریاے نیل کے دونو ساحلون پر اور آمبوکول سے اوپر مقامات سے تور تک آباد ہے - کچہ دور تک قبیلا امبوکول آباد ہے لوگ جسکے اپنے مکانات و چراگاہین اس بحر عرب کے درمیان مین اور دریاے نیل کے داہنے کے پہاڑیون اور نوبیہ کی ریگستانون جو درمیان کر دسکوادہر کے رکھتے ہین - لیکن اکثر لوگ بیرا کے قبیلہ کے خانہ بدوش ہین اور بدوون مین شمار کیجاتے ہین گو اس ریگستان کے باشندے بہت سے ذیلی قبیلون مین منقسم ہین لیکن رسومات مین سب متحد ہین اور اپنے سب سے بزرگ ایک شیخ کے تحت حکم رہا کرتے ہین - ہر چند ہر شخص کے مالک زمین ہونیکا اصول عام نہین تاہم ہر قبیلہ کے زمین کے حدود معین کردے گئے ہین - اپنے ہمسایون کے کہیتون چراگاہون پر قبضہ کرلینے سے اکثر نزاع واقع ہوتے ہے - انکی دولت صرف بہیڑ و بکری اور اونٹ ہین - جو لوگ زیادہ شاداب مقامات مین رہتے ہین گھوڑے اور مویشی بہی پالتے ہین اور انکے چراگاہونکی ضرورت اونہین ایسے خیمون مین رہنے پر مجبور کرتے ہین جو کہجور کے اندر دلی چھال کے ریشون یا جنگل کے گھاسون سے بنی ہوے چٹائیون سے تیار کئے جاتے ہین ان خانہ بدوش قبیلون مین قبیلہ بشارین ایک بہت مشہور قبیلہ ہے جسے بشارین یا بشاریا بہی کہتے ہین - یہہ لوگ بیرا یا سامیتی نسل سے ہین اور بحر احمر کے کنارے کے پہاڑون پر اور سواکن اور بربر کے درمیانی ریگستانون مین بود و باش رکھتے ہین اور مشرق و جنوب مین انکے حدندوا کا قبیلہ جنکی نسل بکثرت و نہایت جنگجو ہے اور چراگاہین جنکی دریاے الطبرا کے بجم جانب واقع مین آباد ہین - اس قبیلہ کے اکثر لوگ ان قافلون کے ساربانی کرتے ہین جو ہمیشہ ریگستان کے مختلف راہون سے گذرتی ہین اونکے ہمسایون کے شمال مین قبیلہ بنی عمرو کے لوگ رہا کرتے ہین - یہہ قبیلہ بہت بڑا اور قوی افریقہ کے مشرقی ملک کا ہے جنمین کی ہزارون ہی آدمی اوس عثمان دغنائی جھنڈے کے نیچے موجود ہین - مقام طوکا مین تمام بیرا قبیلہ کے لوگ آباد ہین اور قبیلہ یاسی بہی کہ ایک جنگجو اور مشہور ہے قبیلہ بیرا مین شامل ہے انکے ہمسایہ کے لوگ بہت اونسے ڈرا کرتے ہین اسیوجہ سے اونکے ہمسایہ کے لوگ اونسے یہ عداوت پیش آتے ہین قبیلہ سرکاتکوی • ایک قبیلہ ہی چنانچہ اس قبیلہ کے شیخ نے حال کے بغاوت مین اکثر کارنمایان کئے اس قبیلہ کے لوگ اوس حصہ ملک مین آباد ہین جو غوث رجب سے خرطوم تک اور دریاے اطبرا اور نیل اسود کی درمیان مین واقع ہے اور جنوب مین سنک ابو سین تک پہیلا ہوا ہے - شمالی سنار کے باشندے قبیلہ ننگ کے نسل سے ہین جو قبیلہ بیرا کے ایک شاخ ہے - جنوبی سنار کے رہنے والے ابو رؤف کی اولاد سے ہین اور البتہ یہ لوگ قبیلہ زنانیا اور رحداب کے ہین صوبہ کردفان کی آبادی مین نوبیہ کے حبشے جو قدیم باشندے وہان کے ہین اور دنکولا کے لوگ جو یورپ سے آکر آباد ہوئے اور خاصہ تجارت پیشہ یا کاشتکار ہین اور حجاز کے خانہ بدوش قومین شامل ہین - ان قبیلون مین سے

شمال و مشرق کیطرف قبیلہ کیابیش اور جنوب و مغرب مین قبیلہ حسینہ و بنی جرار بہت زبردست ہین اور علاوہ اوکے قبیلہ تعارس بھی نہایت ہی جنگجو و خطرناک ہے - یہہ دو تو آخر الذکر قبیلے جو کردوفان کے جنوب کیطرف دریاے نیل کے قریب رہتے ہین انکا نام لفظ بقر سے نکلا ہے اسلیئے کہ گئو کا پالنا انکا خاص پیشہ ہے - بعضون کے پاس بہت بڑا گلہ بیلون کا ہے جنپر سوار ہوکر اور جو پہلے نیزے ہاتہون مین لئے حمد یا العبید کے بازار مین آتے ہین - انہین عرب کے قبایل سے مہدی نے بکثرت سپاہی بھرتی کئے تہے اور قبیلہ حسینہ و تعارس کے لوگ بہت سے پہلے اس مہدی کاذب کے ہمراہ ہوے تھے - طریقہ جنگ انکا نہایت ہی شتابانہ ہے اور وہ اسکے منتظر نہین رہتے کہ کوئی شخص اونپر حملہ آور ہو انکے حملے نہایت ہی ہیبتناک ہوتے ہین اور اپنے دشمن کو ایک بارگی حملہ کرکے پامال کر دیتے ہین طریقہ جنگ اونکا ہمیشہ سے یہہ ہے کہ کھلے ہوئے میدان مین اپنے حملون کے تیزی سے دشمن کے فوج کو مضطرب کر دیتے ہین - سوڈان کے جنگلی قومین اکثر کمرتک برہنہ رہتے ہین اور ایک سوتی کپڑہ کا چادرہ کمر مین لپیٹے رہتے ہین اور اکثر ایک چمڑے کے قمیض پہنے رہتے ہین - جو لوگ خوبصورتی کے شایق ہوتے ہین وہ اپنے بالون کو گھونگھر والے بنالتے ہین اور ہار اور کپڑے ردراج اور کھجور کے پتون کے بناکر پہنتے ہین - ان عربون کی شناخت یہہ ہے وہ ہمیشہ اپنے کو اسلحہ سے مسلح رکھتے ہین کہ ایک لمبا اور سیدہا چوڑے پہل کا نیزہ اور تلوار جسکے دونو جانب باڑہ رہتی ہے اور کبول یا بیضاوی گیندے بارزاخ کے چمڑے کی ڈہال ہمیشہ لیئے رہتے ہین اور بہت کم لوگ ایسے ہین جو بندوق بہی رکھتے ہین - عورتین اور لڑکیان انکی جو اکثر خوش گل اور خوش جمال ہوتی ہین صرف ایک چادر سوتی کمر سے لیکر گھٹنے تک لپیٹے رہتی ہین اور مردون کو اپنے اوپر فریفتہ کرنے کی غرض سے ردراج اور کوڑیون کے زیورون سے اپنے کو آراستہ کرتے ہین بہت بیحد خوشیان کرتے ہین - چمڑے کی پازیب پاؤنمین پہنتے ہین بالیان اور بتے اونکی بہت ہی مرغوب زیور ہین - سوڈان کے باشندون کی خوراک بنظر احتیاط نہ بوجہ خواہش نفسانی اور خاص کر خانہ بدوش قبیلون کے دہورا یعنے جوار وغیرہ ہے جسے وہ آباد مقامون سے چمڑے اور لکڑی کے کونون اور مویشیون سے بدل کر لیتے ہین - جنوب کے جنگلی قبیلہ خاصتہً دہوم کھجور اور درخت بو باب کے پہل اور پہلون پر زندگانی بسر کرتے ہین گو بعض لوگ دہورا یعنے جوار کے بہی کاشت کرتے ہین - جب کبہی اونہین گوشت کہانے کو مل جاتا ہے تو پہر وہ کسی امر کا لحاظ نہین کرتے اور اوس جانور کے گوشت کو مع چرم یا شتمال کے نگل کر صرف ہڈی چہوڑ دیتے ہین اور بعد کہانیکے اپنے وحشیانہ خوشیان ناچ ناچ کر ظاہر کرتے ہین - سوڈان کے جنگلی قبیلون کے حالات کے نسبت مصنف بیان کرتا ہے کہ جب یہہ لوگ کہانا کہاتے ہین تو عجب طرح کا تماشہ نظر آتا ہے وہ یہہ بہی لکہتا ہے کہ باسی لوگون کی جماعت کس شور و غل کے ساتہہ ایک بیس پر گرتے ہین اور اوسمین سے جس گوشت کے ٹکڑے کو جو شخص پسند کرتا اوسپر تکرار کرتا ہے اور انتڑی اور وہ حصہ جو بہ آسانی دوسرے جگہہ منتقل نہین ہوسکتا اوسے اوسی مقام پر نگل جاتے ہین اور سیاہ چمڑے باسی قبیلہ کے لوگون کے اوس بیس کے خون مین ملے نجاست لوٹنے سے رنگین اور آلودہ ہوجاتے ہین ناک تک کہاتے ہین اور اصلاح کے لئے کوئی کھینچ لانے والے یا دست آور دوا از قسم گوبی کے کہا لیتے ہین - کل قبایل مین حلف کا طریقہ جب کہ وہ کسی سے دوستی کرتے ہین یا کسی معاہدہ پر مہر کرتے ہین عجب و غریب ہے اور بعد تکمیل کے پہر نہ تو وہ اوس کو توڑتے نہ اوسکے کبہی خلاف ورزی کرتے ہین بعض قبیلی کے لوگ اپنے برہنہ تلوار زمین پر رکھہ دیتے ہین اور اپنے پاؤن کو اوسکے قریب لیجاکر ہتیلیان ہاتہون کے اوسکے پہل پر رکہتے ہین - بعض قبیلی کے لوگ بہتر پہینکتے ہین یا شعلہ آتش بجہاتے ہین - شہسوار اپنے گھوڑون کے باگون کی قسم کہاتے ہین - نیل ابیض کے رہنے والے قومین عجب و غریب طور سے آرام لیتے ہین یعنے اپنے داہنے پاؤن کے ایڑے بائین گھٹنے کے اوپر رکہہ کر ایک سخت مشکل صورت سے بہت دیر تک ایسی ہی حالت پر کھڑے رہ جاتے ہین *

ماں گارڈن کے ساموئل اینڈربی کی بیٹی تھی یہہ شخص ایک بہت بڑا تاجر اور جہاز کا مالک لندن میں تھا - یہہ نوجوان گارڈن ڈلوچ کے شاہی جنگی مدرسہ میں داخل ہوا مگر بوجہہ ناقابلیت کے اوسکی بہت بے قدری ہوتی تھی اور یہہ کہدیا گیا تھا کہ تمکو کوئی افسری نہ ملیگی ۱۸۵۲ء میں عہدہ انجنیری شاہی پر مقرر ہوکر پشتہ پر گرنٹ ہوا اور کریما کو جہاز پر روانہ ہوکر یکم جنوری ۱۸۵۵ء کو سخت جاڑہ کے موسم میں مقام بلاک لاوا میں پہونچا - کرنیل چین سے لکھتے ہیں کہ چند ہی روز میں اوسنے نہ صرف جرات دکھلائی بلکہ اپنے لیاقت ذاتی سے معاملات جنگ میں گرن کو اپنے طرف متوجہ کیا اور سباسٹوپول کے قلعہ کے روبرو باعتبار اپنے ذاتی علم و واقفیت کی جسے کسی افسر نے حاصل نہیں کیا تہا دشمن کے نقل و حرکت کو سمجھ کر خندق وغیرہ نوالی کرکے میں اپنی قابلیت بخوبی ظاہر کی - سنیدان کے پہلے حملہ میں یا در ہمبر کالو پر قبضہ کرنے میں شریک تہا اور کن برن کے مہم میں ساتھہ گیا اور بعد ازان سباسٹوپول کے قلعہ کے انہدام میں شامل رہا ۱۸۵۶ء میں گارڈن جنرل اوس کمیشن میں کام کیا جو بغرض پیمایش سرحد مالدوبا کے مقرر ہوا تہا بعد ازان اسی کام پر آرمینیا میں بہیجا گیا آخر ۱۸۵۸ء میں انگلینڈ واپس آیا اور ایک سال کے درمیان میں مقام چیتم پر بہادرانہ کام کرتا رہا ۱۸۶۰ء میں چین روانہ ہوا تاکو کے قلعون کے قبضہ کرنیکے وقت یہہ نہ پہونچ گیا مگر پکن پر جب فوج بڑہی تو یہہ شریک تہا اور (سمر) کے محلات شاہی کے لوٹ اور جلانے میں موجود تہا اور ایک برس تک مقام تلنٹ سن میں رہا اور گرد و پیش کے اضلاع میں جہاں کوئی اجنبی ملک کا شیطان اسکے مثل کبہی نہیں گیا تہا حقیقت دریافت کرتا رہا - اور جمعیت اپنے ایک اور افسر ہمراہی کے چین کی بڑی دیوار کے بہت سے حصون کی کیفیت دریافت کی ۱۸۶۲ء کے موسم بہار وہ مقام شنگہائی کو تی پنگ کے حملون کے روکنے کو طلب کر لیا گیا اور گرد و نواح کے ملکون کی اوسنے مساحت بہی کرلی جو بعد ازان آیندہ لڑائیوں میں اوسنے بکار آمد ہوئی - اوسی سنہ میں کمانیر فوج فتحمند مسٹر وارڈ مارے گئے اور مسٹر برگ جو متوفی کے قایم مقام ہوے تھے بہ استدعاے ہنگ چنگ گورنر جنرل موقوف کردیئے گئے اور اوسی کی سفارش سے مارچ ۱۸۶۳ء میں گارڈن بجاے وارڈ کے سپہ سالار مقرر ہوا - معرکہ جنگ اوس وقت تک مقام کیانگ نانگ میں گرم تہا یہہ مقام دریاے یانگ سی کیانگ اور ہنگ چاو کے درمیان میں واقع ہے - گارڈن نے پہلا کام یہہ کیا کہ فوشان پر قبضہ کرلیا اور چانگ زو کو دشمنون کے ہاتھ سے چھڑا لیا - بعد اسکے تیٹ سان کے قلعہ کو اوڑا دیا اور کوئین سان کے قلعہ پر جو باعتبار ضروریات جنگ کے نہایت ہی مستحکم تہا اور فوج چہوڑ اوسکے جنرل کے فوج سے بدرجہا زیادہ تہے حملہ آور ہوا - فی الحقیقت شہر پر قبضہ محض ایک چہوٹی سی کشتی کے وسیلے سے جسپر ڈولو میں تہین ہوا اوس کشتی کے ذریعہ سے ایک نہر میں پہونچا اور وہاں سے ایک سڑک پر جو کوئین سان کو جاتی تھی قبضہ کرکے ایک اسطرح کا انتشار عظیم لوگون میں پیدا کر دیا کہ افواج شاہی بلا مزاحمت اعدا کے شہر میں داخل ہوگئے - جنرل گارڈن نے اس فوج فتحمند کے بغاوت کو منجملہ چند بغاوتون کے جو اس فوج میں ہوا کرتے تہین عمدہ طور سے رفع کر دیا سو چو پر حملہ کرنے سے پہلے جو کہ بڑا بھاری شہر اور نیک کے قلعون میں سے نہایت ہی ضروری مقام نیاکاہ اور لودد کا تک اور پتاجو پر قبضہ کر لیا تہا اس محاصرہ میں گارڈن کو بہت سے دقتیں اوٹھانی پڑین اور ۲۷ نومبر کو ایک شب خون کے ذریعہ سے جنرل گارڈن اور اوسکے فوج کو بہت بڑا نقصان پہونچایا گیا اور پیچہے ہٹا دیئے گئے اسکے دو روز بعد ایک سخت لڑائی کے ساتہہ گارڈن نے سو چو پر حملہ کرکے اوسے بالکل مسمار کردیا کہ وہ سکونت کے قابل باقی نہ رہا اور شہر کے تمام باشندے اوسکے مطیع ہوگئے - گارڈن کے رعب و غضب سے ٹینگ ذانگ کے لوگون کو کمانیر شاہی نے باغی قتل کر ڈالا جسکی حفاظت دیناوہی کا جنرل گارڈن نے اقرار صریح کیا تہا چنانچہ پہلے مرتبہ گارڈن نے نہایت غضبناک ہوکر ہتہیار اوٹہا اور ایک تپنچہ لیکر کمانیر بے کے تلاش کو نکلا اگر وہ اوس وقت مل جاتا تو یقیناً گارڈن اوسے ہلاک کرتا غرضکہ جب کمانیر نہ ہاتہہ آیا تو مجبور ہوکر گارڈن کن سان کو واپس چلا آیا - آخر فروری ۱۸۶۴ء تک گارڈن بلا کسی جنگ کے خاموش بیٹہا رہا - اور اوس نے عہدہ کے وجہہ سے خطاب شاہی اور انعام کے قبول کرنے سے انکار کیا - چنانچہ گارڈن کے سکوت کی وجہ سے باغیون نے پہر سر اوٹہایا آخرش مجبور ہوکر

اوسنے باغیون سے مقابلہ کرنا منظور کیا اور اسے سنگ اور کیانگ پر قبضہ کرکے ایک ایسی ضلع سے آگے بڑہا جسکے راہین اون گاؤن کی لاشون سے بہری
ہوئین جو فاقہ کشی سے مرگئے تھے اور بعض اونمین کے جو زندہ تھے اپنے نیم جان ہمراہیون کے نگہبانی اس امید پر کر رہے تھے کہ اگر اب بہی
کچھ غذا اونکو پہونچ جاوے تو شاید جان بر ہو جاوین - بعد اسکے گارڈن نے کن ٹانگ پر حملہ کیا - اب تک وہ ہر حملون مین افسر رہا
اور بجز ایک پتلی بید کی چہری کی کوئی ہتیار اپنے پاس نہ رکہتا تھا اور اوسے چہری سے اپنے سپاہیونکو لڑاتا تہا اس چہری کو اوسکے
سپاہی جادو کی لکڑی فتحمندی کے لیے کہتے تہی - چینی سپاہی گارڈن کو ہمیشہ فوج کے مقدم دیکہہ کر یہہ نتیجہ نکالتے تہے کہ یہہ شخص جادوگر
اور یہہ چہری اوسکے محافظ ہے لیکن متواتر دو حملون مین شکست کہا کر پس ہونے سے اوسکا جادو کہل گیا - گارڈن کے ران مین ایک
گولی لگی مگر باوجود اسکے میدان جنگ مین قایم رہ کر سپاہیون کو لڑاتا رہا بالآخر بکثرت خون جانے سے بیہوش ہو گیا اور مجبور اپنی
فوج کو ہٹا لیا اس اثنا مین ٹی پنگ کی لوگون نے فوسان پر قبضہ کر لیا اور دریچہ کو بہی دہمکانے لگے - چنانچہ گارڈن اپنے چارپائی
پر پڑا ہوا تدابیر جنگ کرتا تہا یہان تک کہ صرف دو چار سو سپاہی ہمراہ لیکر ایک ایسی جگہہ پر گہس پڑا جہان ہزارون ہی کی شمشیر
اور جنگ کی کیفیت بخوبی معلوم نہ تہی وہان سے مقام دیسو پر حملہ آور ہوا مگر پہر وہ اپنے تدابیر مین ناکامیاب رہا اور اس مرتبہ ایسا بڑا
نقصان اوٹھا کر پس پا ہوا جو کبہی کسی لڑائی مین نہین اوٹھا دیا تہا - غرضکہ شاہی فوج کے ساتہہ ہو کر دیسو کو فتح کر لیا اور دوایک
مرتبہ کی شکست کے بعد جنرل لی کے ساتہہ ہو کر ۱۱ مئی کو چان کو نو کے قلعہ کو اوڑا دیا یہہ سے آخری لڑائی اس لئے فتحمندی کی تہی اسکے بعد
تمام فساد تین فرد ہو گئین اور پہر فوج کشی کی کوئی ضرورت باقی نہ رہی چنانچہ سولہ مہینے کی فوج کشی اور محاربہ مین چار شہر بہت بڑے بڑے
قبضہ کین آگئے اور دس بارہ سے زیادہ مقامات مضبوط و مستحکم ہاتہہ لگے - غرضکہ گارڈن نے بہت سی لڑائیان لڑین بادشاہ چین نے گارڈن
کو جو اس وقت برٹش فوج مین لفٹنٹ کرنیل کے عہدہ پر تہا بہت بڑا فوجی خطاب ٹی ٹو یعنے کمانڈر انچیف کا دیا اور ایک خلعت زرد پوشاک
و طاوس کے پر کا عطا کیا - برٹش گورنمنٹ نے سی بی کا خطاب دیا غرضکہ باوجود ان سب باتون کے گارڈن جب اوس ملک سے واپس
ہوا تو ویسا ہی تہی دست تہا جیسا کہ چین کے جاتے وقت تہا - جس قدر تنخواہ جنرل نے پائی تہی وہ سب اپنے ماتحت فوج کے
ترقی لیاقت مین صرف کر دئے تہے - گورنمنٹ چین کے عطیہ نقدی سے بہی انکار کیا صرف ایک طلائی تمغہ لے لیا تہا مگر اوسے بہی
لال کسیر کی روی کے قحط مین دیدیا - البتہ گارڈن کے پاس ایک نشان چین کے سپہ سالاری کا لٹکتا تہا جسے وہ بعد اسکے چینی گارڈن
جب پکارا جاتا تہا - ۱۸۶۵ء سے ۱۸۷۱ء تک گارڈن مقام گریوسند مین رہا اور دریائے ٹیمس کے کنارہ پر جو کام بغرض حفاظت
و استحکام شہر کے تیار ہو رہا تہا اوسکی نگرانی کرتا رہا اس درمیان مین بہی اوسنے اکثر عمدہ و نیک کام کے یعنے ٹوٹے ہوئے اسکول
درست کرائے صناعی کے کارخانے اور مریض خانے بنوائے - خود گارڈن کا مکان جسمین اسکول اور شفاخانہ اور خیرات خانہ
ایسا تہا جو بجائے کسی افسر انجنیر کے پادری کا گہر کہا جاوے اور جسمین خیرات بے انتہا جاری تہی ۱۸۷۱ء مین گارڈن برٹش گورنمنٹ
کیطرف سے ڈینیوبیک کمیشن مین مقرر ہوا اور دو برس تک مقام گلاٹز مین رہا +

قبل اسکے یہہ بات بیان ہو چکی ہے کہ کس طرح جنرل گارڈن بجائے سر سامول بیکر کے سوڈان مین مقرر ہوئے - جنرل گارڈن
کو دس ہزار پونڈ سالانہ مصر کیطرف سے دیا جاتا تہا مگر اوسنے صرف دو ہزار پونڈ سالانہ قبول کیا اور سواکم سے بربر تک ریگستان کی
راہ طی کر کے پہلے خرطوم مین گیا بعد اسکے دریائے جبل کے راہ سے مقام گوندہ کورو کو جو نام کے لئے گارڈن کے جدید ملک کا
پایہ تخت تہا پہنچا اور ابتدا سے تیسرا مہینہ یہہ کی کہ وہان سے سایا کو رضامند کیا اور مخصوص مقامات بردہ فروشی کے توڑ دئیے - جنرل
گارڈن کے ہمراہی یوروپین لوگون نے بوجہہ خرابی آب و ہوا کے بہت کچہہ تکلیفین اوٹھائین مگر خود اوسکو کوئی اثر آب و ہوا کا

غلاموں کا کاروان ملک سوڈان میں

ہوا۔اٹھارہ مہینہ تک گارڈن نے گورنر جنرل ممالک متوسط کا رہ کر اپنے معجزہ نمائیون کو خاتمہ تک پہونچایا۔جس زمانہ مین گارڈن گوندہ کورو مین پہونچا تھا اوس وقت اوس قلعہ اور خطہ کا مین جو قریب دو سو میل کے جنوب کے طرف واقع ہے کچھ فوج سرکاری تھی لیکن اس فوج کی حالت نہایت ہی خراب تھی اور بوجہہ خوف کے کوئی سپاہی اوس فوج کا نصف میل تک بھی باہر نہ جا سکتا تھا اس وجہ سے کہ رعایا آزردہ تھی اور انہین ضرور قتل کر ڈالتے۔گارڈن نے اپنے واپسی کے وقت تک سوڈان اور البرٹ نیانزا کے درمیان مین بہتیرے مقامات بنوائے اور انمین ان ملکون کی بہت محفوظ وسایل رسل و رسایل کے قایم کیے قطع نظر اسکے وادی نیل کے باشندون کے دلونمین بہت کچھ اعتبار بڑھایا اور راستی پیدا کی یہان تک کہ دے رگ از دانہ طور اپنے پیداوار اون مقامات پر فروخت کے لیے لاتے تھے جنہین گارڈن نے بنوائے تھے۔نیل اعلیٰ پر خاص گارڈن نے خود بھی کو سوکا اور خدیو کے لیے بلا جبر و تعدی خراج بھی وصول کیا علاوہ اسکے گارڈن کی وجہ سے رابطہ اتحاد مصر اور ابی سینیا کے زیادہ سے جو بوگنڈا مین بعوض تمام حکمرانی کرتا تھا پیدا ہوا اور نیل ابیض اور خار طوم سے وکٹوریا اور مین رانکا اکثر مقامات کے مسافت اور باوجود اسکے رعایا سے برگشتہ کر ہر ابو حملہ کرنے مین مصروف تھا جو اس تہذیب جدید کے منشا نفع سے بالکل پریشان تھے اور پانی لانے کے وسایل کو مدکور زمین جھیلون سے درست کیے۔گارڈن کا قول ہے کہ اس ملک مین حبشیون کی حالت کمقابل اونکے حکمرانون کے کہین اچھی ہے اور جو کچھہ تباہی اور خرابی اس ملک مین ہے وہ محض عربوان اور سرکشیا کے باشاون کے باعث سے ہے۔جنرل گارڈن لکھتے ہین کہ گوندو کورو سے صد ہا میل کے فاصلہ پر جنوب کیطرف قبیلہ فوجی کے لوگ رہتے ہین چنانچہ اونسے چاہا کہ اس قبیلہ کے لوگونمین بھی یہہ عمدہ ترقیات پھیلائین مگر جنرل کے جواب مین اُن لوگون نے عجب طرح کے الفاظ کہے کہ ہم لوگ آپ کے جنہ و تسبیح نہین چاہتے نہ یہہ چاہتے کہ بادشاہ کی صورت بھی دیکھین بلکہ اپنے ملک کو چاہتے ہین اور آپ کو یہہ چاہتے ہین کہ ہمارے ملک سے تشریف لیجائیے۔ایک موقع پر کسی جادوگر نے کہر سے ہوکر کسی فوج کو کوسنے دئے اور وہ فوج کسی بلا مین گرفتار ہوگی چنانچہ گارڈن کو اسبات کا یقین تھا کہ یہہ غضبناک دہمکیان ان لشکرون کی خالی نجائین گی اکتوبر ۱۸۷۶ء مین جنرل گارڈن نے یہہ سوچکر کہ مین نے ممالک متوسط مین کافی طور سے بندوبست کر دیا شمال کیطرف روانہ ہوا اور قاہرہ مین پہرکر شریف پاشا کی وساطت سے خدیو کو اطلاع دے کہ اب مین نوکری سے دست کش ہوتا ہون اور دسمبر کے بڑے دن تین لندن پہونچا۔باوجودیکہ گارڈن نے بہت کچھہ اوس ملک مین بندوبست کیا تھا پہر بھی مصر کو اونکے جیسے دلیر جان باز یوروپین کی ضرورت باقی تھی +

باب چہارم

مشتمل بہ واقعات ذیل

جنرل گارڈن کا دوبارہ سوڈان مین مزید اختیارات کے ساتھہ واپس آنا۔بغاوت دارفور۔جنرل گارڈن کا بردہ گیرونمین تنہا جاکر اونکا مطیع کرنا۔بردہ فروشی سوڈان۔دقتین جو بردہ فروشی کے انسداد مین پڑین۔گارڈن کا قاہرہ طلب ہوکر کمیشن خزانہ

مین شرکت کے لیے جانا - گارڈن کا مجسم ہیبت و دہشت ہونا بدکرداران سوڈان کے لیے - گارڈن نے جو کام سرکاری خارطوم مین کیے - سلیمان ابن زبیر کا
اپنے کو بادشاہ بحر غزل مشتہر کرنا - گارڈن کا سکاکی بردہ فروشی کو نیست و نابود کرنا - سلیمان کا گرفتار ہوکر گولی مار اجانا - زبیر کا بوجہ تحقیقات
قاہرہ مین پھانسے جانا - خدیو مصر کے تخت مصر کی کنارہ کشی - گارڈن کا ہندوستان اور ماریشش اور کیپ اور بیت المقدس جانا -

---

جنرل گارڈن نے ایک اخبار کی کارسپانڈنٹ سے چند روز قبل روانگی سوڈان یہہ بات بیان کی تھی کہ میرے تین برس کے زمانہ حکومت
سوڈان مین جو بالکل مخالف اصول قواعد ترکی تھے اس بغاوت نے سر اوٹھایا - چنانچہ گارڈن کے اس کلام کی تصدیق ان کارروائیون سے
بھی ہوتی ہے جو اوسنے سوڈان مین متعلق بہ انتظام ملک کے کین - جس زمانہ مین گارڈن ممالک متوسط کا گورنر تھا اوسنے یہہ دیکھا کہ
اسمعیل یعقوب پاشا گورنر سوڈان کیوجہ سے میرے علم کامون مین خلل پڑتا ہے اور گو اوسنے اپنے ممالک تحت حکومت مین آمد و رفت
لونڈی و غلامون کی بند کر دی تھی لیکن اب تک خارطوم ایک بہت بڑا مرکز بردہ فروشی کا تھا چنانچہ خدیو مصر نے جنرل گارڈن کو دوبارہ
طلب کرنے کی ضرورت سے اسمعیل یعقوب پاشا کو جو بردہ فروشون سے سازش رکھتا تھا موقوف کرکے گارڈن کو تمام ملک سوڈان و دار فور
و ممالک متوسط کا گورنر جنرل مقرر کیا اور اوسنے بھی اپنے شرائط کے ساتھ اوس عہدہ کو قبول کیا - اور فروری ۱۸۷۷ع ابیسینیا کی سرحد کی
تکرارون کے رفع کرنے کے لیے مسوا کو روانہ ہوا - بعد رفع تکرار کرن پاشا جو مین پہونچا یہہ ایک بہت بڑا قصبہ بوگوس کا ہے
اور یہان ولد امیکائیل جو ایک موروثی شاہزادہ تھا اور جسے جوہانس بادشاہ ابیسینیا نے فتح کرکے تخت سے اوتار دیا تھا پھر
بدستور تخت نشین کرکے نہایت عجلت کے ساتھ بسواری شتر خارطوم مین جو اب جدید گورنر کا دار الحکومت ہوا سے تخت تا پونچا
یہہ وہ زمانہ تھا کہ سوڈان سے سپاہی بادشاہ روم کے مدد کے لیے جنگ روس مین بھیجے جاتے تھے اور دارفور مین بوجہ
بغاوت کی وہان کے فوج قلعہ بند تھی - زبیر پاشا کو اب تک قاہرہ مین نظر بند تھا یہہ سونچکر کہ سوڈان مین گارڈن کی کامیابی
سے میری بربادی ہوجاے گی اور جملہ ابواب محاصل جب گارڈن لے لیگا تو پھر دوبارہ سوڈان لوٹ کر جانے کے میرے مواقع
ہاتھ سے جاتے رہین گے اپنے رفقا کو جو زیر درخت اوسکے مطیع ہوئے تھے اور جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے یہہ پیغام بھیجا کہ اب اوس کام
کا وقت آگیا جسکے لیے تم لوگون سے اقرار کرایا گیا تھا - مگر اس مقام کے پہونچنے کے پیشتر سے وے لوگ سلیمان ابن زبیر کے ساتھ جنوب
کیطرف مصروف بھیڑون کیطرح بہن بہار رہے تھے - ان لوگون کا بہت بڑا مقام شکا یا وہ مقام تھا جسکا نام گارڈن نے غار عدولار رکھا تھا -
اسے مقام پر تمام آمد و رفت ان ڈکیتون اور قاتلون کی تھی اور ایک وقت مین وے بے تکلف دس ہزار فوج بردہ گیری کے لیے تعینات
کر سکتے تھے یا جو شخص بردہ فروشی مین مزاحمت کرے اوسکے مقابلہ کو بھیج سکتے ہین - مقام شکا العبید سے بہت بڑا ہے اور بہت مضبوط
حصار ہر چہار طرف اوسکے ہین - زبیر نے قریب تین یا چار ہزار حبشیون کے بدلے پکڑ کر کم عمری سے اونہین اس مقام مین رکھا تھا اور فوج
مین بھرتی کرکے طریقہ جنگ اونہین تعلیم کیا تھا - اب جنرل گارڈن کو ایسے سپاہیون سے مقابلہ کرنا پڑا خود گارڈن کے پاس چند بزدل مصری
سپاہی تھے - اگرچہ بوجہ مختلف قوانین بردہ فروشی کے جنرل گارڈن مجبور ہو رہے تھے تاہم قطع نظر اون لونڈی اور غلامون کی
جو لوگون کے گھرون مین تھے - باختیار گورنری یہہ حکم عام طور سے مشتہر کر دیا تھا کہ لونڈی و غلام کا گرفتار کرنا بالکل خلاف قانون
تھے اور گرفتار کنندہ اونکے قطعی مجرم ہین اور بحالت ثبوت جرم مستوجب سزا کے ہون گے - جب گارڈن خارطوم مین پہونچا تو وہان
اوسے ہر قسم کے لوازم متعلق بہ شان و شکوہ مشرقی ملے اور فوراً سے وہ اون مشرقی قصون کی ابطال مین مصروف ہوا جو متعلق بہ
قواعد تھے - اپنے تحت حکومت پر بیٹھ کر اکثر گارڈن یہہ فقرہ کیا کرتا تھا کہ خداوند عالم کے مدد سے مین ہمیشہ میزان عدل کا پلہ برابر

رکہونگا چنانچہ ایک مہینہ کے عرصہ مین تمام انتظامات کو ردوبدل کردیا اور ڈرّہ سے جو ایک دریاے جانور کے کہال کا ہتا سزا دیہی ترک
سی اور رشوت کا سخت انسداد کیا اور ایک صندوق سوراخ دار ایک مقام پر رکہوا دیا جسمین کہ ہر قسم کے لوگ عرضیان شہر مین ہانکی
ہلینے کے لئے چہوڑ دیتے تہے - چہہ ہزار باشی بزوق کو جو بجاے سرحد کی حفاظت کے لونڈی و غلامون کے آمد و رفت مین اعانت
کرتے تہے منتشر کردیا غرضکہ خارطوم کے جملہ امورات کو انتظام کرکے ریگستان کی راہ سے دار فور کو روانہ ہوا - وہان ہارون نامی ایک
مستحق نے جو سلطان سابق کے خاندان کا باقیماندہ تہا تمام شہر کو مقابل تخت مصر کے آمادہ جنگ کر رکہا تہا - چنانچہ گارڈن نے
فوراً کبوتگا الفتیر اور دوسرے محصور قصبون دشمنون کے ہاتہ سے چہین لیا - اس زمانہ مین سلیمان اور اوسکے نمبردار قریکے
قریب شکّے ملک کو پامال کر رہے تہے گارڈن بہی اونٹ پر سوار ہوکر اسطرف روانہ ہوا اور اپنے ہمراہی فوج بہت پیچہے چہوڑ کر خود یکہ
و تنہا شہر مین داخل ہوا اور دوسرے اور صرف اوسے وردی کو پہن کر جو خدیو نے سلیمانیا کے کمپ مین اوسے عطا کی تہی بلا کسی ہتیار
یا ہمراہی کی سوار ہوا اور تین ہزار بردہ گیر مسلح سپاہیون کے بیچ مین سے گذر کر سردار کے خیمہ مین داخل ہوا اور وہان پہونچکر اونکے ساتہ
اسلیح سرگرم گفتگو ہوا کہ تم لوگ بغاوت پر آمادہ ہو مین اس ارادہ سے بخوبی مطلع ہون یاد رہے کہ تم سب سے ہتیار چہین کر برباد کردونگا
تمام لوگ لب بہ سکوت اونکے گفتگو سن رہے تہے بعدہ سب کے سب ایک جگہہ مجتمع ہوئے اور یہہ صلاح کی کہ آیا جنگ کیجاے
یا اطاعت کرلین - اس مقام پر یہہ امر بہی لحاظ طلب ہے کہ اگر لڑائی کی صورت پیدا ہوتی تو اسطرف نہ پہنچتے گارڈن کے پاس صرف ایک کمزور قلیل اور بزدل
فوج تہی جسمین کا کوئی سپاہی بجز گارڈن کے ایسا نہ تہا جو باغیون کے خوف سے کانپتا نہ ہو برخلاف اسکے اسطرف اُن لوگون کے پاس پیشہ کر
آزمودہ اور جنگ کے عادی سپاہی تہی جنکے پاس عمدہ بندوقین اور دو چہوٹے توپین بہی تہین - غرضکہ گارڈن کے جوانمردیون نے
اونکے تمام ہمتین پست کردین اور اون لوگون نے ایک خط گارڈن کو لکہا جسمین جنرل کے اطاعت قبول کی اور گورنمنٹ مصر کی خیر
خواہی پر قسم کی - چنانچہ سلیمان ابن زبیر بہلا شخص اونمین کا تہا جسنے یہہ معاہدہ کیا اور اطاعت قبول کی - جنرل گارڈن سلیمان کی
استدعا پر مقام شکا مین اوسے ملا اس مقام پر بردہ فروشی بہت ترقی پر تہے اور اوسے ملک بحر غزلان کا گورنر جنرل بشرط اطاعت و خیر خواہی
گورنمنٹ مقرر کیا - شاید جنرل گارڈن نے اُس تعزیز مین اوس مثل پر عمل کیا کہ چور سے بہتر پاسبانی کوئی نہین کرسکتا -

علاوہ اُنکے اور بہی بہتری بردہ گیر و بردہ فروش تہے جنکی خبرگیری اور تعقب گارڈن کو ضرور تہا - مجموعی مسئلہ بردہ فروشی کا جسکے دفعیہ
مین کوشش کیجاتی نہایت ہے دشوار تہا - جو انسان لونڈی و غلام بنانے کی غرض سے گرفتار کئے جاتی تہے اونکے زندگانی کے تین اسلوب
تہے مقام شکا مین جہان وہ پہلے پہل لائے جاتے یہہ دستور تہا کہ وہان اونکے ساتہہ عمدہ برتاؤ ہوتا تہا اور مثل مولیشیون کے جسم ورم
تک اونکے عمدہ حالت ہو جاتی ویسے ہی زیادہ قیمت پر فروخت ہوتے بعد بک جانے کے پہر اون پر سختی و مصیبت کے دن خریدارون
کے ہاتہ سے آتے تہے یعنی زنجیرون مین جکڑے ہوے اور لکڑی کا جوا (شیبس) پڑا ہوا کاروانون کے ساتہ بہت بڑے بڑے
سفر ریگستانون کے طے کرتے تہے - اور جب وے بوجہ کم خوراکی اور قطع مسافت سے کہل جاتے اور بخار سے کمزور ہوتے اور پیاس سے
بہلس جاتے تو صدہا اونمین سے راستہ مین چہوڑ دئے جاتے مگر قبل اسکے کہ وہ زندہ گدہ اور شغال کے طعمہ کر دیجاتے بیرحم اونکے حال پر کیا
جاتا تہا کہ تپنچہ کے گولے اونکے مغز مین اسپار سے اوسپار کردیجاتے تہے - تیسرے وہ حالت تہی جبکہ وے خانگی لوگون کے ہاتہ تک
جاتے تہے اوسوقت خانگی کام اون سے لیا جاتا تہا چنانچہ ممالک مصر مین اونپر کوئی سختی نہین ہوتی تہی بلکہ اس سب سے حالت مین وہ بہ آرام بسر
کرتے ہین - مصر مین لونڈی و غلام کا رکہنا ہے نہین بلکہ بیچ و شرا بہی اوسکا جایز سمجہا جاتا ہے - جنرل گارڈن نے یہہ خیال
کیا کہ اسکا انسداد کلیتاً بجز اسکے اور کسی طرح ممکن نہین کہ سرحد پر ایک مسلح فوج رہا کرے کہ وہ بردہ گیری مین انسداد و مزاحمت کرے

جنرل گارڈن نے حتی الوسع بردہ فروشی کے انسداد مین کوشش بلیغ کی
لیکن آخیر کار اوسے مجبورانہ طور سے یہہ تسلیم کرنا پڑا کہ گو تمامی سوڈانیون
کے موت و زندگی میرے قبضہ مین ہے تاہم اس خرابی کا رفع کرنا امید و خیال
سے باہر ہے - بڑے بڑے قافلون کو تو گارڈن نے روک دیا لیکن دار فور
اور کردفان مین ایسے بدوی قبیلہ کے لوگ آباد تہے جو گویا خود سر تہے اور

جنوبی حبشیون
کو پکڑ لیجاتے تہی
یا اپنے ہم جنس
بدون سے جو مصر
کے فرضی سرحد سے
باہر رہا کرتے تہے کپڑے
کے عوض مین اونہیں لیتے
تہے چنانچہ یہہ لونڈی غلام چار چار
اور پانچ پانچ کرکے ملک مصر مین داخل
ہوتے اور دوسرے چہوٹے چہوٹے سوداگرون
کے ہاتہہ جو اسی غرض سے ان ملکون مین آتے
تہے بیچ ڈالتے - اور پہر یہہ سوداگر تین تین چار چار
کرکے ان غلامون کو زیادہ آباد ملکون مین دوبارہ فروخت
کرنے کے لیئے لیجاتے تھے - گارڈن نے یہہ تدبیر سوچی
کہ یہہ تجارت اس طرح رک جاے گی کہ بعض قبیلہ کے لوگون کو
اجازت دیدیجاے کہ جب اونکے طرف سے بردہ فروشون کا قافلہ گذرے
تو وہ اونکو گرفتار کر لیا کرین لیکن اس کارروائی سے ان غلامون کے حالت
مین صرف اسقدر اختلاف ہوگیا کہ چولہے سے بچ کر بہاڑ مین جہونک دئے گئے -
حقیقتاً یہہ لونڈی اور غلام اس امر کو زیادہ تر پسند کرتے تھے کہ جہان وہ جاتے تھے
وہان پہونچکر کسی خدمت پر مامور ہو جاینگے بجاے اسکے کہ ان بدوون کے غلامی مین رہین جنہون
نے اونکو ان بردہ فروشون کے ہاتہہ سے چہڑایا تہا - جن لونڈی غلامون کو جنرل گارڈن یا اوسکے
ماتحت افسرون نے چہڑایا تہا اونکے نسبت بہی مختلف دقتین پیش آئین اول تو اونکا کہلانا یا اونکے وطن کو واپس
بہیجدینا دشوار تہا اور اگر دے بلا قید چہوڑ دیجاتے تو مثل غلامان مفرور تھے دوبارہ پکڑ لئے جاتے جیسے کہ آوارہ مویشی
پکڑ لیجاتے ہے اور وہ مال گرفتار کنندہ کا ہو جاتا - خارطوم مین چند روز توقف کے بعد گارڈن دریاے نیل کے راہ سے

اور ڈنگولا کیطرف روانہ ہوا لیکن وہان سے پھر فوراً یہہ خبر پاکر خارطوم کو لوٹا کہ سنار پر ابیسینیا کے لوگون نے حملہ کیا ہے چنانچہ وہانسے وہ سنار ہوتا ہوا
ریگستان سے ہوتا ہوا جب سنار مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ یہہ افواہ بالکل غلط تھی لہذا اسکے وہانسے وہ ابیسینیا کے ملک مین گیا کہ وہان پہونچکر وہان کے
کے حالات دیکھے اسلیئے کہ پہلے اوسنے سرحد پر تکلیف دہی شروع کردی تھی چنانچہ وہان پہونچکر اوس ہنگامہ کو بھی رفع کردیا۔ اس زمانہ تک غرض
گارڈن نے ایک برس ایام ملازمت اپنا سوڈان مین پورا کیا اور اس بابت مین اصلاح ملک مین عجیب و غریب کارنمایان کی صرف اونٹ پر سوار
ہوکر ۸۰۰۰ میل تک پھرا جسکی بابت وہ لکہتا ہے کہ اس اونٹ کے سواری کا یہہ نتیجہ ہوا کہ میرا دل یا پیٹ اس سواری کے لگان سے الٹ
پلٹ ہوگیا۔ خارطوم کو لوٹتے وقت اوسی قاہرہ سے طلبی کا تار ملا تاکہ وہ مصر مین پہونچکر انتظام خزانہ مین مدد دے اسلیئے کہ اوس وقت
کی نہایت ابتر حالت ہے ۷ مارچ ۱۸۷۹ء کو قاہرہ مین بکمال اعزاز و اکرام داخل ہوا اور جلسہ دعوت مین خدیو مصر کے داہنے طرف
دسترخوان پر جگہ پائی اور اوس وقت یہہ فقرہ اوسکے زبان سے نکل آیا جو نہایت سچائی اور آزادی سے بھرا ہوا تھا یعنی جو آفتاب
ایسا چمکتا ہوا بلندی پر پہونچا وہ یون غار تاریک مین ڈوب گیا۔ غرضکہ ایک مہینہ کے اندر وہ کسقدر بیقدری کے ساتھ ممالک جنوبی
کے ملاحظہ کو روانہ ہوا جو اوس وقت زیر حکومت اوسکے تھے اور ہروف پاشا نے قدیم دشمن کو حکومت جبراً سے معزول کرکے سواکن
بربر کے راہ سے خارطوم پہونچا اور وہان مہینون تک معاملات ملکی اور انتظام خزانہ مین مصروف رہا۔ خزانہ کی حالت اوس وقت
درست ہوئی جبکہ اکثر ملازمین نالایق و ناانصاف کو اوسنے برخواست کردیا اور بردہ فروشی کو بالکل نیست و نابود کردیا۔ واقعی بردہ
فروش پاشاؤن اور دوسرے بدکردارون کے لیئے گارڈن کی ذات ہیبت مجسم تھے۔ چنانچہ سات برس قبل اسکے گارڈن نے
اپنی بہن کو خارطوم سے یہہ فقرات تحریر کیے تھے کہ تیرے بھائی سے یہان کے تمام لوگ خوف کہاتے ہین اور مین خیال کرتا ہون
کہ عزت بھی کرتے ہین مگر لوگ مجھے بہت زیادہ نہین پسند کرتے۔ اور سوڈانی تو تیرے بھائی کے روبرو کانپتے ہین۔ ایک سیاح یورپین
کا جو اس زمانہ دارالحکومت خارطوم کو بنظر سیاحت گیا تھا گارڈن کے طریق کارگزاری کا نقشہ اسطرح کھینچ کر بیان کرتا ہے کہ مین
ایک صحن سے گذر کر جو سپاہیون سے بھرا تھا ایک چھوٹے کمرہ مین پہونچا جسمین دو منشی میز پر بیٹھے لکھ رہے تھے اس کمرہ
سے ہوکر ایک بہت بڑے مربع کمرے مین گیا اس کمرہ مین متعدد کھڑکیان دونو جانب تھین اور بہت کم اسباب نمائشی تھا جیسا اکثر مصر کے
تاجرون کے کمرون مین ہوتا ہے مین طرف دیوار کے جانب دیوان خانہ تھا۔ کمرہ تمام افسران اور سوداگرون اور غلامون سے بھرا ہوا تھا
اور سب کے سب گارڈن سے ہم کلام ہونے کے منتظر تھے۔ غلامان حبشی قہوہ اور سگار تمام ملاقاتیون کے روبرو پیش کرتے تھے
اوس کمرہ کے بیچ مین ایک بہت بڑی مربع میز کے قریب سیاہ لباس پہنے ہوئے تنہا بیٹھا تھا اور پشت اوسکی کھڑکیون کے جانب تھی
اور داہنا ہاتھ آرام کے لیئے میز پر جھکے تھا۔ اور وہی گارڈن تھا جو کچھ مین نے اوسکے بہ نسبت سنا تھا اوسکے اعتبار سے مین خیال
کرتا تھا کہ وہ ایک اصلی برٹن جیسے انگلستانی کا نمونہ ہوگا دراز قد ہوگا اعضا بڑے بڑے ہون گے داڑھی بڑی ہوگی مضبوط
و تیز صورت ہوگا جسکے ایک چشم و ابرو کی گردش سے ان وحشی و نیم وحشیون پر رعب چھایا ہوگا مگر وہ کسطرح ایسا نہ تھا
بلکہ ایک چھوٹے قد کا آدمی منحنی صاف و سادہ چہرہ بال ڈاڑھی کی بڑی چھتری ہوئی دور اندیش قریب قریب خواب آلودہ
مگر باوجود اسکے چست و چالاک نگاہ سے ایک حیرت انگیز سنجیدگی پائی جاتی تھی۔ جیسے کوئی عالم گوشہ تنہائی مین بیٹھا ہوا نئے معاملے
سوچا کرتا ہے۔ آواز اوسکی نہایت ہی نرم و باریک تھی جملے مختصر اور رک رک کے بولتا تھا مگر آنکھین اور کھنچا ہوا تھا مجھے ہم کلامی کے وقت
برابر اوسی نگاہ سے دیکھتا تھا جیسے جواب کے انتظار نکلتے تھے۔ اور میری چہرہ کو اسطرح دیکھتا تھا کہ آیا یہہ شخص لایق اعتبار ہے
یا نہین۔ مجھے یہہ امید تھی کہ میرے حالات سفر کو سنکر اوسے کچھ منتفع یہ ہوگا مگر اوسنے اسطرف کچھ توجہ بھی نہ کی گارڈن کی

سلیمان کی بغاوت میں ایک
بدوی کا عرصہ جنگ میں حملہ

خلقت ہی ایک نہایت متین اور مہذب واقع ہوئی تہی - حتی الامکان سیاحون کے اعانت مین کسی طرح دریغ نکرتا تہا گو اونکے سفر و سیاحت کے حالات سے خود متمتع نہ ہوتا تہا - ہمہ تن وہ اوسی کام مین مشغول رہتا اور اپنی اوقات بسر کرتا جسپر وہ مامور تہا یعنی لونڈی اور غلام کا آزاد کرنا چنانچہ اس کام کے انجام دہی مین برسون سے اوسنے کوشش ہاے بلیغ کین اور اپنے ذاتی فواید سے کنارہ کش ہوگیا تہا جس زمانہ مین کہ گارڈن خارطوم مین ان مہمات کے انصرام مین مشغول تہا سلیمان ابن زبیر نے جو گورنر بحر غزل کا تہا اپنے باپ زبیر کے ہمراہیون اور مریدون کو جمع کرکے علانیہ طور سے بغاوت کردی اور اپنے کو بادشاہ مملکت مشتہر کردیا - اور متعدد بیت المال مصری پر قبضہ کرکے فوج سرکاری جو دم ادریس مین تہے اوسے قتل و غارت کرڈالا - سلیمان کے اس کارروائی سے تمام بدوئن کے قبیلے اوسکے جہنڈے کے نیچے جمع ہوگئے اور اب چہہ ہزار فوج کا وہ سردار ہوگیا - جنرل گارڈن کو اوسوقت خارطوم کا چہوڑنا غیر ممکن تہا لہذا اوسنے اپنے معتمد علیہ لفٹنٹ رومولس جسی کو سلیمان سے مقابلہ کے لیے روانہ کیا - ان دونو کی لڑائیان نہایت ہی پرجوش ہین اور متعدد لڑائیون کے بعد بہی یہہ بغاوت فرو نہوئی جسی کو بغرض فراہمی فوج اور حالت ملک کے جو پر آشوب ہورہے تہے مجبورانہ اس مقام پر ٹہرنا پڑا - مگر آخر دسمبر مین سلیمان سے برابر لڑائیان لڑتا ہوا دم ادریس تک پہونچا اور وہان متعدد لڑائیان لڑین جہین باغیون کا گنجونانہ غضب اون بہادرانہ تدبیرون سے جو فتحیابی کے لیئے مناسب تہین فرو کردیا - مکرر حملات کے بعد مارچ سنہ ۱۸۷۹ء مین جسی نے ایک مقام محفوظ پر قبضہ کرلیا اور چہوٹے ٹیکرون کی آوٹ سے دشمنون پر ایسے آگ برسائی کہ وہ لوگ پست ہوکر بہاگ گئے اور وہ ضلع اونسے بالکل پاک ہوگیا - قریب دس ہزار لونڈی و غلام دشمنون کی جسی کے ہاتھ آئے جنہین اوسنے آزاد کردیا بعد اسکے وہ سلیمان کا پیچہا کرتا ہوا دم سلیمان تک پہونچا یہہ مقام سلیمان ہی کی نام سے مشہور کیا گیا تہا - اور اوسکا مقابلہ کرتا تہا اسے درمیان مین مصر سے گارڈن کی طلبی کا پہر حکم پہونچا مگر وہ جانے سے مجبور ہوگیا آخرش خدیو نے اوسے حکم دیا اولا مقام غارتسکا مین جاکر بردہ فروشی کا انسداد کرے بعدہ جسی کا شریک ہو - چنانچہ گارڈن بتعجیل تمام اوسطرف روانہ ہوا اور راستہ مین جہان اوسے لونڈی غلام ملتے اونہین آزاد کرتا جاتا تہا - سلیمان نے گارڈن کی فوج مین اپنے مخبر بہیجے تہے جنہیں اوسنے گرفتار کرکے قتل کرڈالا غرضیکہ گارڈن کا خوف اسطرح ان بردہ فروشون پر چہایا کہ اپنے لونڈی و غلام چہوڑ چہوڑ کر وہ لوگ چہار طرف منتشر ہونے لگے لیکن اسکا نتیجہ ضرور ہوا کہ جو لونڈی و غلام وہ لوگ چہوڑ کر بہاگے تہے وہ آوارہ پہرتے تہے اور عرب لوگ بہیڑ و بکری کے طرح اونہین پکڑتے تہے - ملک کو صاف کرکے گارڈن طوشیا کو روانہ ہوا اور وہان پہونچکر جسی سے ملا اور اپنے فیض دلی سے اوسے بہت کچہ انعام واکرام عطا کیا غرضکہ جسی بدستور سلیمان کا پیچہا کرتا رہا یہان تک کہ اوسے مع اوسکے دس معزز ہمراہیون کے گرفتار کرکے قتل کرڈالا - ان مقتولین کے پاس سے زبیر کی تحریرات مشتمل بہ تحریک و اشتعال اس بغاوت کے اس قسم کے ملین جسکے بنا پر اوسکی بہی تحقیقات مصر مین کی گئی اور اوسکا بہانسی دیدیا گیا مگر باوجود اسکے قاہرہ مین رقم پنشن اوسکے بدستور سابق اوسے ملا کی - ہارون جو تخت دار فور پر بیجا طور سے قابض ہوگیا تہا قتل کیا گیا اور فوج اوسکے متفرق کردی گئی - اب ملک سوڈان مین تسلط اور امن کامل ہوگیا اور چراغ بردہ فروشی (گو چند روز کے لیئے سہی مگر) گل ہوگیا -

جولائی کے مہینہ مین جب گارڈن خارطوم کو واپس آرہا تہا اثناے راہ مین اوسے دریافت ہوا کہ خدیو مصر اسمعیل پاشا نے تخت سلطنت سے دست کشی کی یہہ خبر سنکر وہ فوراً قاہرہ کو روانہ ہوا اور وہان خدیو جدید توفیق پاشا سے ملکر یہہ بات کہی کہ اب مین سوڈان کو واپس نہ جاؤنگا لیکن آخرش مجبورانہ طور سے ابسینیا کے مشن مین تعینات ہوکر بادشاہ جوہانس کے ذاتی خاندانی کے جہگڑون کے بندوبست کے لیئے گیا - ان سخت کوششون اور مشقتون کے وجہہ سے گارڈن کے تندرستی مین خلل آگیا تہا لہذا تبدیل آب وہوا

کی غرض سے چندروز کے لئے انگلینڈ گیا آثناے راہ مین آٹھہ روز تک خدیو اسمعیل کا مقام نیپلز مین مہمان رہا۔ اپنے قیام کے زمانہ مین اوسنے اپنی راے اسبارہ مین ظاہر کی کہ سلاطین کیطرف سے اسمعیل کو تخت سے اوتار دینے کیوجہہ سے صرف نا اتفاقی ہے نہکین پیدا ہوئی بلکہ معاملات ملکی مین سخت چوک ہوگی جو بہت جلد باعث تاسف اونکے لئے ہوگا۔ اور خود اسمعیل پاشا سے اوسنے کبہی کبہی یہہ بات کہدی کہ آپ نے جو کچہہ انسانی ہمدردی مین کوشش کی کسی نے اوسے نہ سمجہا بہرکیف آپ چندسے مطمئن رہین عنقریب وہ روز عدالت آئیگا اور آپ ہی ہون گے جو مصر کے اقبال کو پہر درست کرینگے اور وہ متبرک کام جسے آپ نے شروع کیا تہا ختم کو پہونچائنگے جس زمانہ مین لارڈ رپن گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوئے تہے گارڈن بہی اونکا پرائیوٹ سکرٹری مقرر ہوا مگر بمبئی پہونچکر اوسنے استعفا دیدیا اور اپنی ناامیدی ظاہر کی کہ مقابل یہان کے حالات کے وہ خدمات جو اوس سے انجام دینے چاہئین ادا نہو سکین گی۔ اسے زمانہ مین چین سے اوسکی استدعا آئی اور وہ چین گیا اور وہان پہونچکر جو اختلافات درمیان چین و روس کے پیدا ہوگی تہی اونہین اپنے کوشش و دباد سے امن و امان کے ساتہہ مبدل کردیا ۱۸۸۱ء کے موسم بہار مین کمانڈنگ انجنیر شاہی مقرر ہوکر مرسس گیا اور وہان سے مئی آئندہ مین کیپ گیا وہان جاکر اون سختیون مین باسوٹو کی مدد کی جو اوسوقت وہان پیش تہین اور پہر انگلینڈ لوٹ آیا وہان سے چندروز بعد بیت المقدس گیا اور وہان ایک سال تک جورسلم کے باہر گوشہ نشین رہکر جو لوگ بیت المقدس کے زیارت کو جاتے تہے اونپر یہہ بات ثابت کرتا رہا کہ وہ مقامات معظم یہہ نہین ہین جنکی لوگ اس زمانہ مین تعظیم کرتے ہین۔ اور نیز جارڈن کے متعلق بہی اکثر کام وہان کرتا رہا۔

باب پنجم

مشتمل بہ واقعات ذیل

سوڈان مین رؤف پاشا کا بجاے گارڈن کے مقرر ہونا۔ گذشتہ ظلم و تعدیون کی تجدید۔ عربی پاشا کی بغاوت کیوجہہ سے خدیو مصر کے حکومت مین خلل آنا۔ سوڈان مین اوس بغاوت کا سر اوٹھانا جسکا بیج مہدی نے بویا تہا مہدی موعود اور ظہور اوسکا۔ محمد احمد مہدی کاذب۔ اوسکی اصلیت و شکل و صورت۔ اوسکا ابتدا علم قران ایک نجار کشتی ساز کے یہان اوسکا کام سیکہنا۔ وہان سے بہاگ کر مدرسہ درویشان مین جو قریب خارطوم ہے داخل ہونا۔ یہان تعلیم مذہبی کا تکمیل کرنا۔ اور درویش بنایا جانا۔ ایک غار مین جو مقام آبا مین تہا اوسمین بیٹہہ کر بے انتہا صوم و صلوٰۃ مین اوسکا مشغول رہنا۔ تقدس و پرہیزگاری مین بہت بڑا نام پیدا کرنا متعصب درویشون کا اوسکے گرد جمع ہونا۔ اپنے مہدی ہونیکا اون درویشان ہمراہی پر اظہار پہر عام طور سے اپنے سفارت و ظہور کا اشتہار۔ رؤف پاشا کا اپنے مخبر مہدیکے پاس اوسکے کاسہائے ناجایز کی شکایت مین روانہ کرنا۔ متواتر شکست اُن فوجون کی جو مہدی سے مقابلہ کو بہیجے گئین۔ سوڈان مین دفعتہً بغاوت کا پہیل جانا۔

گارڈن نے اپنے عہد حکومت مین ہر قسم کے قواعد عدل و انصاف کی جاری کئے تھے جو بعد اوسکے بوجہ بد انتظامی اوسکے جانشین کی بغاوت
کیطرف منجر ہوگی ۔ گارڈن نے وقت تقرر اپنے خدیو سے یہہ بات کہدی تھی کہ مین سوڈان مین اس طرح کا بندوبست کردونگا کہ دوامکے
لئے ترکون اور سرکیشیا کے لوگون کو وہان حکومت کرنے غیر ممکن ہوجاے گی ۔ انصافانہ طور سے خلایق کے ساتہہ برتاو کرنے سے
اور اون لوگون کے ساتہہ بے رحمی پیش آنے سے جو خلاف قانون چلتے تھے گارڈن نے نشان حکومت گورنمنٹ مصر کا اسقدر
بلند کردیا جو کبہی قبل اسکے ان ملکون مین نہ بلند ہوا تہا ۔ مگر ساتہی اسکے گارڈن کے بردہ فروشی کی انسداد کی حکمت عملی نے
گورنمنٹ مصر کیطرف سے لوگون کو آزردہ و بدہیبکر رکہا تہا ۔ اسکا سختی کے ساتہہ اوس تجارت کو روکنا جسے سوڈانی اور خاصکر
وسے لوگ ازروے قرآن کے جایز اور انصافانہ سمجہتے تہے نیز صدہا آدمیون کا قتل کر ڈالنا جو اس تجارت مین مصروف تہے
بہتیرے دلون کے بگڑنے کا باعث ہوا اور سلطنت مصر کیطرف سے جو مخالفت کہ دلون مین وہان کے لوگون کے موجود تہے اسمین
اور زیادتی ہوئی گارڈن کے بعد رؤف پاشا جسے خود گارڈن نے دو مرتبہ بجرم استعمال ناجایز موقوف کیا تہا بجاے اوسکے گورنر
جنرل سوڈان کا مقرر ہوا ۔ اور گارڈن کے ملک عملیون کے بدلنے کے بعد یورپانی افسر اوسکے ہمسر برآوردہ ہوئے اور دوبارہ ترکی
و سرکیشیا اور باشی بزوق کے لوگ ان کمبخت سوڈانیون کے لوٹ کے لئے چہوڑنے گئے ۔ ٹکس بہت سختی کے ساتہہ مقرر کئے گئے
رؤف نے صرف گورنمنٹ مصر ہی کے خزانہ بہرنے کا بندوبست نہین کیا بلکہ اپنا جیب خاص بہے بعجب جبر تعدیون سے پر کرنے کا سامان
کیا ۔ کوئی چیز ایسے باقی نہ تہی جسپر ٹکس نہ لگایا گیا ہو ۔ اور کسی قسم کی پیداوار زمین کی ایسی نہ تہی جسپر چہارگونہ اور پنجگونہ اوسکی مالیت
سے زیادہ ٹکس نہ قایم ہوا ہو یہانتک کہ باشندے وہان کے سخت ناامیدی کی حالت مین اپنے کہیتون کو غیر مزروعہ چہوڑکر آوارہ
ہوگی اور بردہ فروشی اور لوٹ مار مین مصروف ہوئے ۔ غرضکہ نہ صرف ٹکس ہی بلکہ طریقہ وصول سے بہی اوسکے تمام لوگون کو سلطنت
مصر کے طرف سے سخت آزردہ کردیا ۔ سب سے زیادہ ضروری آدمیون کا محصول ہا جو خانہ بدوش قبیلون سے وصول کیا
جاتا تہا اور چونکہ بدوی اس ٹکس کو بسہولت نہ ادا کرتے تہے اس لئے باشی بزوق لوگ اون قبیلون مین جاکر اداے محصول
پر شریک رہتے تہے ۔ اور آزادانہ طور سے یعنون مین رہ کر سامان تعیش بہ جبر و تعدی حاصل کرتے تہے اور بے باکانہ طور سے
اون غریبون کے عورات و لڑکیون کو اپنے مصرف مین لاتے تہے اور اگر وے لوگ اداے ٹکس مین کچہ بہی تامل کرتے تو
اونکے انگوٹہی باندہ کر برہنہ دہوپ مین کہڑا کرکے کوڑی لگاتے یا اور کوئی سخت سزا دیتے تہے جسکا نتیجہ آخرش یہہ ہوا کہ مصری ملازمین
کے اس جبر و تعدی کیوجہ سے سوڈانیون کی آزردگی اور مخالفت حکومت مصر سے بحد سے زیادہ ہوگی ۔ اور عربی پاشا کی بغاوت
کیوجہ سے توفیق پاشا خدیو مصر کے حکومت کا سوڈان مین بالکل خاتمہ ہوگیا ۔ بردہ فروشی کی انسداد کیوجہ سے خارطوم کے
اور تجارتون مین کمی آگئی تہی اور دارفور مین جہان اسکا خاص مرکز تہا ہزارہا آدمیون کے پیشہ مین خلل پڑ گیا تہا اور ہر
بردہ فروش یا بردہ گیر دل مین بغاوت کا خیال رکہتا تہا ۔ ترکی اور سرکیشیا و باشی بزوق سوڈان مین بلکیر تاکی لوگون کیطرح
تاراجی ملک اور ظلم و تعدی کرنے لگے چنانچہ اس ظلم و جور کا یہہ نتیجہ ہوا کہ تمام ملک مین ناراضی پہیل گئی اور اس وجہہ سے گورنمنٹ
مصر کیطرف سے جو حکام وہان تہے اونہون نے حفاظت کے نظر سے فوج کی تعداد بڑہاے اور اس اضافہ فوج کیوجہ سے
ٹکس مین بہی اضافہ کردیا اسیطرح تمام امورات سلطنت تاریکی کے بہیر مین پڑگئی اور بڑے بڑے بغاوتون کی انسداد مین خزانہ
زیر صرف ہوگیا اور جملہ امورات درہم و برہم ہوگی ۔ قحط و قلت پیداوار اور عموماً استعمال مال نے جو بجبر و تعدی باعث عام
ناراضمندیون کا تہا زمین بغاوت کو اسطرح تیار کردیا کہ مہدی نے جو تخم بغاوت کا کاشت کیا تہا اوسمین پودے نکلنے لگے ۔

یہہ بات بھی لحاظ طلب ہے کہ حکام نے اسبات کے سمجھنے مین غلطی کی کہ موجودہ بغاوت کا سبب کوئی امر مذہبی تہا - گارڈن کا قول ہے کہ جسطرح رعایا کے ساتھہ سلوک کیا گیا باعتبار اوسکے اونکو بغاوت ہی کرنا مناسب تہا اور بجاے اسکے کہ مہدی ایک پیشواے مذہب کہا جاے گارڈن کہتا ہے کہ وہ مجسمہ عام رعایا کی ناراضگی تہا ورنہ بجاے خود مہدی ایک کہلوتا تہا جیسے الیاس زبیر کے خسر نے جو بہت بڑا بردہ فروش البعید کا تہا آگے رکہدیا تہا - اور مذہب کے پردہ مین اوسکی یہہ غرض تہی کہ حقوق بردہ فروشی کی حفاظت کرے - لفٹنٹ کرنیل اسٹوارٹ کا بیان ہے کہ بغاوت کیوجہ عہدہ دارون کا ضعف اور طمع تھی خاصکر جنوبی ملکون مین سوڈان کی بوجہہ انسداد بردہ فروشی اور ضعف فوجی کے بشمول اون ظلم و تعدیون کے جو باشی بوزوق لوگون کے ہاتھہ سے ہوی تہین بغاوت پیدا ہوے - کونسل حسن سال جو بیس برس تک خارطوم مین رہا تہا لکھتا ہے کہ انسداد بردہ فروشی اور گورنمنٹ مصر کا تجارت کو اپنے ہاتہہ مین لے لینا اور عام بدنظمی معاملات کے اور درشتانہ برتاو حکام مصری کا شیوخ قبایل کے ساتھہ اس امر کا باعث ہوا کہ قلوب لوگون کی بغاوت کیطرف رجوع ہوے چنانچہ کل کی بغاوت تعصبات مذہبی کا نتیجہ نہین ہے بلکہ حکام مصری کے جبر و تعدی کا جس سے لوگون کے دل پہر گئے تھے - مسٹر فرنگ پادر سفیر انگلستان کی اس بغاوت کے نسبت یہہ راے تہی کہ مہدی اس بغاوت کا اصلی سبب نہ تہا بلکہ وہ ظالمانہ ٹکس تہا جو تمام سوڈان پر قایم کیا گیا اور یہہ ہی خاص سبب بغاوت کا ہوا - چنانچہ باعتبار بیان اسی سفیر کے ہر عرب پر لازم قرار دیا گیا تہا کہ وہ اپنے اور اپنے بچون اور جورو یا جوروں کی بابت جدا جدا ٹکس ادا کرے اور یہہ ٹکس سال مین تین مرتبہ وصول کیا جاتا تہا یعنے ایک مرتبہ خدیو مصر کے لیے پہر دوسرے مرتبہ تحصیلدارون اور ضلع کے حاکمون کے لیے اور تیسرے مرتبہ گورنر کے لیئے - یہہ دو نو اخیر المذکر محصول بالکل ناجایز تہے تاہم قریباً دوام لوگون سے وصول کرلئے جاتے تہے اگر کوئی سوڈانی زراعت کرنا چاہتا تو اولاً محض حصول اجازت کے لیے اوسے مبلغ روپیہ سالانہ دینا پڑتا تہا اور پہر ستر روپیہ سالانہ دریاے نیل کے پانی لینے کی اجازت حاصل کرنے مین دینا ہوتا تہا اسلیئے کہ بغیر پانی کے زمین بلوہی رہ جاتی - اور جو شخص ان قواعد کے خلاف ورزی کرنا چاہیے اوسکے جلا دئے جاتے تھے اور خود مدت العمر کے لیئے قید ہوجاتا تہا - علاوہ اسکے اپنے کہیتون کی پیداوار کی فروخت کی اجازت حاصل کرنے مین بھی اوسے ایک ٹکس ادا کرنا ہوتا تھا اور جب پیداوار عمدہ ہوتی تو مالک کو دونا محصول ادا کرنا پڑتا یعنے ایک تو سرکار کو اور دوسرا پاشا دن کے اخراجات خانگی کے لیئے - اگر کسی کے پاس کشتی تجارتی ہوتی اور وہ برابر مصری جہنڈا اوسپر نہ اوراتا تو چالیس روپیہ جرمانہ مالک پر کیا جاتا اور بعد اسکے جب پہر وہ للعہ ادا کرتا تو اوس پہیر پر سے لگانے کی اجازت دیجاتی - ہر شخص پر لازم تہا کہ جو کوئی شخص کوئی استحقاق حصول زر کے لیے حاصل کرتا یا بیکار رکھی رہتا دونو حالتون مین محصول ادا کرتا اگر وہ محصول نہ ادا کر سکتا تو اوسے دُرّے لگائے جاتے اور قید کیا جاتا - اس امر کا کچھہ لحاظ نہ کیا جاتا تہا کہ اوس غریب نے کس طرح چار پیسے پیدا کرکے جمع کئے تھے چنانچہ یہہ تحصیل کنندہ لوگ جو وہان تعینات رہتے اوسے بھی اپنے مالک یعنے کسی بے یا پاشا کے واسطے چورا لیتے تھے اکثر جہونپڑون کو دہا دیتے اور صحن مکان اور کہیتون کو اس غرض سے کہود ڈالتے کہ شاید اوسمین سے کچھہ پوشیدہ کیا ہوا روپیہ ہاتہہ آجائے - اگر کوئی دہقانی اپنے اہل و عیال کے لیئے کچھہ کپڑے خرید کرتا یا اپنے جہونپڑی کی مرمت دہوپ کے بچاؤ کے نظر سے کرتا تو اوسکے بہ نسبت یہہ کہا جاتا کہ کبھی نہ کبھی اوسکے پاس کچھہ روپیہ ہے اور اس وجہہ سے دوچند ٹکس اوسپر لگایا جاتا غرضکہ اثاث البیت مین سے اوس غریب کے قبضہ مین صرف ایک جہونپڑا مٹی کا دریاے گہاس پہوس سے چہایا ہوا اوسمین پیال کا بستر اور مٹی کا گہڑا

رہ جاتا تہا - مسلمانون کے روایات کے بموجب اصلی مہدی علیہ السلام (جسکے معنی ہدایت یافتہ من جانب خدا کے
ہین لیکن اس لفظ کا قریب قریب مسیح بہی ترجمہ ہوسکتا ہے) جو سن ہجری کے تیرہوین صدی مین مطابق سنہ ۱۸۹ء
کے ظاہر ہونے والی تہی ہمنام پیغمبر ہین اور اونکی والدین کے نام بہی وہے ہین جو نام پیغمبر کے والدین کے تہے اصلی
پیغمبر کا نام محمد احمد تہا اور انکے باپ کا نام عبداللہ اور مان کا نام آمنہ تہا چنانچہ یہہ ہی نام اس ڈنگولوی فقیر اور اسکے
والدین کے تہے جسنے مہدی کے نام سے اپنے کو مشہور رکہا - محمد احمد یعنی مہدی کاذب کے بہ نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ
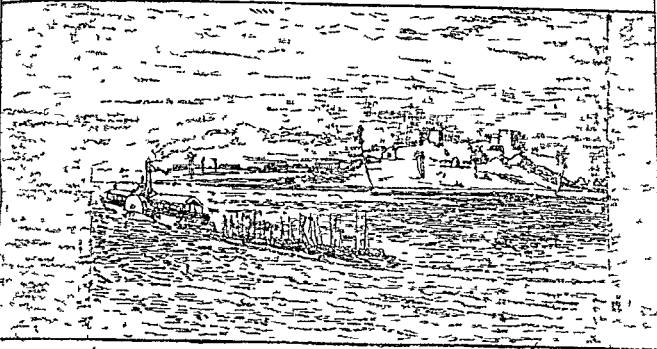
مقام ہبک دریاء نیل پر اور مقام مشہور ولادت مہدی کا

عرب نہ تہا بلکہ نوبیا کا اصلی باشندہ تہا اور مقام حبک مین دریاء نیل کے تیسرے آبشار کے قریب سنہ ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا
تہا - اور بموجب دوسرے روایت کی جزیرہ بینٹ ارطی مین جو تاردہ یا ڈنگولاے جدید کے محاذی اور اوسی نام کے
ایک صوبہ کا دار الحکومت ہے اور دریا سے قریب پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے پیدا ہوا تہا - یہہ شخص میانہ قد نازک
اندام گندم رنگ تہا اور ڈارہی اسکے سیاہ تہی - اور دونو رخسارون پر تین تل ایک دوسرے کے مقابل تہے - جب
اس شخص نے اس امر کا اعلان کیا کہ مین ہی مہدی ہون اوس وقت عمر اسکی چالیس برس کی تہی اور یہہ عمر مسلمانون
کے نزدیک زمان نبوت کے سمجہے جاتے ہے اس لیے کہ اسی عمر مین حضرت پیغمبر خدا ؐ نے اپنے نبوت کا اعلان و اظہار
کیا تہا - اور یہہ تل جو مہدی کاذب کے رخسارون پر تہی ویسے ہی اور اوسی طرح کی تہی جیسے کہ آنحضرت صلعم کے
رخسارہاے مبارک پر تہی جس سے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ سچا نبی ہے - بچپنے سے اپنے مین ملہم غیب ہونے
کے آثار ظاہر کرتا تہا اور بارہ برس کے سن مین اسنے قران شریف حفظ کر لیا تہا یہہ مہدی لڑکون کی طرح
مسکانہ مین جو سنار کے محاذی مین ایک جزیرہ ہے اپنے چچا شرف الدین کے پاس رہتا تہا اور کشتی بنانے کا کام

محمدؐ احمد مہدی

سیکتا تہا - ایک دن اوسکے چچا نے اوسے خوب مارا اور وہ بہاگ کر خارطوم کو چلا گیا اور وہان فقیرون کے مدرسہ
مین داخل ہوا اس مدرسہ مین ایک عالم تہا جو ان درویشون کا پیشوا شمار کیا جاتا تہا - یہہ مدرسہ ہوتالی
نام ایک قریہ مین قریب شہر کے جاری تہا اور شیخ ہوزلی کے مزار سے متعلق تہا جو کہ شہر خارطوم کا مقدس مزار
سمجہا جاتا تہا اور تمام ضلع اور شہر کے لوگ اوسکی تعظیم و احترام کرتے تہے - اسی مدرسہ مین محمد احمد نے عرصہ
تک رہ کر دینی تعلیم پائی تہی مگر دنیاوی معاملات نوشت و خواند مین اوسنے کوئی ترقی معقول حاصل نہ کی تہی -

بعد اسکے وہ یہانسے بربر کو گیا - اور وہان پہونچکر ایک دوسرے مدرسہ مین داخل ہوا - یہہ مدرسہ شیخ غوبوش
کے اہتمام مین تہا اور مثل مدرسہ اول الذکر کے ایک مزار کے متعلق تہا اور وہان کے لوگ اوسکا احترام کرتے تہے
اس مدرسہ مین داخل ہونے سے اوسکے یہہ غرض تہی کہ علوم مذہبی کی تکمیل حاصل کرے چنانچہ بعد اسکے وہ [illegible]
کو جو کانا کی جنوب مین واقع ہے گیا اور شیخ نورالدین کا مرید ہوا اور شیخ نے اوسے درویش کا لقب عطا کیا
دوسرے روایت اسکے بہ نسبت لوگ یون بیان کرتے ہین کہ جب اوسکا باپ مرگیا تو اوسکے دو بڑے بہائیون
نے جو نیل ابیض پر کشتی سازی کا کام کرتے تہے یہہ خیال کرکے کہ مہدی مین مادہ تحصیل علم کا زیادہ ہے اوسکو
تعلیم کے لیئے ملا عبد الرحیم اور العزوجی کے سپرد کیا جو قریب خارطوم کے رہتے تہے اون مدرسون کی تعلیم جہان محمد احمد
تربیت پائی مخصوص و محدود نوشت و خواند و حفظ آیات قرانی پر تا حد امکان رہتے تہے اور اینین جو لوگ عالم ہوتے تہے
قرآن مجید کی تفسیر بہی کرتے تہے - اس تعلیم مین علاوہ تعلیم مذہبی کے فقہ اسلامی کی بہی تعلیم ہوتی تہی اور ان [illegible]
کے ہر درجہ کے لوگون مین جنہین وعظ کہتے تہے بہت وقعت ہوا کرتی تہی گو اسطرح کی وقعت کا انحصار ان فقیرون کی
چالاکیون پر ہے یا خداوند عالم کے مہربانی پر جیسا کہ عام خلقت سودان کے سمجہتے ہے - سا اقلاً یک صفت کا ہونا ان درویشون
مین تو اشد ضروری ہے یعنی وہ لوگ حمدانات قرانی کپڑی پر لکہہ سکین جسے لوگ بطور تعوید پہنین اور اوسکے وجہہ سے [illegible]
کے بیماری اور تیر و اور گولی کے زخم سے محفوظ رہین اور عورتین بہی اوسکے پہننے والون پر فریفتہ ہوجائین - چنانچہ [illegible]
کا اثر لکہنے والون کے تقدس و پرہیزگاری پر منحصر تہا - اور لوبیا والون کا تو یہہ بہی عقیدہ ہے کہ ایک درویش کامل کا
ہوا اور ابر پر بہی اختیار ہے چنانچہ ایسے عقیدہ کے وجہ سے ان برگزیدہ درویشون کے معتقدین صادق کسی طرح کی ترغیب سے
انکی مخالفت نہین کرتے اور اونکے قدرت ہائے مخفیہ سے بہت ترسان رہتے ہین اور یہہ درویش بہی اپنے نام کو ازراہ
تقریظ سے نیکو قایم رکہتے ہین اور شراب خواری و حقہ کشی سے قطعاً پرہیز کرتے ہین اور اکثر اوقات اپنی تلاوت قرآن مجید
و تفسیر مین صرف کرتے ہین -

محمد احمد کو جب لقب درویشی حاصل ہوچکا اوسکے بعد اوسنے جاے سکونت اپنی جزیرہ عبا کو جو قریب کنا کے نیل ابیض مین واقع
ہے اور خارطوم سے جنوب کے طرف چار روز کے راہ ہے قرار دی اور زمین مین ایک غار کہود کر اوسمین اس غرض
سے رہنے کا عادی ہوا کہ گہنٹون تک وہان بیٹہہ کر ایک اسم کا ورد کرے چنانچہ بشمول صوم و صلوات کے خوشبو جلا کر
اسی اسم کا ورد کرتا تہا - لوگ بیان کرتے ہین کہ پندرہ سال پورے اوسنے اسی شغل مین گذاری جسطرح رسول
کے پندرہ سال پیغمبری کی فکر مین قریب کوہ حرا کے گذرے تہے - غرضکہ محمد احمد کے نیک نامی کی وجہہ اوسکے تقدس و اتقا کے
دور نزدیک تک پہیل گئے تہے اور ایک شخص مالدار نیکو بہتر سے مرید اپنے گرد وپیش جمع کرلیئے اور بہت سے عورتون کو اپنے
حبالہ عقد مین درلایا شادی کی غرض سے عورتون کا انتخاب بہت احتیاط سے کرتا تہا یعنی بقارا کے شیخون مین سے بڑے
بڑے صاحب رعب و داب شیخون کے لڑکیون سے عقد کرتا تہا - بخیال اسکے کہ چار سے زیادہ تعداد ازواج کے جیسا کہ
قرآن مین حکم ہے نہو جاے اوسکی یہہ عادت تہی کہ عورتون کو طلاق دیدیتا تہا اور پہر مطابق اپنے خیال کے اونسے تعلقات
جدید پیدا کرلیتا تہا غرضکہ رفتہ رفتہ اوسنے بوجہہ اپنے تقدس و ورع کے بہت بڑی نیک نامی حاصل کی اور مثل دارفور و [illegible]
کیسلا کے بہترے لوگ اس قسم کے متعصب اسکے پیرو اور مرید ہوگئے - مدیر فشودا یعنی حاکم فشودا نے جسکے

درویش عربوں سے جنگ کے لیے تیار ہو رہے ہیں

تحت مین مقام عبا ہی تہا چاہا کہ اور گورنران سوڈان کیطرح جیسا کہ وہ لوگ اون لوگون کے رعیون سے جبر حکمرانی کرتے تہے مالدار ہمہ مین کبہی کچہہ حاصل کرون چنانچہ اس غرض کے لئے اوسنے محمد احمد سے بہی ایک غیر معمولی ٹکس کا مطالبہ کیا اوسنے اس ٹکس کے دینے سے انکار و مزاحمت کے اسپر مدیر نے یہہ کہلا بہیجا کہ اگر تم اس ٹکس کو نہ ادا کروگے تو مین گردن وگلو بستہ تمکو سوڈان مین پکڑوا بلاونگا اور ایسے سپاہی تعینات کرونگا جو اوس خبر بد سے تمہارے اس تہدید وتخویف کا دفعیہ کردینگے مگر جسقدر سپاہی مدیر نے وہان تعینات کئے وہ سب قتل ہوگئے اور یہہ خبر دور و نزدیک تک منتشر ہوکر بہت بڑے فساد کا باعث ہوئے۔ محمد احمد نے اپنے موقع وقت پر لحاظ کرکے کہ اصلی مہدی کا ۱۳۰۰ھ مین ظہور ہونے والا ہے یہہ بتایا کہ اس موقع کو ہاتہہ سے نہ دو اور اس حیلہ کو پیش کرو جسے باعتبار حالت موجودہ سوڈان کے لوگ بہت اچہی طرح تسلیم کرلین گے چنانچہ ماہ مئی ۱۸۸۱ء اپنے بہائی بند درویشون کو اوسنے یہہ لکہنا شروع کردیا کہ پیغمبر نے جس مہدی دعوے کے نسبت پیشین گوئیان کین تہین وہ مجہی سے مراد تہی اور مین ہون اور مجہے کو خداوند عالم کیجانب سے [illegible] عطا ہوئی ہے کہ اسلام کے اصلاح کرون اور تمام عالم کو عدل وداد سے بہر دون۔ تمام عالم مین ایک ہی شرع اور ایک ہی مذہب اور ایک ہی بیت المال قایم کرون اور کوئی شخص عام اس سے کہ وہ نصاریٰ ہو یا مسلمان یا بت پرست مجہپر یقین نہ لائے اوسے فنا کردون۔ ماہ جون مین اوسنے عام طور سے اپنے مذہب کا اظہار۔ مقام ربیہ مین جو قریہ عبا کے قریب تہا کیا۔ اور ہزارون ہی آدمی فوراً اوسکے جہنڈے کے نیچے مجتمع ہوگئے۔ ماہ جولائی مین دارالخلافہ خرطوم مین مہدی کے مضمون خط کی اطلاع ہوئی چنانچہ شروع اگست مین اوسنے اپنے ایک نقیب ابوسعید نامی کو جسکے تحقیقات گارڈن نے کرکے لایق سزا قرار دیا تہا یہہ حکم روانہ کیا کہ وہ محمد احمد کو خرطوم مین لے آئے

ایک سوڈانی درویش

ابوسعید نے مقام عبا مین پہونچکر اپنے مطلوب یعنی مہدی کو بہت ہی پایہ برتر پایا جسکے داہنے جانب کچہہ معزز لوگ موجود تہے اور چارون طرف سیکڑون ہی سرفروش اوسکے زرہ پوش ننگے کیا تلوارین لئے اوسے گہیرے تہے ابوسعید کے سوال پر کہ آیا کیا غرض خاص آپکے ان کاروائیون سے ہے مہدی نے جواب دیا کہ مین خداوند عالم کیجانب سے مہدی موعود ہون اوسنے کہا کہ اس ملک کا حکمران ہی تو مثل آپ ہی کے مسلمان ہے جسکا جواب مہدی نے یہہ دیا کہ نہین ہرگز ایسا نہین ہے اسلئے کہ حکمران نے کرسچنون کو مجاز کیا ہے کہ وہ گرجے اپنے اس ملک مین قایم رکہین اور امن مین رہین علاوہ اسکے اون کرسچنون نے ٹکس بہی وصول کئے ہین۔ ابوسعید کے اس نصیحت پر کہ آپ گورنمنٹ مصر سے مخالفت نہ کرین آپ اپنے کو گورنمنٹ مصر کے حوالہ کردین قبل اسکے کہ بے معین و مددگار ہوکر تباہ

مقاومت فوج سرکاری اور بندوق و توپ و جہاز جنگی رو خانے کے نہ لا سکین مہدی نے نہایت بہادرانہ طور سے یہہ جواب دیا کہ اگر فوج مصری بھیجے یا میرے مریدون کو گولیان ماری گے تو ادسنے کسیکو ضرر نہ پہونچے گا اور جو جہاز جنگی ہمارے مقابلہ کو آینگے سب کے سب ڈوب جاینگے غرضکہ ابوسعید ناکامیاب خارطوم کو واپس آیا۔

رؤف پاشا نے یہہ ضروری سمجھکر کہ بیل سینگہون سے پکڑا جائیگا تین سو سپاہی ایک توپ دو خالی جہاز کے ذریعہ سے مہدی کے مقابلہ کے لئے بہیجے۔ تمام راہ افسرون مین جنکی نام علی افندی اور ابراہیم افندی اور ابو سعید مین سیاحت پر تکرار ہوتے رہی کہ اس فوج کا افسر اعلی کون ہوگا اور مقام عبا مین پہونچکر اسبات پر تکرار ہوئی کہ آیا شب کو فوج جہاز سے کنارہ اوتاری جاسے یا دن کو بالاخر ۱۱ اگست کے صبحکو طلوع آفتاب کے وقت فوج بہ سرکردگی علی افندی قریہ عبا سے تہوڑے فاصلہ پر اوترے۔ علی افندی نے اوترنے کی بعد دیکھا کہ ایک شخص جسکے گرداگرد بہت سے مریدین اور سکے مین اسطرف کو چلا آتے ہے افندی نے یہہ سمجھا کہ یہہ ہی شخص مہدی ہے اور فوراً چاہا کہ ایک ہی حملہ مین اسکا کام تمام کر دیجیے چنانچہ نہایت ہی تہور سے مگر نہ عقلمندانہ طور سے اوس شخص کے سر پر پہونچ گیا اور پوچہا کہ تو کیون ضلع مین ایسی فساد برپا کر رہا ہے اور فوراً بلا جواب بے خبرادسے گولی ماری۔ فی الواقع ایسے بہادرانہ حملہ کی بلنے کامیابی بھی ممکن تہی اگر مقتول مہدی ہوتا مگر واقع مین وہ ایک دوسرا شخص علاوہ مہدی کے تہا۔ چند منٹ بعد اوس شخص کے گرنے کی علی افندی بھی مع اپنے ہمراہیون کے قتل ہوگیا۔ بقیہ السیف بحیثیت مجموعی حملہ آور ہوئے لیکن آخرکو سب نے مہدی پر بندوق چلانی سے قطعی انکار کیا مگر سرداران مہدی ستور حملے کرتے رہے اور قریب ایک سو بیس سپاہیون کے اونہون نے قتل کئے باقی لوگون نے اپنے ہتیار ڈال دئے اور منفرد ہوگئے۔ اس وقت وہ جنگی جہاز بھی قریہ کے پہلو مین پہونچ گیا تہا چنانچہ افسر توپ خانہ کو حکم دیا گیا کہ وہ مہدی پر فائر کرے اسلئے کہ اس مقام سے مہدی چند گزون کے فاصلہ پر سوار نظر آرہا تہا مگر وہ شخص محض مہدی کی صورت مقدس دیکھکر گہبرا گیا۔ اور پہلے تو یہہ عذر کیا کہ گولہ و باروت نہین ملتا بعد اسکے ہوائی گولے اوڑانے لگا۔ مہدی بے تکلف اور بہ آرام تمام سوار ہوکر چلتا ہوا اور ابو سعید مع اپنی فوج ہمراہی کے جان بچاکر مفرور ہوا اور خارطوم مین شکست خوردہ پہونچا۔ اس سرکاری فوج کی شکست کا یہہ نتیجہ ہوا کہ مہدی کے مرید اور بڑہی اور شہر خارطوم مین ایک قسم کا تردد و انتشار پیدا ہوگیا بالاخر محمد سعید پاشا مدیر کردفان مع اپنی فوج مدبرات اور ایک دوسرے حصہ فوج کے دوسرے لشکر سے مہدی کے مقابلہ کو متعین ہوا۔ محمد احمد اس وقت باطمینان خاطر مع اپنے ہمراہیون کے کوہ طیک نے برمثل قدیم بہادران اسلام کے چلا گیا تہا اور جبل جیدر پر جو فشودا کے شمال و مغرب مین ہے نوبیہ کے حبشیون مین جا ملا۔ یہہ حبشی لوگ فنک کے اولاد سے تھے اور برائے نام خدیو کے مطیع تہے اس لئے کہ محمد علی نے جب کردفان فتح کیا اوسوقت ان لوگون کے دبانی مین ناکامیاب رہا۔ محمد سعید پاشا بہت کچہہ دل سے اس کام پر متوجہ ہوا مگر بجائے اسکے کہ اپنے شکار کو اونکے سوراخ تک تلاش کرے مقام کادا مین فضول اوقات ضایع کرتا رہا اور آخر کو اپنے مقام پر واپس چلا آیا۔ اور دریا کے بڑھنے کی وجہہ سے اپنی معذوری ظاہر کی۔ رشید بے جو کہ حاکم فشودا کا اور نہایت ہی ہمت ور آدمی تہا دو مرتبہ درخواست حاکم خارطوم کے پاس بہیجی کہ مجہے اجازت مہدی پر حملہ کی دیجائے لیکن وہان کچہہ بہی اوسکے شنوائی نہ ہوئے۔ آخرش ناچار ہوکر وہ بلا حکم چار سو قواعد دان سپاہی اور ایک ہزار حبشیان شیلوک کو مع اونکے افسر کے اپنے ہمراہ لیکر جبل جیدر کو روانہ ہوا برکات نامی ایک شخص جرمنی کو بہی جو بردہ فروشی کے چوکی کا انسپکٹر تھا اپنے ساتہہ لے لیا تہا۔ چودہ روز تک راہ طے کرکے ۸ دسمبر کو مہدی کی فوج

کے مقابل پہونچا اور فوراً حملے کا حکم دیدیا گو یہہ لڑائی مختصر تھی لیکن بہت بڑا کشت و خون ہوا اور رشید و قیوم و برکات اور قریب قریب کل فوج باقاعدہ اوسکا کثر شیلوک جشی اون غضبناک بقارا والون کے نیزون سے چہد گئے جو کہ مہدی کے اعانت کو جمع ہوئے تہے - بعد اسکے بہت سے رہی شکش بندوقین اور معالحہ جنگ غازیون کے ہاتہہ آیا - اب سنودا بے پناہ ہوگیا اور سلو کی بہی اپنے ملک کے مارے خیالی سے بد دل ہوکر بغاوت پر آمادہ ہوگئی - غرضکہ اوسوقت بغاوت ہر چہار طرف کی ہوا مین پہیلے ہوئے تہے اور یہہ درویش شیوخ عرب کے یہان جانتے تھے اور جہاد کی لے وعظ کرتے پہرتے تہے - دار فور جو پچہلے سرگردہ اور دبائی ہوئے بروہ گیرون سے لبریز ہورہا تہا بوجہہ اس فعل کے بغاوت پر بخوبی آمادہ ہوچکا تہا - کیا پنیش کا ایک بہت بڑا اور قوی قبیلہ شمال گردفان مین اور قبیلہ لبشاری درمیان سواقیم و بربر کے اور قبیلہ ابو رنوف سنار مین غرضکہ اسیطرح بہتیرے قبیلے نیل ابیض و اسود کے اس وقت بہڑون کیطرح بہن بہنا رہے تھے - اور اسطرف مخبر پر مخبر رؤف پاشا کے پاس خارطوم مین یہہ اخبارات موحش لاتے تہے مگر قبل اسکے کہ وہ کوئی تدبیر اس آفت کے ٹالنے کے سونچے خود ہی شروع ۱۸۸۲ع مین اس عہدہ گورنری سے علحدہ کردیا گیا *

واقعات ذیل پر مشتمل ہے

عبدالقادر پاشا کا گورنر جنرل سوڈان مقرر ہونا - مریدان مہدی کا حملہ کرنا اور قریب کل ملک سنار پر قبضہ کرنا گردفان و دار فور مین تحریک پیدا ہونا - متواتر سخت لڑائیان شریف محمد طاہا وزیر مہدی کے ساتہہ محمد طاہا کا قتل ہونا اور سر اوسکا خارطوم بہیجا جانا - عبدالقادر کے عمدہ تدابیر مین بوجہ بغاوت عربی پاشا اور سردان مہدی کے کامیابیون مین ضعف پیدا ہونا - مہدی کا گردفان مین داخل ہونا اور العبید پر حملہ - اوسکے پیرو لوگون کا جو محاصرہ کئے تہے قتل شکستہ ہوکر پس پا ہونا - نئے مریدون کی جماعت کے ساتہہ اوسکا بارا کی پناہ دہی کے ارادہ مین ناکامیابی - خارطوم کے حصار بندی - عربی کی بغاوت کے زائل ہونے کے بعد فوج کا سوڈان مین آنا - عبدالقادر پاشا کا باغیون کو سنار مین شکست دینا - بارا اور العبید کا مہدی کا تابع ہوجانا - عبدالقادر کے دوبارہ طلبی قاہرہ کو - الہ دین پاشا کی تقرری بجائے عبدالقادر کے - جنرل ہکس کا سپہ سالار اعلی فوج خارطوم کا مقرر ہونا -

---

عبدالقادر پاشا ایک شجاع و ہنرمند جسکے قابلیت اوسکے کارکردگی کے نتیجون سے معلوم ہوتی ہے بجائے رؤف پاشا

کے گورنر جنرل سوڈان کا مقرر ہوا - عبد القادر پاشا کے پہونچنے تک رؤف پاشا نے چارج اپنے عہدہ کا جنگ لیر پاشا کو جو نائب
گورنر اور بوبر یا کا رہنے والا تہا دیکر حکم دیا کہ فوج مکمل و مسلح ہوکر مہدی کے مقابلہ کو روانہ کیجائے - اس فوج مین تیرہ
کمپنیان باقاعدہ مصری فوج کے جو خاص کر اضلاع کردفان دارفور مین تہین شامل کی گئین اور ایک ہزار پانچسو لڑ بہرتی قبائل
عرب کے لوگ جو خیر خواہ تخت مصر کے تھے شامل کئے گئے اور یوسف پاشا جو خود دنکولا کا رہنے والا اور قبل اسکے
بردہ فروش تہا اوس فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا - غرضکہ یہہ فوج مستعد و مکمل ہوکر جسمین ہر قسم کا سامان رسد اور بار برداری
اور ہزارون اونٹ وغیرہ موجود تھے جبل حیدر کو روانہ ہوئے - مگر خارطوم سے تہوڑی ہی دور آگے چل کر پانچسو ڈنکولونے
اس فوج سے جدا ہوکر اپنے ہم وطن مہدی سے جا ملے - شروع اپریل مین حسین پاشا نے جو سنار کا مدبر تہا (سنار نہایت
ہی زرخیز و صرفہ ہی مقام منجملہ مقامات سوڈان کے ہے) جنگ لیر پاشا کو خارطوم مین تار دیا کہ قبیلہ بغارا کے لوگ بسر کردگی
عمر المکاشف قرابتی مہدی کے شہر پر حملہ کا خوف دلا رہے ہین حسین پاشا کے قوت باغیون سے بہت زیادہ تہی
جنکے دفعیہ کے اوسنے اجازت طلب کی تہی - جنگ لیر نے اوسے اجازت دی اور ۲۷ اپریل کے صبحکو قلعہ کے فوج ہمراہ لیکر باہر نکلا
مگر بغارہ والون نے اوسے فوراً ہی شکست دیکر پیچھے ہٹا دیا اور فوج کا تعاقب کرتے ہوئے شہر کے اندر گہس آئے
اندر شہر کے سرکاری فوج نے بارکون اور عمارات شاہی مین مجتمع ہوکر باغیون پر ایسے آتش بازی کے کہ آخر کار وے تاب
مقاومت نہ لاسکے اور لوٹ گئے - لیکن اپنے لوٹنے کے قبل اونہون نے بہتیرے پردیسون اور شہر کے باشندے سوداگرون
اور ایک سو سے زیادہ سرکاری سپاہیون کو قتل کر ڈالا اور شہر کو تاراج کیا - تار برقی کا دفتر عمارات شاہی کے قریب تہا جہان کے
تمام اہلکار مرتے دم تک نہ ہٹے اور برابر اطلاع دیتے رہے کہ کسطرح باغی ایک سڑک سے دوسری سڑک پر قبضہ کرتے اور آدمی
پر آدمی قتل کرتے ہوئے چلے آرہے ہین غرضکہ بغارہ والون نے اوس دفتر کے مکان پر بہی قبضہ کرلیا اور تمام الات برقی
توڑ کر لوگون کے دلون پر یہہ بات منقش کردی کہ جو کچہہ اوس دفتر مین تہا وہ سب برباد و ضایع کر دیا گیا - اگر بغارا والون
کا سردار اس لڑائی مین زخمی نہ ہوا ہوتا تو وے لوگ ضرور دار الامارہ کے اندر گہس جاتے جسکے صحن مین پہونچ چکے تھے
مگر اس سردار کے زخمی ہونے کی وجہ سے لوٹ گئے اور علاوہ اسکے سرکاری فوج نے بہی دل مضبوط کرکے ایسی آتش باری
کے کہ باغی مجبور ہوکر دور ہٹ گئے مگر تاہم سات روز تک شہر کا محاصرہ رہا - اطراف ملک مین اس خبر کی منتشر ہونے
سے کہ باغیون نے سنار کو لے لیا اوس میدان مین اتنے آدمی جمع ہو گئے کہ لوگ تخمینہ کرتے ہین کہ شہر کے اندر اور ہر چہار
طرف اوسکے چالیس ہزار سے کم آدمی نہ رہے ہونگے اور کافور پر بہی جو سنار سے ساٹھہ میل بالاتر تہا قبضہ کرکے ایک
بہت بڑا خزانہ بہا بطور غنیمت کے وہان سے لیا - جنگ لیر پاشا نے اس خبر موحش کو دلیرانہ سنکر حکم دیا کہ ایک کمپنی سادات
بیقاعدہ فوج کے اور قریب تین سو قبیلہ شائقی کے بہ سرداری ساندرک صالح آغا فوراً سنار کو روانہ ہو اور خود وہ بہی ۱۵ اپریل
کو دو سو خارطومی جنگ آور سپاہی ہمراہ لیکر دو دخانی جہاز دان پر اوسطرف روانہ ہوا - جنگ لیر کو یہہ یقین تہا کہ خارطوم
کے اہل فرنگ نے بیرونی حملہ اور اندرونی سرکشی و بغاوت کے مخالفت کے لئے مستعد ہوکر کہتلک مشن کے مضبوط مکان کے
حصار بندی مناسب کرکے خوج سے اوسے مستحکم و آراستہ کرلیا ہوگا اور مین بہی اونکے شریک ہو جاؤنگا - یہہ وہ وقت تہا
کہ تمام ملک کردفان جوش خروش سے بہر رہا تہا - جو سپاہی یوسف پاشا کی فوج مین شامل ہونیکو جبل قدیر کے درمیان
مین شہر سے چلے اونسے اور عربون کے ایک جماعت مختصرہ سے معرکہ جنگ خوب گرم ہو رہا تہا تمام راہین ڈاکون کی وجہ سے

پر صادر ہو رہے تہین - خارطوم والبید کے درمیان مین اکثر مقامات پر تار برقی سرکاری توڑ ڈالی تہی - خاص شہر البید مین
بغاوت ہر چہار طرف پہیل رہی تہی دوکانین اور مکانات بالکل بند و مسدود تہے اور باشندے محاصرہ کے لیے کمربستہ
ہو رہے تہے - دارفور کے بغاوت کو بہی یوماً فیوماً ترقی ہوتی جاتی تہی چنانچہ چند ہی روز ویتین اوس صوبہ کے راہ آمد و رفت
بالکل منقطع ہو گئی جو اب تک اسی حالت مین ہے اسی زمانہ مین محمد طاہا نامی ایک شریف جو اپنے کو مہدی کا نائب ظاہر کرتا تہا
اور اس تقرری کے علامت اوسکے پاس مہدی کے عطیہ ایک تلوار تہی جسے دیکہاتا تہا موضع محمد عشیرہ مین جو نیل اسود کے ساحل
سے دو گہنٹہ کی راہ پر ابو حرات کے تحت مین واقع ہے آیا اور مقیم ہوا - جنگ لیر پاشا کی جہاز جو تہے اس مقام پر پہونچے اور
اوسنے بقاعدہ شریف طاہا کو اطاعت قبول کرنے کے لیے طلب کیا - یوسف الملک سنجوق کو مع پچاس شایقی اور سو سپاہیون
کے طاہا کے پاس بہیجا کہ اوسے بجبر حاضر کرین - چنانچہ اس موج پر اون بے شمار بہادرون نے شمشیر و نیزہ سے مسلح ہوکر حملہ کیا
اور ایک سخت مقابلہ کے بعد ایک ایک آدمی جبکہ اوس قریہ کے عورت و لڑکیون کو جو شریک جنگ تہین بکمال بیرحمی قتل کر ڈالا
اور مصری سپاہیون کے دانت کہٹے کر دئے - الغرض جنگ لیر پاشا مع اپنے جہازون کے مجبور ہوکر حرات کو گیا اور وہان
جہازون پر ٹہر کر فوج تازہ کا منتظر رہا - اسطرف مہری کو قبیلہ شایقی کے لئے سو سوارون نے مع ایک توپ کے محمد طاہا پر حملہ
کیا اور بالآخر پسپا ہوئے اور توپین بہی الٹے چہین گئین - اور تمامی افسران فوج توپون کے محافظت کی کوشش مین مارے
گئے اسیوقت ایک خوشخبری شہر سنار سے محمد طاہا کو ملنے والی تہی یعنے جب طاہا کو مع اوسکے ساتہیون کے یہہ معلوم ہوا
کہ اب بجز اطاعت کر لینے کی کوئی چارہ کار باقی نہ رہا دفعۃً صالح آغا مع اپنے ہمراہی ایک جماعت شایقیون کے اوس مقام پر وارد
ہوا محاصرین نے اوسسے دریافت کیا کہ تم کسکی جانب ہو صالح آغا نے دہوکا دینے کی غرض سے اپنے ارادون کو اونپر ظاہر نہ کیا اور
اور قریب دریا کے ایک مقام مناسب پر ٹہر کر اپنے فوج کو بصورت مربع ترتیب دیکر فوراً آتش بازی شروع کردی - واقعہ نگار
تحفہ نامی لکہتا ہے کہ صبح سے چار بجے تک محمد طاہا اور اوسکے ہمراہیون نے اس فوج مربع کے سپاہیون کو قتل کر ڈالا اور سیکڑون
بلکہ ہزارون ہے آدمی اوس مہلک آگ سے مارے گئے اور قریب تہا کہ اس دلیر جماعت کے پاس سامان جنگ یعنے گولہ اور بارود
ختم ہو جائے کہ دفعۃً عرب لوگ خود بخود پیچہے ہٹ گئے اور شہر سنار محفوظ رہ گیا - محصورین سنار صالح آغا اور اوسکے ہمراہیون کے
صورتون کو دیکہ کر ایسے متحیر ہوئے کہ اپنے دوستون اور محسنون کو اپنا دشمن سمجہے اور قبل اسکے کہ غلطی کا حال اونپر آشکار ہو اون بیچارون
پر گولیان چلاتے رہے غرضکہ صالح آغا اونسے خوشی و شادمانی کے نعرون کے ساتہ ملا اور محصورین کے ایام سختی اسطرح کٹ گئے
اور صالح آغا جو اونکے سلامتی و جان بخشی کا باعث ہوا تہا اوسکے چار طرف ہجوم کرکے یہہ لوگ اوسکے کپڑون کا بوسہ دیتے اور مشرقی
دستورات کے بموجب اوسکے توصیف و ثنا کرتے تہے - مقام ابو حرات مین مئی کی شروع مہینہ مین جب تک کہ چند کمپنیان
فوج باقاعدہ کے جنہین نائب گورنر نے قبل اسکے بہ ماتحتی علی کاشف مدیر جدید سنار تعینات کردیا تہا سنار سے نہ آئے تہین -
گورنر مذکور کے نازک حالت رہی - اس فوج کے ہمراہ قبیلہ شکوریہ کے دو ہزار پانسو سپاہی بہی آئے جنکا سردار شاہزادہ
عبدالکریم تہا اور اوسکے ساتہ اوسکے چچا بیٹے اور بہتیجے اور بہت سے امرا خود و زرہ پوش عربی نسل کے گہوڑون پر سوار تہے
جیسے کہ صلیبی یعنی عیسائی مذہبی لڑائی میں بیٹہے رہتے ہین - یہہ ایک نہایت عمدہ تماشا تہا اسلئے کہ عبدالکریم اس نائب
گورنر کا دوست دلی تہا اور حکومت حاصل کرنیکا یہہ بہی دعویدار ہوا تہا - محمد طاہا پر اس مرتبہ حملہ آور ہونیکے لیے کنارہ اردون مین
کے ساتہ مئی کی چہٹی ۱۸ تاریخ مقرر ہوئی - وقایع نگار تحفہ لکہتا ہے کہ صبح صادق کے ہوتے ہی فوجین میدان جنگ مین

ایک عرب شیخ صلاح جنگ سے مسلح جنگ مین

صف آرا ہوئین اور پاشا اور شاہزادہ قبیلہ شکوری اپنی خیگاہ فوج کیطرف مخاطب ہوا اور غنیمت کے وعدون پر اونکے
حوصلے بڑہائے اور قبیلہ شایقی کے لوگون کو بہی جو گذشتہ جنگ مین بہت بڑا نقصان اوٹھا کر خون کی پیاس سے ہور ہنے تہے
جنگ کی رغبت دلائی۔ قریہ محمد عشیرہ جو مثل قریہ ابوحرت کے نیل اسود کے داہنے ساحل پر واقع ہے درمیان مین
اوسی قریہ اور دریا کے ایک جنگل واقع ہے جسکے بائین ساحل کے روبرو ایک چہوٹا سا جزیرہ ہے چنانچہ اس جزیرہ پر سنجق
عثمان آغا نے بہمراہی اوس جدید فوج کے جسے سلیمہ کے گرد نواح مین اوس نے بہرتی کیا تہا اس غرض سے قبضہ کر لیا کہ

دریا کے قریب کے ترائیون کے حفاظت ہوسکے - غلبتہ کے باقاعدہ فوج اوس قریہ سے دریا کیطرف رخ کرکے بڑہے اور عبدالکریم
اور اوسکے سوارون کا رسالا اور قبیلہ شکوریہ کے سپاہی مقابل مین صفہا سے نکر کے آئی اور بقیہ سپاہیون کو یہ دہمکی دیکر
آمادہ جنگ کیا کہ جو شخص معرکہ جنگ سے پیٹہ پہیریگا ستہ اوسکا نیزون کے سنانون سے چہید ڈالا جائیگا اور خود شریف
ہزارون درویشون کے آگے آگے جو چیخ چیخ کر فتح کی دعائین مانگ رہے تہے گہوڑے پر سوار اوس فوج کے پاس آیا
لیکن اسطرف کی گولیون کی بوچہار نے اوسکے صفون کو درہم و برہم کر دیا اور درویشون کا حلقہ جو محمد طاہا کے گرد تہا تین
مرتبہ ٹوٹ کر بہر بندہا اور میدان جنگ مین کشتون کے پشتے لگ گئے لیکن شریف محمد طاہا کو کوئی زخم نہ آیا اوسوقت
اسطرف کے سپاہی توہم سے خوف زدہ ہوکر دفعتہ چلا اوٹہے کہ شریف کے پاس گولیون سے بچ جانے کا کوئی اثر تر
سحر ہے اور کوئی حربہ اوسپر اثر نکریگا - فی الحقیقت اگر شکوریہ قبیلہ کے لوگ اوس جنگ مین اس وقت موجود نہ ہوتے
تو بیشک سب کے سب مصری سپاہی بہاگ جاتے - غرضکہ شریف محمد طاہا کے گرد اگرد لاشون کے ڈہیر پے بہم بلند ہوتے جاتے
تہے اسلیے کہ جوان اور بوڑہے اور بچے اور عورتین بخوشی اپنے کو گولیون سے ہلاک کراتے تہے اور ایک انچ بہی اپنے
جگہہ سے پیچہے نہ ہٹتے تہے اور لحظہ بلحظہ جوش مذہبی بڑہتا جاتا تہا - شریف محمد طاہا نے اوسوقت اپنے گہوڑے کو اس ارادہ
سے بڑہایا تہا کہ مقتولون کے ڈہیر سے باہر آئے اس درمیان مین گہوڑے نے اوسکے ٹہوکر لی اور وہ گرنے لگا چنانچہ جہکنے کی
حالت مین ایک گولے اوسکے سر مین لگی - یہہ واقعہ دیکہکر وہ دلیر لوگ توبے تحاشا بہاگے مگر قبیلہ شایقی کے لوگ جوان لڑائیون
مین نقصان خطیر اوٹہانے کی وجہ سے نہایت ہی جوش مین تہی بے انتہا غضب کے ساتہہ مصری فوج پر ٹوٹ پڑے اور جتنے
لوگ اونکے مارے گئے تہے اوتنے ہی چند آدمیون کو اونہون نے قتل کیا - گوپاشا نے بہت کچہہ کوشش کی مگر نہ
تو عورتین نہ بچے زندہ بچے اور خود وہ شریف کے زوجہ اور بیٹی کو جہاز پر لے گیا تاکہ وہان شایقی کے غضب سے
اونہین نجات ملے - اکثر لوگ کوبہ مین جو کہ ایک مقدس مزار تہا پناہ گیر ہونے کے لیے بہاگے اور وہان جا کر چہپے مگر تہا ئین
لوگ دروازون اور کہڑکیون کے سوراخون سے جب تک آوازین سنائی دیا کین گولیان مارتے رہے - مردے
اور زخمی پہوس کے جہونپڑون مین ایک جا پڑے ہوئے تہے چنانچہ ان جہونپڑون سے تہوڑی دیر کے بعد آگ کے
شعلے بلند ہوئے اور جو لوگ دریا کیطرف بہاگ کر گئے اونہین عثمان آغا کے آدمیون نے گولیون سے مار لیا چنانچہ اس
مقام پر آٹہہ سو باغی مارے گئے اور شریف محمد طاہا کی لاش جسکا سر قریب نصف کے جدا ہو گیا تہا اونٹ پر لادکر
پاشا کے روبرو لائے گئے - جب وہ لاش آگے بڑہی ہزارون بہادر زرہ فولادی پہنے ہوئے اوسکے گرد آکر جمع
ہوگئے اور جوش و خروش سے اونکے ہوا کو بجنے لگی غرضکہ اوس وقت کا تماشا لایق تصویر کہینچنے کے تہا - شریف محمد طاہا
کا سر بریدہ نیل اسود کے کنارہ پر جو مواضعات واقع تہے اونمین پہرایا گیا بعدہ خارطوم کے بازارون مین تشہیر کرا کر وہین لٹکا
دیا گیا - اس لڑائی مین بالسابق کے لڑائیون مین باغی صرف نیزہ و شمشیر سے لڑتے تہے - درویش لوگون کا یہہ مقولہ تہا
کہ یہہ آتشین حربے کفار کے ہین - لیکن آخر کار مصری سپاہی جب گروہ کے گروہ جہدی سے چلے تو اونکے پاس بندوقین
نظین بکثرت تہین اور اب وے لوگ اون بندوقون کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکہتے تہے - بعد اس فتح کے نایب گورنر
مع کسیقدر فوج کے شہر سنار کیطرف اس خیال سے بڑہا کہ دیکہئے صالح آغا نے محاصرہ شہر کا اوٹہا لیا ہے یا نہین - غلبتہ
کے باقاعدہ فوج جو بہ ماتحتی علی کاسف کے تہے وہ باقیماندہ باغیون کو اوس صوبہ سے باہر نکال دینے مین مصروف تہے

چنانچہ یہہ فوج عمر کی بہائی احمد مکاشف اور اوسکے دس ہزار ساتہیون کو مقام شیگو مین شکست دینے کے بعد اور کو اہل قبیلہ کے لوگون کو جو سرکشی پر آمادہ ہو رہے تھے دہمکاکر تہوڑے عرصہ تک امن قایم رکہنے مین کامیاب ہوئے۔ عمر المکاشف جیسے اوس زخم سے اب صحت پائی تہی جو اوسے سنار کے محاصرہ مین لگا تہا صالح آغا سے مقابلہ کرکے مارا گیا اور اوسکے ہمراہی بہی جبل آبیض کیطرف بہگا دئے گئے۔ عبد القادر پاشا جو حال مین گورنر جنرل سوڈان مقرر ہوا تہا ۱۱ مئی کو خارطوم مین داخل ہوا — یہہ شخص ایک لئیق منتظم اور دلیر سپاہی تہا۔ اور امن وامان کے زمانہ مین اون صوبجات کو جنپر وہ حکمران مقرر ہوا تہا بہتیرے فایدہ پہونچاتا۔ چنانچہ سینیت وکردریف سے فوجین جمع کرکے بہ سرکردگی رشید پاشا کردفان کیطرف بہیجنی شروع کردین جہان حسینہ کے قبیلہ کے عرب کالمہ دایون کو برابر لوٹ رہے تھے۔ اور خود پانچہزار بیقاعدہ فوج کی آراستگی مین مصروف ہوا اور دنگولہ اور شایقی قبیلون سے سپاہی منتخب کرکے خارطوم مین جمع کئے لیکن اسی دوران مین دو خطرناک روحانی صدمے عبد القادر کو پے درپے پہونچے اول تو عربی پاشا کی بغاوت مصر مین اور اسکندریہ کا قتل عام دویم یوسف پاشا کی مقابل مہدی کے جبل غدیر مین شکست یوسف پاشا جبل قدیر مین مہدی کے مقابلہ کو بہیجا گیا تہا باغیون سے مقابلہ ہوا اور فوج اوسکی لڑکر بالکل نیست ونابود ہوگئی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لڑائی ۷ جون کو واقع ہوئی مصری سپاہی باغیون پر ایک گہنے جنگل مین حملہ آور ہوئے اور ایک ضربیہ لیکنی وہیں ہٹانے لگے اور بانتظار اوسکے تیاری کی فوجین اپنے تئین بشکل مربع مرتب کرلین۔ اسی اثنا مین مہدی کی ہمراہی اوسپر حملہ آور ہوئی اور مربع فوجکو توڑکر ایک متنفس کو بہی زندہ نہ چہوڑا اب مہدی نکیلے کے پہاڑون کو چہوڑکر شمال کیطرف کردفان کو بڑہا اور ہمراہیون کو اپنے اوسکی فتح کا یقین دلایا۔ وہ صوبہ کل مہدی کا طرفدار ہوتا جاتا تہا۔ عرب حمیر کے قبیلے کے لوگون نے مصری فوج پر جو بہماشتی نازن افندی کے ساتہہ بہیجے گئے تھے حملہ کرکے اوسے الوحرات سے العبید کیطرف نکال دیا تہا اور مقام شکا مین ۴ جون کو ایک دوسری سرکاری فوج قتل ہوئی تہی اور اوسکے چار روز بعد بیش ہزار باغیون نے مقام بارہ پر حملہ کیا لیکن صرف اٹہہ سو سرکاری سپاہیون نے جو اوسوقت وہان موجود تھے ان باغیون مین سے بہتیرون کو قتل کرکے جنکی تعداد چہار چند سے زیادہ تہی بہگنے کو پسپا کردیا۔ مگر شہر کا محاصرہ بدستور قایم رہا۔ جسقدر مصری فوجین اوس وقت اوس صوبہ مین تہین بہ ماتحتی اسکندر بی العبید مین مجتمع ہوگئین۔ ماہ اگست مین یہہ خبر مشہور ہوئی کہ قصبہ شط لوٹ لیا گیا اور باشندے وہان کے مارے گئے۔ اوسی مہینہ مین بیش ہزار بغارس کے قبیلے کے لوگون نے ڈویم پر حملہ کیا اور بہت بڑے کشت وخون کے بعد پسپا کردئے گئے اور تخمیناً تین یا چار ہزار باغی اس لڑائی مین مارے گئے۔ شروع ستمبر ۱۸۸۲ء مین مہدی تیس ہزار ہمراہیون کی جماعت سے جنمین خاصکر قبیلہ بغارس وحسینہ کے لوگ بکثرت تھے العبید کے مقابل مین پہونچا۔ العبید کے اندر چہہ ہزار سرکاری فوج تہی اور شہر کے حصار بندی بہی بہت مضبوطی کے ساتہہ ہوئی تہی۔ شہر پناہ کے فصیلون پر بارہ توپین چڑہی تہین۔ ۸ ستمبر کو باغیون کی فوج معمولی جوش وخروش کے ساتہہ شہر پر حملہ کرنیکو بڑہے اور سخت ومتواتر آتش باری اور نقصان اوٹہانے پر بہی باغی شہر مین گہس پڑے اور گلہ بگلہ ودست بدست محصورین سے گرم پیکار ہوگئے۔ اسکندر بی نے اس حالت رستخیز مین حکم دیا کہ بلا تمیز اپنے اور دوسرے کے ان حملہ آورون پر آتش باری کیجائے۔ اگرچہ اسکندر کے اس کارروائی سے خود اوسکی فوج کا بہی نقصان ہوا لیکن آخر کو باغیون کو پوری ناکامیابی ہوئی۔ اور ان متواتر حملون مین باغیون کیطرف پندرہ ہزار آدمی مارے گئے۔ یہہ شکست مہدی کی نیکنامی کے لئے سخت مضر ہوئی اور بہتیرے

ساتھی اوسکے بہاگ گئے اور جسقدر باقی رہ گئے اونہین اپنی اطاعت و حکومت مین رکھکر بجاے محاصرہ کے ناکون پر متعین کردیا۔ عبد القادر پاشا (جو اس وقت قابل ملیح سے ہزارون آدمیون کو فوج مین بہرتی کرنے سے بہ این وعدہ کامیابی حاصل کر رہا تہا کہ ایک سال کے لئے سب کا ٹکس معاف کردیا جاے گا اور فی سر درویش جو کاٹ لائے گا عـــہ اور فی سر اونکے سردار کے مالعــہ انعام دیا جائے گا) آخر ستمبر مین ایک فوج جرار لیکر بہ ہمراہی جید شاہ نقی وعلی لے لفطی کے مقام بارہ کے بیادہ دہی کو روانہ ہوا۔ مگر حربون نے اوس فوج کو حملہ کرکے قریب نصف کے قتل کر ڈالا اور بقیۃ السیف کو پسپا کردیا۔ ملک کردفان کے نسبت ہمیشہ یہہ خیال تہا کہ وہ گورنمنٹ مصر کے قبضہ سے جاتا رہا شیخ احمد المکاسف نیل ابیض کے دونو ساحلون پر کادا اور مراجیج کے درمیان مین ہنگامہ آرائیان کر رہا تہا مگر ماہ نومبر مین مصری فوج نے مقام ڈویم پر فتح پائی

العبید پاے تخت کردفان

بلحاظ ضرورت موجودہ کے عبد القادر پاشا خاص شہر خارطوم کے حصار بندی کیطرف متوجہ ہوا۔ نیل ابیض و اسود دونو ایک نہر کے وسیلہ سے ملادی گئین جسسے شہر خارطوم مثل ایک جزیرہ کے ہوگیا ماہ دسمبر مین عربی پاشا کی بغاوت کے رفع ہونے کے بعد گورنمنٹ مصر کو ایک جدید فوج سوڈان مین بہیجنے کا موقع ملا اسلئے کہ کچہہ امید وہان کامیابی کی ہوئی۔ یہہ وہ وقت تہا کہ لڑائیان نیل ابیض پر اور سنار وسیلہ مین برابر ہو رہے ہتین۔ اخیر سال مین لفٹنٹ کرنیل اسٹوارٹ مقام خارطوم مین اس غرض سے پہونچے کہ حالت موجودہ سوڈان کی نسبت اطلاع واقعی دین اور اپنی راے بغاوت کی فرو کرنے کے نسبت ظاہر کرین۔ جنوری سنہ ۸۳ء مین خود عبد القادر پاشا ایک فوج اپنے ساتھ لیکر اس غرض سے روانہ ہوا کہ صوبہ سنار کی بغاوت دفع کرے اور ایک بہت بڑی مصری باقاعدہ فوج کو مقام امدریان مین جو محاذی

خارطوم کے واقع ہے بہ ماتحتی حسین پاشا کے مجتمع ہونے کا حکم دیا۔ عبدالقادر پاشا نے اپنے خدمات منصبی کو عمدہ اسلوب سے انجام دیا اور ۲۴ جنوری کو اوسنے باغیون کو مقام ھدُوک مین جو عُود کرلیف کے ہمراہ تہی شکست فاحش دی۔ اور مارچ کے مہینہ مین مقام کارکو مین دوسری فتح حاصل کی لیکن جو خبرین کردفان کیطرف سے آتین وہ خطرناک ہوتے تہین۔ ۵ جنوری کو بارہ پر دشمنون نے قبضہ کرلیا اور ۱۹ ماہ مذکور کو العبید کے فوج محصور رسد و غلہ کے نہ ہونے سے یہان تک مجبور ہوئے کہ چمڑے اپنے ہتیارون کے کہائے اور بالآخر مجبور ہوکر اپنے کو دشمنون کے حوالہ کردیا۔ مہدی بڑے شان و شکوہ سے شہر مین داخل ہوا سرکاری سپاہی اور عہدہ داران ملکی مثل اوسکے ہمراہیون کے جلو مین تہے۔ شہر کے کل عیسائی تاجرون نے اسلام قبول کیا مگر رومن کیتہلک پادریون نے تبدیل مذہب سے انکار کیا چنانچہ وے لوگ قید سخت مین رکہے گئے۔ اب اس زمانہ سے مہدی کردفان کا مالک و حکمران ہوگیا۔ اوس زمانہ مین جبکہ عبدالقادر ملک سنار مین کامیابیان حاصل کررہا تہا دفعتہً قاہرہ کو اس وجہ سے طلب ہوگیا کہ وہان اوسکے مخالف بہتیری سازشین ہورہی ہتین اور الہ دین پادشا جو مخالف اوسکا تہا بجائے اوسکے گورنر جنرل مقرر ہوا اور ملک سنار مین جس فوج کے سپہ سالاری عبدالقادر کررہا تہا اب بجائے اوسکے حسین پاشا سپہ سالار مقرر ہوا۔ اسی اثنا مین جنرل ہکس جوکہ برٹش فوج مقیم ہندوستان کا ایک افسر تہا بہ ہمراہی دیگر افسران انگریزی خارطوم مین پہونچا اور جسقدر افواج مصری اوس وقت وہان موجود تہین اونکا سپہ سالار اعظم و کمانیر مقرر ہوا۔

باب ہفتم

مشتمل بہ واقعات ذیل

میجر جنرل ھکس اور واقعات فوجی اوسکے۔ سوڈان کے سپہ سالاری۔ استقبال اوسکا سواتم مین۔ خارطوم مین پہونچنا۔ مہدی کے پیرو جو بہ تبعیت محمد المکاسعف ستہے اونسے مقام مرابی کے قریب لڑنا اور اونکو شکست فاحش دینا اور فتح کی خوشی کرنا۔ مہدی کے ایک طرفدار کے تحریر کا خارطوم مین گردش کرنا۔ ایک جنگی فوج کا مہدی کے مقابلہ کے لیے العبید مین ترتیب دینا۔ ھکس پاشا کا سپہ سالار ہوکر برٹش اور مصری فوج کے ساتہہ روانہ ہونا۔ اور تمام راہ مین مخبرون سے گہرا رہنا۔ اوس فوج کے لوگون کے خطرناک بدشگونیان۔ میجر اسکندر آف اور مسٹر ایون اور مسٹر اوڈنون کے آخری خطوط۔ آخری تاربرقی جنرل ہکس کے بعد مدت اور خارطوم مین ایک فتح کے خبر کا پہونچنا اوسکے بعد خطرناک قصون کا مشہور ہونا۔ فریب دہندہ رہبرون کا مصری فوج کو ایک کمین گاہ مین پہنچانا۔ سخت قتل عام کا واقع ہونا۔ ھکس پاشا کا مارا جانا۔ چند قیدیون کے جانون کا بچ جانا۔ شہر العبید مین مہدی کا شان و شوکت کے ساتہہ داخلہ۔

مصری فوج متعینہ العبید کا مضرور ہونا - تمام ملک سوڈان کا ہتیار اوٹہانا - عثمان دقنا کا سنکٹ پر حملہ کرنا
اوسکے حالات گذشتہ شکست پانا اوس فوج سرکاری کا جو ٹوکر کے بچانے کو گئی تہی - کونسل ہان کرنیکی کیفیت

———— * ————

میجر جنرل ہکس جو کہ بعد کو ہکس پاشا کے نام سے مشہور ہوے ایک پنشن یافتہ افسر ہندوستان کے انگریزی فوج کے تہے اور بہیری
لڑائیان لڑے تہے - ۱۸۴۹ء میں احاطہ بمبئی کی فوج مین بہرتی ہوئی اور ۱۸۵۷ء و ۱۸۵۸ء کے بغاوت مین بنگال کے پہلی بٹالین
بلوچ کے ساتہہ کام کیا اور پنجاب مین جو فوج گئی اوسمین اسٹاف افسر اور میجر جنرل بی پی کی فوج کے ساتہہ روہیلکہنڈ کے لڑائی مین
شریک رہے اور اودہ کے اکثر لڑائیون مین موجود تہے اور بریلی مین فیروزشاہ کی فوج سے مقابلہ کیا بعدہ لارڈ کلائیڈ کے
فوج کے ہمراہ دشمن کی فوج کو شکست دینے مین شریک رہا جو مادہو کے ساتہہ دہوندہیا کیر پا مین تہے - اور قلعہ بکسر کے
فتح مین موجود تہا اسکے بعد لارڈ کلائیڈ کے ہمراہ گہاگہرہ پار کی لڑائیون مین شریک رہا اور سلک گہاٹ پر دشمن کی توپون پر
قبضہ کر لیا جسکا تذکرہ اوس وقت کے یادداشت مین موجود ہے - پہر لارڈ ہنیسر کی فوج کے ساتہہ ابیسینیا گیا اور میگدالا
کے قبضہ کرتے وقت موجود تہا - ۱۸۸۰ء مین جبکہ پنشن یافتہ کرنیل تہا مصر گیا اور وہان اسٹاف کا اعلی افسر ہوا اور ۱۸۸۳ء
کے شروع مین خدیو کیجانب سے کمانڈر انچیف یعنے سپہ سالار اعظم سوڈان کا مقرر ہوا - ۷ فروری کو ہکس پاشا مع اپنے
افسران ہمراہی کے قاہرہ سے روانہ ہوا اور ریل کے ذریعہ سے سویز گیا وہانسے بذریعہ جہاز دو خالی کے سواکم پہونچا - یہان
دریا کے کنارہ پر بہت بڑا ہجوم تہا چنانچہ کرنیل کال بورن لکہتے ہین کہ گورنر سواکم نے یہان پر لوگون کا استقبال بہت
بڑے شکوہ و جلوس اور جنگی عظمت کے ساتہہ کیا قرنا کے کرخت آواز نے تمام دن کو ہولناک کر دیا تہا اور شکستہ قبائل لوگون
کے بہت اوازون سے سلامی دی گی - ایک مختصر فوج قلعہ کے مقابل گورنر مشرقی سوڈان کے مکان کے روبرو صف آرا ہوئے
اور کنارہ دریا کے پر برٹش افسرون سے میلے - ۱۱ فروری کو جنرل ہکس مع اسٹاف افسران کے محافظت فوج باشی بزوق [illegible]
کے راہ سے بربر کو روانہ ہوا - اور وہان سے جہاز پر سوار ہو کر دریاے نیل کے راہ سے شروع مارچ مین خارطوم پہونچا - بعد تین ہفتہ
قاہرہ سے ایک حصہ فوج کا مع چہہ توپون کے جنہین ماونٹن فلٹ کہتے ہین اور جنہین مصر مین کپتان واکر نے انتخاب کیا تہا
جنرل مذکور کے مدد کو آیا اس حصہ فوج کو نہایت محنت سے قواعد سکہاے گئے تہے اور گولہ اندازی اور میدان جنگ کے
قابل بنانے مین اونکے ساتہہ کوئی توجہہ اور کوشش فروگذاشت نہین کئے گئے تہے یہی ایک ضروری امر تہا جسکے طرف
اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر نے اشارہ کیا تہا کہ وہ قدیم طریقہ جسکے رو سے یہہ غریب سپاہی لڑائی پر بہیجے جاتے تہے
اس امر کے لئے کافی تہا کہ ہر شخص کو جنگ سے باز رکہتے پاشا مذکور کے یہہ راے تہی کہ زیادہ تر ضروری چیزین مصری
سپاہیون کے لئے نشان فوج اور فوجی باجا اور کل سامان جنگ ہے جنکا فراہم ہونا لازم ہے - اور بغیران چیزونکے وے
لڑنے نہ لڑ سکتے تہے - یہہ امر ان لوگون کو جو اس سے علاقہ رکہتے تہے معلوم تہا کہ عربی پاشا کے فوج کے سپاہی جو ہکس
پاشا کے مدد کو متعین ہوئے تہے مثل مجرمون کے حراست مین بے ہتہیار بہیجے گئے تہے اکثر افسران فوجی بہی جو اس
فوج کو لئے جاتے تہے اسلحہ جانے پر بعوض سزاے جلاے وطنی کے مجبور کئے گئے تہے جس زمانہ مین اسطرف
یہہ تیاریان ہو رہی تہین قبیلہ بقارا کے لوگ بہ سرکردگی احمد المکاشف نیل ابیض پر ذویم کے جنوب کیطرف جمع ہو
رہے تہے اور اوسپر حملہ کا ارادہ کر رہے تہے - چنانچہ ایک مضبوط فوج گورنمنٹ مصر کے بہ ماتحتی حسین پاشا کے جو عبد القادر

پاشا کے جگہہ پر فوج متعینہ ملک سنار کا سپہ سالار مقرر ہوا تہا
مقام کاوا مین جمع ہوئے — چہٹی اپریل کو جنرل ہکس معہ
اوس فوج امدادی کے جو مصر سے آئے تہے خارطوم سے دریائے
نیل کی راہ سے روانہ ہوا — اور ۲۳ اپریل کو چار پلٹنین اور
نصف پلٹن پیدل مصری سپاہیون کے — اور عربی پاشا
کے پورانی فوج اور ایک فوج کمنجنٹ باشی بوزوق کے اور تہوڑے
سوڈانی تیز رفتار شترونکے سوار اور چار نارڈن فلٹ توپین اور نیز
دشمنونکے مقابلہ کے لئے روانہ کئے گئین — اسلئے کہ یہہ معلوم ہوا
تہا کہ دشمنون نے جبل عین پر ڈیرہ جمایا ہے — اس فوج
کے سپہ سالاری سلیمان پاشا کو دئے گئے اور سلیمان کے ہمراہ
کرنیل کالبرن اور ڈے کو تک لوگن — اور چند افسران
انگریزی تہے جنرل ہکس کل افواج کے نظر ثانی کرتا ہوا جہازپر
سوار ہوا اور دو نارڈن فلٹ توپین اوراپنے ہمراہ لیکر قریب
چالیس میل دریائے نیل ابیض کے چڑہا دکیفات اس غرض سے

ہکس پاشا کمانڈر انچیف فوج سوڈان

گیا کہ درمیان سنار اور کوردفان کے ضروری مقامات پائے آب جواد ترلیے کے لئے ہین اونپر قبضہ کرکے قبیلہ بقارا کے راہ فرار
روک دے — سلیمان پاشا کا داسی لکلا اور اپنے فوج کو بہ شکل مربع ترتیب دیکر اوس ترتیب سے آگے روانہ ہوا پہلے منزل اول کی ہنگی
قطع کرنے مین گذرتے جو بوجہ حرارت آفتاب کے شق ہوگئے تہین اور ببول کے کانٹونسے بالکل خارستان ہو رہے تہین
چنانچہ خرابی راہ کے وجہ سے فوجین تہک کر ایک قریہ ویران مین خیمہ زن ہوئین اور دوسرے شب کو دریا کے کنارے ایک
ٹیکرہ پر جہان ایک وہوس ہی بنے ہوئے تہے مقیم ہوئین اس خبر کو سنکر کہ فوراً ایک حملہ ہونے والا ہے جنرل ہکس اپنے جہاز سے
اس غرض سے اوترا کہ اگلے صبح تک اپنی فوج سے جا ملے چنانچہ جنرل مذکور وہان پہونچ کر مع اپنی فوج کے تین روز تک داسی مقام
پر بشکل مقیم رہا — ۲۶ تاریخ سہ پہر کو ایک فوج دشمن کے سوار دنکی دکہائی دی اور قریب ایک ہزار گز کے فاصلہ پر ہمارے اوس
فوج سے جو بشکل مربع ترتیب دی گئی تہی گہوڑے دوڑاتے ہوئے پہونچ گئے مگر اسطرف سے بھی بذریعہ بان اور ہوینیر توپون
کے ایسی آگ برسائے گئی کہ آخرش دشمن باگین موڑکر بہاگے — ۲۸ تاریخ کو مصری فوج وہانسے خیمے اوٹہا کر باشی بوزوق
سوارون کو مقدمۃ الجیش کرکے اور اونٹ اور باربرداری کو قلب لشکر مین رکہہ کر اور فوج کو ایک چہوٹے مربع مین ترتیب دیکر
آگے بڑہے اور شام کے قریب مرابیع مین جسکے حصار بندی ہوئی تہی خیمہ زن ہوئے پہر دوسرے صبحکو آگے بڑہے اور ایک
گہنٹہ راہ طے کی ہوگی کہ مخبرون نے خبر دی کہ دشمنونکے فوج نہایت تیزی سے آگے بڑہ رہی ہے وہ موقع جنگ جو جنرل ہکس
نے اختیار کیا تہا نہایت عمدہ تہا اور آٹہہ سو گز تک درمیان مین کوئی حجاب نہ تہا بلکہ بالکل میدان صاف تہا فوج جو بشکل مربع
تہی فوراً دم لیکر طیار ہوگئی اور اونٹ اور دیگر باربرداری اور فوج کے بہیر کو بیچ مین کرلیا اور ہر رخ پر دشمنون کے ایک ہزار تعداد
معینو جلی کے ساتہہ مقابلہ کے لئے رکہین اور بیرونی گوشون پر صفوف فوج کے نارڈن فلٹ ہوینر توپین اوروہان رکہی گئین

فوج تھے مارے گئے ہرچند مہدی نے اونمین سے ہر ایک کو یہہ باور کرایا تہا کہ تم پر کوئی فتحیاب نہ ہوگا مگر وہ وفادار بلکہ گمراہ معتقدین
جو آنکھین بند کرکے مہدی کے اطاعت کررہے تہے اپنے ہادی کاذب کے گرد وپیش خاک معرکہ مین مل گئے۔ بارہ مشہور اور نامی
سردارون نے مع سو نفر ہمراہیان کے اپنے استخوان میدان جنگ مین سفید ہونے کے لئے یعنے سوکہنے کے لئے چہوڑ دئے اور خود راہی
ملک عدم ہوگئے۔ یہہ وہ لوگ تھے جنکے بہ نسبت مہدی کہا کرتا تہا کہ ترکون کی گولیان ان پر مطلق اثر نہ کرین گی۔ باغیون کا
سرگروہ عمر المکاشف تہا جسے محمد احمد یعنی مہدی نے مع ایک دوسرے سردار کے کردفان سے اسطرف حال ہی مین بہیجا تھا۔
عمر المکاشف مع عربی سوارون کے بظاہر اطمینان کے ساتہہ بلا کسی خوف وہراس کے داہنے بائین گہومتا پہرتا تہا جس سے معلوم
ہوتا تہا کہ یہہ ہمارے کسی کمزور پہلو کے جستجو کررہا ہے کہ اوسطرف سے ہماری مضبوط فوج کے اندر گہس آئے مگر تمام کوششین اوسکے
فضول ہوگئین اور وہ اپنے ہمراہیون سمیت ایک ایک کرکے زمین پر گرادیا گیا۔ نارڈن فلٹ توپ سے پہلے اونکا ایک نامی
سردار ہمارے داہنے گوشہ کے جانب سے اوڑا دیا گیا۔ آدھ گہنٹہ تک متواتر توپون کے گرجنے کے بعد دشمنون کے فوج
جو آگے تھے اپنے سردارون کو مقتول اور علمون کو زمین پر گرد آلودہ دیکہہ کر پس وپیش کرنے لگے اور ہماری طرف کی فوج
نے جو نہایت استقلال سے معرکہ جنگ مین کہڑے تھے خوب زور وشور سے نعرہ ہاے خوشی بلند کئے۔ مآلاخر فوج مخالف
نے اپنے دہنے بازو کیطرف حرکت کے جدہر بہت اونچے گہاس لگی ہوئی تھی اور ہمارے سامہنے کا رخ بالکل صاف ہوگیا
ہمارے طرف سے بم کے گولے دشمنون کے فوج مین گرکر شق ہوتے تھے یہانتک کہ سب کے سب رفتہ رفتہ نظرون سے غائب
ہوگئے صرف چند آدمی ادہر اودہر بے غرضانہ طور سے ٹہلتے پہرتے تھے اور حقیقت مین وہ تنہا آئے تھے۔ باقی ماندہ لوگ
چند گز کے فاصلہ پر پیچہے ہٹ کے اپنے نیزون کو بطور دہمکی کے ہلایا کئے۔ غرضکہ یہہ دینی حرارت والے لوگ ایک ایک کرکے
مارے گئے اور جب دہوان ہر طرف ہوا تو یہہ نظر آیا کہ میدان جنگ پر لاشون کا بچہونا ہو رہا ہے اور بہتیری لاشین ہماری
فوج سے صرف چار سو گز کے فاصلہ پر پڑے تھین۔ اس جنگ مین ایک عجیب پردرد قصہ نظر آیا یعنے صرف چہہ گز کے فاصلہ
پر دو عورتین اون علمون مین سے جنکا اوپر ذکر ہوچکا ہے ایک ایک علم اپنے ہاتہو لئے پکڑے ہوئے زمین پر پڑے تہین۔
چنانچہ ایک مصری کپتان کو اوسکے کرنیل نے اون علمون کے لانے کو بہیجا جسوقت کپتان مذکور نے اوس علم کو اوٹہایا وہ عورت
نشان بردار کہڑے ہوگئے اسلیئے کہ صرف پاؤن اوسکا زخمی تہا اور ایک نیزہ کپتان کے بائین ہاتہہ پر مارا مگر وہ بچ گیا اور
کوئی زخم اوسے نہ آیا تب عورت نے دوبارہ اوس پر حملہ کیا غرضکہ ایک تلوار اوس عورت کے گردن پر کپتان نے ایسی ماری
کہ اوسکا سر تن سے جدا ہوگیا اور دوسری عورت بہی سخت لڑائی کے بعد گولی سے ماری گئی اور اسطرح یہہ لڑائی ختم ہوکر
ہمین فتح نصیب ہوی۔ اس وقت باشی بزوق سپاہیون کا تماشا قابل دید تہا جو اپنے اونٹون پر سوار جاسوسون کیطرح
ہر چہار طرف پہر رہے تہے اور خوشی کے مارے اپنی بندوقون کو سرون پر گردش دیکر وحشیانہ طور سے دمرو یعنی ڈمبک*
بجاتے تہے۔ غرضکہ اس وقت تین خوشیان منائین گئین ایک تو خدیو کے دوسرے جنرل ہکس کے تیسرے سلیمان پاشا کے
اور گویا یہہ پہلے فتح تہی جو مصری فوج کو حاصل ہوئی تہی۔ اس خوشی کے حد بیان نہین ہوسکتی۔ مصری سردار ایک ایک
کرکے آتے تھے اور انگریزی افسرون سے مصافحہ کرتے تہے اور ہمارے فوج کے سوڈانیون کو جو خوشی اسی فتح کے ہو
بیان سے باہر تہی۔ اُن لوگون نے نیم وحشی قومون کیطرح طفلانہ طور سے اپنے خوشیان اسطرح ظاہر کین کہ اپنے اونٹون

* ۔ ڈمبک ایک قسم کا عرب مین باجہ ہوتا ہے ہندوستان مین کہنجڑی مثل اوسکے ہوتی ہے۔

یا ٹوون کے بیڑے پر آڑے کہڑے ہوکر اپنے نیزون اور ہتیارون کو ہوا مین گہوماتے تھے اور وحشیانہ طور سے سوڈانی زبان مین گیت گاتے تھے کہ (ہمنے فتح پائی تمنے فتح پائی) اور اسکے ساتہہ اپنے ٹم ٹمیان اس زور سے بجانے اور بہینس کے سینگون اور کہوکہلے ہاتہی دانت کے نرسنگہون کو ایسے زور سے پہونکتے تھے جسے سننے والون کے کان پہٹے جاتے تھے - یہہ ظفر خوشی کا تماشا اور آسیب زدہ وحشی طریقون سے ملا ہوا مخصوص افریقیہ والون کے لئے تہا جو قدیم زمانہ کے باہمی خوشی کا نمونہ تہا - اوسوقت نہ تو جانون کے ضایع ہونیکا افسوس تہا - اُس خون ریزی پر رحم آتا تہا نہ یہہ مہذب پیرایہ اس سادہ مزاج سپاہیون کے فتح کی خوشی کو روک سکتے تھے - عبد المکاشف کی فوج تخمیناً چار سے پانچہزار تک تھے جسمین سے قریب پانچسو آدمیون کے میدان جنگ مین کام آئے - اور یہہ علاوہ اون لوگون کے تھے جنکو اونکے عزیز و اقربا میدان جنگ سے اوٹھا لے گئے اور مصری فوج کے صرف دو آدمی مارے گئے اور چند زخمی ہوئے - باغی جبل عین کیطرف بڑہتے جاتے تھے جس سے معلوم ہوتا تہا کہ اونہون نے اس مقام کو چھوڑ دیا اور اونکی جماعت کثیر یا تو دکہن کو بہاگ گئے یا کردفان کو چلے گئے - لیکن جو لوگ کردفان کے راہ سے بہاگے تھے اور کشتیون کے ذریعہ سے دریا کو پار کر رہے تھے جنرل ہکس اور اونکے جنگی جہازون نے اون چند سو باغیون کو جا لیا اور مانڈون فلب تو پون کے وسیلہ سے بہترون کو ہلاک کیا چند سردارون نے اونکے اطاعت بھی قبول کر لی اور موسم گرما کے ختم ہونے تک سنار کے لوگ بالکل مطیع کرلئے گئے گو دار فور اور کردفان ایک مہدی کے قبضہ مین تہا - جبل عین پر چند روز تک قیام کرنیکے بعد جنرل ہکس اور اوسکے فوجین خارطوم کو واپس آئین - اور مقام قدیم پر قبضہ کرنیکے لیئے محاصرہ بدستور قایم رکہا اور مصمم ارادہ کر لیا کہ کردفان کو پہر فتح کر لینا چاہئے - اور حکام مصری کی یہہ رائے ہوی کہ اب مہدی کا نیست و نابود کرنا اشد ضروری امر ہے اسلیئے کہ اوسکے مخبر خاص خارطوم مین بغاوت پیدا کرنے کی تدابیر کر رہے ہین اور موقع ڈہونڈہتے ہین اور اسکندربی کے ایک تحریر شہر مین گردش کر رہی ہے (جسکا مضمون ذیل مین نقل کیا گیا ہے) اسکندربی وہی شخص ہے جو قبل اسکے العبید مین افواج مصری کا افسر تہا اور بعد فتح العبید مہدی کے اطاعت قبول کرکے اوسکے رفقا مین داخل ہوگیا تھا ؞

مضمون خط اسکندربی

یہہ تحریر منجانب بندگان خدا شیخ محمد اسکندر اور شیخ محمد یوسف کے جو سابقاً افواج کردفان کے افسر تھے اور اب مطیع اور معین اور رفیق مہدی کے ہین بتمام خارطوم کے افواج کے تمام سرداران مسلمان کے جو مہدی کا ساتھہ دینے سے مانع رہ گئے ہے - اے دوستو ہم لوگ تمہین آگاہ کرتے ہین اور نہایت صدق دل سے حسب فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمکو صلاح دیتے ہین اور یہہ بھی تم پر واضح ہو کہ اس طرح کے نصیحتانہ تحریر ہم لوگ کسی جبر یا دباؤ سے نہین کرتے بلکہ بخیال تم لوگون کے بربادی کے کہ مبادا تمہارا انجام بخیر نہو ہم لوگ تمہین سچے دل سے نصیحت کرتے ہین - اے دوستو ہم لوگ مہدی کے ساتہہ ہین - گو ہمارا اور مہدی کا ساتہہ صرف چہہ مہینہ سے ہے لیکن اس زمانہ مین ہمنے اوسکے تمام باتین سنین اور سمین کوئی کسی قسم کی خرابی ہمنے نہین پائی اور نہ کوئی مہدی موعود ہونے مین کسیطرح کا شک ہے ہم لوگ

پہونچنا ہکس پاشا کا سواقم مین اور جنگی فوجکا
صف بستہ ہونا

خداوند عالم اور اوسکے کلام پاک کی قسم کہاکر کہتے ہین کہ یہہ وہی مہدی صادق ہے جسکے ظہور کا لوگ انتظار کہینچ رہے تہے اور ثبوت اسکا
اور تصدیق اسکی اسطرح ہملوگون کو ہوئی ہے کہ تمام روپیہ اور اشرفیان جو اوسکے قبضہ مین آگئی ہین وہ مہدی کی توجہ کو اپنی طرف
مایل نہین کرتین بلکہ کل بیت المال مین جمع ہوکر ایک معتمد علیہ کے حفاظت مین رہتے ہین اور وہ مال صرف مستحقین یعنے بیواؤن اور
یتیمون اور مسافرون کو اور اوسکے ہمراہیون کو دیا جاتا ہے — اور مہدی ہر شخص سے برخلاف اسکے جو خارطوم مین مشہور ہو رہا ہے
نہایت تہذیب سے گفتگو کرتا ہے وہ جہوٹ بولنے سے سخت متنفر ہے اور اس کو بہت بڑا امر اپنے اقتدار کا سمجہتا ہے کہ دین ہمارا
عام طور سے جاری و مشتہر ہو جائے — ہمیشہ خندہ پیشانی رہتا ہے اور چہرہ اوسکا مثل ماہ کامل کے چمکتا ہے — صورت اوسکی بنی
اسرائیلیون مانند اسماعیل کے ہے اور داہنے رخسار پر اوسکے ایک خال ہے اسکے علاوہ اور بہت سے علامتین اوسمین پائی
جاتی ہین جنکا تذکرہ دینی کتابون مین ہے — ہملوگون کو اوسکے خزانہ سے اخراجات کے لئے رقم کافی ملتی ہے لیکن کوئی معین
مشاہرہ نہین ملتا اگر ہم تمام اوصاف مہدی کے تملوگون سے بیان کرین تو اوسکے لیئے ایک بہت بڑا دفتر درکار ہے اگر تم مسلمان
ہو تو امورات دنیوی سے متنفر ہو کر اپنے مآل کار اور بہشت کو خیال کرو جسکے حصول کی راہ اطاعت اور فرمانبرداری سید المہدی
کی ہے اور مسلمانون سے لڑنے کا دہیان نکرو — انشاءاللہ ہم اور تم بے دینون اور دشمنان اسلام سے لڑین گے — اگر تم لوگ
خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لائے ہو تو کافرون کی مدد کرنا چہوڑ دو اور یاد رکہو کہ فتح دینے والا وہی خداوند عالم ہے اور جسکو وہ
چاہتا ہے فتحمند کرتا ہے — مہدی کی فوج مین دو لاکہہ سپاہی اور رنگیٹس توپین اور بم کے گولے مین جو ترکون سے چہینی گئی تہی باوجود
اسقدر فوج اور آلات حربی کی وہ توپ و بندوق کو کام مین نہین لاتا بلکہ برچہی اور تلوارون سے لڑتا ہے — قسم ہے خدائے برتر کی
جو قدیم ہے کہ مہدی نے ہمکو اس خط کی تحریر کا حکم نہین دیا بلکہ ہم لوگ اپنے خاص مرضی سے اور محض تملوگون کے نفع کے لئے لکہتے ہین —
جنرل ہکس اوس فوج کی ترتیب و آراستگی مین مصروف ہوا جو قاہرہ سے جدید بہرتی ہو کر آئے تہے اور اسی درمیان مین کردفان کے
اون قبایل سے جو اب تک کسی کے شریک نہ تہے مقام صلح واشتی کا ہو رہا تہا کہ وہ سرکار کے مدد کرین — اور نوبیہ کے حبشی اور انکا
سلطان سے جو کردفان کے جنوب مین تیکلی کے پہاڑون پر رہا کرتے تہے مدد کے بارہ مین گفتگو ہو رہی تہی — چنانچہ نوبیا والون
نے اس امر کا وعدہ کر لیا تہا کہ ہم مصریون کے اپنے فوج سمیت شریک ہو جائینگے بشرطیکہ وہ ہمسے اسقدر قریب ہو جائین کہ ہم انکی
مدد کر سکین — ماہ اگست مین جنرل ہکس نے اس مہم کے اہتمام کو علانیہ طور سے اپنے ذمہ لیا — اول امر تصفیہ طلب زیر بحث یہہ تہا
کہ ابعید کیطرف جانے کے لئے کون سے راہ اختیار کرنے چاہیے کہ اوس راہ مین پانی بآسانی مل سکے تمام ملک کردفان مین
پانی کے لئے صرف چند کنوئین مین جنپر زندگانی کا بہروسہ کیا جاتا ہے وہ بہی ایک دوسرے سے بہت فاصلہ پر واقع ہین اور گرمی
مین بالکل خشک ہو جاتے ہین — چنانچہ بعد کسیقدر تامل کے یہہ راے قرار پائی کہ انتہا سے جنوب کے راہ سے فوج روانہ کی جائے
جو نیل کے کنارہ کنارہ ہو کر دویم تک جائے اور وہان سے ایک ریگستان مین ہو کر جنوب و مغرب کیطرف جبل کین سے گذر کر
برکیٹ شرکیلی مین پہونچے — خارطوم مین جہان تک دریافت ہو سکا اوسے یہہ معلوم ہوا کہ اس راہ مین پانی کے چندان
کمی نہین ہے — مگر جنرل فوج نے بنظر احتیاط یہہ مناسب تصور کیا کہ ۹۶ گہنٹہ کے لئے تمام فوج کے واسطے اونٹون پر پانی
لاد لیا جائے — ۸ ستمبر کو جنرل ہکس نے فوجون کا ملاحظہ کیا جنمین سات ہزار پیدل چار سو باشی بزوق سوار اور ایک
سو زرہ پوش تہے اس فوج کے ساتہہ چار سپیدار توپین اور چہہ نارڈن فلٹ اور دس پہاڑی توپین تہین — دوسرے روز
یہہ فوجین عمدرمان کو روانہ ہوئین یہہ مقام کردفان مین دریاے نیل کیطرف واقع ہے اور اسی مقام پر جنرل ہکس خیمہ زن

افسران انگریزی مصری سپاہیون کو قواعد سکھانے مین

تہا - اور بارہ دن کے عرصہ مین اسے راہ سے جدہر سے عموماً ایک قافلے ثلث دن راہ چلتے ستے ڈویم پہونچے - ڈویم اور کاواکی فوجون کے مل جانے سے اب تعداد مجموعی اس فوج کے دس ہزار پانچسو ہوگی - جنرل ہکس کے ہمراہ افسران ذیل تہے - الہ دین پاشا گورنر جنرل سوڈان - عباس بے لی کرنیل ذ قہر - میجر اسکنڈروف مستی - وارنر - ایولس افسر محکمہ مخبر و خبر رسانی - کپتان ہربہہ - اناٹیاگنا - سرجن جنرل جارج بی - سرجن روزن برگ - مسٹر چینی سول انجنیر مسٹر فرانک ورٹیلی افسر محکمہ تصویر کشی - اور بطارقم السٹریٹیڈ لنڈن نیوز* - یہہ شخص چند سال قبل اسکے اطالیہ کے مختلف لڑائیون مین شریک تہا اور امریکہ کے سول وار یعنے مذہبی جنگ مین موجود تہا - اور اس مہم مین وہ سواکم سے بربر تک پیادہ پا آیا تہا - یہہ وہ سفر تہا جسے کسی اہل یورپ نے اسکے قبل نہ اختیار کیا ہوگا -

اخیر زمانہ مین ایک شخص مسٹر اڈونون تہا - یہہ شخص اخبار ڈیلی نیوز کا بڑا لایق کارسپانڈنٹ تہا اور اوس اخبار کے مالک کیطرف سے ۱۸۷۷-۷۸ء مین ترکی فوج کے ساتہہ آرمینیا مین موجود تہا اوسکے بعد اسپین کے کارلسٹ سول وار یعنی مذہبی لڑائی مین شریک رہا ۱۸۷۹ء مین تیق ترکمانون کے ملک کو گیا اور مرو مین کئی مہینون تک ڈاکوؤن کے ساتہہ رسم دوستی پیدا کرکے ٹہرا رہا - جنرل ڈی کوئنٹ لانگ اس مہم مین جنرل ہکس کا شریک نہ تہا اسلیئے کہ وہ دریا کی محافظت مین مصروف تہا اور گردفان مین باغیون کے آمد و رفت کا انسداد کر رہا تہا - کرنیل کوبرن اور میجر مارٹن اور کپتان مارسٹیر واکر بوجہ علالت کے

---

* - یہہ نام لنڈن کے ایک مشہور و نامی اخبار کا ہے جسمین ہر واقعہ کے تصویرین بنی رہتی ہین

پیدل فوج مصری کا خیمہ گاہ
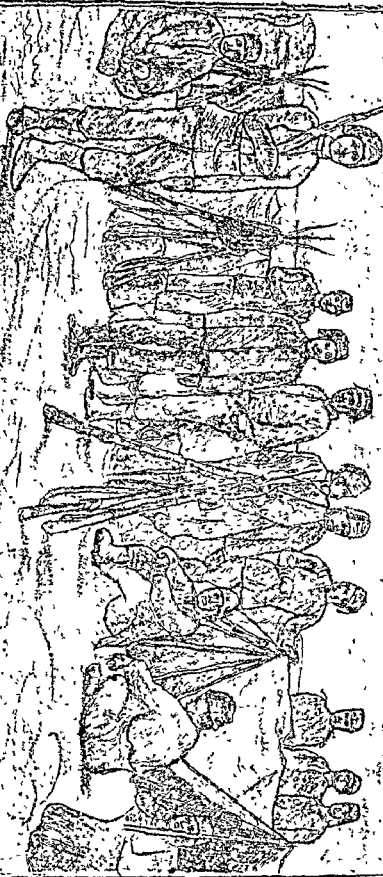
زیر حفاظت تھے - اس مہم کی نسبت بعض مستقل مزاج انسرون کے دلون پر بدشگونی کے خیالات چھائے ہوئے تھے - چنانچہ
سکندر آت نے ۴ ستمبر کو اپنے ایک تحریر مین یہہ لکھا کہ اب ہملوگون کو اپنے اچھے دن نظر نہین آتے - یہہ نبی کا دعویٰ ہونیکی
کو بےانتہا کامیابیین پہونچائیگا وہ ایک بہت بڑی فوج جمع کر رہا ہے اور اسوقت اوسکی قبضہ قدرت مین پندرہ ہزار بندوقچی
اور چودہ توپین ہین - علاوہ اسکے بارا اور العبید دو بڑے مضبوط و مستحکم شہر اوسکے قبضہ مین ہین اور نہایت ہی عمدہ رسالہ سوارونکا
اوسکے پاس ہے - حرارت مذہبی اوسکے تمام ساتھیون کو بہادر بنا رہی ہے اور یہہ وہ بات ہے جو ہماری فوج مین بلاشبہ
ہرگز نہین ہے - مین نے مصریون کو بھی تین لڑائیون مین برابر لڑتے ہوئے دیکھا مگر تعجب ہے کہ اونمین سے ایک بھی
بہادر نظر نہ آیا - پانی کا نایاب ہونا اس راہ مین یہہ ایک اور دقت عظیم کا باعث ہے - سڑک کے متصل جسقدر کوئین تھے
دشمنون نے پاٹ دیے ہین - جب دریاے نیل کو چھوڑکر ہملوگ روانہ ہوتے ہین تو پھر کسی چشمہ یا دریا کی صورت نظر نہین
آتی - ۴۸ گھنٹہ تک صرف کے لیے جسقدر پانی درکار ہوتا ہے اوس سے زیادہ ہملوگ نہین لیجا سکتے - مگر وہ کتنا ہوتا ہوگا اسکا تم
خود اندازہ کرسکتے ہو - تم خیال کرو کہ ہمارے ساتھ گیارہ ہزار آدمی اور چھ ہزار اونٹ اور گھوڑے اور خچر ہین - جب
ہماری طرف کی خبر رسان سوار عربون کے حملے کی اطلاع وقت مناسب پر دیتے ہین تب تو خیریت ہوتی ہی ورنہ جب وہ
لوگ ہمپر دفعتہً حملہ کر بیٹھتے ہین اوسوقت بڑی ہی خرابی کا سامنا ہوتا ہے - اگر ہمکو ایک مرتبہ بھی شکست ہوگئی تو ہم قسم
مین کا ایک متنفس بھی بچ کر گھر کو واپس نہ جاسکے گا اسلیے کہ اوسوقت تمام سوڈانی ایک دل ہوکر سر اوٹھائینگے اور ذخائر
وغیرہ سب ہاتھ سے نکل جائے گا اور ایسی حالت مین عام خلقت کا اعتقاد مہدی کاذب سے اور بھی زیادہ ہو جائیگا - ۲۳
ستمبر کو مسٹر اوڈونون نے اپنے ایک جگری دوست کے وفات کے حالات اوسی مقام سے ایک خط مین تحریر کرکے بعدہ یہہ لکھا کہ مین یہہ
خط ایسی حالت مین تمہین لکھہ رہا ہون کہ موت سے قریب ہوتا جاتا ہون جو کہ بالکل ہی آزادانہ حکم یا کسی مہلک بیماری کے صدمہ
کے بہی بہت آسانی سے یہان واقع ہوسکتی ہے - اور مین اون بیچارون کے واقعات اسطرح لکھتا ہون کہ گویا مین خود ہمیشہ زندہ رہونگا
کسقدر افسوسناک یہہ بات ہوگی اگر کل کے روز اسطرف سے یہہ خبر جائے گی کہ مین نے بھی اوسی راہ سے سفر کیا جسطرف سے تمام
انسان گئے ہین - تاہم ایسی نیزون کے پہلون سے جو بقدر بلچی کے ہین زخمی ہوکر مرنا اوس سے بہتر ہے کہ رفتہ رفتہ ضعیف و ناتوان
ہوکر جان گنوائین - چنانچہ یہہ ہی خیال اکثر ہمراہیون کی نسبت ہوتا ہے واضح ہو کہ ہملوگ یہان سے پندرہ سو میل کے فاصلہ
پر قاہرہ کے جنوب ایک جنگل اور بالکل اجنبی ملک مین مصری فوج کی ہمراہ دریاے نیل پر خیمہ زن ہین اور دشمنون کی ساتھ
ایک سخت جنگ کا انتظار کر رہے ہین - دشمن جن سے ہمین مقابلہ کرنا ہے ایسی جبری اور شجاع ہین جیسے نڈر لومڑی بلکہ دلنے بہی کم
ہتیارون سے مسلح ہین اور ہمارے ساتھ وہی فوج ہے جو تھوڑی سی انگریزی فوج سے مقام طل کبیر مین بھاگ گئے تھے - ہملوگ
بمجبوری اپنی فوج کو بشکل مربع ترتیب دیکر بار برداری کا سامان اور پانی کی اونٹ جو تعداد مین پانچہزار ہین اوسکے اندر اس
خوف سے رکھتے ہین کہ مبادا دشمن کے سوار ہم پر دفعتہً حملہ کرین - اسی ضرورت سے ہملوگ تمام دن مین صرف پانچ کوس
راہ چلتے ہین اسلیے کہ دوپہر کی دہوپ نہایت سخت ہوتی ہے اور ہملوگ خط استوا سے بہت قریب ہین اور یہہ ہی وجہہ ہے
کہ ہملوگ ایک کنوئین سے دوسرے کنوئین تک چار دن کے عرصہ مین پہونچتے ہین اور جب ہم لوگ ایسے مقام پر پہونچتے ہین
جہان پانی کا قطعاً یقین ہوتا ہے تو دیکھتے ہین کہ کنوئین پتھر و مٹی سے پٹے ہین یا اونمین آدمی یا گھوڑون کے سر سے لاشین پڑی
ہین - لہذا مجبور ہوکر ہملوگ اوسی مقام پر پھر لوٹ آتے ہین جہانسے گئے تھے - اسلیے کہ دشمن کے سوار داہنے اور بائین ہمارے

اس غرض سے گھومتے پھرتے ہین کہ موقع پاکر دفعتہً ہم پر ٹوٹ پڑین - تم جانتے ہو کہ مین چند سال کے تجربہ کے بعد ان خطرات کا
کچھ بلکہ زیادہ تر عادی ہو گیا ہون تاہم یقین کرو کہ ایسے خطرناک لوگون سے مقابلہ کرنے مین مجھے سخت دشواری ہوتی ہے جو
خیالات شائستہ سے بہت دور ہین اور جہان رحم کا نام و نشان بھی نہین ہے - قاتلون کے ساتھ ہی خطرہ لگا ہوا ہے
اس لئے تمہین خرابی مین پڑنے کو کون پیچھے چھوڑ سکتا ہے -

۲۴ ستمبر کو یہہ بدنصیب فوج ڈویم سے اپنے وعدہ گاہ کیطرف روانہ ہوئے فوج کی راہ تو پہلے ہی سے مہدی کے جاسوسون
سے بھری ہوئی تھی اور یہہ جاسوس مہدی کو وقتاً فوقتاً ہماری فوج کے نقل و حرکت کے اطلاع دیتے تھے - جنرل ہکس کو مکار
رہنماؤن اور جھوٹے مخبرون کی خبرون پر اعتماد کرنا پڑتا تھا علاوہ اسکے مصری افسرون مین بخیال حکومت اور افسری کے کچھ
رنجش بھی پیدا ہو گئی تھی الہ دین پاشا کو اسکا بہت بڑا حسد تھا کہ فوج مین اعلی درجے کی حکومت مجھے کیون نہ ملی - اسکے بعد
یہہ بھی خبر مشہور ہوئی کہ الہ دین پاشا اس آنے والی مصیبت مین عمداً شریک ہو گیا - مشیران فوج نے مجتمع ہو کر جو مقام
فوج کے قیام کے لئے تجویز کیا تھا اس فیصلہ کو فوج کے نکتہ چینون نے بھی پسند کر لیا تھا چنانچہ اس فیصلہ کے رو سے یہہ قرار
پایا کہ مقامات خطرناک جہان فوج کی بربادی کا یقین ہے ترک کر دئے جائین اور لوٹ جانے کی راہین چھوڑ دین تاکہ
اون وحشیون کے گروہ اور جماعتین ان راہون مین پھر جائین - چنانچہ آخری خبر جو فوج سے مسٹر ابولنس کو پہونچی ۲۰
ستمبر کی لکھی ہوئی تھی جسکا یہہ مضمون تھا کہ تمازت آفتاب نہایت سخت ہے اور قریب تیس ۳۰ آدمیون کے کسل راہ سے
ہلاک ہو گئے ہین اور بیسیون اونٹ روز مرتے ہین - ہملوگ اس قریۂ ویران مین جہان صرف تیس ۳۰ جھونپڑے ہون گے
انسان اور جانورون کو آرام دینے کے لئے ٹھہرے ہین پانی یہان کا نہایت ہی خراب ہے اور خبر معلوم ہوئی ہے کہ دشمن
تین ۳ میل کے فاصلہ پر بڑے زور شور سے مقیم ہین اور چار روز کے عرصہ مین ہم اونسے مل جائین گے اور جو راہ پیچھے کی ہم
لوگ قطع کر چکے ہین وہ بھی مسدود ہو گئی ہے - اب جب تک کہ ہم باغیون کو شکست نہ دے لین خارطوم تک کوئی خبر
نہین پہنچ سکتے - مسٹر اوڈنون نے اوسی تاریخ اور اوسی روز جبکہ فوج سرکاری ڈویم سے مغرب و جنوب کیطرف بفاصلہ تین
میل خیمہ زن تھے یہہ تحریر کیا کہ ہماری فوج تا امکان نہایت سرعت کے ساتھ البید کیجانب بڑھ رہی ہے کہ وہان پہونچکر دشمن
سے ایک سخت جنگ کرے - بعد تحریر اون تدابیر اور احتیاطون کے جو اثناء راہ مین دشمنون کے حملہ سے محفوظ رہنے کے
لئے عمل مین آئے ہین مسٹر اوڈنون لکھتے ہین کہ اب ہم سے اور اہل دنیا سے چند ہفتہ تک مطلق سلسلہ رسل و رسایل باقی نہ رہے
گا اسلئے کہ اس عرصہ مین ہم لوگ اپنے جہازون کے جلا دینے مین مصروف رہین گے آخری خبر اوڈنون کے لکھے ہوئے مقام
سینج ہم فردسی جو ۵۴ میل پر الڈویم کے جنوب و مغرب مین واقع ہے اس مضمون سے آئے کہ ہملوگ تین روز سے
یہان اس خیال سے ٹھہرے ہین کہ شاید آگے پانی نہ ملے اس مقام پر صرف تالابون کے پانی کا بھروسہ ہے - کرنیل فرہم
بیس میل تک گلہ گرد آوری راہ کو گئے تھے اونکا یہہ بیان ہے کہ قریۂ سراخوانگ راہ طے کرنے کے لئے ان تالابون کا
پانی کافی ہے اگرچہ یہہ قریہ بالفعل ویران ہے لیکن چند کنوئین اوسمین ہین - غنیم کے سپاہی پیچھے کو لوٹ رہے ہین
اور اون مقامات کو جہان مویشی اونکے نہین ہین چھوڑتے جاتے ہین مسٹر اوڈنون کے خط کا ایک جزو جسے اونہون نے
اوسوقت لکھا تھا اور مضمون بالا کے علاوہ ایک دردانگیز حال کا ذکر اوسمین تھا مع اونکی تصویر کے جو پشت خط پر ملے صفحہ
مابعد مین پیش کش ناظرین ہے - جنرل ہکس کا آخری تار نوشتہ ۱۷ اکتوبر اس مضمون کا تھا کہ ہماری فوج نوزابی

سے بتیس میل کے فاصلہ پر ہے اور بارش کا پانی جو تالابون مین ہے پینے کو ملتا ہے اور یہہ بات قسمتاً راہ کے دیکھہ بہال
مین دریافت ہوئے کہ قریہ بسراخو اتنک پانی برابر دستیاب ہوتا جاویگا — راہ بر جو ہمارے فوج کے ساتھہ ہین اور وہ
جو خبرین دیتے ہین غالباً مشکوک نہین رسل و رسائل کے لئے ڈاک خانون کے قایم کرنیکے ارادون کا فسخ کرنا
بہت ہی افسوسناک ہے — گورنر جنرل کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ہماری فوج یہان سے گذر جاوے گی
اوس وقت یہہ عرب مجتمع ہوکر رسد ہماری بند کر دینگے علاوہ اسکے تالاب بھی خشک ہو جاینگے اور پہر بغیر کنوان
کہودے پانی میسر نہ آئے گا — اسوقت تک حالت صحت فوج کی بہت اچہی ہے اور کوئی بیمار بہی نہین جسکے دوا کی
لینی پڑتا ہو مگر گرمی کی نہایت ہی شدت ہے بعد اس تار کے ایک زمانہ تک بالکل خاموشی رہے اور کچھہ حال نہ معلوم
ہوا لیکن دفعتہً ایک عجیب خبر نیک سنائی دی یعنے خارطوم سے ۱۳؍ اکتوبر کو ایک تار اس مضمون کا آیا کہ پرسون ایک
عرب یہہ خوشخبری لایا تہا جسکی تصدیق اون دو سپاہیون نے بہی کی جو الدویم سے آئی تہی کہ ہکس پاشا اور بیس یا
بیس ہزار عربون سے جو قریب دریاے نیل کے العبید سے ساڑہے سات کوس کے فاصلہ پر خیمہ زن تہے مقابلہ ہوا —
دوسرے روز عربون کے فوج دو حصون پر منقسم ہوکر مصری فوج کے مربع پر دونو بازوٗن سے حملہ آور ہوئے — ہکس پاشانے
چہہ ہزار رمینگٹن بندوقون اور پیچدار اور مارٹن فلٹ توپون اور بان سے دشمنون کا مقابلہ کیا عربون کے پاس صرف
نیزہ ہی تہی جسسے تہوڑے دیر تک لڑتے رہے مگر مربع کے قریب نہ پہونچ سکے اور آٹھہ ہزار اپنے زخمیون اور عورتون
اور رسد اور بار برداری کی چیزون کو چہوڑ کر بہاگ گئے — خود مہدی اس جنگ مین شریک تہا — ہکس پاشا اونکا تعاقب
کرتا ہوا ابیٹس تک گیا وہان مہدی کو مع اس فوج مفرور اور دو سو سوارون کے جو اوسکے خاص ہمراہی تہے مقیم پایا
چنانچہ ان لوگون نے جنرل ہکس پر سخت حملہ کیا مگر نقصان عظیم کے ساتہہ اونکو شکست ہوئی اور مہدی کی سواری کا گہوڑا بہی گیا
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جو رسالہ ہمارے سوارون کا دشمنون کے تعاقب کو گیا تہا اوسنے مہدی کو بہی مار لیا — عرب اس مقام
سے بہاگ کر العبید پہونچے اور جنرل ہکس نے العبید کا محاصرہ کر لیا — اس وقت جنرل مذکور العبید کے گرد نواح کا مالک ہو رہا ہے
بلیس جو العبید سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اوسنے اپنی فوج کا صدر مقام قرار دیکر مقیم ہوا — غرضکہ اس عرب کے بیان کے مطابق
۴؍ نومبر کو ہکس پاشانے شہر اور خزانہ سرکاری پر کامل قبضہ کر لیا اور اس جنگ مین مصری فوج کا کچھہ بہی نقصان نہین ہوا
کرنیل ڈی کوئٹ لانگ نے بحالت محافظت دریاے نیل کے بہتیرے فراریون کو گرفتار کیا جو کشتیون کے ذریعہ سے سنار
کو بہیجے جاینگے لیکن اس طول و طویل خبر کی نسبت فوراً ہی شکوک پیدا ہونے لگے اسلیے کہ جس تاریخ کو بیان ہوا کہ ہکس پاشا
العبید مین داخل ہوا وہ کسی طرح ٹہیک نہ تہے بلکہ جنرل ہکس کے خود تحریر کیا تہا اور منزلون کے حساب سے وہ اوس وقت العبید
سے سات روز کے راہ کے فاصلہ پر تہا غرضکہ اسی حیص و بیص مین چند روز گذر گئے مگر اس خبر کی تصدیق کامل طور سے نہ
ہوئی بلکہ بر خلاف اسکے ایک آنے والے مصیبت کی خبر معلوم ہوئی —

مضمون خط مسٹر اوڈونن

ایک بہت بڑی تار کی خبر حالات موجودہ کے متعلق بذریعہ کبوتر کے بہیجتا ہون دشمن جو ہمارے عقب مین ہین اونکے

مسٹر ڈولون

بیچ سے ہوکر یہہ کبوتر جاتے تھے مگر یہہ امر نہایت ہی ناپسندیدہ اور غیر مناسب تھے - عام راے یہہ ہے کہ فوج ہماری جو دریاے نیل برتری اوس سے علیحدہ ہوکر اجنبی ملک مین اتنے سو میل تک بڑھ گئی اس وجہہ سے ہملوگ بہت خطرناک حالت مین ہین - جنرل ہکس نے مجھے اس وقت بولا کر یہہ کہا کہ یہہ آخری موقع تحریر کا ہے اسلیئے کہ شاید ہفتون تک پھر ہمین موقع رسل ورسایل کا نصیب نہ ہو مرے پیارے رابنسن باوجود ان خراب آثارات کے بھی مجھے امید ہے کہ ہمارے لئے کوئی سامان بہتری کا نکل آئیگا -

آپ کا نیازمند اوڈونون

گو تفصیل اوس مصیبت کے نہ تو ابھی تک معلوم ہوئی اور نہ غالبًا کبھی دریافت ہوسکیگی مگر حتی الوسع بعد دور کرنے اختلافات اخبار کے اصلیت اس واقع کی اس طرح پائی جاتی ہے کہ جب فوج ہماری ڈویم سے العبید کو روانہ ہوئی اثناے راہ مین چند مرتبہ دشمنون سے مقابلہ ہوا اور رد و بدل واقع ہوئے مصری فوج مین صرف چند باشی بزوق اور سوڈانی بیقاعدہ فوج کے کچھہ لوگ ضایع ہوئے لیکن بالآخر سرکاری فوج فتحمند رہے - غرضکہ مصری فوج برکت جہاد مین پہونچی اور یہان اوہنین ایک تالاب ملا جس سے بقدر ضرورت اپنی فوج کے لئے پانی لیلیا اس مقام سے واضح ہوتا ہے کہ جنرل ہکس نے مصری فوج کے دو حصہ کرکے پہلا حصہ تو اپنے ساتھہ اس غرض سے رکھا کہ اوس فوج کو بکسر العبید کو لیجاے اور دوسرے کے سپہ سالاری الہ دین پاشا کو تفویض کرکے اوسی ہدایت کی کہ وہ مقام فیض پر جو پورب العبید کے ہے مہدی کی کمک روک کرنے چنانچہ یہہ فوج علویا کیطرف روانہ ہوکر وہان شب باش ہوئے اس درمیان مین دشمنون کی کسیقدر فوج سے مقابلہ بھی ہوتا رہا مگر آسانی سے ہٹا دیئے گئے - دوسرے روز یعنی ۲ نومبر کو پھر فوج ہماری آگے کو روانہ ہوئی اور ۴۸ گھنٹہ کے صرف کے لئے پانی بھی اپنے ہمراہ لیلیا - لیکن ہمارے ساتھہ کے راہ دیکہلانے والے مکار فریب دہندہ تھے اور ہماری فوج کو کاشغل کے ایسے تنگ راستون کیطرف لے گئے جنمین بالکل جنگل تھے اور ناہموار زمین وہان کی کنکر اور پتھرون سے بھری تھی -

صرف ایک جنگل کے طے کرنے مین تین گھنٹے صرف ہوئے بعد اسکے دفعتاً ایک قوی فوج دشمن کی آگے سے ہماری راہ روکنے
کو نمودار ہوئے - چنانچہ ہماری طرف کی فوج بشکل مربع مرتب ہوکر سارے دن لڑتے رہے یہان تک کہ باغیون کو شکست ہوئی
اور وے بھاگ گئے - ہماری فوج نے وہ رات اوسی میدان جنگ مین بسر کی - تحقیقات سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ مصری
فوج کے دونو حصے تو ایک جا ہوگئے تھے دوسرے روز کہ قیاساً ۴ تاریخ نومبر کی تھی فوج ہماری پھر روانہ ہوئی لیکن اثنائے
راہ مین جو کچھہ پانی ہمارے ساتھہ تھا بالکل صرف ہوگیا اور ہم لوگ جماعت دشمنون کے انبوہ مین گھر گئے - چنانچہ چند سخت
حملون کے بعد جانبین فریقین کے نقصان عظیم ہوئے اُن لوگون کو شکست ہوئی اور مصری فوج نے پھر وہ رات میدان
کارزار مین بسر کی ۳ نومبر یوم یکشنبہ کو پھر فوج ہمارے کاشغل کیطرف روانہ ہوئے بعد چار گھنٹہ راہ قطع کرنے کے دشمنون
نے ایک سخت حملہ ہماری فوج پر توپ و بندوق کے باڑہ سے کیا بسبب شدت تشنگی کے ہماری فوج نے سخت تکلیف
اوٹھائی لیکن ایسا بندوبست کیا گیا کہ تمام دن ہمارے سپاہی میدان جنگ مین جمے رہے - پانچوین نومبر کو لڑائی
ختم ہو چکی تھی یہہ خستہ حال مصری سپاہی پھر جانفشانی پر آمادہ ہوئے اور ایک جنگلی ناہموار اور تنگ راہ سے
کنووان کیطرف بڑھے - اس مرتبہ شروع جنگ مین مہدی نے اپنے درویشان ہمراہی کو حملہ کرنے کے لیئے یہہ
سمجھا کر روانہ کیا کہ تم لوگون کو مدد خدا سے کافرون پر فتح نصیب ہوگی اب مہدی کو اپنے سپاہیون پر باعتبار اونکے
فنون سپہ گری اور قواعد دانی کے زیادہ بھروسہ تھا اسلیئے کہ یہہ وہی سپاہی سرکاری تھے جو کردفان مین محصور رکھے اور
بعد اسکے مہدی کے زیر علم آکر اوسکے شریک ہوگئے تھے - غرضکہ دشمنون نے ایک وسیع کمین گاہ تیار کی تھی اور
ہماری فوج کے روانگی کے آدہ گھنٹہ بعد ہر چہار طرف سے ہمین آکر گھیر لیا اور توپ اور بندوقون سے آگ برسانے
لگے - بوجہہ ناہمواری زمین اور کثرت اشجار کے ہکس پاشا نہ تو اپنی توپون کو کام مین لا سکتا تھا نہ فوج کے
ترتیب قایم رکھہ سکا - یہان تک کہ مجبور ہوکر ہماری فوج کے سپاہی تھوڑے تھوڑے ایک ایک جگہہ جمع ہوکر
لڑنے لگے اور عربون نے ہماری ہر جماعت کو آکر گھیر لیا اور ایک ایک کرکے اونہین قتل کر ڈالا - باوجودیکہ مصری
سپاہی تین روز سے پیاسے تھے تاہم نہایت ہی بہادری کے ساتھہ لڑائی مین اپنے جانین اوس وقت تک لڑاتے
رہے اور بندوقین چلائی گئی جب تک اونکے توسدانون سے بالکل کارتوس ختم نہ ہوئے - بعد اسکے دوپہر کے وقت
عربون نے ایک سخت حملہ بہت زور و شور کے ساتھہ کیا اور چند منٹ مین ہمارے اس بہادر فوج کو خاک مین
ملا کر نیست و نابود کر دیا - علاؤالدین پاشا تو ابتداء لڑائی مین مارا گیا مگر جنرل ہکس سب کے بعد زمین پر گرا - جنرل
کے چار طرف اوسکے افسران ہمراہی مجتمع تھے اور ایک کے بعد ایک اونکا زمین پر گرتا تھا - ہکس کے نسبت بیان کرتے
ہین کہ یہہ مثل شیر کے لڑا اور تین مرتبہ اپنا طپنچہ دشمنون پر خالی کیا بعد اسکے تلوار پکڑکر برابر حملے کرتا رہا یہان تک کہ
نیزہ سے زخمی ہوکر اپنے رفقاے مقتول کے پہلو مین گرا اور مر گیا - میجر اسکندر ڈرف اسپتال مین بستر بیماری پر پڑا
تھا چنانچہ باغیون نے اوسے وہین قتل کیا - اسکے بعد معلوم ہوا کہ مسٹر فرانک ورتلی اور قریب پچاس سپاہیون کے جو
اوسوقت لشکر مین موجود نہ تھے اور بعد کو آئے قید کرلیے گئے - اور مہدی نے اونکے لیئے یہہ حکم دیا کہ یہہ لوگ جان
سے نہ مارے جاوین - قریب دوسو مصری اور چند آدمیون کے جو فوج کے ہمراہ تھے اور بہت سے زخمی اور ایک
جرمنی کلوز نامی جو میجر اسکندر ڈرف کا اردلی تھا مہدی نے سب کی جان بخشی کی - ایک حبشی عورت جو المبید کے

خانقاہ سے بھاگ کر چہ ہفتہ بعد اس لڑائی کے خارطوم مین آئے تھے اوسنے بیان کیا کہ بجز کالدز کے انگریزون مین سے کوئی زندہ
نہین رہا بلکہ سب تہ تیغ ہوگئے - بعدہ اس عورت کے بیان کی تصدیق ایک یونانی سوداگر سے ہوے بلکہ اوسنے یہہ بھی بیان
کیا کہ مہدی نے اپنے فوج کے شیوخ کو حکم دیا تہا کہ ہر ایک شیخ اپنے نیزے کی نوک ہکس پاشا کے نعش مین چبوئی تا کہ
وہ یہہ بات کہہ سکے کہ مین نے بہی اوسکے قتل مین معاون شرکت و اعانت کی تہی — دوسری خبرون سے یہہ معلوم ہوا کہ جنرل
ہکس کے شجاعت و بہادری کا عربون کے دل پر بہت بڑا اثر ہوا اور ان کا قصد ہے کہ جنرل کی بہادری کے یادگار مین مقبرہ
اوسکا بنوا دین بقیہ افسران انگریزی اور مصری کے سر کاٹ کر العبید کے دروازہ پر لٹکا دیئے گئے - بعد ختم لڑائی کے مہدی
محمد شہر العبید مین عجب شان و شکوہ سے داخل ہوا اپنے ایک عمامہ زرد ریشمی سر پر تہا اور سبز عبا نے بنوئی دوش پر تہی اور
پیچھے اوسکے ہماری فوج مقتول کے اونٹون کی قطار تہی جنپر مال غنیمت توپ اور بندوق وغیرہ کے قسم سے لدا ہوا تہا - بعد اسکے
تہوڑے دن تک اسی طرح کے خبرین آیا کین اور مشہور ہوئین جو ہنسی کے قابل تہین اور کچھ امید بہی ہوتی تہی کہ شاید ہکس پاشا
کی فوج کا ایک حصہ قتل سے بچ گیا ہو لیکن بعد اوسکے ان خبرونکے پورے طور سے تکذیب ہوگئی بعد ایک سال کے قاہرہ مین
کچھ جدید حالات اوس لڑائی کے ایک نوجوان یونانی بندوق کے تاجر کی زبانی معلوم ہوئے یہہ شخص اوسوقت العبید مین موجود
تہا جبکہ لوگون نے شہر کو مہدی کے حوالہ کردیا اور خود اوسکے مطیع ہوگئے تہے یہہ تاجر بیان کرتا ہے کہ جب مہدی نے سنا
کہ ہکس پاشا العبید کی طرف آرہا ہے تو اوسنے عبد الحلیم نامی ایک اپنے رفیق کو باین ہدایت اوس طرف روانہ کیا کہ وہ جنرل
ہکس کے ساتھ ساتھ اوسکا دوست ظاہری بنکر رہے - جنرل ہکس نے چند مرتبہ یہہ قصد کیا کہ اس گردہ پر اوسکے پیچھے آرہا
ہے رات کو جب سب سوتے ہون حملہ کرکے قتل کر ڈالیے اور مہدی کی مخبری کے وسایل کو اسطرح بند کر دیجیے مگر علاءالدین
پاشا نے اوسے اس ارادہ سے باز رکہا اور خود انکار کیا - کاشغل کے لڑائی کے نسبت اوس تاجر کا یہہ بیان تہا کہ سینیچر
کے شام کو جنرل ہکس کے فوج نے حلیم کے فوج پر نہایت تیزی سے بندوقین چلانی شروع کین حلیم کی فوج ایک کمین گاہ
مین تہی لہذا اوسکے طرف کے صرف چند آدمی ضایع ہوئے مگر چونکہ مصری فوج بالکل میدان مین تہے اسلیئے اسطرف بہتیری جانین
تلف ہوئین اور لڑائی کا سلسلہ اتوار کو تمام دن بلکہ رات کو بہی جاری رہا دوشنبہ کے صبح کو دشمنون نے عام طور سے حملہ کردیا
چنانچہ مصری بہوکے اور پیاسی فوج کچھہ نہ لڑسکی اور اوسی مقام پر بالکل قتل ہوگئے دوپہر تک قتل عام رہا بعد اسکے موقوف ہوگیا
مینے اپنی آنکہون سے ہکس پاشا اور دوسرے افسرونکے لاشین دیکہی تہین کوئی لاش اون مین کی دفن نہین ہوئی تہی برخلاف
اسکے مہدی اپنے کشتونکی لاشین بمجرد قتل ہونیکے دفن کردیتا تہا مہدی کے طرف جو نقصان ہوا اوسکا تخمینہ غیر ممکن تہا جب مہدی
جنگ کے لیئے باہر نکلا تہا اوسوقت اوسکے ساتھ کوئی توپ نہ تہی بلکہ صرف پندرہ ہزار بے قاعدہ سپاہی تہے مگر اثنائے جنگ
مین صدہا آدمی اوسکے شریک ہوگئے یہہ تاجر بیان کرتا ہے کہ مین تہوڑے عرصہ تک مہدی کا ملازم رہ کر العبید مین تہا بعد اسکے
خارطوم جانیکی اجازت اوسے حاصل کی اور وہانسے قاہرہ کو آیا - اسکے علاوہ اور جو خبرین آئین اونسے اس بات کی امید ہوتی
تہی کہ مسٹر فرانک ونزیٹلی ضایع اب تک زندہ ہے اور تاجرون نے جو کچھ خط و خال اوسکا بیان کیا اوس سے کوئی شبہہ
اس بات کا باقی نہ رہا کہ شناخت اونکی صحیح تہی لون تاجرون نے بیان کیا کہ ونزیٹلی مہدی کے ساتھ ہے اور درختونکی تصویرین
کہینچتا ہے اور لوگون کا معالجہ کرتا ہے اور سوائے اسکے کوئی دوسرا انگریز مہدی کے ساتھ نہین ہے - کرنیل ڈی کویٹ لاگن
جو نیل ابیض کو باغیونکو سے خالی کرنے مین کامیابی حاصل کر رہا تہا اوسوقت الدویم مین تہا اور ۱۹ / نومبر کو ایک معتبر شیخ کے

ذریعہ سے اولاً اونسے اس واقعہ مصیبت ناک کے کیفیت دریافت ہوئی چنانچہ اس خبر کو سنتے ہی وہ خارطوم کو لوٹا اور بمعیت حسین پاشا
نایب گورنر جنرل اور ابراہیم پاشا کے اوس شہر کی حفاظت کی تدابیر مین مصروف ہوا اور بیرون جات کے فوجونکو بہی جہانتک
تک ممکن ہو سکا شہر مین طلب کر لیا اسلیئے کہ وہ سمجہا تہا کہ اسوقت تمام سوڈان نے ہتہیار اوٹھالیا ہوگا اسی زمانہ مین ایک
درویش نے سنار کے بازار مین بہ قسم قرآن لوگونسے یہہ بیان کیا کہ ہکس پاشا کی فوج بالکل نیست اور نابود کردی گئی اور سامعین
پانچہزار آدمیونکو اوسنے ترغیب دیکر مہدی کی طرف سے ہتیار اوٹہانے پر آمادہ کردیا - جو فوجین کہ شط اور ڈویم مین
تہین خارطوم کو واپس آئین اور بہتیرے انگریز دانونے بسرعت تمام بہاگے - ایک شخص سوڈان کا جو دار فور سے العبید
ہوتا ہوا ۳۰ دن کی راہ طے کرکے ۲۴ فروری ۱۸۸۴ع کو خارطوم مین پہونچا اوسکا یہہ بیان تہا کہ سلاٹن نے جو اسٹریا کا
رہنے والا اور مصری فوج کا کمانیر یعنے اعلی افسر ہے وہ ابتک مقام الفشار مین گہرا ہوا ہے اور مقامات وارل اور ماسری
اور فوگا کا بہی محاصرہ دشمنون نے کر لیا ہے علاوہ اسکے جو فوجین کہ ام شانگا اور تحاشے مین محصور تہین اونہون نے
اپنے تئین دشمنونکی حوالہ کردیا اور اوسکے شریک ہوگئین بعد اسکے وہ عرب کہتا ہے کہ مینے نہین سنا کہ اور کوئی لڑائی بہی
بحر غزال پر ہوئے یہہ عرب بیان کرتا ہے کہ مینے العبید مین اسٹریا کے چند پادریونکو آزادانہ طور سے شہر مین چارونطرف
پہرتے دیکہا اور نیز اوسکا یہہ بہی بیان ہے کہ مینے العبید کے گلیونمین تین انگریزونکو دیکہا جنکی نسبت یہہ معلوم ہوا کہ کاشگل
جانے کے لڑائی مین پکڑی گئی تہی اور اب اونکے ساتہ یہان پر مناسب برتاؤ ہوتا ہے اور مہدی کے ساتہ صرف وہ فوج
مصری ہے جو سابقا العبید مین محصور تہی اور جتنے عرب مہدی کے شریک تہے اپنے اپنے قریونمین چلے گئے لیکن اس بات
کا اون لوگون نے اقرار واثق کیا ہے کہ اگر کوئی اور جنگ واقع ہوگی تو ہم سب کے سب مجتمع ہوکر اوس لڑائی مین شریک
ہونگے - اگست گذشتہ مین جبکہ ہکس پاشا اوس مہم کی تدبیر و تیاری مین مصروف تہا جسکا ایسا نتیجہ خراب ہوا کہ کل فوج
معہ ہکس کے تباہ ہوگئی توفیق پاشا گورنر سواکن نے اول مرتبہ اون بغاوت خیز جلسونکے انعقاد کی کیفیت سنی جو سن کاٹ
کے گرد نواح مین منعقد ہوئے تہے یہہ مذکور کے چارونطرف ریگستان واقع ہے اور بہت مضبوطی کے ساتہ اوسکے حصار بندی
بہی ہوئی تہی اور ساٹہہ سپاہی اوسکے اندر تہے یہہ مقام سواکن سے ساٹہہ میل کے فاصلہ پر تہا توفیق پاشا فوراً سن کاٹ
مین پہونچا اور عثمان دغنا کو حکم دیا کہ بلا توقف مقام مذکور پر حاضر ہوئین شخص یعنے عثمان ایک بردہ فروش تہا جو دیوالیا
ہوگیا تہا اور اب باغی قبیلونکا سردار بنا تہا اور جسکا ذکر ہملوگ پہلے پہل منجملہ باغیون کے سنتے ہین عثمان دغنا نے آنے سے
انکار کیا اور بعد چند روز کے وہ خود بہی نہین آیا بلکہ تین ہزار مسلح سپاہی بہی اپنے ساتہ لایا اور سرکاری بارگون سے ایک
میل کے فاصلہ پر ٹہرا اور ایلچیون کے ذریعہ سے مہدی کی طرف سے دو خط توفیق پاشا کے پاس اسمضمون کے بہیجے کہ
مصری لوگ عیسائی اور یہودی اور کافر سے بہی بدتر ہین اور قرآن کے بہی عظمت اور تعظیم نہین کرتے تمکو لازم ہے
کہ کل اسلحہ و سامان جنگ اور خزانہ سرکاری عثمان دغنا وزیر مہدی کو تفویض کردو ان خطوط کے دینے کے بعد ایلچیون
نے زبانی یہہ بات کہی کہ اگر یہہ چیزین فوراً عثمان دغنا کے حوالہ نہ کردی جاوینگی تو ایک ایک شخص تمہارا تہہ شمشیر ہوگا
اس مقام پر توفیق پاشا کے حالت نہایت ہی نازک تہی اور صرف ساٹہہ سپاہی اوسکے پاس ایک کچی بارک مین جسمین
سیکڑون آدمیون کے گنجائش ہو سکتی تہی تہے اب توفیق پاشا کو تین ہزار خوفناک باغیون سے مقابلہ کرنا پڑا چنانچہ
اوسنے یہہ سوچ کر کہ اس حیلہ سے کسیقدر مہلت سامان جنگ کے مل جاوے گی اوسنے ایلچیون سے یہہ بات کہی کہ میرے

عربون کی کمین گاہ
سوڈان مین

دوافسر ہین کہ بغیر اونکے حکم کے ہین کسی طرح انکے مطالبونکو ادا ہنین کرسکتا جب وہ ایلچی چلے گئے تو توفیق پاشا نے حکم دیا کہ بارگون
مین بندوقون کے رخنے بنائے جاوین اور بالو کے بورونکا دروازون پر انبار کردیا جاوے چنانچہ چار گھنٹہ کے عرصہ مین
کہ جب تک وہ ایلچی گئے اور آئے توفیق اور اوسکے آدمی بارگون کے مضبوطی اور استحکام مین مصروف رہے عثمان دغنا اوس
پیغام پر جو اوسکے پاس بہیجا گیا تہا صبر نہ کرسکا اور قسم کہائی کہ چہہ بالشت سایہ آفتاب کے بڑہنے کے قبل مین اوسپر
حملہ کرونگا - توفیق نے بھی بجواب اسکے کہلا بہیجا کہ تم لوگ بے تکلف آؤ اور حملہ کرو چنانچہ باغیون کی فوج حملہ کے لئے مجتمع
ہوئی - خوش قسمتی سے توفیق کے سپاہی کل حبشی تھے اور بڑے بہادری کے ساتہہ لڑے توفیق کے پاس اسقدر فوج
نہ تہی جو ایسے وسیع مقام کی ہر جگہہ سے محافظت کرسکنے کے لئے کافی ہوتے چنانچہ قریب بیس عرب کے بارگون کے اندر
گہس آئے مگر ایک ایک کرکے مارے گئے اور آدہ گھنٹے کے عرصہ مین باغیونکی حملہ آور فوج پس پا کردئے گئے اور تنسو آدمی
اونکے مارے گئے - توفیق پاشا کیطرف صرف سات سپاہی اوسکی فوجکے قتل ہوئے اور ایک افسر مع دس سپاہی اور خود
توفیق پاشا کے زخمی ہوئے - توفیق پاشا کو پانچ زخم سخت باغیونکے تلوار کی لگے تھے بعد اسکے کہ باغی پس پا ہوکر اپنے
مقامات پر گئے آٹھ سو آدمی اور اونکے مدد کو آئے مگر اون لوگون نے دوبارہ حملہ کا قصد نہ کیا - اگر وہ لوگ دوبارہ حملہ
کرتے تو توفیق کو بجز موت کے اور کوئی چارہ نہ تہا اسلیئے کہ سپاہی بھی اوسکے کم ہوگئے تھے اور ہر ایک کے پاس صرف
بارہ دفیر کے کارتوس بچ رہے تھے - بعد اسکے توفیق کے پاس مدد کافی پہونچی اور ماہ اکتوبر مین سیکڑون آدمی اوسکے پاس جمع ہوگئے
اس اثنا مین بغاوت ہر چہار طرف پہیل گئے اور قصبۂ طوکار جو سواکم سے بیناییس میل جانب جنوب واقع ہے باغیونسے گہر گیا
اور خود سواکم کے محاصرہ کا اندیشہ تہا - جو فوج کہ سواکم سے محصورین طوکار کے مدد کو گئی تہی گو کسی قدر کم مگر اوسی مصیبت
مین مبتلا ہوئی جسمین ہکس پاشا کی فوج گرفتار ہوچکی تہی کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ تاریخ تیسری نومبر کو ساڑہے تین سو آدمی
مع ایک توپ کے سپہ سالاری محمد طاہر اور مان کریف کمانڈر شاہی بحری فوج کے جو کہ سواکم مین برٹش گورنمنٹ کیطرف
سے سفیر تہا سمندر کی راہ سے ترن تات کو پہونچے اور وہانسے طوکار کیطرف روانہ ہوئے اثنائے راہ مین ایک جماعت
قلیل عربونکے جو انسے بہت قلیل اور تعداد مین دوسو سے زیادہ نہ تہی متقابل ہوئی اور مصری فوجکے مربع کو توڑکر اوسمین
گہس پڑی نہایت شرم کے ساتہہ مصریون نے اپنے ہتہیار اور سامان جنگ اور کپڑے لتے ڈالکر اور اپنے افسرونکو اونکی تعداد پر
چہوڑکر خود بہاگ گئے آخر وقت مین کونسل مونکریف مع اپنے چار یونانی ساتہیونکے نا امیدانہ طور سے لڑتا ہوا نظر آیا
لیکن اوسے بہی باغیون نے گہوڑے سے کہینچ کر قتل کرڈالا غرض کہ نصف فوج اسی طرح قتل ہوگئے اور باقی ماندہ اپنی جانین
بچاکر بہاگے تاریخ بارہ نومبر کو خود سواکم پر حملہ ہوا مگر باغیونکے فوج پس پا کردی گئی - گورنر سواکم نے اس درمیان مین
فوج امدادی کے لیئے درخواست کی مگر اوسکے تئین یہہ بات تحریر کی کہ مصری سپاہیونکا بہیجا جانا بے سود ہے اسلیئے کہ وہ لوگ
کسیطرح جنگ پر راغب نہین ہوسکتے اور نہ اونکو کسیطرح جنگ کی ترغیب دیجاسکتی -

عثمان دغنا کی حالات

عثمان دغنا جسنے سواکن مہدی کے جانب سے امیر یا لفٹننٹ اوسکا تہا یہہ شخص ایک بڑی سوداگر کا پوتا تہا جو بردہ فروش

ہی تہا اور شروع صدی مین سواقم مین احمد آغا ابو دغنا نے جو ادس ترک کا نام تہا اسنے قبیلہ حدندوا کے ایک عورت سے شادی
کی چنانچہ باعتبار رسم و رواج اوس قبیلہ کے جو اولاد اس شادی سے حاصل ہوئی وہ اپنی مانکے قبیلہ کے نام سے منسوب
ہوکر اوسی قبیلہ کے نام سے پکارے جاتے تہے احمد آغا کا بڑا بیٹا ابوبکر یعنے عثمان دغنا کا باپ خالص اور اصلی حدندوا
سمجہا جاتا تہا - ابوبکر نے عثمان اور احمد اپنے دونو بیٹونکو انگریزی سوتی کپڑے اور چہری چاقو کی تجارت اور انتظام
جبہ سوڈا مین سپاہ ہاتہی دانت کے علاوہ کی سوداگری جو بردہ فروشونکے اصطلاح مین حقارتاً اون انسانونکی تجارت
سے مراد ہے جنکے خرید اور فروخت مویشیونکے طرح ہوتے تہی سپرد کئے اور سواقم کے تجارتی شاخ کا انتظام احمد کے متعلق کیا احمد
کا بہائی عثمان ایک چالاک اور حوصلہ مند شخص تہا اور ہمیشہ سفر مین رہا کرتا تہا - ممالک سوڈان مین عرصہ دراز تک سفر
کرنے سے اون سرداروں سے بخوبی شناسائی پیدا کرتے تہے جو مصریونکے فوج کشی کے مخالف تہے اور گو ۱۸۸۱ء و ۱۸۸۶ء تک وہ
باغیونکا شریک نہوا تہا مگر ۱۸۶۹ء اور ۱۸۷۰ء کے ابتدا سے وہ نام برآور دہ اور مشہور ہو چلا تہا اور شیخ مذکورہ بالا مین زبیر پاشا
سے بہی شناسائی پیدا کر لی تہی قریب ۱۸۷۰ء کے خاندان دغنا کے عروج مین تنزلی شروع ہوئی اور سات برس کے بعد
وہ خاندان بالکل تباہ ہوگیا اور عثمان دغنا کے تجارت کو ایک بہت بڑا نقصان اسوجہ سے پہونچا کہ برٹش گورنمنٹ کے ایک جنگی جہاز
نے اوسکے ایک یا دو کشتیان لونڈی اور غلامونسے بہرے ہوئے جو سواقم کے پاس کے ایک کہاڑی سے جدے کو جاتے تہین
گرفتار کر لین - اب یہہ وہ زمانہ ہے کہ انگریز اور مصریون کے درمیان مین بردہ فروشی کے لیئے مجالس متواتر منعقد ہورہے تہین
عثمان دغنا نے اپنی خانگی تجارت مین تباہی اور بربادی کی صورت دیکہکر بغاوت کی فکر مین مصروف ہوا مگر چونکہ اوسکے دوستون نے
اوسکے اس ارادہ مین شریک ہونے سے انکار کیا اسلیئے وہ اس بغاوت کا کچہہ بندوبست معقول نکر سکا - اسی زمانہ مین محمد
احمد نے جزیرہ دبا سے جو نیل ابیض پر واقع ہے نوٹ کردہ سوڈانین اپنے دعوے کو کہ مین مہدی اصلی ہون جاری
مشتہر کیا اور اب ہر طرف ملک مین علانیہ طور سے بغاوت پہیل گئی چنانچہ عثمان دغنا کو یہہ وقت غنیمت ہاتہہ آیا اور وہ
مہدی کا شریک ہوگیا اور احمد اسکا بہائی بہی سواقم سے اپنے کل جائداد فروخت کر کے عثمان کے ساتہہ ہوگیا - اگست
۱۸۸۳ء مین عثمان دغنا ارکوائیٹ کے پہاڑونسے نمودار ہوا اور مہدی کی طرفسے اشتہارات اوسکے مہدی موعود ہونیکے
بنظر اطلاع شیوخ قبایل اور افسران گورنمنٹ مصر مشتہر کئے -

باب ہشتم

مشتمل بواقعات ذیل

فوج جدید کا باغیونکے مقابلے کے لیئے بماتحتی بیکر پاشا کے ترتیب پانا - اِس مہم کے شراکت سے جہتے
سپاہی اور افسرونکا انکار کرنا اور نارضامندی ظاہر کرنا - سواقم مین اوس فوج سرکاری کا شکست
پانا جو باغی قبیلونکے گوشمالی کے لیئے بہیجی گئی تہے - بیکر پاشا کا مع اپنے فوجکے سواقم مین پہنچنا - سواکا
معاینہ - سنکاٹ سے بد خبرونکا آنا - متبرک شیخ کے حالات - گردونواح کے قبیلونکے سردارونکا اونکی

تعظیم و توقیر کرنا اور بمقابل مہدی کے مدد دینے کے آمادگی ظاہر کرنا - یوریالس جہاز پر انلوگونکا ہونا - طوکار کا سخت خطرناک حالت مین پڑنا اوسکے امداد کیلئے قصد مصمم کرنا - سوڈانیونکے خوشیون منگے حالات - بیکر پاشا کا مع چار ہزار فوجکے ٹرنکٹاٹ مین پہونچنا - فوج اونکا اوس جہیل کو عبور کرکے دشمنونکے مقابلے کے لیئے آگے بڑہنا - عربونکا سخت حملہ - مصریونکے فوجکے مربع کا ٹوٹنا - اور ایک وحشیانہ قتال عام کا واقع ہونا - انگریزی افسرونکا دلیرانہ طور سے لڑکر مرنا - باقی ماندہ فوجکا بہاگکر سواقم مین لوٹ آنا - برٹش گورنمنٹ کے فیصلی کرلی ڈالی اور جہازی فوج کا آنا ایڈمرل ہوٹ کا سپہ سالار اعلی اس فوجکا مقرر ہونا - سینکاٹ کے فوج محصور کے غمناک حالات - توفیق بے اور صدہا آدمیونکا قتل عام - بالعموم خراب حالت اون فوجونکے جو سوڈان مین تہین -

گورنمنٹ مصر اور وہانکے حکام متعلقہ قاہرہ مین ہکس پاشا کے کل فوجکے تباہی اور بربادی کی خبر سنکر بہت بڑی مایوسی ظاہر کی اور حریفونکے قوت کا حال جنسے اونہین مقابلہ کرنا تہا پہلے ہی مرتبہ معلوم کر لیا اور نہایت عجلت سے ایک جدید فوج مرتب کرکے بماتحتی بیکر پاشا کے جو قبل اسکے کرنیل والنٹائن بیکر کے نام سے ایک ناپسندیدہ انگشت نمائی کے ساتہہ مشہور تہا - روانہ کی خدیو مصر نے سوڈانکے تمام حصون مین اوسے فوجی اور ملکی اختیارات اس غرض سے عطا کیئے کہ وہ فوراً مع اپنے فوج کے وہان پہنچ جائے اور خدیو نے بیکر پاشا سے اس امر کے بہی سفارش کی تہی کہ ابتداءً ملک مین نرمی کے ساتہہ کاروائی کرنے چاہیئے اور بیکر پاشا کے دانائی پر بہروسہ کرکے اس امر سے بہی اوسے مطلع کر دیا تہا کہ دشمنون کے ساتہہ خاص اور مناسب حالتوں مین مقابلہ کرنا چاہیئے لیکن یہہ بہروسہ خدیو مصر کا نتیجہ کار برعکس نکلا - چونکہ مصر کے باقاعدہ اور اصلی فوجونکو سوڈان جانیکے اجازت نہ تہی لہذا بیکر پاشا کے مرضی کے موافق کنٹن جنٹ کی فوج غیر کافی آلات اور سامان جنگ سے اور مرکب چندطرح کے لوگون سے مرتب کیگئے اس فوج مین مصری دہقانی اور ترکی باشی بزوق اور سوڈان کے حبشے اور ایٹالیا کے پولیس کے لوگ شامل تہے اور یہہ لوگ اس قسم کے تہے کہ قبل اسکے کہ فوج میدان جنگ مین لڑانے کے لئے آراستہ کے جائے یہہ لوگ لڑنے والونکے صورت سے گہبراہوتا ہی نہ جانتے تہے حبشیونکے فوج ابتداءً اس غرض سے بہرتی کیگئے تہے کہ زبیر پاشا کے ساتہہ سوڈان کو روانہ کیجائے لیکن سرکار انگلشیہ نے باعتبار انتظام ملکی و حالات بردہ فروشی کے زبیر پاشا کا سوڈان جانا منظور نہ کیا اسلئے سابقاً جو ارادہ اس فوج کے بہیجے جانے کا تہا وہ ملتوی رہا - اس مہم کے لیئے یہہ رائے قرار پائی تہی کہ یہہ فوج سواقم کے فوجونکے ساتہہ ملکر بربر کیطرف بڑہے جس سے دونو مطلب حاصل ہونگے یعنے ایک تو ملک مین امن قایم ہو جائیگا اور دوسرے آمد و رفت اور رسل و رسایل کے وسیلہ ان دونو شہرونکے درمیان مین جاری رہینگے مگر اس مہم پر روانہ ہونے سے پہلے بعض منحوس حادثے واقع ہوئے یعنے بعد اسکے کہ خدیو مصر نے قاہرہ مین ایک حصہ فوج کا معائنہ کر لیا جو سوڈان کے مہم کے لئے تجویز ہوئی تہی ترکی افسران فوج مجتمع ہوکر بیکر پاشا کے پاس آئے اور علانیہ سوڈان جانے سے اس عذر کے ساتہہ انکار کیا کہ ہملوگون نے صرف ملک مصر مین ادائے خدمت کا معاہدہ کیا تہا اور مصری افسران فوج جو کہلے کہلے انکار نہ کر سکتے تہے یہہ حکم سنکر کہ اونہین سوڈان جانا ہوگا رونے لگے چہہ سو دہقانی جو اٹہائیس ۲۸ نومبر کو قاہرہ سے سواقم بہیجی گئی تہی اسکے دو سو اٹہتر ۲۷۸ آدمی اثنائے راہ سویز مین سفر ریل سے بہاگ گئے - اس اثنا مین سواقم کے خود حالت دن بدن سقیم ہوتے جاتے تہے اور باغی اوسکے گرد و نواح مین جمع ہو رہے تہے اور اوس

مہینہ کے ختم ہونے تک چند حملے بھی او سپر کیے علاوہ اسکے یکم دسمبر کو دشمنون نے قبیلہ ھدندا کے لوگون پر جو ہمارے دوست
و ملیع تھے حملہ کیا اور پسپا کر دیے گئے دوسرے روز صبح صادق کے وقت ایک حصہ ہماری فوج کا اون باغیونکے گوشمالی

پیکر پاشا کا سوڈانی افواج کو ملاحظہ کرنا

کو روانہ ہوا جو کہ زیر کوہ قریب ایک چشمہ کے خیمہ زن تھے اس فوج مین ہماری بیس سوار اور پانچسو سوڈانی حبشی مع
تیرہ افسر اور دو سو باشی بزوق تھے جنمین دو افسر سرداری اپنے لیے جانتے تھے اس فوج کے ساتھ ایک پہاڑی
توپ بھی تھی چنانچہ سواقم سے بیس میل کے فاصلہ پر طامنیہ کے قریب اس فوج کا باغی قبیلونسے سامنا ہوا ـ سہ پہر کو قریب
چار بجے کے اشٹاف کا ایک افسر مع چند باشی بزوق کے سواقم مین یہہ خبر لایا کہ ہمسے اور دشمنونکی ایک جماعت قلیل سے
میدان مین مقابلہ ہوا اور ہمنے اونکو شکست دیکر پہاڑیون تک اونکا تعاقب کیا کہ دفعتاً ایک عربی نے شور کیا اور اس
شور سے اوسکے کوئی اشارہ خاص مقصود تھا چنانچہ فی الفور دے ہر چہار طرف سے احاطہ کرکے ایک جا ہوگئے اور
جسوقت یہہ گروہ لڑنے والے جماعت سے علیحدہ ہوا پہلوگون مین سلسلۂ جنگ جاری تھا ـ بظاہر یہہ لڑائی دوپہر کو
شروع ہوئے اور صرف ایک عرصہ قلیل تک سلسلہ اسکا قایم رہا ـ اسلیے کہ باشی بزوق سپاہی مایوس ہوکر متفرق
طور سے پیچھے کے طرف ہٹے اور سوڈانی حبشی سپاہیونپر جو نہایت مضبوطی سے میدان جنگ مین قایم تھے جا پڑے اور
اونلوگونکے جنگ مین جو سلسلہ طور سے کر رہے تھے حارج ہوئے اور حبشی فوجکی ترتیب خراب کر دی اسی اثنا مین تین ہزار

عبرت ہماری فوج پر حملہ آور ہوئے تاہم یہہ حبشی پشت در پشت ہوکر یا دو دو کرکے لڑے اور اپنی بندوقون کو نال کیطرف سے پکڑ کر ڈنڈونکے طرح لٹکائے ہوئے اور باستقلال تمام اپنے سنگینونکو چڑہاکر دشمنون کے نیزہ اور تلوار اور ڈہال کے مقابلے مین کہڑے تھے قریب شام کے حبشی فوج کا ایک سرجنٹ میجر مع اپنے دس سپاہیونکے سواقم مین یہہ خبر لایا کہ دشمنون پر حملہ کرتے وقت ایکطرف تو حبشیون نے اور دوسری طرف باشی بزدق نے اپنی اپنی فوج کو بہ شکل مربع ترتیب دیا ہے - دشمنون نے اوّل باشی بزدق پر حملہ کیا اور جو لوگ اوس فوج کے منتشر طور سے ادہر اودہر بہاگ رہے تھے اونہین شکست دی اور جبتک کہ یہہ بے مصرف باشی بزدق سپاہی لڑا کئے اس درمیان مین ہمارے سوڈانی سپاہی عربونکو مکہیون کی طرح مارتے رہے حبشی سپاہیون کے پلٹنے پر عربون نے اونکا تعاقب کرکے منتشر کردیا اور جنگ مغلوبہ ہوگئی ہماری طرف کی فوج نے صرف دس فرین بندوقونکے کین اگرچہ اون لوگون کے پاس دو سو مرتبہ کے فیر کرنے کا کارتوس موجود تہا - غروب آفتاب کے وقت حبشی سپاہیون نے میدان جنگ کو چہوڑدیا اسلیئے کہ لڑنے والونکو اسقدر کافی روشنی نملے کہ ایک دوسرے کی تمیز کرسکتے مگر باوجود اسکے بھی لڑائی قایم رہے اور حبشی سپاہیون نے ایک دوسرے موقع پر جم کر دشمنونکا جواب مایوسانہ طور سے دینا شروع کیا غرض کہ نتیجہ اس لڑائی کا یہہ ہوا کہ منجملہ ۲۰۰ سپاہیونکے جو سواقم سے صبح کو گئے تھے صرف ٥٣ آدمی بچ کر واپس آئے اِن ٥٣ آدمیونمین ١٥ تو سوار تھے اور دو دہ افسر تھے جو کہ اس واقعے کی خبر لیکر راستہ پر پاپیادہ دوڑتے آئے تھے اور دس حبشی فوج کے بہادر سپاہی بھی جنمین سے ہر ایک شخص کم و بیش زخمی تہا - دشمنونکا بھی اس لڑائی مین سخت نقصان ہوا کرنیل ہارنگ ٹن نے میدان جنگ کے ملاحظے کے وقت اونکے کشتونکا شمار کیا تو چار سو عرب بتہ پائے گئے اور بعد تنقیح کے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اور بہتیرے کشتونکی لاشونکو اونکے عزیز و اقربا میدان جنگ سے اوٹھا لیگئے تھے اور محمد طاہر کے نسبت سواقم مین یہہ بات معلوم ہوئی کہ اس شخص نے کمان ڈرماں کریف کو اوسکے مقدر پر چہوڑ کر خود دشمن مین بیکار بیٹھا رہا حالانکہ بارہ سو سپاہی ماں کریف کے بچانے کو یہہ لے جاسکتا تہا - ١٨ دسمبر کو بیکر پاشا قاہرہ سے سواقم روانہ ہوا اور کرنیل استار ٹورلیس ایک افسر ہمراہی اوسکا قبل سے جاچکا تہا باغیونکے فوج اسوقت ترنیہ روا پختہ پر حملے کا ارادہ کررہے تھے یہہ قرنیہ سواقم کے شمال مین درمیان سواقم اور کوسکیر واقع ہے اس قرنیہ کے فوج اور باشندونکے لانے کے لیئے ایک مصری جہاز جسپر توپین چہڑی ہوئی تہین جانے والا تہا - غرضکہ بیکر پاشا مع اپنے افسران ہمراہی کے سویز سے بحر احمر کے جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہوا اس جہاز کا نام منصورہ تھا جو معمولی امور کہ سواقم تک سفر دریا مین واقع ہوئی یعنے افسران ہمراہی کا لہو و لعب مین مشغول ہونا بعضون کا نماز پڑہنا اور بعضون کا اپنے پاشا کے لیئے کافی کوٹنا - ذیل کے تصویرون سے واضح ہونگے بیکر پاشا کے پہونچنے پر برٹش جنگی جہاز یورَیالِس نے ری اَر ادمیرل سر ولیم ہیوٹ کا نشان بلند کرکے اوسے جلوہ دیا علاوہ اسکے اور چند جنگی جہاز سواقم سے تہوڑے دور پر لنگر کئے کہڑے تھے جنہون نے بیکر پاشا کی سلامی دی - ١٣ دسمبر کو بیکر پاشا بہ ہمراہی امیر البحر ہیوٹ کے اس غرض سے سوار روانہ ہوا کہ وہان پہونچکر سرداران ایلی سنیا اور عربون سے ارتباط پیدا کیجیئے اور بشرط امکان خارطوم کے فوج کو کسالا کے راہ سے واپس لانے کا بندوبست کیجیئے اور چنانچہ اس قیام کے زمانہ مین جنرل نے بہت سے حبشیون کی فوجین سواسے جہاز پر سواقم کو روانہ کین اور پہر بعد اوسکے دہین سے مصری فوج

منصورا جہاز - سامنے کا رخ - مصری سپاہون کا نماز پڑھنا - کافی کوٹنا

مصوّع جہاز کا پہرہ دار بہرا

چارے کے بابت چارہ لانے والون کی گفتگو

بجاے فوج اول الذکر کے سُواکو بہیجی اوایل جنوری مین سواقیم کو لوٹ کر بیکر پاشا نے فوج کی ترتیب شروع کی اور ابتدا گیہہ امر مدنظر رکہا کہ زیکا کی مدد کیجاے اسلیے کہ گو توفیق پاشا اپنے مقام پر ابہی تک بہادرانہ طور سے جما ہوا ہے لیکن بوجہہ کمی رسد کے زیادہ زمانہ تک ثابت قدمی کے امید نہین ہوسکتی - ہماری طرف سے جو مخبر کہ دشمنون کے نقل و حرکت کی اطلاع کے لئے متعین تہے وہ بہتیری خبرین ہمارے پاس لائے اور اُن خبرون کی جانچ اور تصدیق کے لیے مخبرون سے معقولاً مختلف سوالات اور جرح بہی کی گئی - چنانچہ باعتبار ان خبرون کے بظاہر صورت امید نظر آتی تہی (اور جو بعد کو نا امیدی کے ساتہ مبدل ہوگئین) شیوخ قبایل کے ساتہ صلح اور مصالحت کی گفتگو اس غرض سے شروع کی گئی کہ بشرط امکان عثمان دِقنا کے مقابلہ مین وہ لوگ ہمارے ہمہ مین شریک ہوکر مدد کرین - اور عثمان المرغانی شیخ یا سید متبرک جو کہ ایک مشہور مسلمانون کا مذہبی پیشوا تہا قاہرہ سے ہمارے پاس اسی لئے روانہ کیا گیا کہ وہ بہی اپنے رعب و دباؤ کو یہان کام مین لاکر ہمارے

کو دشمنون مین مدد دے چنانچہ شیخ مذکور کے آمد اور رہو بنجنے کا بکر پاشا کی فوج مین ایک تماشا قابل دید اور لایق تصویر کہینچنے کے تہا سید ادگود
اوسوقت ایک ریشمی نیلا کرتا پہنے ہوئے سفید گہوڑے پر سوار تہا آگے آگے اوسکے فوجی باجا بجتا ہوا اور پیچہے لوگ سوار اور پیدل اور
بعض اونمین سے علمون کو میوہ دیتے ہوئے جلو مین چلے آرہے تہے اور سواقم کے باشندے داہنے اور بائین طرف چہت پر اس جلوس
کے تہے عام لوگون کا لباس کیا بلکہ سفید تہی جس مین نیلا اور سرخ اور سونگ دہ یان سوار پیدل سپاہیون کی بہی شامل تہین ان لوگون کے ساتہہ سفید خیمون کے رنگ برنگ بگل کے نیچے اور بارکو
اوہہے ادہر پہرتے اور سواقم کے مکانات کا ہورا چمکیلا رنگ جسکا عکس نیلے سمندر پر پڑتا تہا عجیب و غریب لطف دیکہا رہا تہا - غرضکہ یہہ جلوس
آہستگی تمام چلا آتا تہا اور پہرپہری جہنڈون کے خلایق کے نعرہ ہاے خوشی اور عربکے عورتون کے مسلسل بلند آواز سے ترانہ ہاے
مسرت گانے کے ساتہہ ملے ہوئے ہوا مین موج زن تہے اور لوگ اوس انبوہ سے بیچین ہو ہوکر نکلے اور شیخ متبرک کے دامن
پیراہن اور ہاتہہ کے بوسے لیتے تہے - سید المنزالی جب تک کہ سواقم مین مقیم رہا شیوخ قبایل معہ اپنی نیزہ بردار ہمراہیونکے جوق جوق
ہر روز شہر مین سید کے قدم بوسی اور زیارت اور اظہار وفاداری کو آتے تہے - اگرچہ بلاشبہ سید کے رعب و داب نے علانیہ بغاوت کو روکا
مگر بعد چندے یہہ بات کہلے طور سے معلوم ہوئی کہ ایک جماعت کثیر ان سرداران قبایل کے منتظر اسکے ہے کہ فریق زبردست کے شریک
ہوجاوے - اوسی زمانہ مین ایک اور بہی لایق دید یہہ تماشا ہوا کہ یہہ شیوخ قبایل جو ہمارے دوست کہے جاسکتے تہے سب امیر البحر
ہتوش کے جنگی جہاز یوری الیس کے دیکہنے کو آئے جسپر نشان فوج بہی تہا گو یہہ جہاز درجہ دوم کا تہا لیکن جزیرہ سواقم مین
اب تک اتنے بڑا جہاز کبہی نہین آیا تہا - اس جہاز کے دیکہانے سے یہہ بہی غرض تہی کہ ان ریگستانی لڑنے والونکے دلون پر نقش
ہوجائے کہ حال کے علم اور ہنر نے لڑائی کے سہل کرنے کے لئے کیسے کیسے چیزین ایجاد کی ہین اور امیر البحر سے فاصتاً استدعا کیگئی
تہی کہ اس مجمع عجیب کو جو جہاز کے تماشہ کو گیا ہے سہولیت کے ساتہہ یوری الیس دیکہا دے - جو ہین ان تماشائیون نے جہاز پر قدم
رکہا اور چہار طرف اوسکے دیکہا حیرت اور تعجب کی تصویرین بن گئی امیر البحر سے صاحب سلامت کی بعد وہ لوگ بڑے بڑے توپون
کے دیکہنے کو گئے - باوجودیکہ عرب خوشی بارنج دونو مین مستقل دیکسان رہتے ہین لیکن یہہ تماشاے اون توپون کو جو انکے ہاتہہ
کے برابر تہین دیکہہ کر سخت متعجب و حیران ہوئے اور وہ استقلال جو انکو خوشی تاریخ مین زیبا ہے جاتا رہا - اسیطرح مارٹنی کے داہون
کو دیکہہ کر جو کہ جنوبی جیرہ کے برابر ہے ششدر رہے اور نارڈن فلٹ توپین (جنکے گولونکا منہہ اگر عربونکے حملہ آور جماعت پر پہیر دیا
جاتا تو وہ عام ہلاکت کو کافی تہا) اون تماشائیون کے لئے کم حیرت کا باعث نہ تہین بعد اسکے ایک سرنگ جو شیر یونڈ کے روی
گولہ کے قریب سو گز یا اس سے زیادہ فاصلہ پر جہاز سے ڈوبائے تہے برقی قوت کے ذریعہ سے اوڑا دیے گئے غرض کہ ان سب
کاروائیون نے تماشائیونکے دلون پر بڑا اثر پیدا کیا - یہہ تماشائی جہاز پر جب چلتے تو اوسوقت ایک جگہہ مجتمع ہوکر چلتے
اور بے وقوفی کے ساتہہ اپنے چار و نطرف اسطرح دیکہنے لگتے جیسے ایک گلہ شیر و نکا دوسرے اجنبی شیرونکے غول مین مل کر
متوحش ہوتا ہے ان لوگونکے روانگی کے وقت بم کے گولونسے جو جہاز کے بازو مین لٹکتے ہوئے تہے اور ایک سلامی دی گئی
سرکاری فوج جو طوقار مین تہی اوسکے بہ نسبت یہہ معلوم ہوا کہ وہ سنکات کی فوج سے زیادہ تر خراب حالت مین ہے
شروع جنوری مین ایک تحریر فوج طوقار کے کمانڈر (افسر اعلی کی) بکر پاشا کے پاس آئی جسکا یہہ مضمون تہا کہ جس حالت
خراب مین کہ اب ہملوگ مبتلا ہین اوسسے خراب حالت کا ہونا غیر ممکن ہے دشمنون نے باہر کی کل کنوئین پاٹ دئے مین
اور اندر کے کنوئنکا کہاری اور خراب پانی ہے فوج کے اکثر لوگ عارضہ اسہال مین مبتلا ہین اور مجہے خوف ہے کہ اگر
یہی حالت رہی تو دو تین روز مین ہم لوگ مجبور ہوکر اپنے کو دشمنون کے حوالہ کردینگے - ہم لوگونکے پاس تین مہینہ کے

بیکر پاشا کا مقام سواکن میں اوترنا

صرف کے لئے خشک غلہ موجود ہے مگر گوشت دیکھتے نہیں ہے اور ہر سپاہی کے پاس صرف بیس مرتبہ کے فیر کا مصالحہ جنگ باقی رہ گیا ہے
باغی لوگ رات اور دن ہمیشہ بندوقیں چلاتے ہیں بیکر پاشا کو یہہ بات فرض معلوم ہوئی کہ جسقدر جلد ممکن ہو سکے اس فوج مصیبت زدہ کے
مدد اور رہائی میں کوشش کی جاوے اگرچہ باعتبار اوس سامان جنگ کے جو پاشاء مذکور کے پاس تھا امید کامیابی کی نہیں ہو سکتی
تھی اور نہ کوئی بھروسہ اون ناقابل افسران مصری اور سپاہیوں پر جو فراہم ہوئے تھے کیا جا سکتا تھا - ترکی سواروں کی فوج البتہ
کسی قدر لڑائی کا کام سیکھہ گئے تھے اسلئے کہ وہ اکثر دشمنوں کے دیکھہ بھال کے لیے بھیجے جاتے تھے اور اسیطرح سوڈا کے حبشی فوج نے بھی
رات کے ایک لڑائی میں جو ساحل دریا سے کئی میل کے فاصلہ پر ایک مذہبی لیڈر کے مورچے پر ہوئے تھے بہت بڑی دلیری ظاہر کی
تھی اور زبیر پاشا کی حبشی فوج کو قابل اعتبار تھی لیکن علی العموم سپاہی اونکے رفل بندوقوں کے استعمال سے ناواقف تھے - ایک
مآل اندیش نے جو اسوقت فوج میں موجود تھا یہہ رائے ظاہر کی کہ اگر یہہ افسران مصری استقلال کو ہاتھہ سے نہ دینگے اور
قواعد فوجی کو محض سلامی کے کام کے لئے نہ سمجھینگے اور اونکی فوج کے صفوف اور بری اپنے رحلوں سے پندرہ سو گز کا فاصلہ
جبکہ صرف سو قدم کے مسافت فیر کرنے کے لئے کر رہے ہیں نہ باندھیں گے تو گو یہہ لوگ منتخب نہ ہوں مگر ایک
موقع گریز کا مل سکیگا - غرضکہ بیکر پاشا اپنے انتظام کی توفیق ہیا کہ جسے اس مہم کے لئے سوچ رکہا تہا سواکن سے براہ سمندر روانہ ہوکر
۲۸ جنوری کو مع ایک ہزار چھہ سو سپاہیوں کے ترنکی ٹاٹ میں جو ساحل سمندر سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے پہونچا اور لڑنے

فوج کا کالم تہا اور ایک پیدل رجمنٹ آگے کو بڑہا اور بیچ سے مقابلہ شروع ہوا اور چند بم کے گولے بہی پہینکے گئے - چونکہ عربون کا غول ہر طرف منتشر تہا لہذا ہماری توپ یا بم کے گولون سے اونہیں کم ہی
کم ہانی جانی ہی مگر اتنا ضرور ہوا کہ وہ لوگ پیچہے ہٹ گئے اور دشمن نے یہی چاہا تہا اور میرا بہتیرا عین لڑائی کے وقت ہماری فوج پر بہت زور و شور سے گیند سے اسطرح بہینکے کہ کوئی قسم
دیکہائی ہی نہ دیتی تہی - چنانچہ باغی اس سے بہت منتفع ہوئے اور اس وقت کے بیچ آنے کو وہ عنایت یزدانی تصور کرتے تہے
اب دشمن سب کے سب ایک جا مجتمع ہو کر قریب تر ہمارے آگئے اور اونہون نے ایک بڑی فوج کے ساتھہ کسیقدر بلند زمین پر جمع ہو کر
آپ کے قریب دکہائی دئے اور ہمارے کالم کے بائین بازو کے سامنے دشمنون کی نیزے اور علمون کی قطارین نظر آئین گویا
وہ لوگ ٹیکرون اور جہاڑیون مین مخفی تہے - ہماری توپون سے پہر گولہ باری شروع ہوئی مگر گولے دشمنون کے سرون
کے اوپر سے ہو کر نکل جاتے تہے - چنانچہ فوج کو آگے بڑہنے کا حکم ہوا جون ہی ہماری فوج آگے بڑہی دشمنون کے نیزون کی
قطارین نظرون سے غایب ہوگئین سوار ہمارے نہایت ہی سرگرمی سے گرم پیکار تہے اور پشت زین سے ہر چہار طرف
گولیان چلا رہے تہے اس اثنا مین بارہ عرب چہوٹے چہوٹے چالاک گہوڑون کی ننگی پیٹہ پر سوار ایک ٹکری کے پیچہے سے
اوبہر آتے ہوئے دکہائی دئے اور بااطمینان ہمارے سوارون کے داہنے بازو کیطرف گہوڑے دوڑاتے ہوئے تین
سو گز کے فاصلہ پر گولیون کی بوچہار سے بچ کر چلے گئے - غرضکہ اسطرح وہ بچ کر نکل گئے اور ہمارے سوارون کے مقابل مین
بیرا باندہ کر ظاہر اسلئے کہڑے ہوئے کہ اونکی قوت کا اندازہ کرین اور پلٹنون کو دیکہین - بیکر پاشا نے اسوقت فوراً میجر
ہاکس کو جو ترکی سوارون کا کمانڈر یعنے افسر تہا حکم دیا کہ فوراً ان عربون پر حملہ آور ہو - چنانچہ میجر مذکور نے نہایت خوش اسلوبی
سے حملہ کیا قریب تہا کہ خود بہی پہنس جاے اسلئے کہ اثناے تعاقب مین نصف میل کے بعد وہ نیزہ بردار عرب جو جہاڑیون مین
چہپے ہوئے تہے نکل نکل کر باہر آے اور اوسے مقابل ہوگئے اس مقام پر عربون نے بہی فن سپہ گری خوب ہی دکہایا اور سخت
تعاقب کے بعد وہ لوگ بہاگ گئے ترکی سوار جب اپنے فوج کیطرف لوٹے تو دشمن پہر دکہائی دئے اور اس مرتبہ سامنے سے ہو کر بائین
طرف گہوڑے دوڑاتے ہوئے چلے گئے - تمام لوگ اس طرف متوجہ ہو رہے تہے کہ دفعتہً بائین بازو کے سوارون کیطرف ایک ہنگامہ
جنگ شروع ہوگیا اور وہ لوگ اس حملہ سے سخت ششدر ہوگئے اگرچہ یہہ بات ممکن تہی کہ اس آنے والی مصیبت کا حال اونہین قبل سے
معلوم ہو جاتا مگر اتفاقاً کوئی اوسطرف متوجہ نہوا - غرضکہ کچہہ عرصہ تک وہ حصہ سوارون کا بائین طرف فوج کے محافظت کر رہا تہا
ہٹتا ہوا فوج مصری کے قریب ہوتا گیا اور ترتیب مین اونکے خلل آنے لگا اور یہہ معلوم ہوتا تہا کہ یہہ ذمہ دار مصری افسر اپنی حدود کو
بہول گئے ہین - باغی جو کہ بالضرور تہوڑے ہی عرصہ سے قریب کے مقامات مین چہپے تہے کود کر نکل پڑے اور وحشیانہ شور و شغب
کے ساتہہ مصری سوارون پر حملہ آور ہوئے چنانچہ مصریون نے اپنی باگین موڑ دین اور وحشیانہ طور سے بے ترتیبی کے ساتہہ گہوڑے
بہگاتے ہوئے چلے آئے - ہمارے پیدل فوج کو فوراً بشکل مربع مرتب ہو جانے کا حکم دیا گیا یہہ وہی طریقہ ترتیب فوج کا تہا جسے وہ لوگ
بلقیون سے سیکہ رہے تہے لیکن یہہ نصف قواعددان فوج اس شور و غل کیوجہ سے اوس حکم کی تعمیل نہ کر سکے اور نہ اوسے مربع
بن سکا - غرضکہ جون تون کر کے تین طرف تو ایک قطع سے کچہہ مربع بن گیا مگر جو تہی طرف کبدہر وہ کمپنیان سکندریہ کے رجمنٹ
کی تہین دشمنون کو آتے دیکہہ کر اور نیزون کو ہلاتے ہوئے اسطرف آتے دیکہہ کر اسطرح منتشر الحواس کہڑے رہ گئے جیسے وحشت
مین اکثر بہیڑ بکریون کا عقل و حواس باختہ ہو جاتا ہے اور کچہہ اونہین سوجہائی نہ دیتا تہا کہ کیونکر اپنی جگہون پر ہٹ کر جا ملین
غرضکہ یہہ تو ادہر کی حالت تہی ادہر جو کچہ سنتری اور سوارون کا ایک حصہ دشمنون کے دیکہہ بہال بخوبی کر رہا تہا مگر وہ
لوگ جہاڑیون مین چہپے تہے اور دفعتہً شور و غل کرتے ہوئے سب کے سب نکل پڑے اور ہمارے مربع سے بائین طرف

اور بایان حصہ کی سامنے کے صف پر سخت طور سے حملہ آور ہوئے ۔ ادہر غصہ امیر کو شیشین مصریون کے فوج کی ترتیب کے لئے اور
حکم جو دیئے جاتے تھے اونکا شور و غل اور بیجی کی بدانتظامی جہان تین سو اونٹ بار برداری کے تھے اور اونپر تمام اسباب جنگ
اور کمسریت کا لدا ہوا تہا اور وے سب کے سب نہایت سختی کے ساتھ مربع کے اندر لانے کے لئے کھینچی جاتی تہی عجب حالت نظر آ
دکہلا رہے تھے ۔ پشت فوج پر مطابق عام دستور کے بے قاعدہ اور شور و غل کرنے کے واسطے گہوڑے اور خچر اور اونٹ اور بہشتی
لوگ بکثرت تہی جو مربع کیطرف پہیل رہے تھے ۔ سوڈان کے حبشی سپاہی جو مربع کی بائین بازو پر اور پیچھے کے ساتھ کیطرف
تھے کچھ عرصہ تک اچھی طرح قایم رہے لیکن بوجہ اسکے کہ اونکے سپاہی اور اونٹ والے پیچھے کیطرف سے گہبراہٹ کے ساتھ
گہس آئے اس وجہ سے وہ لوگ بہی بد دل ہو گئے چونکہ ساتہی ان سپاہی اور اونٹ والون کے گہس آنے سے ہمارے فوج کے
مربع مین شگاف ہو گیا تہا لہذا دشمن اوسی طرف سے گہس آئے اور ہر چہار طرف فوج مین ہنگامہ اور انتشار برپا ہو گیا ۔ واقعی ہمارے
لوگون نے بہی فیر کرنے مین کوئی کوتاہی نہ کی مگر اکثر اور اغلب نشانی اونکی اوپر ہی اوپر ہوا سے جاتی تہی ۔ مربع کے داہنے
بازو پر دشمنون نے حملہ نہین کیا تہا اسلیئے اوس طرف کے سپاہی مقابل کے صفون پر برابر گولیان چلاتے تھے جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ ہمارے
طرف کے اکثر سوار مارے گئے اور اسی طرح ترکون کی بہی بہت سے آدمی ہماری ہی سپاہیون کے ہاتہ سے ضایع ہوئے ۔ خود
بیکر پاشا بہی جو اوس وقت مربع کے باہر تہا گولی کہانے سے بچ گیا مگر لفٹنٹ کو بیری اوسی طرح مارا گیا ۔ غرضکہ عجب طرح کا ایک
ہنگامہ سخت اور ہلچل ہماری فوج مین پڑے تھے حالت یہہ تہی کہ اونٹ اور توپین ایک جگہ مجتمع ہو گئین تہین ہمارے سپاہیون کی
گولیان اوپر اوپر جاتی تہین اور یہہ عرب صحرائی جنکے لمبے لمبے بال پشت پر ہوا سے اوڑ رہے تھے اپنے نیزون کو لٹکائے ہوئے
تھے اور ہمارے سپاہیون کے جسم مین چبھو کر قتل کر رہے تھے ۔ غرضکہ یہہ عرب مصریون سے اسقدر متنفر تھے اور اونہین اسقدر
حقیر سمجھتے تھے کہ جنکے حد نہ تہی وہ جانتے تھے کہ ہم پر کوئی فتح یاب نہ ہوگا چنانچہ ایک سپاہی اونکا ہمارے بیس سپاہی پیادہ ایک
عربی سوار ہمارے رسالہ کے بیس سوارون پر حملہ کرتا تہا ۔ ایک عرب نے مصری فوج کے افسر کے پشت پر چہار زخم لگا کر زخمی
کیا مگر وہ افسر اسقدر خایف و ترسان ہو رہا تہا کہ اوس نے اپنی حفاظت کا قصد ہی نہ کیا بالآخر وہ عرب ایک افسر انگریزی کے گولی
کہا کر زمین پر گرا ۔ حاصل کلام یہہ ہی کہ اوس وقت میدان جنگ مین ہر چہار طرف عجب طرح کا وحشیانہ قتل عام ہو رہا تہا
اور مصری سپاہیون کے یہہ حالت تہی کہ اپنے ہتیارون کو پہینک کر زمین کیطرف گہٹنون کے بل جہکے ہوئے ہاتھون کو جوڑ کے امان
کے خواستگار رہتے ۔ باغیون نے انکی گردنین باندہ کر پشت سے نیزے پار کر دئے اور ہر ایک کے گلے کاٹ ڈالے ۔ غرضکہ عربون کے
نعرے اور اونکے مصری اسیر سپاہیون کے فریادین عجب وحشت خیز تہین آٹھ منٹ کے اندر عربون کے حملہ کے شروع ہونے سے کل
فوج ہمارے جنگ سے مایوس ہو کر بہاگ کہڑے ہوئے اور مصری سوار اور بے اسوار کے گہوڑے نہایت ہی خوف زدہ اور سراسیمہ
ایک دریا سے اوتر کر بہاگے جس وقت عربون نے ہمارے بائین بازو پر حملہ کیا جنرل بیکر مع کرنل ہی اور اپنے باقیماندہ افسران
ہمراہی اور سوارون کے باہری جانب ردیف فوج کے تھے ۔ چنانچہ جنرل مذکور مع اپنے ہمراہیون کے اپنی فوج کے طرف اس غرض
سے بڑہے کہ اونکے شریک ہو جائین مگر دشمنون کو اونہون نے اپنے اور اپنے فوج کے درمیان مین حایل دیکہا اور عربون نے حملہ
کر کے راہ جنگل کے روک دئے اس حملہ مین ہماری طرف کے بہت سے آدمی مارے گئے اور منجملہ اونکے عبد الرزاق جو ایک اعلیٰ افسر
مصری فوج کا تہا مارا گیا اور عربون نے اوسکے گہوڑے کو پے کر ڈالا اور جب وہ گہوڑا زمین پر گرا تو اوسے نیزون سے مار کر ہلاک کیا
جنرل بیکر اور کرنل ہی عربون کے نیزون سے جنہین وہ پہینک مارتے تھے بال بال بچ گئے اپنے مربع کے قریب ہونے سے جنرل بیکر کو

زخمی قیدیوں سے مقام ٹرن کی ہاٹ مین سوالات

اوس آگ سے بہی بچا پڑا جو کہ مصری سپاہیون کی بندوقون سے سامنے کی طرف بلالحاظ اسکے کہ ذکے چہار طرف کیا ہو رہا تہا شعلہ زن تہے جب جنرل بیکر اپنے فوج کے مربع تک پہونچے اسکے قبل وہ مربع دشمنون کے ہاتہہ سے ٹوٹ چکا تہا اور بابت یہہ صاف معلوم تہے کہ کل فوج ہمارے ضائع ہوگی جس وقت کہ دشمنون نے مربع کو توڑا کرنل اسٹاراٹھا ہیس معہ اپنے افسران ہمراہی کے مربع مذکور مین موجود تہی اور مصری منتشر الحواس سپاہیون کے دوبارہ صف بندی کرنے مین فضول کوشش کر رہے تہے اور کچہہ عرصہ تک سپاہیون کے ہجوم نے ان افسرون کو ایسا بند کر کہا کہ وہان سے نکل نہ سکے جسوقت عربی نیزہ بازون نے ان مصریون کے انبوہ کو کم کر دیا تب یہہ لوگ اپنے حملہ آورون کے طرف سے راہ کاٹ کر اوس انبوہ سے باہر نکل آئے - ڈاکٹر لسلی اور مورس بی اور کپتان فوربسیٹر واکر اور لفٹنٹ کیرول آخر مرتبہ توپخانون کے نزدیک مربع کے روبرو ایک جا نظر آئے اور دشمنون نے چہار طرف سے گہیر لیا تہا عربون کے اندرونی حملون کے سبب سے وہ لوگ اپنی فوج سے علیحدہ ہوگئے تہے اور اپنی تلوار اور طپنچے سے دشمنون کا جواب دیتے تہے وان افسرون کے تحمل اور اوس نسل نہی شجاع تابندہ تہے اور عربون کے خونخوار نعرہ ہائے خوشیان اور اوس طرف کے مایوسانہ حالت مین ان افسرون کا بہروسہ خداوند عالم کی ذات پر تہا - مورس بی بے بدلے کر مرد انکے پہلو سے پار ہوگیا تہا ان حملہ آورون مین سے تین آدمی کو قتل کیا ڈاکٹر لسلی کو اتنا بہی موقع نہ ملا اپنے طپنچون کو نکالیں چنانچہ اپنے تلوار سے دو عربون کو قتل کیا - * مورس بی اور ڈاکٹر لسلی قریب قریب ایک ہی وقت مین زمین پر گرے - لفٹنٹ اسمتہہ اور کپتان فوربسیٹر واکر نے اپنی سپاہیون کو جو توپ چہو... بہاگنا چاہتے تہے گولی سے مارا اور خود جبتک کہ نیزہ کہا کر زمین پر نہ گرے بہ استقلال تمام اپنے جگہہ پر کہڑے رہے - غرضکہ دشمنون کا حملہ اسطرح فوربسے اور نیزے کے ساتہہ ہوا کہ ہماری طرف ایک مرتبہ سے زاید ضرب کرنے کی نوبت نہ آئی بعد اسکے مصری توپچی فوراً سامنے کی طرف بہاگنے لگے اور اوس وقت ہماری طرف شکست کامل ہوگی اور منتشر حصہ ہماری فوج کا جسکے

ساتھ ہماری طرف کے معذور سوار بھی مل گئے تھے صحرا کی راہ سے
ٹرن کی ٹاٹ کی طرف بھاگا اور دشمن سخت طور سے انکا پیچھا
کیے ہوئے برابر قتل کرتے ہوئے چلے جاتے تھے اور جتنے سوار
کہ بخوبی گھوڑے پر چڑھ نہ سکتے تھے معذور سوارون کے
گھبراہٹ اور حملے سے اپنے گھوڑون سے اتر کر پیدل ہو گئے تھے
مارے گئے۔ الغرض پانچ میل تک یہی سلسلہ جنگ و تعاقب
کا جاری رہا اس اثنا مین سوا کی حبشی پلٹن نے عمدہ کارنمایان
کیں اور کچھ دور تک وہ لوگ با استقلال تمام دشمنون کو [illegible]
مارتے گئے۔ لیکن زبیر پاشا کے حبشی فوج جو قواعد دان نہ تھے
اور تھوڑے ہی پیشتر اسکے کہ یہہ ہماری فوج دشمنون کے مقابلہ
کو روانہ ہو اس لشکر کے شریک ہوئے تھے اسوجہ سے افسران
فوج نہ اونہین خوب تعلیم کر سکے اور نہ وہ لوگ اپنے افسرون کا کہنا
اچھی طرح جانتے تھے لہذا مصری سپاہیون کیطرح اون حبشی
سپاہیون کا بھاگ جانا بھی قابل تعجب نہ تھا۔ انگریزی افسران
نے بہتیرے بہادرانہ کارنمایان نیزہ باز عربون کے ساتھ بیچ بیچ
جنگ اور قتل عام اور ٹرن کی ٹاٹ تک تعاقب کی حالت مین

مورس بے

دیکھا مین میجر ہارڈی نے اپنا ایک ولایتی خدمتگار حسنہ وکوننہ کو اسطرح بچایا کہ اوسے اپنے گھوڑے پر سوار کرکے خود ہمراہ اوسکے
پاپیادہ دوڑتے چلے جاتے تھے۔ بیکر پاشا اخری شخص اون فراریون مین سے تھا جس نے سوار ہونے کے بعد ہی چند قدم بڑھائے ایک نیزہ
باز عربون سے مقابلہ کی نوبت آئی مگر باوجود اسکے وہ ٹرن کی ٹاٹ تک محفوظ پہونچ گیا الغرض بیکر پاشا نے اس مورچہ پر پہونچکر جہان شب
گذشتہ کو فوجین ہمارے خیمہ زن تھین حتی الوسع کوشش اسبات کی کی کہ جو لوگ ہمارے فوج کے بھاگتے ہوئے چلے آرہے ہین
اور پشت پر انکے عرب حملہ کر رہے ہین انکے وہ محفوظ رہین چنانچہ ترکی رسالہ اور مصری چند سوارون کو جنکے افسرون نے اونہین
فرار سے باز رکھا تھا یہہ حکم دیا کہ وہ دشمنون پر حملہ آور ہون مگر کسی طرح ان لوگون نے حملہ نہ کیا۔ آخرش مجبور ہوکر یون لوگون کو ایک
صف مین ترتیب دیکر اوسے وہین پر دشمنون کے مقابلہ مین رکھا۔ اسطرف دشمنون نے تعاقب بھی ہمارا چھوڑ دیا تھا اسلیے کہ وہ لوگ
بلاشبہہ ہمارے جہازون کے گولہ اندازی سے پریشان ہوتے گو اوس وقت واقعی کوئی ایسا جہاز جسپر توپین چڑہی ہون اوس لنگر
گاہ مین موجود نہ تھا۔ ہمارے طرف کی معذور اور خستہ لوگ پاپیادہ اور سوار مع بے سوار گھوڑون کے جو ادہر اودہر اوس نخل [illegible]
تھے ٹرن کی ٹاٹ کے درمیان مین دو میل تک کیچڑ سے بھرے ہوئے راہ طے کرتے ہوئے اسطرف افتان وخیزان چلے آرہے
تھے۔ اونکا یہہ قصد تھا کہ کنارہ پر پہونچکر چند کشتیون مین جو وہان موجود تھین بیٹھ جاین جسسے وہ کشتیان فی الفور مین بیٹھ جاتین
مگر افسران انگریزی نے اپنے بندوقین لیکر اونہین پیچھے ہٹادیا اس ارادہ سے باز رکہا۔ الغرض یہہ معذور ایک جگہہ مثل گلہ
گوسفند کے مجتمع ہوکر کھڑے ہوگئے۔ اس وقت اگر دشمن آپہنچتے تو وہ لوگ اوسکے بعد گوسفندون کے بھی مقابلہ نہ کرسکتے

بلکہ سب کے سب مارے جاتے - بعد اسکے کہ یہہ دریافت ہو لیا کہ دشمنون نے تعاقب کرنا انکا موقوف کردیا تو اوس وقت خوف وہراس بھی انکا کم ہوگیا - تمام رات انسان اور گہوڑے اور اسباب جہازون پر لدائے گئے اور افسران انگریزی مع جنرل کے اس اہتمام مین مصروف رہے کہ مصری افسرون نے نہ تو انتظام کے قایم رکہنے مین اور نہ جہازون پر سوار کرانے مین کوئی مدد دی بلکہ یا تو اپنے بسترون پر پڑے رہے یا چہتے پہرے اور عرب ہر چہار طرف جہونپڑون کے گہوما کئے لیکن خوبی طالع سے وہ لوگ حملہ کرنے سے باز رہے اور کوئی حملہ نکیا - غرضکہ صبح تک کل آدمی جہازون پر سوار ہوگئے بعد اسکی دیکہا گیا تو ہماری طرف کی فوج کا مجموعی نقصان گذشتہ جنگ مین دو ہزار سپاہیون کا معلوم ہوا کہ جنمین ۹۶ افسران فوج تہے - اور ۱۶ - افسر اسٹاف کے تہے - انگریزی افسرون مین سے مقتولین پاسیج اور ڈاکٹر لسلی اور میجر واٹکنس اور کپتان فاکر اسٹیس واکر اور لفٹنٹ کرماول اور اسمتہ اور کرمابیرا اور وانش اس لڑائی مین مارے گئے علاوہ انکے کرنل عبدالرزاق اور یوسف اور میجر مکا اور لفٹنٹ بسالٹن اور معاباس ڈی ہمارشی - اور کوملیری اور بی لیباکلی اور مسٹی بیگ اور مرادگی نابیرا اور ڈیوابوسراٹ اور لیوان ھُرٹ بہی قتل ہوئے پلٹن کے کمانڈرون مین سے ذوالفقار بیج رہے تہے - بنیر پاشا کے حبشی فوج جس مین ٹرن کی ماٹ سے روانگی کے وقت ۷۰۰ سپاہی تہے ۴۱۰ سپاہی مارے گئے اور اسکندریہ کے رجمنٹ جسمین ۴۲۶ سپاہے تہے معلوم ہوا کہ منجملہ انکے ۹۶ سپاہے مارے گئے یا گم ہوگئی اور ٹرکون کا بہی سخت نقصان ہوا - اور انہی کے سپاہیونمین سے صرف تین سپاہی ٹرن کی ٹٹ کو لوٹ کر آئے اسیطرح سہنیت کے (ایک مقام سرحد ابیسینیا پر واقع ہے) چار سو سپاہیونمین سے صرف چالیس آدمی بچکر سواقم پہونچے - یہہ امر بالتحقیق دریافت ہوا کہ جسقدر آدمی مارے گئے زیادہ تر اونمین سے بحالت تعاقب کے قتل ہوتے تہے الغرض جو لوگ جہاز پر سوار ہوگئے تہے وہ پہر گہر لوٹ جانے کے امید پر اسقدر شادان و فرحان تہے جیسے کوئی بہت بڑے فتح حاصل کی ہتی اور اپنے اس شکست سے ذرا بہی شرمندہ اور پشیمان نہ معلوم ہوتے تہے - بعد اس واقعہ کے تحقیقات سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ دشمنون کی فوج کے مجموعی تعداد جسنے افواج مصری پر حملہ کیا تہا صرف اٹہارہ سو یا نصف اوس تعداد کے تہے جو بیکر پاشا کے زیر کمان گئے تہے - اور تخمیناً یہہ بہی معلوم ہوا کہ صرف ایک ثلث لوگ دشمن کیطرف کے مارے گئے منجملہ انکے بہت سے لوگ انگریزی افسرون کے تپنچون اور تلوارون سے گرے تہے - ہماری طرف کے جو لوگ بچ گئے تہے وہ اس امر کو خوش قسمتی اپنی سمجہتے تہے کہ ابتداے روانگی مین فوج پر ہماری حملہ ہوا ورنہ انکو یہہ یقین تہا کہ اگر فوج طوکار تک پہونچ جاتی تو پہر ہم مین کا ایک بہی زندہ اور سلامت بچ کر نہ ٹہرتا جو غنیمت کہ باغیون کے ہاتہ لگی اونمین سے پانچ توپین اور چہتیس ۳۶ ہزار بوند گولہ اور باروت اور ایک تعداد کثیر رایفل بندوق کے کارتوس کے رہتی اور تین ہزار بندوقین نہین جنہین ہماری طرف کی فوج نے فرار کیوقت پہینک دیا تہا - علاوہ انکے کل اسباب ہمارے ساتہہ کا ضایع ہو گیا -

* مورسنی بیکر پاشا کی فوج مین پے ماسٹر مقرر ہوا تہا (یعنی افسر جہتم زرنقد اور تقسیم تنخواہ) معلوم ہوتا ہے کہ اسنے بروقت مقتول کرنے اس عہدہ کے بطور پیشین گوئی کے اس آفت کے متعلق چند امور اپنے ایک دوست کو اسطرح تحریر کی تہی کہ مین نے سات برس تک مصر کا نمک کہایا ہے اور اب ایسی حالت ضروری ہین اوسی مین کسیطرح نہین چہوڑ سکتا - مورس بی انسپکٹر جنرل مصری گارڈ کا تہا اور بعد ختم تحقیقات عربی پاشا اور اونکے ساتہیون کے اون سب کو اپنی حفاظت مین قاہرہ سے قبرس مین لایا تہا -

شہر سواکن مین اِس واقعہ اندوہناک نے سخت انتشار پیدا کیا تہا چنانچہ امیرالبحر ہوٹ نے ۶ فروری کو بخیال اسکے کہ شہر باغیون
کے حملہ سے محفوظ رہے اور امن امان بہی قایم رہے ہنوز تہوڑی سی تبدیلی کرنے اور بحری فوج کے سپاہی مع چند جہازی توپون کے خشکی
مین اوتارے اسلئے بیکر پاشا بہی اپنے باقیماندہ تین ہزار سپاہیون کے ساتہہ لوٹ کر آیا تہا جو سپاہی کہ حفاظت شہر کے لیئے
بہم ہو سکتے تہے - گو بہتیرے لوگ فوج کے خوف زدہ اور خائف تہے - اور صرف چند باغیون کو دیکہہ کر وہ لوگ خیمہ گاہ سے بہاگ کر اُس
جزیرہ مین چلے جاتے تہے - شہر کے ہر ایک محلہ مین اور اوس سڑک پر جو لشکرگاہ کو گئی تہی عجیب دردانگیز واقعات نظر آتے
تہے یعنی عورتین اور بچے اپنے باپ اور شوہرون کو جو پچہلے لڑائی مین مارے گئے تہے رو رہے ہین - خود سواکن کی حفاظت
کے لیئے مصری فوج پر اعتبار نہ ہو سکتا تہا اور شہر کے باشندے مذہبی جوش سے اسقدر متاثر ہو رہے تہے جیسے ہر وقت اندیشہ
ہوتا تہا کہ اہالیان فرنگ پر نہ ٹوٹ پڑین اتفاقاً اوسیوقت برٹش گورنمنٹ کیبنٹ سے ایک تار امیرالبحر کے پاس اس مضمون
سے آیا کہ گورنمنٹ نے اوسی تمام فوجی اور ملکی اختیارات سواکن مین عطا کئے اور اوس تار مین یہہ بہی ہدایت تہی کہ وہ عربون
کو مطلع کر دے کہ اگر اب وہ لوگ کوئی حملہ کرینگے تو انگریزی فوج اونسے مقابلہ کریگی - چنانچہ امیرالبحر مذکور نے اس حکومت
اعلیٰ کو اختیار کیا اور حسین پاشا گورنر جنرل نے استعفا اپنے عہدہ سے داخل کیا جو اوسیوقت قبول ہو گیا علاوہ اسکے قاہرہ
سے احکامات بیکر پاشا اور اونکے باقیماندہ مفرور فوج کے واپس آنے کے لیئے جاری ہوئے اور طرفار کی پناہ دہی اور امداد کے
لیئے افواج انگریزی کے روانگی کا بندوبست کیا گیا اس اثنا مین سنکات دشمنون کے قبضے مین آگیا اور آواخر جنوری مین عجیب
طرح کے دردناک خبرین سنکات سے آئین یعنی جسقدر کتے شہر مین تہے اونہین آدمیون نے کہا لیا ہے اور اب نوبت
گہوڑون اور چمڑون کے ہے جسے لوگ کہا رہے ہین اور صرف ایک بورہ جو کا رہگیا ہے کہ وہ بہی یکم جنوری تک
بالکل ختم ہو جائے گا اور توفیق پاشا کہتا تہا کہ اگر مدد نہ پہونچے گی تو مین شہر سے باہر نکل کر سواکن تک لڑتا ہوا جاونگا
اس لیئے کہ فاقہ کشی کے بہ نسبت لڑکر مرنا میرے نزدیک بہتر ہے ایک آخری استدعا کرنے والے اور باقی تہی چنانچہ
۸ فروری کو ایک تحریر دردانگیز توفیق پاشا کی سواکن مین پہونچی بروقت اس تحریر کے اوسی بیکر پاشا کی فوج کے
شکست پانے کا حال معلوم نہ تہا اس تحریر مین نہایت ہی التجا کے ساتہہ اوس نے فوج امدادی کے لیئے درخواست کی تہی اور یہہ
لکہا تہا کہ تمامی فوج فاقے کر رہی ہے اور رفع اشتہا کے لیئے ہر شخص درختون کے پتیان کہاتا ہے آخر کار طبیعت انسانی
متحمل نہو سکے اور سنکات کا محاصرہ بہادرانہ طور سے ختم ہو گیا اور مصری فوج نے اپنے نیک نامی کے قایم رکہنے مین جانین
لڑا دین ۹ فروری کو محمد علی نے جو کہ ہمارے ایک دوست قبیلہ کا شیخ تہا چہہ آدمی اپنے توفیق پاشا کے پاس سنکات
مین اوسی تدابیر اور مواقع فرار بتانے کے لیئے بہیجے مگر چار شخصونکو باغیون نے گرفتار کر لیا اور باقیماندہ دو شخص بہاگ کے
آئے غرض اوسی اثنا مین ایک باغی شیخ سنکات کے قریب آیا اور توفیق سے یہہ بات کہی کہ اگر تم شہر کو ہملوگون کے
حوالہ کر دوگے تو ایسی صورت مین نفس واحد تمہاری جان بخشی کر دیجایگی - کہتے ہین کہ اوسوقت توفیق نے اپنے آدمیون
سے یہہ بات کہی کہ اگر ہم لوگ لڑوگے تو ممکن ہے کہ جانین تمہاری بچ جائینگی ورنہ بالیقین چندروز کے بعد بہوکہہ کے
مارے ہلاک ہو جاؤگے اس لیئے کہ بہاگ کر نکل جانا بالکل غیر ممکن معلوم ہوتا ہے چنانچہ توفیق نے اپنی جراءت سے
سپاہیونکو ترغیب دیکر باغیون کے مقابلہ پر آمادہ کیا اور اون لوگون نے تمام اسباب اپنے جلا کر اور توپون مین
آہنی میخین دیکر اور میگزین کی بارود مین آگ لگا کر شہر سے باہر نکل پڑی اور ہر شخص بقدر اپنے تہیلے کے گولی اور باروت

سوڈانی حبشی فوج عربوں کا حملہ روکتی ہی

بیکر پاشا کی فوج کا میدان جنگ ترن کی تاب سے بھاگنا

کے ساتھ الفشار کو گھیرے ہوئے ہین اور مصری فوج نے اکثر سپاہی بھاگ گئے مگر چند مجرمونکو سزائے فوجی دیدیگئے جب سے میری فوج مین عمدہ طور سے انتظام قایم ہوگیا ہے اور بنی کاذب کی فوج نے مقام ادم شنگا پر جو الفشار سے بفاصلہ ساٹھ میل کے ہی حملہ کیا اور وہانکے فوج نے بن تقابلہ کے اطاعت قبول کر لے +

باب نہم ۹

مشتمل بہ واقعات ذیل

ملکی نتایج بوجہ بربادی فوج ہکس پاشا کی - فوج سوڈان کے واپسی کا تعین - جنرل گارڈن کا انتخاب ان اغراض کے سرانجام کے لیے جنرل کے حالات متعلق ان انتظامات کے - جنرل کی باضابطہ تعین - گارڈن کا کرنیل اسٹوارٹ کے ساتھ قاہرہ مین پہونچنا - جنرل گارڈن کی تقرری خدیو مصر کیطرف سے - روانگی خارطوم - صحراے نوبیا کی طرف سے سفر کرنا - بربر مین پہونچنا - موقوف کرنا نائب گورنر سوڈان کو - تمام باشندگان خارطوم مین اجراے اشتہار - جنرل کا استقبال خارطوم مین - قید یونکو رہا کرنا - اصلاح امور انتظامیہ کا اثر پذیر ہونا - فرماس کا بالکل تخفیف کردینا - بقایا ٹیکس کو معاف کردینا - جیلخانہ کو خالی کردینا - ایک حصہ فوج کا براہ دریا روانہ کرنا - جنرل کا زبیر پاشا کی تقرری کے لیے بجاے اپنے تار دینا - برٹش گورنمنٹ کیطرف سے اس بارہ مین معترض ہونا - ناکامیابی اوس جماعت مسلح کے جو نیل ابیض پر رہنے والے قومون مین بھیجے گئے تھے - گارڈن کے پہلے لڑائی باغیون سے - حلفا کی فوج کا چھوڑانا - گارڈن کی فوج کا حلفا سے فرار کرنا - دو نمکحرام پاشاؤنکا سزایاب ہونا - گارڈن کا مہدی کو سلطان سنار دار فور کرنا - مہدی کا انکار اور گارڈن سے مسلمان ہونیکے استدعا - قومون کا خارطوم کے مقابل مین طلب ہونا - خفیف جنگ باغیون سے - تخمینہ اپنے حملہ آور ونکا جو گارڈن نے کیا تھا - خارطوم کا محاصرہ -

ہکس پاشا کی فوج کی بربادی سے قاہرہ مین فوراً ملکی نتایج نمایان ہونے لگی اور اوس فوج کی شکست کے بعد ہی اکثر چھوٹی چھوٹی کپتین افواج مصری کو سواکم کے قرب وجوار مین ہوئین - مسٹر ایلون بیرنگ نے جو برٹش گورنمنٹ کیطرف سے مصر مین تھی اپنے گورنمنٹ کو اس امر سے مطلع کیا کہ بلحاظ اوس تعداد فوج کے جو سردست کام مین لاے جاسکتے ہے گورنمنٹ مصر کو ملک سوڈان مین قبضہ کرنا کسیطرح ممکن نہین معلوم ہوتا اور اس امر کا بھی اونہون نے اشارہ کیا کہ فوجین مختلف حصون سے اوس ملک کے واپس کر لیجائین چنانچہ اس حالت مین خارطوم کو بھی چھوڑکر مصر مین فوجون کا چلاآنا ضرور ہو جائے گا - شریف پاشا وزیر اعظم مصر نے بغرض حفاظت مصر کے چاہا کہ دریاے نیل پر خارطوم تک قبضہ رکھین اور بحر احمر کے کنارہ سے مشرقی سوڈان کا حصہ گورنمنٹ روم کے انتظام مین سپرد کردین برٹش گورنمنٹ نے کسیقدر رضامندی اپنی اس تجویز کے نسبت ظاہر کی اور اسباب کو علانیہ طور سے کہہ دیا کہ گورنمنٹ مصر مین بغاوت کے رفع کرنے کے قوت نہین ہے لہذا مناسب ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سوڈان سے کل فوجین واپس کر لیجائین چنانچہ اس ہدایت نے جو مثل حکم کے تھی قاہرہ مین بہت کچھ جوش پیدا کردیا اور بجاے اسکے کہ شریف پاشا ایک آلہ اپنی

کاررروائی کے نفاذ کا ہو خود ہے عہدہ وزارت سے مستعفی ہوگیا اور نوبار پاشا بجاے اوسکے وزیر اعظم مقرر ہوا - جس زمانہ مین سوڈان خالی کرنے کا حکم ہوا تہا اوسوقت وس مقامات مستحکم و متحصن افواج مصری کی قبضہ مین تھے - منجملہ اونکے الفشیر دارالحکومت دارفور جو کسیر مغرب مین واقع ہے ان مقامات سے مستثنی تہا اس لئے کہ اسکے کل اضلاع مین خارطوم تک بغاوت پھیل رہی تھی - بقیہ ملکون مین جیسے کسالا اور عادل اور فشودا اور سنار کی مختلف مقامات جو نیل ابیض کے بالا تر واقع تھی اور ان شاداب حصہ ہاے ملک پر جو دونو طرف درمیان دریاے نیل کے تھے حکومت گورنمنٹ مصر کے بدستور قایم تھے - لیکن انمین سے زیادہ تر ضروری مقامات بربر اور دنگولا اور خارطوم اور سین کاٹ وطوقار تھے اور بیلی گارڈ ان مقامات آخر الذکر کے جہان سرکاری فوجین تھین - مصری وزیر جنگ نے معاملہ ترک سوڈان کے متعلق ایک نقشہ تیار کیا تہا جسمین یہہ بات دیکہائی تہی کہ ممالک سوڈان مین درمیان دنگولا اور گونڈوکورو کے ... ۲۱ مصری سپاہی اور ۳۰ توپین ہین اور جسقدر اسباب و آلات حرب کسالا سے خارطوم تک مجتمع ہین اونکی بار برداری اور لانے کے لئے چار ہزار اونٹ درکار ہون گے - اور جس حالت مین کہ سرحد ابی سینیا سے بھی سامان جنگ واپس کر لیا جاے گا تو چہہ ہزار اونٹون کی ضرورت ہوگی وزیر مذکور نے اوس رپورٹ مین یہہ امر بھی تحریر کیا تہا کہ فوج کی روانگی بربر سے وادی حلفا تک ریگستان کے راہ سے بقاعدہ طبعی غیر ممکن ہے لہذا اسفر مصر براہ دریا کے ہونا چاہیے چنانچہ یہہ راہ تین مہینہ مین ... ۱۰ کشتیون کے ذریعہ سے طے ہوگی اسی زمانہ مین ایک کمیٹی تاجرون کی اسکندریہ مین منعقد ہوئی تھی جسمین یہہ تذکرہ ہوا تہا کہ بالفعل مختلف ممالک سوڈان مین پندرہ ہزار عیسائی اور چالیس ہزار مصری ہین اور قریب ایک ہزار کی تجارتی مکان انگریزی تاجرون کے تین اور تین ہزار مکان مصریون کے ہین اشیاء تجارتی جو باہر سے آئے ہین یا روانگی کو ہین اونکی قیمت تخمینی ایک کروڑ تین ۳ لاکھ پونڈ سالانہ کی گئی تہی - یہہ بات بھی اس کمیٹی مین بیان کی گئی تھی کہ سوڈان شمات ہمیشہ سے کم مین اور بغیر ایک ملین اسٹرلنگ خرچ کئے جاے نہین ہو سکتا - جسقدر فوجین بیلی گارڈ مین محصور تہین فریادین اونکے انگلینڈ تک پہونچین اور وہان لوگون کو اونکے اوپر بیکسی پر عام ہمدردی کا خیال پیدا ہوا - سر ایولن بیرنگ نے برٹش گورنمنٹ کو مطلع کیا کہ یہہ امر ضروری ہے کہ ایک انگریزی افسر اعلیٰ باختیارات کامل خارطوم کو اس غرض سے روانہ کیا جاے کہ وہ فوجون کو سوڈان سے واپس بھیجے اور حتی الامکان آیندہ کے لئے وہان عمدہ انتظام بقاے حکومت اور ملک کے لئے کرے چنانچہ باعتبار اس تحریر کے گورنمنٹ کو ناگزیر کارروائی کرنے پڑے - جنرل گارڈن اس موقع معقول پر بطلب بادشاہ بلجیم بیت المقدس سے جہان وہ عزلت گزین تہا انگلینڈ مین اس لئے آیا تہا کہ وہان سے وہ ایک خطہ وسیع کا جو کونگو کے دہانہ پر واقع ہے اور انٹرنشنل اسوسیئشن کے حکومت مین آگیا تہا جاکر چارج لے - ارل گرانوائل کو یہہ بات کنایتہً معلوم ہوئے تھے کہ گارڈن نے اپنے خواہش سوڈان جانیکے لئے ظاہر کی ہے - اور علاوہ اسکے ایسی ہی شخص کی ضرورت ہی اوس ملک مین ہے چنانچہ ارل مذکور نے اس امر کے اطلاع سر ایولن بیرنگ کو دے جسکے جواب مین سر ایولن نے تحریر کیا کہ گارڈن سے بہتر آدمی اس کام کے لئے نہین مل سکتا - غرض کہ عین اوسوقت جبکہ گارڈن برسلز کو روانہ ہونے والا تہا کہ وہان پہونچکر ہدایت مختتم متعلق معاملہ کونگو کے حاصل کرے ایک تار اوسے لارڈ ولسلی کا مقام ساوتھمٹن سے بدین مضمون ملا کہ تم فوراً میرے پاس آؤ - گارڈن نے اس تار کی نسبت اپنے ایک خط مین جو کہ اوسنے مس بیو مانٹ مرحومہ ہارنس نامی اپنے ایک دوست کو سمندر سے بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۸۸۴ء تحریر کیا تہا یہہ لکھتا ہے کہ مین اوس وقت ایسی مخمصہ مین تہا کہ مین نے اپنی بہن سے کہا کہ چہارشنبہ تاریخ ۱۶ کو برسلز جاؤنگا اور ولسلی کو یہہ لکھا کہ شنبہ تاریخ ۱۵ کو مین تم سے ملکر برسلز

روانہ ہونگا - مین لنڈن مین ۲ بجے سہ پہر کو پہونچا اور ولسلی کے ساتہہ اونکے دفتر مین ۲ بجے سے پانچ بجے شام تک ٹہرا رہا - اسی اثنا مین ولسلی اور وزیراعظم کے باہم دیگر گفتگو ہوتی رہے مگر کوئی امر طے نہ پایا - لہذا مین نے ولسلی سے کہا کہ اب مین برسی سال جاونگا - مجہسے اور وزیراعظم سے نوبت ملاقات کی ہی نہین آئی - سہ شنبہ کو مین برسی سال گیا اور اوسی روز شب کو وہان پہونچا جمعرات کے سہ پہر کو پہر مجہے ایک تار ولسلی کا بدین مضمون ملا کہ تم فوراً آؤ - مین نے بادشاہ بلجیم سے ملاقات کی اوسنے میرا جانا پسند نہ کیا - برسی سال سے مین آٹھ بجے شب پنجشنبہ کو روانہ ہوا اور چہہ بجے صبح جمعہ کو لنڈن پہونچا اور ۱۲ بجے ولسلی سے ملاقات کی اونہون نے مجہسے کہا کہ ہنوز کوئی امر طے نہین پایا ہے مگر وزیراعظم ساڑہے تین بجے سہ پہر کو آپ سے ملین گے - کوئی شخص اس سے مطلع نہ تہا کہ مین پہر واپس آیا ہون - سہ پہر کو لارڈ ولسلی میرے پاس آئے اور مجہے وزیر کے پاس لے گئے - وہان پہونچکر خود اندر گئے اور وزیراعظم سے بات چیت کرکے واپس آئے اور مجہسے کہا کہ گورنمنٹ ملکہ معظمہ چاہتے ہے کہ آپ یہہ امر خیال کرین کہ گورنمنٹ نے اب یہہ ارادہ مستقل کر لیا ہے کہ سوڈان کو خالی کر دے اور آیندہ کے لیئے وہان کے گورنمنٹ کے ذمہ داری نکرے آپ وہان جاکر اسکا بندوبست کیجئے مین نے اقرار کیا کہ بہت اچہا اوسوقت ولسلی نے مجہسے کہا کہ اندر چلو - مین اندر گیا اور وہان وزرا سے ملاقات کئے - ان لوگون نے مجہسے دریافت کیا کہ ولسلی نے ہمارا حکم آپ پر ظاہر کیا مین نے جواب دیا کہ ہان مجہسے اونہون کہا پہر مین نے پوچہا کہ کیا اب آیندہ کے لئے سوڈان مین انگلش گورنمنٹ کے ذمہ دار نہ ہون گے اور کیا اب لوگ صرف سوڈان بلکل کا ترک نہ چاہتے ہین - وزرا نے جواب دیا کہ ہان ایسا ہی عقدہ ہے - غرضکہ یہہ جلسہ ختم ہوا اور مین کارلیس روانہ ہوا تا خود تا ہم لوگون مین نوبت گفت و شنید کی بہت کم آئی - ڈیوک اور ولسلی میری روانگی کے وقت مجہسے ملنے کو آئے اور لارڈ گران ڈاویل نے میرا شکریہ اس عمدہ طریقہ سے جانے کا ادا کیا گورنمنٹ کی راے اس معاملہ ترک سوڈان مین اور نسبت عدم ذمہ داری آیندہ بقاے گورنمنٹ کے لئے سوڈان بہتن ٹہیک تہی غرض کہ گارڈن کو ابتداے ہدایتین جو مورخہ ۸ ر جنوری فارن آفس (دفتر معاملات ملک غیر) سے ملین تہین صرف انہین امورات کے متعلق رپورٹ کرنے کی ہدایت اوسے ہتی یعنی سوڈان اور یورپین باشندگان خارطوم کے حفاظت کے لیئے مناسب ہون اسیطرح جزایر بحر احمر مین انتظام اور ان پر بقاے حکومت کے تدابیر اور بردہ فروشی کے انسداد کی سبیل جو بوجہہ بغاوت کے جاری ہے اور مصری نوجوان کے واپس کرنے کے وسایل کے باب مین کہ وہ رپورٹ کرے گارڈن نے خود مشن یعنی سفارت یا رسالت کے نام سے اس سفر کو جسمین وہ جارہا تہا نامزد کیا اور یہہ کہتا تہا کہ مین کتے کی دم کاٹنے جاتا ہون مجہے حکم حاصل ہو چکا ہے اور مین ضرور اس کام کو انجام دونگا - ہرچہ باداباد - چیرنگ کراس کے ریلوے اسٹیشن سے جنرل گارڈن مع لفٹنٹ کرنیل[1] اسٹوارٹ کے جو کہ سکرٹری اور افسراعلی اوس جماعت کا تہا سوار ہوا - کہتے ہین کہ لارڈ ولسلی نے گارڈن کے اسباب کا صندوق گاڑی مین لیجا کر رکہا اور لارڈ گران ڈاویل اوسکے لیئے ٹکٹ خرید لائے اور ڈیوک آف کمبرج نے گاڑی کے کیوار کہولنے اور سوار کرایا تہ جنرل گارڈن

[1] کرنیل جان ڈالسڈ اسٹوارٹ ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۶۴ء مین ابتدا اوسکی کمیشن ملا یعنی فوج مین داخل ہوا اور الامنیہ رسالہ حارس مین الیس معتمر رہا ۱۸۸۱ء عیسوی مین لفٹنٹ کرنیل کا عہدہ پایا - ۸۳ ۱۸۸۲ء برس تک اوس ایشیا مینر کو حیک مین نائٹ سفیر انگلشیہ رہا ۱۸۸۳ء مین سوڈان کے حالات کے نسبت رپورٹ کرنیکے لئے منتخب ہو کر خارطوم گیا - اور وہان بعہدہ کیا کہ مفصل رپورٹ متعلق [illegible]

اور اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر سے ہمیشہ دوستانہ تحریر جاری تھی چنانچہ اس وقت بھی جنرل گارڈن نے خدیو کو مسلمانون
کے مذہبی طریقہ سے مبارک باد بھیجی اور افسوس ظاہر کیا کہ مین مجبورانہ اس خدمت پر مامور ہو کر بغیر اسکے کہ آپسے عمدہ مشورہ
اور دعای خیر حاصل کرون جاتا ہون اسلیئے کہ خدیو اوسوقت روم مین تھے جنرل گارڈن نے یہہ بھی تحریر کیا کہ مین اپنے
اندیشون کو جو اس مہم دشوار مین مجھے درپیش ہین مخفی نہین کرتا اور سب سے زیادہ مجھے رنج اس وقت آپ سے دست
قوی بازو اور صادق اور صافی دل کے عدم موجودگی کا ہے - مین جاتا ہون اس لیئے کہ مین ایک سپاہی ہون
جسکی خلقت مین تابعداری ہے جنرل گارڈن کے جواب مین خدیو نے تار کے وسیلہ سے اپنے تمامی دلی اوسکی
کامیابی مین اس امید کے ساتھہ ظاہر کی کہ آپکے تیزی اور دلاوری اس امر کے باعث ہونگی کہ تمام مشکلات پر آپ
غالب آین - ۲۵ جنوری کو جنرل گارڈن قاہرہ مین پہونچا وہان اوسے سر الیون بیرنگ سے اور بہی بہت سے
ہدایتین حاصل ہوئین اور اُن ہدایتون کے ذریعہ سے وہ خدمات جو محض رپورٹ کرنے اور اطلاعدہی کے متعلق تہی
تبدیل ہوکر گارڈن کو واقعی طور سے سوڈان کے خالی کر دینے کا اختیار دیا گیا اور علاوہ اسکے محمد علی کی زمانہ مین جو
چہوٹی چہوٹی سلطنتین کہ زیر حکومت مصر آگئی تہین اونکی حکومت قایم رکہنے کا مختار کر دیا گیا - یہہ خاص تجویز گارڈن
ہی کی تہی جس سے یہہ مقصود تہا کہ یہہ چہوٹی چہوٹی سلطنتین بہی متفق کر لیجائین - اور گارڈن قطعی طور سے مجاز کر دیا
گیا تہا کہ مصری نوجون کو جس مدت تک مناسب سمجہے سوڈان مین اس غرض سے رکہے کہ ملک کے خالی کرنے اور حتی الوسع
جان و مال کی محافظت مین اوسے مدد ملے سر الیون بیرنگ کیطرف سے گارڈن کو یہہ امر بہی متیقن کرا یا گیا تہا کہ ہر قسم
کی مدد خواہ از طرف برٹش گورنمنٹ یا مصر کے جو ضروری ہوگی اوسمین کسیطرح دریغ نہوگا قاہرہ مین پہونچنے کے دوسری
صبح کو گارڈن اور توفیق پاشا خدیو مصر سے نہایت گرم جوشی کے ساتھہ ملاقات ہوی اور ممالک سوڈان کے گورنر جنرلی
کا فرمان بہی میلا - اس فرمان کی ذریعہ سے جنرل گارڈن کو اختیار دیا گیا کہ وہ مختلف ممالک سوڈان کو خالی کر دے
اور افواج مصری کو مع افسران ملکی اور اون باشندون کے جو مصر کو آنا چاہتے ہون واپس بہیجدے - اور بعد خالی کر دینے
ملک کے بشرط امکان جنرل مذکور کو ہدایت کی گئی تہی کہ وہ ایسا بندوبست مناسب کرے جس سے سوڈان کے مختلف
صوبون مین ایک حکومت باقاعدہ قایم ہو جاے - ۲۷ جنوری کو جنرل گارڈن خارطوم کو بحیثیت اعلی کمشنر برٹش گورنمنٹ
کے اور خدیو مصر کیطرف سے گورنر جنرل سوڈان مقرر ہوکر روانہ ہوا - جنرل کے ہمراہ لفٹنٹ کرنیل اسٹوارٹ اور ابراہیم
پاشا اور عبدالشکور نامی ایک نوجوان جو کہ وارث سلطان دارفور کا تہا اور جسے خدیو مصر نے تا امکان ملک موروثی
اوسکا عطا کر دیا روانہ ہوئے - سواکن اور بربر کی سڑکین بند تہین لہذا یہہ لوگ اسوان کی راہ سے خارطوم کو
روانہ ہوئے - اسوان سے گارڈن نے خارطوم مین تار دیا کہ تم لوگ مرد ہو نہ کہ عورتین ترسان و خایف نہو مین
آرہا ہون - اور قاہرہ کو یہہ خبر پہنچی کہ وہ نوجوان (یعنی عبدالشکور) جو میرے ہمراہ بحیثیت سلطان دارفور کے آیا تہا

تجارت و صنعت کی ختم کر چکا چند مہینہ تک اور بہی ٹہر کر برابر اطلاع فوجی کارئیون کی جو سوڈان مین ہوتین دیتا رہا - اپریل ۱۸۸۳ء مین بعد ختم کام کل قونسل رزاہی اور منیر گورنمنٹ مصر کی
طرف سے نہایت ہی پسندیدگی اور رضامندی اوسکے اون خدمات کے انجام دہی پر ظاہر کی جو کہ ایسی دشواریون کے حالت مین اوسنے انجام دی تہی چہ اُن تحریرون کی جو
اسٹوارٹ کو سوڈان مین حاصل ہوا تہا جنرل گارڈن نے اوسے اپنا سیکرٹری کرنے کے لیئے منتخب کیا تھا ؞

وقت روانگی قاہرہ سے اب تک بوجہ شراب خواری کی بالکل ناقابل ہوگیا اور کسی طرح لایق اسکے نہین کہ اپنی حکومت
کے ذمہ داریون کو بخوبی سنبہال سکے - بعد اسکے یہہ بہی معلوم ہوا کہ ایک غلط شخص بہیجا گیا تہا یعنے بجاے اوس شخص کے
جو واقعی مستحق ریاست تہا اور جسکی عمر ۲۲ سال کی تہی اور جسکی صرف دو بی بیان تہین ایک دوسرا شخص جسکی عمر ۴۰
سال کی اور جسکی چالیس بی بیان تہین گارڈن کے ہمراہ کر دیا گیا تہا - فی الحقیقت اسطرح کی غلطی ایک ایسی گورنمنٹ
کے لیئے جو علایق کے نزدیک صلح پسند شمار کیجاتی ہے نہایت ہی بدنما تہی - ۲ر فروری کو کراسکو مین پہونچکر گارڈن
اور اسٹوارٹ نے دریاے نیل کی ترائی کو چہوڑکر نوبیا کی ریگستان سے ۲۴۰ میل راہ طے کرکے ابو حمد مین
پہونچے ایک سپاہی بہی انکی محافظت کے لیئے ساتہہ نہ تہا اور سفر ایسا خطرناک تہا جسمین بڑے بڑے سپاہیون کا زہرہ
آب ہوتا تہا اثناء راہ مین بربر پہونچنے تک کو صحیح خبر ان لوگون کو نہ ملی - جس نفع کا جواس گارڈن کو پیدا ہوا تہا
وہ عظیم تہا اور تمام ملک کے لوگون کی توجہ گارڈن کے صورت پر تہی - جنرل ایک تیز رفتار سانڈنی پر سوار ریگستان
کی راہ گئے جہان پانی نایاب تہا اور راستہ مہلک دشمنون سے بہرا ہوا تہا اس قصد سے چلا جا رہا تہا کہ خارطوم کی فوج
محصورہ کو چہوڑا آئی - اتفاق حسنہ سے درمیان کراسکو اور بربر کی گارڈن اور ایک یوروپین سے باہم ملاقات ہوئی یہ شخص
آخر الذکر کا باندرآف نام تہا اور خارطوم کیطرف سے آرہا تہا یہہ شخص جرمن کا رہنے والا اور علم طبیعات کا عالم تہا اور
چند عرصہ سے ملک [illegible] مین اس لیئے رہ گیا تہا کہ اس مقام مین رہکر ایک عمدہ رسالہ علمی فراہم اور تحریر کرے - یہہ شخص
جنوری کے مہینہ مین خارطوم آیا تہا اور مسٹر پاور* سفیر انگریزی کے مشورہ سے قبل اسکے کہ راہ آمد و رفت کے مسدود ہوجاوے
کو روانہ ہوا تہا - چنانچہ باندرآف کے بیان سے معلوم ہوا کہ اوسوقت خارطوم مین یوروپین کرنیل ڈی کویٹ لوگن اور
مسٹر پاور اور ہرمنس† سفیر اسٹریا تہی اور باعتبار ان لوگون کے قول کے باندرآف کہتا ہے کہ شہر مین کل شصت ہزار
باشندے تہے - کرنیل ڈی کویٹ لوگن نے حتی الامکان شہر کے حصار بندی کرتے ہی لیکن توپین جو حصار پر تہین وہ
اچہی اور لایق تعریف نہ تہین - اس لیئے کہ عمدہ عمدہ توپین ہکس پاشا اپنے برگشتہ بخت فوج کے ساتہ لڑائی مین لیگئے جا چکا
تہا - باندرآف کہتا ہے کہ کرنیل ڈی کویٹ لوگن نے آبدیدہ ہوکر مجہسے کہا تہا کہ کوئی امید مہدی کے روک کی نہین
اس لیئے کہ وہ اس وقت تمامی ملک سوڈان کا مالک ہو رہا ہے اور بجز اسکے اور کوئی راے کرنیل مذکور کی نہ تہی کہ ایک
مضبوط انگریزی فوج اس ملک کے دوبارہ فتح کرنے کے لیئے آئے یہہ امید بہی کرنیل کو تہی کہ نہایت جلد سرکاری فوج
بہ سرکردگی بیکر پاشا آنے والی ہے - الغرض کرنیل ڈی کویٹ لوگن کی جملہ تمام باتون سے وہ دوراندیشیان تیز
رفتار معلوم ہوتے تہین اور اوسکا یہہ خیال تہا کہ اگر ایک مدت تک خارطوم زیر محاصرہ رہا تو تمام لوگ فاقہ کشی کرنے
لگین گے اور گو کیسی ہی استحکام وہ مضبوطی کیون نہو مگر فوج کے ذریعہ سے اوسپر قبضہ قایم نہ رہے گا - رسد کی قسم سے

* مسٹر پاور مسٹر اوڈنون کے ساتہہ سوڈان مین ایک اخبار پکٹوریل ورالڈ کیطرف سے خاص تصویر کشی کے لیئے آیا تہا کہ وہان سے ہکس پاشا کی فوج کے
ساتہہ کردفان جاوے جب ہکس کی فوج ڈویم مین پہونچی تو وہان یہہ سخت بیمار ہوگیا اور دریاے نیل کی راہ سے خارطوم کو لوٹا دیا گیا چنانچہ بعد صحت کے یہہ خارطوم
ہی مین رہا اور اخبار لنڈن ٹائمس کے کارسپانڈنٹی کرتا رہا - اور بعد اسکے سر ایولن بیرنگ کے استدعا پر عہدہ سفارت انگریزی خارطوم
کے قبول کی -

فارطوم مین زیادہ تر دہورا یعنی جوار ہتی جو چہ چہینہ تک صرف کے قابل ہے بعد اسکے ختم ہو جاتی ہے - بانڈر آف کا یہہ خیال تہا
کہ اگر اونپر قابو دشمنون کا ہوگا تو وہ لوگ تمام مصری سپاہیون کو قتل کر ڈالین گی اسی وجہہ اوسکے راستے مین مصری سپاہی
اب تک بوجہہ خوف قتل متفرق نہین ہوئی ہین - بظاہر تمام لوگ مہدی کے طرفدار معلوم ہوتے ہتے - اور عربی تاجرون
کے ہمدردی ہی اور باستقلال مہدی کے ساتہہ ہتے - فارطوم ہر طرف افسردگی اور گھٹا کی چہائی ہوئی ہتے مگر
باشندے کامل طور سے آسودہ ہتے - غرضکہ نہایت ہی اخلاص و گرم جوشی کے ساتہہ یہہ دونو یعنی بانڈر آف
اور گارڈن بلا کسی امید کے ایک صحراے ویران مین اور قبل اسکے کہ ایک دوسرے سے واقف ہو میلی چہہ سال قبل
اسکے بونڈر آف جنرل گارڈن کے ماتحتی مین کبہی ابعض برس رہ چکا تہا اور جنرل یعنی اپنے آقاے قدیم کے اکثر افعال کریمانہ اور مہربانی
حد غایت کا دل سے مشکور رہتا - بونڈر اف نے اپنے ملاقات کی تفصیل جو گارڈن سے اوس وقت ہوئی اسطرح کی ہے اور
جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ آخری ملاقات ان دونون کی ہتی - کہ مین آخر جنوری مین بہمراہی اپنے راہ نما اور
ملازم کے بربر سے براہ صحرا روانہ ہوا چوہتی منزل مین سہ پہر کو مجہے ایک غبار مثل ابر کے آسمان تک بلند نظر
آیا پہر دفعتہ مین نے دیکہا کہ چند سوار غیر معمولی رفتار سے مثل میرے سفر سے خستہ میرے طرف چلے آرہے ہین
اور سردار اونکا آگے آگے فکرمند اور مسلح فوجی پوشاک مین اور فوجی لمبا کوٹ سرخ پتلون اور سرخ ترکی ٹوپی پہنے
ہوئے آتا ہے - جنرل گارڈن نے میرا نام لے کر کہا کہ ہم تو قاہرہ مین خیال کرتے ہتے کہ تم مر گئے ہوگے اور خداوند عالم
سے ہمیشہ یہہ دعا ہتی کہ وہ تمکو اور ڈاکٹر جنکر کو صحیح و سلامت رکہے - مین اپنے گہوڑے سے اوترکر اوسکے اونٹ کے پاس گیا جنرل
نے نہایت ہی محبت کے ساتہہ مجہسے ہاتہہ ملایا - مین گارڈن کو دیکہہ کر سخت متحیر ہوا اس لیے کہ فارطوم یا بربر مین
اوس کے آنے کی کچہہ خبر نہ ہتی اور دفعتہ یون اوسے دیکہہ کر مین نے خیال کیا کہ اسی ایسی حالت مین خداوند عالم نے بہیجا
ہے - غرض کہ گارڈن نے مجہہ سے دریافت کیا کہ تم یہان کیسے آئی اور فارطوم کو کیون چہوڑدیا مین نے جواب دیا
کہ مین وہان سے جانے سے بہت خوش ہون پہر گارڈن نے پوچہا کہ کیون ہر شخص وہان سے چلا جاتا ہے اور
کیا تم کچہہ وہان سے خوف کرتے ہو مین نے جواب دیا کہ مجہے کچہہ خوف نہین ہے مین اپنا کام ختم کر چکا ہون اور اب
مین واپس آرہا ہون اسپر گارڈن نے پہر پوچہا کہ وہان کی کیا حالات ہین مین نے بیان کیا کہ وہان جملہ امور مین
ابتری پہیل رہی ہے اور کوئی شخص نہین جانتا کہ کون گورنمنٹ کا خیر خواہ اور کون بدخواہ ہے پہر گارڈن نے پوچہا
کہ کیا وہان کی لوگ خوف زدہ ہو رہے ہین مین نے عرض کیا کہ حضور وہان لوگون کے خوف زدہ ہونے کی
بہتیری وجوہ ہین پہر گارڈن نے سوال کیا کہ کیا مہدی ایسا ہی قوی ہے جیسا کہ لوگ اوسی مشہور کرتے ہین الحاصل
گارڈن نے ان باتون کو مستقل انداز اور طریقے سے پوچہا جس سے اوسکی بشاشت اور اسکا پورا اطمینان ظاہر ہوتا تہا
مین نے مہدی کی نسبت عرض کیا کہ حضور مہدی ایسا ہی قوی ہے کہ کوئی اوس سے زیادہ قوی آپ کے خیال مین نہ ہوگا
اسپر گارڈن نے کہا کہ ہم اوسے دیکہہ لین گے اور اوسکا انتظام معقول کر دین گے مین نے عرض کیا کہ خدا آپ کی مدد
کرے پہر گارڈن نے پوچہا کہ کوئٹلین کا کیا حال ہے مین نے جواب دیا کہ وہ بخیریت ہے - پہر اوسنے پوچہا کہ دارفور
مین سلاٹن بے کی کیا کیفیت ہے مین نے عرض کیا کہ مجہے اوسکا کچہہ حال معلوم نہین اس لیے کہ دارفور سے راہ آمد و رفت
کی مسدود ہے بعد اسکے گارڈن نے دریافت کیا کہ کردفان مین کسقدر سرکاری فوج ہوگی مین نے عرض کیا کہ

حضور والا تو یہ شملے نہایت ہی نازک حالت مین ہی اور اوسکے پاس سامان جنگ بالکل نہین گارڈن نے پہر مجہسے
کہا کہ جب تم قاہرہ مین پہونچو تو ڈاکٹر جنکیر سفیر روس سے میرا سلام کہنا اور یہہ بہی کہدینا کہ آپ اپنے ہم وطنون کیلئے
کچہہ بہی اندیشہ نکرین اس لئے کہ خرطوم کا کل ملک محفوظ ہے غرضکہ یہہ باتین جنرل گارڈن نے نہایت ہی اطمینان کے
ساتہہ کین اور مجہسے پوچہا کہ کیا تم پہر واپس آؤگے مین نے جواب دیا کہ مین ایسی ہی امید کرتا ہون مگر بالفعل میرا قصد تین
کیا آپکی خواہش ہے کہ مین جلد واپس آؤن اسپر گارڈن نے کہا کہ اگر تم جلد نہ آؤگے تو مجہکو نہ پاؤگے اس لئے کہ
مین پانچ ہفتہ سے زیادہ یہان نہ ٹہرونگا - بعد اسکے گارڈن نے مجہسے ہاتہہ ملاکر پوچہا کہ تم کو کسی چیز کی ضرورت ہے
مین نے عرض کیا کہ کچہہ نہین چاہیئے چنانچہ یہی سوال اوسنے مکرر بکمال مہربانی مجہسے کیا بعد ازان کرنیل اسٹوارٹ اور ابراہیم پاشا
سے جو اوسکے پیچہے اونٹون پر سوار تہے اور خاکی رنگ کا لباس پہنے تہے مجہسے ملاقات کرائی اوسکے بعد مع اپنے ہمراہیون
کے رخصت ہوا چنانچہ وہ جماعت جسمین مرتب دس آدمیون کے تہے اوسی گرم رفتاری کے ساتہہ جیسا کہ پندرہ یا بیس
منٹ پہلے مین نے اونکو آتے ہوئے اپنی طرف دیکہا تہا قطع راہ مین مصروف ہوئے ہر شخص اس جماعت کا ایک چہوٹا سا
مشکیزہ اور کچہہ چیزین کہانے کی اور ایک قالین آرام کرنے کے لئے اپنے پاس رکہتا تہا صبح اونکو بیامین یونڈناف اور گارڈن کے ملنے
سے چند ساعت بعد ہی ہکس پاشا کی فوج کو ٹرن کی ٹاٹ مین شکست ہو چکی تہی اور قبل اسکے کہ گارڈن بربر مین پہونچے توفیق پاشا
سے ہکاڈے کی بدنصیب فوج محصور باہر نکل کر لڑی اور قتل ہو چکی تہی ۹ فروری کو گارڈن بربر مین پہونچا وہان نہایت ہی خوشی اور
گرمجوشی کے ساتہہ اوسکا استقبال ہوا جسطرح کسی بڑے بزرگ یا نجات دہندہ کا استقبال ہوتا ہی - یہان پہونچکر گارڈن نے قاہرہ کو تار دیا
کہ خرطوم سے مین یہان آیا ہون تمام ملک مین جو اس پاس ہے امن کی حالت پیدا ہو رہی ہے اور مجہے امید قوی ہے کہ بالآخر

سوڈانی مقام سواکن مین فوج محمدیہ و سنکاف کی خبر جدید اخبارات مین پہونچی ہی

قلعہ خارطوم

مین اپنے مقصد مین کامیابی حاصل کرون - لوگ ہر چہار طرف سے جوق جوق گارڈن سے ملاقات کو چلے آتے تھے اور دو نو طرف دریائے نیل کے
باشندون کے شیوخ سے گارڈن نے شاہانہ طور اور طریقہ سے ملاقات کی - بربر سے روانہ ہونے کے پہلے گارڈن نے حسین بی کو مستقل
خلیفہ وہان کا مقرر کیا اور مصری عہدہ دارن کو وہان کے موقوف کرکے بجاے اونکے وہین کے معززین کو انکے عہدون پر مامور کیا
اسکے بعد خارطوم مین یہہ تار دیا کہ حسین پاشا جس سے عام لوگ ناراض ہین عہدہ صاحب گورنری سے معزول کیا جانے اور
بجاے اوسکے کرنیل ڈی کوئنٹ لوگن جسے گارڈن نے بعد ازان پاشا کا لقب عطا کیا مقرر کیا جاے علاوہ اسکے ایک
اشتہار مشتمل بہ مضامین ذیل خارطوم مین اس ہدایت کے ساتھہ بھیجا کہ ایک روز قبل میرے پہونچنے کے مضمون اسکا تمام شہر مین
مشتہر و منادی کردیا جاے ٭

اشتہار

تمام باشندگان خارطوم کو

ہمارا مقصد خاص اور غرض تملوگون کے آسایش اور امن سے ہے - مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ بوجہ انسداد بردہ فروشی
کے جو تم لوگون مین رائج ہے رنجیدہ ہو اور جو سخت احکام گورنمنٹ کے طرف سے اوس کی انسداد کے لئے نافذ ہوئے
ہین اور سزائین اون لوگون کے جو بردہ فروشی مین شریک ہون مقرر ہوئے ہین اور مکرر تاکید گورنمنٹ کے انسداد

بردہ فروشی مین اور اونکے سزائین جو اوس سے تعلق رکہتے ہون اور یہہ احکام سزا متعلق بردہ فروشی جو قوانین اور
احکامات گورنمنٹ مین مندرج ہوکر تم لوگون کے پاس بہیجے گئے ہین اونسے تم لوگ بخوبی واقف ہو - لیکن واضح
ہو کہ آپ سے کوئی شخص تمہارے اس کام مین دست اندازی نہ کریگا - بلکہ ہر شخص ایک ایک غلام بطور خدمتگار
کے اپنے پاس اب سے رکہے نہ کوئی شخص اس بارہ مین اوسکی مزاحمت نکریگا - جو چاہے اپنی خواہش کے مطابق ہر شخص کرے
اور ہم نے مطابق اسی کے احکام صادر کئے ہین - میری ہمدردی تم لوگون کے ساتہہ ہمیشہ قایم رہے +

دستخط گارڈن* پاشا

اسکے علاوہ جنرل گارڈن نے ایک دوسرا اشتہار متعلق آزادی سوڈان کے جاری کیا اور نصف محصول بہی معاف کردیا اور بالعموم
لوگون کے قصورات بخش دئے اور اوسی اشتہار کے ذریعہ سے مہدی کو سلطان دار فور مقرر کیا - ۱۳ فروری کو گارڈن بربر سے روانہ ہوا
اور پانچ روز کے بعد خارطوم مین پہونچا عجب طرح کے تعجب خیز خوشی کا اظہار وہان کے لوگون نے جنرل گارڈن کے استقبال مین کیا
فوج جوق جوق آتے تہے اور اوسکے ہاتہہ اور پاؤن کے بوسے لیتے تہے اور ہر شخص اوسی سلطان سوڈان کہتا تہا - ابتدا جنرل
گارڈن نے ایک مختصر اسپیچ دی جسے تقریر لوگون نے نہایت ہی مسرت کے ساتہہ سنے جسکا یہہ مضمون تہا کہ مین بلا کسی فوج اور سپاہ
کے آیا ہون مگر میری ساتہہ خداوند عالم ہے میرے آنے کا یہہ مقصود ہے کہ سوڈان کے تمام خرابیون کو رفع کرون مین بجز انصاف
کے اور کسی ہتیار سے کام نہ لونگا اور اب اس ملک مین کوئی باشی بزوق نہ رہے گا فی الحقیقت صرف جنرل گارڈن کے آمد کی
خبر اس امر کے لیئے کافی ہوئے کہ تمام لوگون کی حالتین یہان تک بدل گئین کہ اوس خبر کے مشتہر ہونے کے بعد پہر شہر مین کوئی خطرہ مخالفت
کا باقی نہ رہا - گارڈن کے ابتدائی انتظام نے جو بالعموم قابل پسند تہا تمام لوگون کو خارطوم مین متعجب کردیا - اوسنے فوراً تمام عہدہ داران
کو اپنے روبرو اس غرض سے طلب کیا کہ وہ لوگ تبدیلی خاص پر جو گارڈن کو مد نظر تہی تیار رہین بعد اسکے جنرل مذکور نے ایک دربار عام
مکان مدیر یعنی دار الحکومت مین کیا جسمین تمام باشندگان شہر حتی کہ غربا و عرب تک عموماً دربار مین شریک ہوئے اور مقام دربار سے
محل شاہی تک ہزارون آدمی کشمکش کے ساتہہ لپٹ بڑہ کر جنرل کے ہاتہہ اور پاؤن چومتے تہے اور کہتے تہے کہ تم باپ اور پناہ ہو
اس ملک سوڈان کے ہو مستر پاور لکہتے ہین کہ عورتین بہی اوسکے پاؤن کو اوٹہا کر چومنے کے لیئے اپنے طرف مکرر کہینچتی تہین
جنرل گارڈن اور کرنیل اسٹوارٹ نے فوراً سے چند دفاتر محل شاہی مین جاری کئے اور بالعموم لوگون کو آنے کی اجازت دی
اور اونکے استغاثون کی سماعت بغور شروع کی اور سرکاری کتابین جنمین ایک مدت کا بقایا محصول ذمہ رعایا کے بہ جبر و تعدی تشخیص ہوکر
مندرج تہا عام طور سے محل شاہی کے روبرو جلوادین اور قمچیان یا دیگر آلات جن سے مجرمون کو سزائین دیجاتی تہین وہ بہی آگ کے
ڈہیر مین ڈالکر جلا دی گئین ۲۳ مہر کو جنرل گارڈن نے ایک کونسل یعنی مجلس مشورتی قایم کی جسمین تمام معززین عرب شریک ہوتے تہے

+ - جنرل گارڈن کے اس اشتہار متعلقہ بردہ فروشی پر اوس وقت بڑی نکتہ چینیان ہوئین - چنانچہ جنرل گارڈن سے جو کچہہ اس بارہ مین دریافت کیا گیا اور جو جواب اوسنے دیا حسب ذیل درج ہوتا ہے
مین تو کہتا ہون کہ تم کیا جواب سوڈان کے لوگون کا دیتے اگر وہ پوچہتے کہ آیا برٹش گورنمنٹ بموجب شرائط معاہدہ پابند نہ رہے گی کہ ۱۸۸۹ء تک کل لونڈی اور غلام آزاد کردیے جاوین
مین یہہ جواب پاکر بموجب شرائط معاہدہ عملدرآمد نہ ہوگا اور جہان تک مجہسے تعلق ہے مین لونڈی اور غلام رکہنے مین کبہی مداخلت نکرونگا اور مین یہہ بہی تم سے پوچہتا ہون کہ اگر تمہاری
رائے پر بہی خطرہ واپسی فوج اور خارطوم وغیرہ کے لئے خیال کیا جاتا تو مجہکو یہہ مناسب تہا کہ اون لوگون سے اس امر کو ظاہر کرنا جو وہ نہین خود معلوم تہا یعنی سوڈان کے علیحدگی مقرر ہونے کے بعد تمام عہد
نامجات کو کالعدم کردی گئی [illegible] جو ہوا اسکے مین ہمیشہ لونڈی اور غلام کو آزاد کر [illegible] بلا معاوضہ مالکین کی علاوہ حبشی کے جو فقط رعیت جاری ہی اونکو بطور [illegible] گارڈن [illegible]

* — ایک قسم کی کوڑی کا نام ہے جو تسمے کا ہوتا ہے +

بعد اسکے شفاخانہ اور اسلحہ خانہ کو دیکھا اور بہمراہی کرنیل اسٹوارٹ اور کوئیٹ لوگن پاشا اور مسٹر پاور سفیر انگریزی کے جیلخانہ کا ملاحظہ کیا اور اونسی
کا ایک خطرناک مکان پایا جسمین دو سو ضعیف بدحال زنجیرون مین جکڑے پڑے تھے ان مین ہر عمر کے لوگ یعنی لڑکے اور بوڑھے تھے بعض
ایسے لوگ بھی تھے جنکے مقدمہ مین ہنوز نوبت تحقیقات کی بھی نہ آئی تھی بعض کے قصور ثابت ہو چکے تھے لیکن سہواً چند مہینے سے قید خانے
ہی پڑے رہ گئے تھے۔ بعض بوجہ اشتباہ کے گرفتار ہوکر تین برس سے زیادہ گذر گئے تھے کہ حراست ہی مین تھے۔ اکثر اسیران جنگ تھے
اور انمین ایک ایسی عورت بھی جو پندرہ سال سے جیلخانہ مین بعلت کسی جرم کے جسکی وہ لڑکپن مین مرتکب ہوئے محبوس تھے۔ گارڈن
نے فوراً ان ظالمانہ کاروائیون کا انسداد شروع کیا۔ جملہ قیدیون کے لئے حکم دیا کہ ہر ایک کا ایک اظہار مختصر طور سے لکھہ لیا جائے
اور اگر قرین مصلحت ہو تو وہ لوگ رہا کر دئے جائین چنانچہ سر شام تک صدہا بیچارے قیدیون کی بیڑیان کٹ گئین۔ دوسرے روز
پھر کرنیل اسٹوارٹ نے اسطرح کے عمدہ کام شروع کئے۔ رات کو تمام شہر چراغان کیا گیا اور بازارون مین ہر چہار طرف رنگین کپڑون سے اور
رنگین لیمپ لگا لگا کر آرایش کی گئی مکانات لوگون کی نہایت تکلف سے
سجائے گئے اور حبشیون کے محلہ مین عمدہ عمدہ آتشبازیان چھوٹین
اور نصف شب تک وہ لوگ خوشیان منایا کئے۔ مسٹر پاور
اپنے تار برقی مین تحریر کرتے ہین کہ تمام لوگ گارڈن کے گرویدہ ہو رہے ہین
گارڈن کے یہہ نیت ہے کہ فوج محصور کو بچائے اور سوڈان کو ہمیشہ
کے لئے ترک کر دے جیسا کہ باعتبار ضرورت موجودہ کی اوسکا یہہ سوڈانیون
کے ہاتھہ مین چھوڑ ہی دینا مناسب ہے۔ گارڈن نے بشمول دیگر
اصلاحات اور رفاہ عام کے رسم بخشش یعنے انعام کی تحصیل بھی بند کر دی
یہہ چھوٹے چھوٹے ملازم اون لوگون سے انعام وصول کرتے تھے جو اندر
شہر کے ایک دروازہ شہرپناہ سے جو اوس وقت تک کھلا تھا داخل ہوتے
تھے۔ علاوہ اسکے گارڈن نے دو دروازے شہرپناہ کے اور کھلوا دئے
تاکہ علی العموم اور بہ آسانی لوگ شہر مین داخل ہون۔ بازار
کے اکثر ٹکس موقوف کر دئے متعدد صندوقین ہر جگہہ رکھوا دین کہ جو چاہے
کسی شخص کے شکایت یا دوسری کسی ضرورت کے لئے درخواستین اونمین
چھوڑ دے اور خود آ ہی اوس افسر کے جسکی کوئی شکایت

کرنیل ڈی کوئیٹ لوگن

سی بھی میری رائے کے پابند ہوتے تھے جبکہ اوسنے مبلغ دو کرور بدیہہ جزائر مغربی کی لونڈی اور غلامون کے آزاد کرنے کے لئے بطور عطیہ کے منظور کیا تھا۔ علاوہ برین مین یہہ کہتا ہون کہ
تم مصر مین شرائط عہدنامہ ۱۸۷۷ء کی تعمیل نہ کر سکے جس کی رو سے کہ ۱۸۸۹ء مین کل لونڈی اور غلام آزاد ہو جانے چاہئے اگر مین بردہ گیری کی اجازت دیتا تو بلا شبہہ لائق شکایت کے ہوتا مین نے جو کچھہ کیا ہے وہ
متعلق لونڈی اور غلام رکھنے کے تھا۔ اور بردہ گیری کے نسبت تم یقین کرو کہ مین اوسے بھولا نہین ہون اگر خدا چاہتا ہے تو مین ایسے کارروائی کرونگا جس سے بردہ گیری
بالکل موقوف ہو جائیگی۔ اور مجھکو حیرت ہے کہ جب مین یہان گورنر جنرل تھا تو تم اس امر سے ناواقف تھے کہ مین غلامون کے رکھنے مین دست
اندازی نہین کرتا تھا اور در حقیقت سنہ ۱۸۸۹ء تک کوئی شخص بموجب دستور قدیم کے دست اندازی نکر سکتا تھا۔ تمام کارروائیان
میرے مخالف بردہ گیری کے تھین۔

ہوتی خبر لیجاتی - چہہ ہفتہ قبل حسین پاشا شہری سابق نائب گورنر جنرل نے ایک بوڑہے آدمی کو جسکا شیخ بلو نام تہا اوسکے
پاؤن مین اسقدر کوڑی لگانیکا حکم دیا کہ پاؤن کی رگین نکل آئی تہین - گارڈن کو جب یہہ معلوم ہوا تو اوس نے قاہرہ کو تار دیا
کہ حسین پاشا کی تنخواہ سے پچاس پونڈ ضبط کردیا جاے اور یہہ بہی لکہا کہ اگر پاشا مذکور اس حکم کی تعمیل مین کچہہ عذر کرے
تو وہ خارطوم بہیجدیا جاے کہ اوسکی تحقیقات ہو الغرض اس خوش اسلوبی سے تمام کام چل رہے تہے کہ اسی بنا پر گارڈن
نے اپنے راے ظاہر کی کہ مجہے اپنی کارگزاری پر بہروسہ ہی کہ بغیر ایک گولی چلائی ہوئے ملک مین امن و امان قائم کردونگا
۲۴ فروری کو گارڈن نے کسیقدر مصری فوج خارطوم سے دریا کے راہ زیرین حصہ ملک مین بہیجی اور ابراہیم پاشا کو پیشتر
سے راہ کی ضروری انتظام کو روانہ کیا - جنرل گارڈن کا یہہ ارادہ تہا کہ وہ اسطرح کل افواج مصری روانہ کردی اور حبشیون
کی فوج بقدر ضرورت خارطوم کی محافظت کے لئے رکہہ لے چنانچہ جو فوج خارطوم مین رہے اوسکا سپہ سالار افسر نے
نٹیلوک کو مقرر کیا یہہ شخص حبشی تہا اور اسنے میکسکو مین بہ ماتحتی بازین ایک اعلی درجہ کا تمغہ عزت پایا تہا - جنرل گارڈن
کو یہہ بہی امید تہی کہ مین سنار سے بہی فوجون کے ہٹالینے کا مناسب بندوبست کرلونگا - گارڈن نے اپنے
ایک خط مین جو کرنیل دی کوئٹ لوگن کو اوسکے خدمات کی شکرگذاری مین لکہا تہا اور اوسوقت جنرل کے خیال مین اوسکی
خدمات کی کوئی ضرورت باقی نہ تہی یہہ تحریر کیا کہ مجہے یقین ہے کہ خارطوم مین اب کوئی خطرہ باقی نہین رہا جسکی توقع کا
خیال کیا جاتے بلکہ مین سمجہتا ہون خارطوم مین مثل قاہرہ کے امن اور آرام ہے لہذا میرے نزدیک خدمات جو جی آپ
مقام پر جو متعلق آپ کے بے سود اور مین غیر ضروری ہین میری نزدیک یہہ مقام زیادہ تر بیرونی دشمنون کی وجہ سے خطرناک
نہ تہا بلکہ باشندگان شہر کی وجہ سے اس لیئے کہ حسین پاشا کی حکومت ضعیف کیوجہ سے وہ لوگ ناراض ہوکر النعیمکی لوگون
کے طرفدار ہوگئی ہتی اور مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ آپ اس مقام کو ایسی امن کی حالت مین چہوڑتے ہین جیسے کہ کنسنگٹن*
پارک مین امن ہے - الحاصل ابر بغاوت دفعتہً پہر گہرنے لگا - پہلے تو برٹش گورنمنٹ نے گارڈن سے ہر قسم کے مدد کا
وعدہ کیا تہا مگر ۱۳ فروری کی اسپیچ مین مسٹر گلادسٹون نے یہہ بیان کیا کہ برٹش گورنمنٹ نے یہہ قصد کرلیا تہا کہ گارڈن
جو اتنا بڑا بندوبست امن کا سوڈان مین کررہا ہے اوسمین دست انداز نہ ہو اور جب مخالفین کا اعتراض گارڈن کے
بردہ فروشی اجرا کے اشتہار پر ہوا جسمین اوسنے باشندگان سوڈان کو اجازت دیا تہا کہ وہ لوگ لونڈی اور غلام رکہین برٹش گورنمنٹ
نے گارڈن کے شراکت کی لیکن اوسکے بعد ہی سے اپنے حکمت عملی کو غیر مشروط امداد کے ساتہہ بدل دیا - ۱۸ فروری کو گارڈن
نے قاہرہ مین تار دیا کہ زبیر پاشا دشمن قدیم اوسکا خارطوم کو بہیجدیا جاے کہ وہ بیان کرے اگر حکومت خارطوم کے لیے جنرل گارڈن
نے اس امر پر استدلال کیا کہ بغیر تقرر کسی جانشین کے ملک کو چہوڑ دینے سے تمام ممالک مین تعدی اور ظلم پہیل جائیگا اور صرف
زبیر پاشا ہی ایک شخص اس قابلیت کا ہے جو سوڈان مین حکومت کرے اور جسکی حکومت عام لوگ تسلیم کرین لیکن بردہ فروشی
کی مخالف لوگون کا شور اور غل دوبارہ بلند ہوا اور اس مرتبہ اسنے بہت کچہہ زور پکڑا - وزراے انگلینڈ کی راے اس باب
مین مختلف ہوئے لیکن جمہور کی راے اس امر پر متفق ہوئے کہ زبیر پاشا کو ہلوگ خلاف راے تمام انگلستان کے حاکم
سوڈان ہونا پسند نہین کرتے چنانچہ اس اختلاف کا نتیجہ آیندہ چلکر ظاہر ہوا - تہوڑی ہی دنون بعد سے یہہ بات ظاہر

* - یہہ نام ایک باغ یا رمنہ کا ہے جو لنڈن مین واقع ہے -

ہونے لگی کہ جنرل گارڈن کے ان کارروائیون کے نسبت جو امن و امان پر مشتمل نہین اور جنکی نسبت خارطوم مین اوسکے پہونچنے کے
وقت عام گرمجوشی کا اظہار کیا گیا تہا رفتہ رفتہ اوسمین کمی آنے لگی اور جو بہروسہ کہ خود گارڈن نے بقاے امن اور امان کے
نسبت ظاہر کیا تہا وہ بہت جلد خوف و ہراس کے ساتہہ بدل گیا اور وہی ایک دوسرے اشتہار کے اجرا کا باعث ہوا جسکا مضمون
حسب ذیل تہا - مین نے اپنے تاریخ ورود سے آج تک ہلوگون کو نصایح اور پند کئے اور ہر طرح کی تدابیر بقاے امن اور انسداد
خونریزی کے لیے عمل مین آئی مگر نصیحت میرے لوگون نے نہ سنے آخرش مجبور ہو کر مخالف اپنی خواہش کے مین نے برٹش
گورنمنٹ سے درخواست فوج بہیجنے کے لئے کی چنانچہ فوج سرکاری راہ مین ہے اور چند دنون مین پہونچا چاہتے ہے جو لوگ
اپنی چال اور چلن نہ بدلین گی مین اونہین سخت سزا دونگا - اوسی زمانہ مین گارڈن کے ایک درخواست گورنمنٹ کے پاس
اس مضمون کی پہونچی کہ اگر مصر مین امن قایم رکہنے کا خیال ہے تو مہدی کا مٹا دینا لازم ہے - مہدی نہایت ہی ہر دل
عزیز ہو رہا ہے بہت احتیاط اور موقع سے اوسکا قلع اور قمع ہوگا - واضح ہو کہ جب ایک مرتبہ خارطوم مہدی کے ہاتہہ مین
آجائے گا تو اوس وقت بہت سے مشکل پڑے گی اور پہر بہی گورنمنٹ کو حفاظت مصر کے لیئے وہی کارروائی کرنی پڑے گی
اگر برٹش گورنمنٹ مہدی کی قلع اور قمع کرنے کا فیصلہ کرے تو ایک لاکہ پونڈ اور بہیجے اور دو سو ہندوستانی فوج وادی حلفا کو روانہ
کرے افسرون کو ڈنگولا تک اس حیلہ سے بہیجے کہ وہ لوگ فوج کے قیام کے جگہین دیکہین گے - سواکم اور مسوا کو تنہا چہوڑنا چاہیے
مین مکرر عرض کرتا ہون کہ سوڈان کا خالی کر دینا تو سہل ہے مگر اسکا اثر خاص مصر پر پڑے گا اور پہر مجبورانہ طور سے دشوار
گذار معاملات مین پڑنا پڑے گا - بعد اسکے پہر گارڈن نے تحریر کیا کہ مین یہہ امر ضرور لایق لحاظ سمجہتا ہون کہ اگر گورنمنٹ
کا ارادہ ہے کہ وہ فوج اس ملک مین بغرض حفاظت اور رہائی افواج محصور کے بہیجے تو ایسی صورت مین اوسے ہرگز مناسب
نہین ہے کہ لونڈی اور غلامون کی مخلصی اور آزادی کا اشتہار دے اس لئے کہ یہہ امر اور باعث لوگون کے عام ناراضی کا
بمقابل اوس فوج کے ہوگا جو سوڈان مین بہیجی جاے گی - کرنیل اسٹوارٹ جو کہ گارڈن کا مرسلہ نیل ابیض کے باشندون
مین صلح و آشتی پیدا کرنے کے لیئے بہیجا گیا تہا بہت زیادہ اپنے ارادون مین ناکامیاب ہو کر واپس آیا اور پہر دوبارہ اپنے
ہمراہ دو سو سوڈانی سپاہی لیکر جسکے ساتہہ سفید علم تہی دو خالی جہازون پر براہ دریا روانہ ہوا اور اپنے ساتہہ جہازون پر [illegible]
کے اسباب اور صرف ایک توپ رکہہ لیے - یہہ دو خالی جہاز مختلف مواضع مین ٹہرتے اور کرنیل اسٹوارٹ شیوخ قبایل سے ملاقات
کر کے جنرل گارڈن کی حکمت عملیون کے نتایج ملک سوڈان مین بقاے امن کے لیئے بیان کرتا - مقام دویم اودلی تک خارطوم
سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے کرنیل اسٹوارٹ کے ہر جگہہ بہت دوستانہ طور سے تواضع اور تکریم ہوئی مقام مذکور بالا
پر جہاز آٹہ کا شام کو پہونچا اور دس آدمی جہاز سے سفید علم لیے ہوئے گردوان کے سمت کو اوترے تمام قریہ کی لوگ ان
آدمیون کی طرف آ امنڈے مگر بالآخر صرف ایک اونمین کا ان لوگون کے نزدیک آیا اور اوسکے سامنے جنرل گارڈن
کے اشتہارات پڑہے گئے اور حسین نے جو کرنیل کے ہمراہ گیا تہا بحلف قسم کے کہ اگر لوگ جہاز پر آئین گے تو اونسے ہرگز
کسی قسم کے بدسلوکی نہ کی جائے گی نہ کوئی ایذا پہونچائی جاوے گی - اون لوگون کے جماعت مین سے صرف چند شخص جہاز
پر آئے اور سب نے امن و امان کا اظہار کیا اور یہہ بہی وعدہ کیا کہ کل صبح کو ہم لوگ اپنے شیوخ کو بہی لائین گے - بعد اسکے وہ لوگ
اپنے شیوخ کے نام خطوط متضمن امن و امان کرنیل کی طرف سے لیکر روانہ ہوئے - دوسری صبح کو ایک مختصر کشتی کنارہ پر اس
غرض سے بہیجی گئی کہ وہان سے شیوخ قبایل کو جہاز پر لائے لیکن وہان کنارہ پر تو دوسرا ہی سامان تہا یعنی صد ہا

عرب شیخ اور اُسکے ساتھی

ادمی علم اور بہالی اور بندوقین لیے ہوئے نیزے اپنے چمکاتے اور باجے بجاتے ہوئے جمع تھے - بعض لوگ گہوڑون پر سوار تھے جنکی بابت معلوم ہوا کہ یہہ لوگ بناسا کے ہین غرضکہ تہوڑے عرصہ تک جہاز ہمارا شہر کو صلح کی اشارے کرتا رہا جسکا کوئی نتیجہ مترتب نہ ہوا بعد اسکے وہ لوگ بیس میل آگے موضع طلق ابراہیم تک گئ اور وہان پہونچکر تیز پندرہ سو آدمیون کے مسلح جنمین اکثر لوگ سوار بھی تھے اس غرض سے مجتمع ہوئے کہ اگر جہاز پر سے کوئی اترے تو

اوسے مقابلہ کرین مگر کسی نے گولی نہ چلائی۔ جہاز ہمارا تہوڑی دیر تک ہر گز نشان صلح دیکہتا رہا جب سو و مسلم نہوا اور جنرل گارڈن نے جو زمانہ واپسی کا مقرر کیا تہا وہ بہی گذر چکا تہا لہذا کل جہاز ہمارے واپس چلے آئے۔ واپسی کے وقت کرنیل استوارٹ پورب کے کنارہ پر جہان امن و امان قایم تہا اوترا اور وہان کے شیوخ کو جمع کرکے اونسے ملاقات کیا یہان اوسے معلوم ہوا کہ تہوڑے دن گذرے ہین کہ تحقیق ابراہیم العبید سے واپس آیا ہے اور محمد احمد مہدی کا ایک فرمان بہی لایا ہے جسکے ذریعہ سے وہ حاکم دریاء نیل کے دوسرے کنارہ کا مقرر ہوا ہے اور اوسی حکم ہوا ہے کہ لوگون کو جمع کرے چنانچہ یہہ لوگ جو لشکر پرست تہے اوسی کے فراہم کئے ہوئے تہے اور اوسے یہہ بہی حکم ہوا ہے کہ کسی شخص کو اوس طرف دریا کے جنے خارطوم کیطرف نہ جانے دے مگر ساتہی اسکے اوسے خود بہی کبہو کرنے کا حکم نہین ہے۔ ۴ مارچ کو کرنیل استوارٹ پہر دریاے نیل کے کنارہ پر اوترا اور اشتہارات امن و امان جاری کئے مگر کچہہ سود مند نہ ہوا بعد دس روز کے باغیون کا حملہ خارطوم پر شروع ہوا اور قریب چار ہزار کی مہدی کے آدمی نیل کیطرف روانہ ہوئے اور اٹہہ سو سپاہی ہمارے موضع حلفایا مین جو شہر خارطوم سے جانب شمال واقع ہے متعین تہے وہ سب کے سب ۲ باغیون کے ہاتہہ سے قتل ہوگئے ایک فوج خالی چار دشمنون کے دیکہہ بہال کے لیئے بہیجا گیا مگر جس وقت وہ باغیون کے مقابل پہونچا اون لوگون نے ایکبارگی بندوقین اوسپر چلائین اور ایک افسر اور ایک سپاہی جہاز کا زخمی ہوا۔ جہاز سے بہی دشمنون کے حملے کا جواب دیا گیا اور اونکی طرف کی بہی پانچ آدمی مارے گئے غرضکہ اسی جگہہ سے ابتداء عداوت کی ہوئی۔ بعد اسکے باغیون نے گارڈن کی فوج کے تین کپتنون کو جو لکڑی کاٹنے کی لیگئی تہین قتل کر ڈالا اور اٹہہ کشتیان پکڑلین اور تخمیناً ڈیڑہ سو آدمی گارڈن کے یا قتل کر ڈالے یا منتشر کردئے۔ دریاے نیل کے کنارہ پر باغیون نے مورچہ درست کیا اور وہین سے نخل بندوقون سے پہر گولیان چلائین شروع کین الغرض اس زمانہ مین حرخیون کا سوڈان سے لوٹ آنا بہی غیر ممکن ہو گیا اس لیئے کہ باغیون نے دریا کی راہ کو کہ وہ رہی ایک راہ عزلہ کی تہی آتش بازی اور گولیون کے بوچہار سے بند کر دی تہی۔ گارڈن لکہتے ہین کہ ہم لوگون کا حملہ باغیون پر اس وجہ سے انصاف نہ تہا کہ حلیفا کے فوج محصور کو بچائین ورنہ ہم لوگ ضرور اس الزام کے قابل تہے کہ ہمین اون لوگون کے ساتہہ جنگ کرنا مناسب نہ تہا جنہون نے اپنے جان و مال کی حفاظت کے لیئے جبکہ گورنمنٹ مصر ہرگز حفاظت نہ کر سکتی تہی ایک شخص پر بہروسہ کر کے اوسکو اپنا پیشوا بنایا اور عاجز آکر اپنی حفاظت کے لیئے جنگ شروع کی حاصل کلام کہ گارڈن نے بہی حملہ کرنے کی غرض سے کارروائی اس طرح شروع کی کہ بارہ سو سپاہی دریا کی راہ سے روانہ کئے اور انکے ساتہہ دو کشتیان نخلے کی تین دو خالی جہازون مین باندہ کر اور لوہے کے تختون سے اونکی حفاظت کر کے اور سپہدار تومین لکڑی سے چہپا کر بہیجین الغرض ان سپاہیون سے لڑائی شروع ہوئی اور دو شخص ادہر کے مارے گئے مگر ساتہی اسکے سرکاری فوج نے پانچسو سپاہیون کو جو حلیفا مین محصور تہے اور شتر اونٹ اور اٹہارہ ۱۸ گہوڑے اور بہت سا ہتیار اور بکثرت مویشیان اپنے ساتہہ لیکر بہ کامیابی تمام خارطوم کو واپس آئے۔ باوجود اسکے بہی باغی ابتک حلیفا پر قبضہ کیئے رہے چنانچہ ۱۶ مارچ کو گارڈن نے مستحکم ارادہ ان کے اخراج کا اوس مقام سے کیا دشمنون کی فوج کا سلسلہ دو میل کے لمبائی اور آٹہہ میل فاصلہ پر نیل اسود کے محاذات مین حلیفا سے بابو کی

ٹیکرون تک جہان جنگل بہی ہے پہیلا ہوا تہا - علی الصباح دو ہزار فوج گارڈن کے اوسطرف روانہ ہوئے اور باشی
بزوق اور مصری باقاعدہ فوج کے ایک بہت بڑی صف دشمنون کے مقابلہ مین محاذی تیل اسود کے کہڑے کئے گئے
اور بائین بازو پر ایک مختصر حصہ سوڈانی فوج کا مع ایک بہت بڑے میدان جنگ کے توپ
کے اور داہنے بازو کے آگے ایک حصہ سوارون کا قایم کیا گیا - قصہ مختصر جب گارڈن کی فوج دشمنون
کے قریب پہونچی تو وہ لوگ اپنے داہنے جانب کے صف سے مل کر بالو کے ٹیکرون کے پیچہے پنہان ہونے لگے یہہ ایک
فرضی گریخت دشمنون کے دس بجنے کے تہوڑا پیشتر سے شروع ہوئی اور یون گہنٹہ مین کل باغی پست بالو کے
ٹیکرون کے پنہان ہوگئے - پشت لشکر پر باغیون کے قریب ساٹہہ عربون کے اونٹ اور گہوڑون پر سوار تہے
گارڈن کی فوج آگے کو بڑہتے جاتے تہے اور توپ خانہ سے دو گولی اون باغیون پر جو پیچہے کو لوٹنے جا رہے
تہے مارے گئے - الغرض باغیون کے سوار بالو کے ٹیلون کے پیچہے سے اسطرح جنگل مین جا رہے تہے کہ پانچ اعلے
افسر گارڈن کی فوج کے جنکے تہوڑا ہی آگے وہ لوگ جا رہے تہے متحیر ہوگئے بعد اسکے دفعۃً وہی سوار اپنے
صفون کو پہاڑ کر حملہ آور ہوئے اور انہین کے ساتہہ باغی سوارون کی فوج بالو کی ٹیلون کے نشیب سے گہوڑے
اپنے تیز کئے ہوئے داہنے طرف سے نکلے اور ظاہری طور سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ لوگ ذلیل ہوکر بہاگا چاہتے ہین
چنانچہ سب کے سب بغیر ایک بہی گولی چلائے ہوئے متفرق ہوکر جلدی سے پیچہے کو ہٹ گئے سپاہیان باسیاہ
سوارون نے جنکے پاس صرف نیزے اور تلوارین تہین حملہ کرکے مصری مضرور سپاہیون کو قتل کر ڈالا بعد اسکے
باغیون کی پیدل پلٹنین نکلین اور پہر چار طرف سے حملہ آور ہوئین جو لوگ گارڈن کیطرف کے سوارون کے
حملے سے مجبور ہوگئے تہے اونہین قتل کرنا شروع کیا - الغرض یہہ قتل عام دو میل تک برابر جاری رہا مگر گارڈن
کے سپاہیون نے پلٹ کر ایک گولی بہی نہ چلائی بعد اسکے یہہ عرب ہٹ گئے اور ایک افسر گارڈن کی فوج
کے کچہہ سپاہیون کو مجتمع کرکے گولی چلانی شروع کی جس سے کچہہ بہی دشمنون کو مضرت نہ ہوئی مگر دشمن پیش قدمی
کرنے سے رکے اور مصری سپاہیون کو ان عربون نے ایسا ذلیل کیا کہ بعض لوگ باغیون مین کے بے تکلف
اپنے اونٹ پر سوار مصریون کی بندوقون کے سامنے سے چلا جاتا تہا اور یہہ لوگ ایسا دست پا ہو رہے تہے
کہ کچہہ نہ کر سکتے تہے غرضکہ اسیطرح کا سلسلہ نصف روز تک جاری رہا اور ہمارے طرف کے سپاہی انکے گولون
سے اتفاقیہ گرتے رہے بالآخر باغی اپنے اصلی جگہہ پر لوٹ گئے اور سیکڑون بندوقین اور کارتوس اور [illegible]
توپین جو مصری سپاہیون سے چہوٹ گئی تہین لوٹتے وقت دشمنون کے ہاتہہ لگین اور وہ لیے گئے اور بجائے
اسکے کہ یہہ بیقاعدہ مصری فوج اپنے خیمہ گاہ کو واپس آتے وقت ایک قریہ مین جو اوس مقام سے نزدیک
تہا اور وہان کے باشندے ہماری دوست بہی تہے گئے اور اوسی خوب لوٹ کر اور اکثر باشندون کو قتل کرکے
تب اپنے قیام گاہ پر واپس آئے - یہہ واقعات جنکا اوپر ذکر ہوا ایک شخص نے بچشم خود خارطوم کے محلے کی چہت
سے دیکہا تہا اور بعد اسکے وہ دریا سے عبور کرکے قلعہ مین جو خارطوم کے محاذات مین واقع ہے گیا تہا - اس
مقام کی نسبت وہ شخص بیان کرتا ہے کہ عجیب طرح کی کیفیت انتشار بپا تہی یعنی مصری باقاعدہ فوج کے
سپاہی اور باشی بزوق چلا رہے تہے کہ ہماری خبر لینے والے اور افسرون نے ہمسے بیوفائی کی - وہ لوگ

جنہون نے یہہ کل واقعات بیان کئے دو سوڈانی حبشی حسین اور سعید نامی تہے جنہین گارڈن نے پاشا مقرر کیا تہا -
یہہ لوگ اپنے صف لشکر سے اس خوف سے بہاگ کر ایک مکان مین جا چہپے تہے کہ اوس مکان سے نکل کر نقل و حرکت
کرتے تو اپنے ہی فوج کے سپاہیون کے ہاتہہ سے مارے جاتے - وہی بیان کنندہ ان واقعات کا کہتا ہے کہ اس
امر کے نسبت کسی شہادت کی ضرورت نہین کہ جب دشمن کیطرف کے سوار پیچہے کو پلٹے اوس وقت سعید پاشا ایک
توپ کے پاس گہوڑا دوڑا کر پہونچا اور ایک سارجنٹ کو ایسا نیزہ مارا کہ اوسکے سر سے پار ہوگیا اور اوسیوقت دو شخصون
کو اور بہی جو متعلق توپ خانہ کے تہے پاشاے مذکور نے قتل کیا الغرض بعد وقوع اوس مصیبت کے جسکا تذکرہ اوپر ہوا ہے
یعنی بعد اسکے کہ صرف باغیون کے ہاتہہ سوارون سے دو ہزار سپاہی گارڈن کے بہاگ گئے اور دو توپ پیچدار [illegible]
اور بہت ساسامان جنگ دشمنون کے ہاتہہ لگا اور دو سو مصری سپاہی میدان جنگ مین کام آئے جنرل گارڈن
نے یہہ امر لازمی سمجہا کہ جب تک دریاے نیل مین طغیانی نہ ہو اور بندوبست معقول جنگ و مقابلہ کا نہ کر لیا جاے
شہر خارطوم کی حفاظت کیجاے - ایک مصری سپاہی جو اس لڑائی مین شریک تہا بیان کرتا ہے کہ جو دو پاشا
پاشا دوست و وابستہ گارڈن کے روبرو پیش کئے گئے گارڈن اوس وقت نہایت غمگین تہا اور نہ بجز اسکے اسنے اونکو کچہہ
نہ کہا کہ ان شخصون کو سامنے سے دفع کرو - گارڈن اوس وقت بائیبل پڑہ رہا تہا - ان دونو پاشاؤن
کی تحقیقات عدالت فوجی سے ہوئے اور بعد دو روز کے غور و تجویز کے ان دونو پر یہہ جرم ثابت ہوا کہ یہہ لوگ
باغیون سے خط و کتابت رکہتے تہے اور ان دونون نے جنگ گذشتہ مین اپنے صف لشکر اور مربع کو توڑ ڈالا
تہا اور ایک افسر اور چند توپچی اور اہل لشکر کو قتل کیا تہا یہہ امر بہی بیان کیا گیا کہ ان پاشاؤن نے نشتر مرتبہ فیر
کرنے کے لئے کارتوس اپنے ساتہہ لئے تہے درحالانکہ اہتہ فیر کے کارتوس معمولی تعداد تہی جو ہر سپاہی کو ملتا
تہا - علاوہ اسکے حسین پاشا کے مکان مین ایک ذخیرہ رفل بندوقون کا مع مصالحہ جنگ کے دستیاب ہوا اور
فوج کے تنخواہ جو چہہ مہینہ سے باقی تہی اور ادا نہین دی گئی منجملہ اسکے اسنے دو مہینہ کی تنخواہ بہی تصرف کی تہی چنانچہ
یہہ بات بعد کو ثابت ہوئی الغرض ۲۴ مارچ کو یہہ دونون مجرم صحن کے اندر قریب جیلخانہ کے صحن لیج مین بغرض سزایاب ہوئے یہہ دونون پاشا
تنبیہ سے گولی سے ٹکرے کیئے چنانچہ وہی سپاہی بیان کرتا ہے کہ مینے بچشم خود انکا سزایاب ہونا دیکہا تہا اس امر کا ممتنع قول ہے کہ وہ دونو گولی سے کیون [illegible]
ہلاک کیئے گئے اس لئے کہ بموجب ترکی قواعد متعلقہ فوج کے فوجی دغاباز اور مجرمون کو اسیطرح سزا دیجاتی
ہے یعنے ٹکرے ٹکرے کروا دیے جاتے ہین چنانچہ یہہ دونو پاشا طوق و زنجیر سے ایک دیوار کے مقابل مین باندہے
گئے اور دو سپاہی کو بہاڑی لئے ہوئے پہلوگون کے مربع کے باہر سے جسکے اندر دو قیدی تہے اونکی قریب آئے
اوس وقت اون قیدیون کے جرایم اور سزائین بہ آواز بلند پڑہی گئین سو تلیاہی اور پاشاؤن سے گارڈن کے جتنے
افسران اعلی بہی اوس مقام پر موجود تہے - چنانچہ ایک افسر اعلی نے بہ آواز بلند کہا کہ اے تعمیل کنندگان حکم
ان دونو مجرمون پر حکم سزا کی تعمیل کرو اوس وقت فوراً وہ دونو سپاہی مجرمون کے نزدیک آئے اور پہلے
اون دونون کے پاؤن گہٹنے کا کاٹ ڈالے بعدہ ٹانگین قطع کین پہر جسم کو دو ٹکڑے کر ڈالا اور سر اونکے کاٹ کر
سنگینون پر گہونپ کر ایک ہیبت ناک شور و فریاد کے ساتہہ دونو نے جانین دین - فی الحقیقت یہہ دونو اسیطرح
کی پاداش کے مستوجب تہے مگر نہین یہہ نہین کہہ سکتا کہ گارڈن پاشا کو اس طریقہ سزا کا علم تہا - یہہ طریقہ

ترکی فوج مین مکار سپاہیون کو سزا دینے کا ہے اور میرے نزدیک یہہ انصافانہ طریقہ سزا کا ہے - چنانچہ ظہیر پاشا
نے جو قرابت مند حسین پاشا کا تہا اپنے پسندیدگی اس کارروائی کے نسبت ظاہر کی اور کہا کہ یہہ دونو ہمیشہ سے
مشتبہ تہے مگر برخلاف اسکے حسین خلیفہ نے بیان کیا کہ سعید پاشا ایک بہت بڑا دشمن مہدی کا تہا اور گلڈن
نے اسکے سزا دینے مین نہایت ہی تعجیل کی اسکے بعد ایک اور چشم دید گواہ کے بیان سے جو عنسا الک ٹیلکٹ
کا بیٹا اور باغیون کی فوج مین قید تہا یہہ ثابت ہوا کہ سعید واقعی مستحق اس سزا کا تہا اور انصافانہ طور سے
اسکو سزا دی گئی - یہہ گواہ جسنے اپنے گرفتار کنندہ کو رشوت دے کر اپنے کو چھڑایا اور خارطوم مین واپس
آیا تہا بیان کرتا ہے کہ جس وقت باغیون کے سوار حملہ کرنے پر آمادہ تہے سعید پاشا سوار ہوکر اور اپنے صف
لشکر کو پیچہے سے توڑکر مع حسین پاشا کے لوٹا اور اپنے ہی آدمیون کو قتل کیا اور سعید نے اپنے خون آلودہ تلوار
کو روک کر باغیون کے سوارون کو پکارا کہ میرے پیچہے چلے آو اور یہہ کہتا تہا کہ دیکھو مین فی الحقیقت صادق الوعد ہون
اور مین نے اپنے ہی آدمیون کو قتل کیا ہے - چند روز بعد اس لڑائی کے گارڈن خارطوم مین پہونچا اور اسنے
مہدی کی نام ایک خط بہیجا اور اس تحریر مین اسنے مہدی کو سلطان دارفور قرار دیا تہا مضمون خط کی نسبت
ایک باشندہ سوڈان کا بیان ہے جسنے اوسے پڑھتے ہوئے اپنے کانون سے سنا تہا کہ وہ نہایت ہی صاف
اور صلح کن تہا اور اوسمین مہدی کو دس مہینہ تک مہلت جنگ کی دی گئی تہی - مضمون خط حسب ذیل تہا گو اسمین
کسیقدر کمی اور بیشی بہی ہوگی جو لایق لحاظ نہین ہے +

مضمون خط

بعد سلام کے واضح ہو کہ مین چاہتا ہون کہ درمیان میرے اور آپ کے راہ کہلی رہی آپ اپنے قیدیون کو چہوڑ دین
مین آپکو سلطان منصب دارفور کا مقرر کرتا ہون زمین کل ملک سوڈان کا نصف ٹکس معاف کرتا ہون - مین بردہ فروشی
کی بہی اجازت دیتا ہون کہ بدستور جاری رہے - کیون آپ لڑتے ہین - اگر آپ لڑنا ہی چاہتے ہین تو مین بہی آمادہ ہون
مگر آپ دس مہینہ تک تامل کیجیے بعد اس مدت کے یا تو مین آپ سے جنگ دیکار کرونگا یا ملک سوڈان کو بعد تعین ایک
حد کے آپ کے لیئے چہوڑ دونگا -

اس خط کے ساتہہ گارڈن نے مہدی کے لیئے ایک بیٹے اور ترلوش اور کفتان وغیرہ چند چیزین بطور تحفہ کے بہیجے تہین
جس روز ان دونون نمکحرام پاشاون کو جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہے سزا دی گئی تہی اوسی روز مہدی کا جواب خارطوم
مین آیا تہا چنانچہ گارڈن لکہتے ہین کہ آج تاریخ ۲۲ مارچ ہے جو شخص میرا خط مہدی کے پاس لے گیا تہا آج واپس
آیا ہے اس شخص کا بیان ہے کہ میرے خط کو مہدی نے لے لیا اور اپنے ندما و مشیرون کو جمع کرکے دس روز تک
علی الاتصال گفتگو اور مباحثہ کرتا رہا بعد اسکے جواب تحریر کیا اور اوس جواب کو چاک کر ڈالا پہر دس روز تک اس معاملہ مین
گفتگو ہوا کی اور جواب لکہا مگر اوسے بہی پہاڑ ڈالا غرضکہ تیسرے مرتبہ اوسنے جواب لکہا اور اپنے دو آدمیون کے ذریعہ سے بہیجا چنانچہ
وہی دونو شخص بیرون شہر ٹہرے ہوئے ہین - مہدی کی دونو آدمی اس وقت میرے پاس آئے ہین مہدی کا یہہ مقصود

ہے کہ مین دین اسلام قبول کرون وہ لکہتا ہے کہ مین یورپین قیدیون کی نگرانی کرتا ہون اور اپنے دعوی کو مہدی موعود
ہونے کے نسبت ثابت کرتا ہے میرے نزدیک یہہ خارطوم تک پہونچنے پر کفایت نکریگا بلکہ اپنے مداخلت اور بہی آگے
تک بڑہائے گا - مین نے اوسکے خط کا جواب تحریر کیا ہے اور صرف محمد احمد نے اوسے مخاطب کرکے خطاب سلطانی کو اوسکے
اسطرح منسوخ کردیا ہے اور مین نے لکہدیا ہے کہ اب گفتگو صلح باخود ہاکی ختم ہوگی - مہدی نے میرے لئے ایک لباس درویشی
بطور تحفہ کے بہیجا تہا مگر مین نے واپس کردیا + چنانچہ اوسنے بہی وہ تحفے جو مین نے بہیجے اوسے واپس کیا مہدی یکسان دونون
آدمیون کا طریقہ نہایت سے شوخ تہا جس وقت وہ لوگ گستاخانہ طور سے وہ بقچہ جسمین لباس درویشی بندہا تہا میرے روبرو
رکہہ رہے تہے مجہے یہہ معلوم نہ تہا کہ اسمین کیا چیز بندہی ہے اور غصہ کی حالت مین مین نے اوسے اوٹہاکر کمرہ کے باہر
پہینکدیا تہا بعد ان لوگون کے چلے جانے کے میرے منشی نے جسنے وہ بقچہ اون لوگون کو واپس کردیا تہا مجہسے کہا کہ اس بقچہ مین
ایک کثیف پیوند لگا ہوا درویشی پیراہن تہا - جس وقت وہ دونو آدمی میرے روبرو آئے تو ہتہیار کہولنے سے انکار کیا اور
اپنے ہاتہون کو برابر قبضہ تلوار پر رکہے رہے - مین اس امر کے خیال کرنے پر مجبور ہون کہ اگر وہ لوگ اس شوخ چشمی کے
ساتہہ کسی مسلمان حاکم کے روبرو آئے ہوتے تو کبہی بچ کر لوٹ نہ جاتے* لیکن میرے عیسائی مذہب ہونے نے اون لوگون
کو اپنے سلامتی پر مطمئن کردیا تہا الغرض حسب بیان اونہی سوڈانی کے جسکا سابق مین ذکر ہوچکا ہے مہدی نے گارڈن کے
مرسلہ کپڑے اور تحفے واپس کردئے اور ساتہی اوسکے ایک جوڑہ اپنا لباس خاص بہی بطور ہدیہ کے گارڈن کو بہیجا اور کہلا دیا
کہ ہملوگ جنگ ضرور کرینگے - الحاصل صلح اور مصالحت کے بظاہر کوئی امید باقی نہ رہی اور اس وجہہ سے اور بہی اسکا زیادہ
یقین ہوگیا کہ مہدی نے اسکے چند روز بعد ہی ایک خط شیخ محمد کو تحریر کیا اور اسکے ذریعہ سے تمام قبیلے کے لوگون کو محاصرہ
خارطوم کے لیے طلب کیا - اس خط مین مہدی اسطرح لکہتا ہے کہ اے میرے رفقا مین نے مختلف مواعظ مشتمل ترغیب
اور قیام اور اعداد جہاد کے کئے جیسا کہ خداوند عالم اور اوسکے نبی برحق نے ارشاد فرمایا ہے اور ہر گاہ مین تم لوگون کو حکم
جہاد بذریعہ محاصرہ خارطوم دیتا ہون تو تم لوگون کو ہرگز جائز نہین کہ اس حکم سے میرے انحراف کرو اس لئے کہ جانو اور
آگاہ ہو کہ کسی طرح نہ بہی کوششون مین کمی کرنا شرعاً جائز نہین چنانچہ خود خداوند عالم اپنے مصحف پاک مین ارشاد فرمایا ہے
کہ سارعوا الی مغفرۃ من ربکم جنۃ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین - یعنے سرعت و تعجیل کرو تملوگ خداوند عالم
کے بخشش کیطرف اور حاصل کرو جنت جسکے وسعت برابر زمین اور آسمان کے ہے اور وہ مہیا ہے معتقدین اور پرہیزگارون
کے لئے اور خاصۃً اون لوگون کے لئے جو جہاد مین شریک ہین - قرآن کے آیات اور احکام جہاد سے مالامال ہے
اور ملامت کرتا ہے اون لوگون کے جو اس جہاد سے بچتے ہین - اور زیادہ تر یہہ امر ہے کہ ہماری حالت ایسی ہے
جسکے رو سے اس امر مین سعی اور کوشش نہین لازم ہے خداوند عالم ہملوگون کی ارادون کو مستحکم کرے اور تملوگ اطاعت
خدا اور رسول مین سرگرم رہو - جس وقت یہہ تحریر میری پہونچے تمام مسلمانون کو جو تمہارے ساتہہ ہین تحریک
کرو اور متفق ہوکر اوٹہو اور خارطوم کا محاصرہ کرو اور ہر چہار طرف سے راہین بند کردو اور ان کفارون اور ترکون

* - یہہ خیال گارڈن کا مسلمانون کے نسبت خلاف اس آیہ کے تہا اور تعجب سے خالی نہین تہا -
وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ } [illegible]

برادر جو لوگ اپنے متفق ہوئے ہیں عرصہ تنگ کردو اور انکے تمام معاملات مین برہمی ڈال دو اور جو بہادری اور شجاعت
ہملوگون کے راہ خدا مین ہے جب تک کہ وہ لوگ حکم خدا کو نسنین دیکہاؤ تا اینکہ یہہ لوگ بہی مثل اپنے سابقین کے اپنے
کیفر کردار کو پہونچکر نیست و نابود نہ ہو جائین - اور یاد رکہو کہ انکے توپ اور بندوق کچہہ کبہی بکار آمد نہ ہوگی اس لیے کہ
حکم خدا جاری ہو چکا ہے اور تم لوگ ایک جنگ عظیم کے لیے مستعد و مہیا رہو اور کوئی شبہہ نہین کہ ہملوگ فضل
اور الطاف خداوند عالم سے ان لوگون پر فتحیاب ہون گے اور اگر تم لوگ مطابق میرے حکم کے کاربند ہوگئے تو بالضرور
کامیاب ہوگی تملوگون نے دیکہہ لیا کہ فتح تم لوگون کے لئے گویا محفوظ رکہی ہوئی تہی اور تمام امورات تملوگون
کے سہل ہوگئے تہے اور نہایت ہی آسانی سے ہملوگون نے دشمنون کو قتل کر ڈالا اور نصف ساعت سے کم مین
وہ لوگ مارے گئے ہملوگون نے انہین قتل نہین کیا بلکہ خداوند عالم نے انہین قتل کیا شکر اوس خداوند عالم کا کرو
جسنے ان دشمنون کو جو بندگان خدا پر جبر اور تعدی کرتے تہے اسطرح قتل اور غارت کیا اور سجدہ شکر کرو اوس کریم
کا اس وسیع فتح کے لیے۔

اس زمانہ مین گارڈن نے یہہ کارروائی شروع کی کہ جتنے دو خانی جہاز اوس وقت خارطوم مین موجود تہے اونہین دریاے
نیل اسود کے راہ سے روانہ کرنا شروع کیا کہ وہان جاکر دشمنون پر گولہ باری کرین اور اونکی کشتیان اور اونٹ گرفتار کرلین علاوہ
اسکے دو بڑے بڑے مکانون مین جو دریا کے شمالی کے کنارہ پر محاذات مین محل خارطوم کے واقع تہے اور اکثر اون
مکانون مین جو بیرون حصار تہے بندوقون کے رخنے کہودے اور باشی بزوق کے فوج وہان تعینات کیے۔
دو سو ستر سوار سپاہیون نے اس مقام پر رہنے سے انکار کیا چنانچہ گارڈن کے حکم سے سوڈانی فوج نے اون لوگون
سے تیار رکہوا لئے ۲۴ مارچ کو یہہ جہاز علیحدہ علیحدہ پر گولہ باری کرنے کو تعینات ہوئے اور جنوبی کنارہ پر نیل اسود کے
بیدار توپین رکہہ کر وہان سے دشمنون کے قیام گاہ لشکر پر گولہ مارنا شروع کیا- ایک بم کا گولہ جو ہنوز نشانہ تہا عرب
اوسے دیکہہ رہے تہے کہ دفعتہً وہ ٹوٹا اور سات آدمیون کو ہلاک کیا علاوہ اسکے اکثر لوگ زخمی ہوئے - اوسی روز ایک
گروہ باغیون کا ایک قریہ مین جو مقابل خارطوم کے واقع تہا جمع ہوئے اور محل پر سخت آتش بازی کی لیکن کوئی خاص اثر
مترتب نہ ہوا الغرض ایسے طرح کے کارروائی روزمرہ جاری رہے ادہر سے جہاز اور بیدار توپون سے باغیون کے
مورچون پر گولہ باری ہوا کی اور اوسطرف مہدی کے سپاہی برابر محل پر رفل بندوقون سے گولیان چلایا کرتے کبہی
کبہی محل کے لوگون مین سے دو ایک اونکے گولیون سے مارے بہی جاتے تہے غرض جس قدر فوج دشمن کے خارطوم
کے مقابل مین جمع تہے باعتبار اوسکے گارڈن کہتے ہین کہ تعداد صحیح انکے چودہ ہزار سو سے زیادہ نہین معلوم ہوئی
اور شاید ڈیڑہ سو سے زیادہ آدمی مستعد اور قابل کام نہین ہین مگر یہہ بہی آدمی تمام بازاری اور کمینے اور گول
کو جو فوج کے ساتہ ہین اپنے تحت مین رکہے ہوئے ہین اور شہر کے حفاظت کے خیال سے مین باہر نہین نکل سکتا
اگر اس وقت مین زبیر پاشا آیا ہوتا اوس وقت صورت تمام معاملات کے بدل جاتے - ایک لحظہ کے لیے شعاع
امید کا ایک مرتبہ خارطوم مین پرتو پڑا یعنی ایک روز ایک خبر اس مضمون کے آئے کہ انگریزی فوج الدمیر
مین پہونچ گئی چنانچہ بہت ہی فکر کے ساتہ اس خبر کی تصدیق کے انتظار میں رہے تہے کہ دفعتہً ایک دوسرے
خبر آئے کہ باغیون نے ڈاک لوٹ لیئے مگر یہہ ٹہیک نہ معلوم ہوا کہ کون سے ڈاک لوٹے گئے آیا وہ ڈاک جو خارطوم

کو آتے تھے یا جو بربر کو جاتے تھے جہان سے گارڈن قاہرہ کو تار دیا کرتا تھا۔ تمام قبیلون کے لوگ مہدی کے طرف ہو
گئے تھے اور اس زمانہ مین خارطوم کامل طور سے زیر محاصرہ ہو گیا تھا تاہم جنرل گارڈن نے ۱۳ مارچ کو حسب ذیل تحریر کیا کہ
مین چاہتا ہون کہ اپنا خیال اس موجودہ طور کی بغاوت کے نسبت ظاہر کرون جیسے پانسو مستعد سپاہی فرو کر سکتے ہین مین اپنا
مبالغ زیادہ تر اس لئے بیان کرتا ہون کہ جب مین دیکھتا ہون کہ ایک مرتبہ سوڈان ہاتھ سے نکل گیا تو آپ سمجھ رکھئے کہ ایسے طرح کے
بغاوت اور فتنہ تمام مسلمانون کے حکومتون مین پیدا ہو جائیگا۔ اور اب صحیح باور کیجیے کہ سردست اور دو مہینہ تک سب لوگ یہان اس طرح
محفوظ اور امن و امان مین ہین جیسا کہ قاہرہ مین رہتے۔ اگر اب تین ہزار ترکی پیدل فوج اور ایک ہزار سوار مشاہرہ معقول پر مقرر
کرکے یہان بھیجدین تو مہدی کی گوشمالی چار مہینہ کے عرصہ مین بخوبی تمام ہو سکتی ہے۔

محل سراے خارطوم
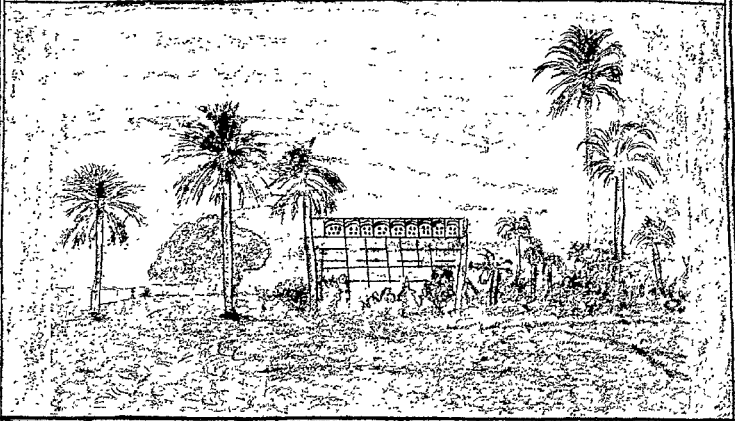
باب دہم مشتمل بر واقعات ذیل

طوقار کی رہائی کے لئے برٹش گورنمنٹ کا آمادہ ہونا اور فوج کشی کرنا۔ جنرل گراہم کا سپہ سالار فوج مقرر ہوتا۔ فوج کا سواکم مین
پہونچنا اور وہان سے ترنکٹات روانہ ہونا۔ طوقار کے محصور ہونے کی خبر کا پہونچنا۔ اس خبر کا کس طرح ہر چہار طرف مشتہر ہوتا۔
جنرل مذکور کا ارادہ پیش قدمی کے لئے۔ تجتین باغیون کی طرف سے۔ ناکامیابی ارادون کی باغیون کی مصالحت مین۔ فوج کا
بہ شکل مربع مرتب ہو کر آگے کو روانہ ہوتا۔ بیکر پاشا کی فوج کی کشتون کی ہڈیون کا راستہ مین برابر ملنا۔ باغیون کا اپنے مورچون سے

آتش باری کرنا۔ ہکیر پاشا کا زخمی ہونا۔ دشمن کا مورچون پر قبضہ کر لینا۔ باغیون کی فوج پر سخت حملہ کا ہونا۔ قریب مربع کی سخت
لڑائی کا ہونا۔ کپتان ولسن کی بہادرانہ کارروائی۔ دشمنون کے قلعہ کا لیا جانا۔ پیش قدمی ہماری فوج کی الطیب پر۔ دشمنون
کے خیمہ گاہ اور جھونپڑون اور کنوون پر قبضہ کر لینا۔ مجنونانہ اور بے باکانہ بہادری سوڈانیون کی اخیر تک۔ سوارون کی کارروائی
باغیون کا حملے کے وقت ایک جا ہو جانا گھوڑون کا سیلے ہونا اور سوارون کا تیرون سے ہلاک ہونا۔ کرنیل بیرو کا بہادرانہ بچانا۔
میجر سلیٹر اور لفٹنٹ بروش اور فری مین کا مرنا۔ باغیون کو سخت نقصان کا پہونچنا۔ طوکار پر پیش قدمی جو بالکل گھرا ہوا تھا
اور راہ اوسکی بند تھی۔ توپون اور بندوقون اور سامان جنگ جو ہکیر پاشا کی فوج کا لٹ گیا تھا ہاتھ آنا۔ دوبارہ فوج کا دریا
کی راہ سے روانہ ہونا۔ جنرل گا ڈیکی روائی کا حکم۔ سپہدی سے علم کا ملکہ معظمہ کے روبرو پیش کرنا اور کپتان ولسن کو وکٹوریہ کراس
کا تمغہ عطا ہونا۔ جس وقت انگلنڈ مین خبر مصیبت اوس فوج کی جو زیر کمان ہکیر پاشا کے تھی پہونچی برٹش گورنمنٹ نے یہ ارادہ مستقل
کر لیا کہ فوراً تدبیر طوکار کی پناہ دہی کی برٹش فوج کی ذریعہ سے کی جاوے چنانچہ اس امر کا قطعی طور سے تصفیہ ہو گیا کہ جو افواج کہ ذیل
قاہرہ مین زیر حکم کرنیل اسٹیفنس ہین وہ اس مہم پر بھیجے جائین اور ان فوجون کے سپہ سالار میجر جنرل سر جیرالڈ گراہم کی سی بی
(جو کہ جنرل ولسلی کی دوسری برگیڈ کے مقام طل الکبیر کی مہم مین افسر اعلی تھے) مقرر کئے جائین۔ اور طوکار کی فوج محصور
کو یہ خبر بھیجی گئی وہ مضبوطی کے ساتھ وہان قایم رہین اونکی مدد اور رہائی کے لئے فوج بھیجی گئی ہے اور وہ راستہ مین ہے۔
اور یہ فوجین نہایت ہی سرعت کے ساتھ روانہ ہوئین۔ اور مقام سواکم ان فوجون کے مجتمع ہونے کے لئے قرار دیا گیا
چنانچہ ١٠ اور ١٩ نمبر ہزارس اور سایل ہائلنڈر او سیاہ کرتی اور گاردن ہائلنڈر اور ٢٦ نمبر سایل رایفل او سایل ایرش فیوزیلیر
اور یارک اور لان کسٹر کی فوجین عدن سے آکر اس مقام پر جمع ہوئین اور تھوڑی وہ پیدل فوج جو سوار کر دی گئی تھی اور ایک برگیڈ
بحری فوج کا بھی طلب ہوا۔ یہ بھی ارادہ کیا گیا کہ مصری تنہ کسوار فیلٹن بان لگانے والی بھی اس مہم مین شامل کر دی جاوے مگر یہ
فوج وقت پر اس جہت سے نہ پہونچ سکی کہ اونکا جہاز پر چڑھانا دشوار تھا۔ جنرل گراہم جس زمانہ دریاے نیل تک برابر سفر کر کے دیگر
بٹال مین مصروف ہین اونکو حکم تقرری ہو گا اور وہ فوراً سواکم کو روانہ ہوے۔ اوسی زمانہ مین امیر البحر ہیوٹ نے عثمان دغنا کو
جو پیشوا گروہ مخالفین کا تھا یکسر یہ تحریر کیا کہ برٹش فوج طوکار کی پناہ دہی کو آتی ہے اور برٹش گورنمنٹ کی یہ غرض ہے کہ لوگ
ناحق کی خونریزی اور کشت خون سے باز رکھے جائین اور کسی قبیلہ کو کوئی زحمت نہ دکھائین بشرطیکہ وہ برٹش گورنمنٹ کے
ارادون مین مزاحم نہ ہون۔ اس تحریر کے جواب مین عثمان دغنا نے یہ تحریر کیا کہ طوکار کے قبضہ کرنے پر اپنے کو مجبور پاتا ہون
لہذا مجھے لازم ہوا کہ مین برٹش گورنمنٹ سے جنگ اور پیکار کرون اور اوسی ملک سے نکلجانے پر مجبور کرون چنانچہ بطور پیشگی کے
اس ارادے کے ثابت کرنیکو تھوڑی سی جماعت باغیون کی اپنے مورچون کی حد سے باہر نکلی اور ٢ فروری کی رات کو
سواکم کو گھیر کر سخت آتشباری شروع کر دی اور اگلی صبح کو ایک جماعت اونکی ظاہرا طوکار کی طرف بڑھتی ہوئی نظر پڑی
جنرل گراہم کی تجویز نسبت اس فوج کشی کی بالکل مشابہ اونہین تجاویز سے تھی جنکی پیروی قبل اسکے ہکیر پاشا نے کی تھی یعنی
فوج اول ٹرنکٹاٹ پر اوتری اور وہان سے طوکار پر بڑھی۔ ٢٢ فروری تک تین ہزار کے فوج ٹرن کی ٹاٹ کو بھیجی گئی لیکن
اوسی تاریخ کو یہ خبر آئی کہ طوکار باغیون کا مطیع ہو گیا اور اوسپر دشمنون نے قبضہ کر لیا بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حبشی گولہ اندازون نے
پانچ چھ ارتولیون سے جو باغیون کے ہاتھ لگ گئی تہین اسطرح متواتر گولہ اندازی کی کہ فوج محصور عاجز آ گئی اور بالکل جی چھوڑ دیا
اور شہر کے باشندے جو ہمیشہ باغیون کے مطیع ہو جانے کی تائید مین تھے اونہین کے ہاتھ مین اس امر کا بند و بست ہو کر دیا چاہیے

۱۹ - کو سلسلہ صلح و مصالحت کا باغیون سے درمیان مین سعید عیسا سوداگر طوقارنکے شروع ہوا - یہہ سعید سوداگر وہ شخص تہا جو بموجب حکم گورنمنٹ مصر لبلت ہمدردی باغیون کے قید تہا اور -

ہایلنڈر سپاہی بازار قاہرہ مین

اور اب وہ ایلچی گری کے کام کے لئے چھوڑ دیا گیا تہا کہ باغیون کے قیام گاہ پر جا کر گفتگو صلح و مصالحت کی کرے - دوسری صبح کو میکور نے گورنر جنرل شہر طوقار اور سابق ہمراہی خاص عربی پاشا (جسکی لسبت یہہ اشتباہ تہا کہ وہ شہر کا باغیون کو برغبت حوالہ کر دینا بجاے اسکے کہ برٹش فوج کی امداد سے محفوظ رہے جاہتا ہے) بمعیت یعقوب افندی اجنٹ منیجر اور ایک کاتب فوج اور قریب ڈیڑہ سو افسر اور باشندگان شہر کے شہر پناہ سے اس نے باہر نکالا کہ باغیون کے ساتہہ شرائط صلح کا انتظام کرے - الغرض یہہ لوگ باغیون کے ساتہہ گرم صحبت ہوئی اور بعد اسکے کہ شہر تفویض کر دینا باغیون کو طے ہوگیا گورنر مذکور کی مع اوسکے ہمراہیون کے دعوتین ہوئین اور اونہین کہانے کہلائے گئے اور مہدی کے ساتہہ اخلاص اور دوستی پر ان لوگون نے حلف کیا - شہر کی حوالگی اگلے روز پر ٹھہری اوسوقت بعض بعض سپاہی جو ابہی تک اپنے ایمان پر ثابت تہے شب تاریک مین وہان سے بہاگ گئے اور سواقم مین پہونچکر اس واقع کی خبر دی - ایک افسر نے یہہ بہی چاہا تہا کہ فوج کو ہر چہار طرف سے جمع کر کے لڑے مگر دوسرے اعلیٰ افسرون نے جنمین سے اکثر عربی پاشا کے ہمراہی تہے اس کارروائی کو نامنظور کر دیا - امر واقعی یہہ ہے کہ کوئی وجہ کافی شہر کو باغیون کے حوالے کر دینے کی نہ تہی اس لئے کہ سامان رسد بہت کچہہ موجود تہا اور پینتالیس ہزار مرتبہ کی فیر کا کارتوس بہی اونکے پاس تہا گو توپون کے لئے مصالحہ کم تہا تاہم گہٹا کر

فی توپ باسیس ۱۱ مرتبہ کے فیر کا مصالحہ تھا۔ یہہ بات سچ ہے کہ تاریخ ۱۵ سے شہر پر برابر گولہ باری ہو رہی تھی۔ ۱۵ رات کو نہایت
تیزی کے ساتھ دشمن گولیاں چلاتے تھے تاہم مجموعی نقصان جو کہ اس طرح کی آتش باری سے ہوا اونکا شمار صرف اسقدر تھا
کہ دو آدمی تمہارے گئے اور منجملہ تین سو سپاہیان محصور کی بارہ سپاہی زخمی ہوئے۔ دشمنوں کی تعداد بھی صرف ایک ہزار
تک تھی لہذا یہہ بھی نہ تھا کہ وہ لوگ دفعتہً حملہ آور ہوں گے اور علاوہ اسکے یہہ بات بھی لوگوں کو بخوبی معلوم تھی کہ برٹش فوج
نہایت ہی عجلت کے ساتھ اونکی پناہ دہی کو آرہی ہے۔ الحاصل ظن غالب یہہ ہے کہ باوجود ان امورات کے علم کی بھی ان
لوگوں نے قلعہ کو باغیوں کے سپرد کر دیا۔ باوجودیکہ جنرل گراہم کو یہہ معلوم ہوا کہ طوقار باغیوں کے ہاتھ آگیا اور محصورین
اون کے ساتھ شریک ہو گئے مگر وہ اپنے ارادے سے باز نہ آیا اور ٹرنکی ٹاٹ سے آگے بڑھنے کا قصد کیا اور ایک
سرسری دیکھ بھال کے بعد جو فوج ہزار پس اور سوار پیدل پلٹن اور گارڈون ہائلینڈر اور رایل ایرش فیوزیلیر نے کیا جنرل گراہم
۲۵ فروری کو ایک پایاب جیل سے اوتر کر اوس قلعہ پر جو بیکر پاشا نے آگے کی طرف تعمیر کیا تھا قبضہ کر لیا۔ قلعہ تک جانے کے لئے
سڑک اکثر جگہوں سے نہایت خراب تھی ہائلینڈر پلٹن کا مقدمۃ الجیش کرتا اس غرض سے قرین مصلحت سمجھا گیا کہ آگے کی فوج کا
حصہ بہت زیادہ پھیلا ہوا معلوم ہو اس پلٹن کے سپاہیوں نے اپنے جوتے اور موزے اوتارے اور برہنہ پا ہو کر زمین سے
پار ہوئے۔ علی الصباح دشمنوں کا انبوہ قلعہ کے گرد و پیش دکھائی دینے لگا بظاہر وہ لوگ جہاز اور فوجوں کو جو اوتر رہی تھیں
دیکھ رہی تھی اور نہایت خوشی کے ساتھ یہہ سمجھ رہی تھی کہ خدا نے اونکا شکار اونکے ہاتھ میں بھیجدیا ہے جب فوج آگے بڑھی
تو وہ لوگ پیچھے کو ہٹے لیکن بعد اسکے پانچ چار سو قوی آدمی فوج کے انداز سے ایک کسائین پر قریب دو میل کے فاصلہ کے
اس طرح دکھائی دی کہ برچھیوں کو اپنے جھکا رہے تھے اور بیگانہ طور سے مارے خوشی کے کودتے تھے۔ انگریزی سواروں کے
بڑھنے پر بھی مضبوطی کے ساتھ اپنے جگہ پر قایم رہ کر آتش باری شروع کی۔ یہہ امر ظاہر تھا کہ اس سے اور زیادہ فوج دشمنوں کی
اوس کسائین کے پیچھے ہوگی لہذا یہہ امر قرین مصلحت نہ سمجھا گیا کہ دفعتہً حملہ کر دیا جاوے۔
الغرض بیکر پاشا کے قلعہ پر قبضہ کرکے تھوڑی رسد اور تین روز کے صرف کے لئے پانی اوسمیں جمع کر دیا گیا دوسرے روز باغیوں کی
دو ہزار قوی فوج دو میل کے فاصلہ پر جمع ہوئی اور انگریزی سنتری اور باہری فوج کی چوکی پر برابر آتش باری شروع کر دی
لیکن اس طرف سے کچھ جواب اسکا نہ دیا گیا۔ ۲۷ فروری کو ایک آخری سعی باغیوں کے ساتھ مصالحت کی گئی چنانچہ میجر بارو ای ایک
تیری میں تحریر مصلحت لگا کر دو میل کے فاصلہ پر لے گئے اور وہاں اوسی زمین میں گاڑ آئی دوسرے روز صبح کو معلوم ہوا کہ وہ دیتھو
اور خط باغی لے گئے مگر کوئی جواب اوسکا نہ بھیجا۔ کل برٹش فوج اوس شب کو قریب قلعہ بیکر کے خیمہ زن رہے اور صبح کو تمام
سپاہی مسلح ہو کر آگے بڑھنے تیار ہوئے اس فوج تین ہزار اور سات سو پچاس سوار اور ۱۵۰ بحری سپاہی اور چھ چھ پیدل توپیں
اور آٹھ شاہی توپخانہ کی سات پونڈ والی توپیں تھیں۔ فوج کی ترتیب اس طرح کی گئی کہ کل فوج بہ شکل مربع مستطیل بیچ سے خالی
مرتب ہوئی اور درمیان میں اوس کے باربرداری کی جانور اور سامان جنگ اور توپوں کا مصالحہ اور اسپتال کے متعلق سامان
رکھے گئے۔ گارڈن ہائلینڈر کی پلٹن مقدمۃ الجیش کئے گئے اور سیاہ کرتی کی فوج بھیجی اور شاہی فیوزیلیر کی پلٹن واہنے بازو پر
رکھی گئی۔
دو نمبر رایفل اور بحری پیدل فوج مربع کی داہنے اور بائین طرف پشت پر علیحدہ رکھی گئی اور دونو مقابل کے گوشوں پر چھ چھ پیدل
توپیں تھیں۔ گاٹ ٹنگس اور گارڈنرس کی پلٹن زیر کمان مسٹر رایف یوریالس اور لفٹنٹ اسٹوارٹ اور گراہم کی سپرد کی گئین

ایک حصہ نمبر ۱۹ہازارس کے سواروں کا زیر کمان میجر گف آگے جاسوس کے طور پر دیکھہ بھال کو روانہ کیا گیا اور بقیہ حصہ سواروں کا بہ ماتحتی جنرل
ہربرٹ اسٹوارٹ داہنی جانب پشت مربع پر رکھا گیا الغرض آٹھہ بجے صبحکو اسی ترتیب سے کل فوج الطیب کی طرف روانہ ہوے تخمیناً ایک میل کے
فاصلہ پر قلعہ بیکر سے جسوقت فوج ہماری سر اشیب بالو کی پہاڑیوں کو جنپر چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں بکثرت گذر کر رہی تہی کسیقدر دشمنوں کی فوج
بلندی پر اور بائیں کی جانب دیکھائی دی اور قریب نو بجے کی اون لوگون نے اپنے رہی منگٹن بندوقون سے گولیاں چلانی شروع کی لیکن بوجہ

طوقار کی پیش قدمی پر ایک حصہ رسالہ کا دیکھ بھال
کو جاتا ہے
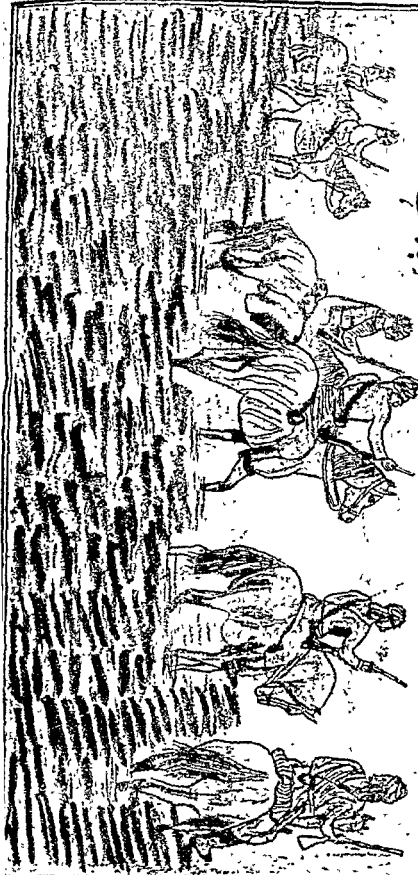
واسطےکی ہمارا کوئی نقصان نہ ہوا۔ جب ہماری فوج کا مربع قریب
ہوا تو وہ لوگ پیچھے کو ہٹنے لگے ۔ پیدل پلٹن جو اسوقت سوار
کردی گئی تھی زیر کمان کپتان ہمفیری داہنی جانب آگے کو جا بجا ہر
دشمن بکثرت نظر آتے تھے پیچھے کی آگے بڑھنے کی راہ حتی الوسع
سراشیب اور زیادہ ویران جنگل اور جھاڑی اور شگافتہ زمین بچا کر
وہی اختیار کی گئی جو چھ ہفتہ قبل اسکے ہیکس پاشا کی فوج شکست
خوردہ نے اختیار کی تھی میلون تک اس راہ مین ہڈیان انسانون
کے نصف گوشت لپٹے ہوئے دونون طرف راہ مین پڑی تہین
جس سے ہوا متعفن ہو رہی تھی اور جب ہماری فوج کا مربع قریب
پہونچتا تو جھنڈ کے جھنڈ مردار خوار جانور اوٹھتے تھے اور آہستہ سے
اوڑ جاتے تھے ۔ جس مقام پر ہیکس پاشا کی فوج کا مربع ٹوٹا تھا وہان
ہڈیان آدمیون کی چھتری ہوئی پڑی تہین اور اکثر اونہین کی
عجیب اور غریب صورت کی تہین یعنی بے گوشت کی انگلیان بالونکو
پکڑے ہوے اور اکثر ایسی جسکی موںنہ زمین پر تھے اور نیزونکے زخم
اونکی پشت اور گردن پر نظر آتے تھے جو یہ بات دیکھا رہے تھے
کسطرح یہ لوگ اپنی نوشتہ تقدیر کو بھگتے ہین الحاصل اس ہیبت
ناک مقام سے گزر کر مربع فوج کا آگے بڑھا جنرل گراہم اور ایڈمیرل ہوث
اور ہیکس پاشا قلب لشکر مین تھے اور فوج کل فوج گھونگھٹ کے ہوسے
بڑھتی جاتی تھی اور سپاہیون کو تھوڑا آرام دینے کے لئے کہین
کہین ٹھہر بھی جاتی تھی اور جو گولیان دشمن کی طرف سے ہماری
فوج پر آتی تہین اونکا ادہر سے کچھ جواب نہ دیا جاتا تھا ۔ سات پونڈ
کی توپین اسوقت تک اونٹون پر اسطرح جاتی تھین کہ ایک اونٹ
پر تو توپ اور دوسرے پر اوسکی گاڑی لدی ہوئی تھی لیکن اس
مقام سے وہ توپین اوتار کر درست کردی گئین تھین اور جہازی
اور توپخانہ کی سپاہی اونکو کھینچتے تھے ۔ ساڑھے دس بجے
تک سرکاری فوج قلعہ ٹیکر سے تخمیناً تین میل آگے نکل آئی تھی اور
اس جگہہ سے بعض بعض مورچے جو دشمن کے بنائے ہوئے تھے دکھائی
دینے لگے ان مورچون پر بیچدار توپین چڑھی تھین اور ہر سے
حلمون کے چار طرف آڑ رہے سے اب وہ بوچھار گولیون کی

شتری توپ خانہ حالت کوچ مین

جو برابر آرہی تھی اوسمین کمیکمی ہوئی مگر خاتمہ پر ہمارے میمنہ اور میسرہ کے اوسیطرح تیزی کے ساتھہ دشمن گولیان چلاتے رہے ۔ اور یہہ بات پائی جاتی تھی کہ حصہ کثیر دشمنون کا سامنے کو جمع ہو رہا ہے ۔ برٹش فوج جسمانی قوت کے گھمنڈ پر بغل دیتی ہوئے اسطرح آگے بڑہے جیسے پریڈ پر جاتی ہے اور دشمنون سے آٹھہ سو گز کے فاصلہ پر ہوگئی ۔ اسمقام پر ہمر ایک پرانا کوئی نیشکہ کا جو کسی زمانہ مین ریلین کے اندر گرا ہوا تھا ۔ اور ایک مکان کچی اینٹون کا اور ایک بہت بڑا جولہا جسمین تین روشن دان تھے پایا لیا جو اسبات کے مشابہت دیتے تھے کہ یہان پر کسی زمانہ مین آبادی تھی علاوہ اسکے اکثر ہیوش کے جھونپڑے رہنے والون کے اور ایک قسم کا قلعہ بھی نظر آیا ۔ پیدل کی پلٹن جو سوار تھی اور جا سوسی فوج کا حصہ اپنا کام کرکے یعنے دشمنون کو پیچھے ہٹاکر باقی ماندہ سوارون سے جو نصف میل پیچھے تھی آملا ۔ اس مقام پر ہماری فوج کا مربع ٹھہرا اور اوسمین کے اکثر پیدل سپاہی دشمنون سے بے خبر ہوکر دم لینے کے لئے زمین پر بیٹھہ گئے اس جگہہ سے یہہ سیاہ رو بالو کی میڈون سے گردنین نکال نکال کر جھانکتے ہوئے نظر آتے تھے الغرض جلے

کے بندوبست کا تصفیہ ہوکر فوج کو آگے بڑہنے کا حکم ہوا اور غرض یہہ تہی کہ دشمن اپنے مورچے کے بائین جانب کردے جائین
چنانچہ جون ہین ہماری فوج حرکت مین آئی باغیون نے بیچاپار توپون سے جنہین پکرپایٹ سے چہپا تہا آتش بازی شروع کردی اور
بعد اسکے تحقیق ہوا کہ اوسے فوج محصور طوقار کے توپچی جنکی پناہ دہی کو یہہ سرکاری فوج جاتی تہی ان توپون کو چلاتے تھے۔
پہلا گولہ توپ کا ہمارے مربع سے علیحدہ گرا اور نصف میل کے قریب بالو کے ایک چادر زمین سے لیکر مربع کی باہر پہینکاری بعد اسکے
دشمنون کو ٹہیک نشانہ جلد تر معلوم ہوگیا اور اب گولی اونکی ہمارے مربع کے اوپر آکر بیٹہنے لگے اور بکثرت ہماری طرف کے سپاہی
زخمی ہوتے گئے۔ چپکو پاشا کے موہنہ پر بہی ایک ٹکڑہ گولی کا لگا جس سے ایک نہایت ہی خراب زخم انکو آیا تاہم انتہاے جنگ
تک وہ پشت زین پر قایم رہے علاوہ گولہ اندازی کے دشمنون نے نہایت ہی تیزی کے ساتھ رمینگٹن بندوقون سے گولیان
چلانی شروع کردین اور صدہا گولیان ہمارے مربع کے گرد و پیش آنے لگین لیکن خوش نصیبی سے اکثر نشانہ اونچا ہوکر جاتا تہا
تاہم وقتاً فوقتاً سپاہی ہماری طرف کے زخمی ہوکر گرتے تھے اور بعد اسکے کہ زخمیون کی تعداد بیس یا اوس سے زیادہ ہوتی تہی،
ڈولیون پر اوٹہا کر پیچہے جاتی تہی اور ڈاکٹر انکا معالجہ کرتے تھے چنانچہ جیسے جیسے فوج آگے کو بڑہتی تہی ڈاکٹرون کا کام بہی زیادہ
ہوتا جاتا تہا اور زخمیون کی بہی کثرت ہوتی جاتی تہی۔ سرکاری فوج نے اوسوقت تک آتشبازی موقوف رکہی جب تک کہ دشمنون
کے شمال رو مورچہ سے آگے نہ بڑہ جاچکے بعد اسکے ایک ہزار گز آگے بڑہ کر فوج کو توقف کا حکم ہوا اور سپاہیون کو یہہ ہدایت
ہوئی کہ زمین پر لیٹ جائین۔ اس نقل و حرکت مین یارک اور لین کیسٹر کی فوجین جو بائین بازو پر تہین سامنے کی صف مین
کردی گئین اس لیے کہ ان پلٹنون کے سپاہی بکثرت ضایع ہوچکے تھے اب دوپہر ہوگئی تہی ہماری طرف سے بہی توپین
باہر کی طرف لگا دی گئین اور نہایت ہی تیزی کے ساتھ مارٹینی بندوق اور توپون سے گولے اور گولیان چلنے لگین جسکا اثر فوراً
ہی مترتب ہوا اور فوج نے عمدہ کارنمائی کی جس وقت گارڈنرس اور گیٹلنگ توپون کی ہیبت ناک گڑگڑاہٹ سنے اور آواز بلند ہوئی
دشمن سامنے سے گرتے ہوئے دکہائی دیے اور انکا فیر کرنا بہی رفتہ رفتہ بالکل موقوف ہوگیا الغرض اسطرف سے بیش قدمی
کا بگل ہوا اور فوجین ہماری تیار ہو مربع کے مرکز کے گرد باہستگی گہوم کر دشمنون کے مورچون پر قبضہ کرنے کو آگے بڑہین اس مرتبہ
کی حرکت فوجی مین سپاہ کرنے کی پلٹن باعتبار اپنی باری کے دشمن کے مورچون کے مقابل کردی گئی الطیب کے کنوین
ان مورچون کے باہر تھے۔ عرب اپنے مورچون پر جو فی الحقیقت نہایت ہی مستحکم تھے جمع ہوگئے اور شیطان کی طرح بے
باکانہ لڑنا شروع کیا اگرچہ صف کشی انکے مطابق ترتیب فوجی کی نہ تہی بلکہ ہر چہار طرف منتشر تھے اور وہان کی زمین بہی ایسی تہی
جیسے چہپنے کے اکثر موقع اونکو ہاتہ لگ گئی تہی ایک طرف ان مورچون کی چند عمیق غار یا بندوقون کے رندین ایسی بنی تہین جنمین
باغی بہت ہوشیاری کے ساتھ مسلح بیکار پر اس ارادہ سے لیٹے ہوئے تھے کہ دفعتہً بیباکانہ طور سے حملہ آور ہون الغرض
جسوقت سرکاری فوج بڑہی سامنے کی طرف دو ہزار آدمیون سے زیادہ دکہائی نہ دیتے تھے گو ہزارون ہی آدمی دونو طرف
مربع کے پوشیدہ تھے جسوقت مربع سرکاری فوج کا فیر کرتا ہوا آگے بڑہا اکثر باغی نیزے لیے ہوئے اور دو دو باہی تلواریں
کہینچی بہادرانہ اپنی جگہون سے جو بفاصلہ دو سو گز کے تہین نکل پڑی اور جی توڑ کر سرکاری فوج پر نہایت ہی تیزی سے حملہ آور
ہوئے یہہ معرکہ بہی حقیقۃً قابل دید تہا کہ لوگ موت سے کسطرح بیخوف نعرے مارتے اور اپنی تلوار چمکاتے ہوئے ہمپر آتے
اور داہنے اور بائین جانب مارٹینی بندوقون سے گرتے جاتے تھے اور باوجود زخمی ہوچکے بہی حملے سے باز نہ آتے تھے
چند باغی ہم سے دس قدم کے فاصلہ پر پہونچ گئے تھے مگر مار کر گرا دیے گئے اور یہہ بات دیکہی جاتی تہی کہ کتنی گولیان ایک ایک

آدمے کا ہلاک کرنے مین صرف ہوئی الغرض باقی لوگ باویسا نہ لوٹے گئے۔ جسوقت مارٹینی بندوقون نے سامنا باغیون سے بالکل صاف کردیا سرکاری فوج خوشیان کرتی ہوئی قلعہ کے اندر گھسی۔ کرنیل برن جنکا گھوڑا مارا گیا تھا اور خود بھی ران مین گولی کھاچکے تھے پہلے شخص تھے جو مع چند کالی کرتی کے سپاہیون کے فصیل قلعہ پر چڑھے کرنیل مذکور کے پاس ایک آلہ مہلک یعنی جتری کے دونالی بندوق بھی موجود تھے جس سے اونہون نے دشمنون مین جو مورچون کے قریب چھپی ہوئی تھی انتشار اور بربادی ڈال دی۔ یہہ بات بیان کی گئی ہے کہ مورچون مین متعدد سوراخ تھے جنہین اکثر باغیون نے اپنے کولاشون سے پہلو بہپلو اس لئے چیار کیا تھا کہ ہماری فوج کے مربع پر حملہ آور ہون اور راہ اندہ جانیکی قطع کردین اور واقعی وہ لوگ اس طور سے چھپے ہوئے تھے کہ دکھائی نہ دیتے تھے یہانتک کہ سرکاری فوجین اونسے گذر گئین اوسوقت یہہ لوگ اوٹھ کھڑے ہوے اور کلہ بکلہ ہوکر جنگ شروع کردی اور بندوقون کو چھوڑ کر اپنے نیزہ نکو کام مین لائے۔ جب سرکاری فوج اونکے قریب پہونچی اور اُنکی چھپنے کی تنگ جگہین معلوم ہوگئین وہ لوگ ہاتھون مین نیزے لئے ہوئے اونکے ہماری فوج پر دوڑ پڑے اکثر سرکاری سپاہی جو اپنی صفونمین کھڑے ہوئے تھے اسطرح سے مارے گئے اور یہہ وہ وقت تھا کہ دست وگریبان ہوکر سنگین کا نیزون سے مقابلہ تھا۔ کپتان ولسن سے ایسے موقع پر ایک خاص فعل بہادری کا سرزد ہوا کپتان مذکور الطیب کی لڑائی مین بطور دا ٹنیئر موجود تھے جسوقت مقدمۃ الجیش لشکر قریب توپخانہ کے پہونچا باغی سرکاری فوج کے مربع کے گوشہ پر اوس حصہ فوج کے قریب پہونچ گئی جو گارڈ نرس توپ کو کھینچ رہی تھی۔ کپتان ولسن نے آگے بڑھ کر پانچ یا چھہ باغیون سے جنگ شروع کردی اسی اثنا مین اونکی تلوار قبضہ سے کسی شخص کے سر پر لگ کر ٹوٹ گئی اور دشمنون نے اونہین ہرچہار طرف سے گھیر لیا مگر کپتان نے آونسے سے اونہین باز رکھا اور اُس ٹوٹی ہوئی تلوار کے قبضہ سے عجیب طرح کے کارنمائی کررہے تھے کہ اس درمیان مدد پہونچگئی اور وہ بچ گئے۔ تمام تر یہہ معجزہ ہوا کہ وہ ایک ایسی تلوار سے بچ گئی جس نے کپتان کے سر کا چمڑہ کاٹ دیا الغرض باعث اس زخم کے وہ معالجہ کے لئے فوج کے ہمراہ کردئے گئے۔ بعد اسکے کہ قلعہ ہاتھ آگیا تھوڑی دیر تک فوج سرکاری اوس مقام پر ٹھہری اور بحری توپخانہ سے دو بھاری توپین جو پہیئون پر چڑھی ہوے توپخانہ کے ساتھہ تہین دشمنون کے دوسرے مورچہ کیطرف جہان سے اوسوقت تک نہایت ہی تیزی کے ساتھہ فیر ہو رہی تھی پھیری گئین۔ قریہ الطیب جواب تک بوجہ بلندی سطح زمین کے نمودار نہ تہا دکھائی دینے لگا۔ اس مقام سے روبرو سو گز کے فاصلہ پر ایک خشتی مکان تھا جسکا تذکرہ اوپر ہوچکا ہے اور ایک زنگ آلودہ آہنی چولہہ سامنے اوس مکان کے زمین پر پڑا تھا یہہ چولہہ یقیناً اسمیل پاشا کے ترقی اور رافنڈ ایلش مملکت کے زمانہ مین یہان آیا ہوگا اس مقام پر ہرچہار طرف خرگوش کے بل چھچھلی قبرون کی طرح خندقین تہین بظاہر دشمنون نے انکو اپنی حفاظت کے لئے کھود رکھا تھا۔ اکثر عرب اُس مکان مین پوشیدہ تھے اور باقی اُن سوراخون مین مخفی تھے کہ جست وخیز کے ساتھہ حملہ آور ہون الغرض ان سوراخون سے متواتر سخت اذیتین پہونچین بعض عرب اون گڑہون مین مثل مردہ کے اوسوقت تک چھپے رہے کہ ہمارے صفوف لشکر ان سے گذر گئین بعد اسکے نکل کر اونہون نے سخت نقصان پہونچایا اور آخر شس پس پا کردئے گئے۔ جب سرکاری فوج آگے بڑہی اور توپون نے اوس مکان پر گولہ مارنا شروع کیا۔ اس مکان مین بندوق کے رندین مٹی ہوئی تہین اور یہانسے دشمن بہت تیزی کے ساتھہ پھر گولیان

ہ دامیرادسکو کہتے ہین جو بے تنخواہ اپنی خواہش اور درخواست سے گورنمنٹ پر جان نثاری کرے

چلا رہے تھے سرکاری توپین ایسی بہاری نہ تہین جنسے دیوارین گرادی جاتین مگر آخر کو بند کرکے وہ مکان مسمار کردیا گیا۔ بحری
فوج کے سپاہیون نے جنکو لفٹنٹ گراہم آگے بڑہائی جاتی بتی اوس مکان کے کہڑکیون مین گولیان مارین اور سوڈانیون
نے ایک ایک انچ زمین پر اوس مکان کے گرد وپیش اپنی جانین لڑائین۔ تمام جہاڑیون کے پیچہے دشمن چہپے ہوئے
نظر آتے تھے جو بجائے اسکے کہ قتل کرو اسے جانین بہکادیے گئے بیسیون عرب تلوار اور نیزے ہاتہون مین لئے منتظر
حملہ کے تہے جو بندوق اور سنگینون سے زمین پر گرادے گئے۔ جسوقت فوجین ہمارے قریب تر اس مکان کے پہونچین
تین یا چار عرب اوس جگہ سے آہستہ باہر نکل کر غیر مغلوب کلیجے والون کیطرح حملہ آور ہوئے مگر اپنے نوشتہ تقادیر کو پہونچ
گئے اور مارے گئے علاوہ اِنکے سوڈانیون سے زیادہ اس مہذب فوج کے چارون طرف مرے ہوئے پڑے تھے
ایک بجے دن کو دشمنون کے فرار ہونیکی صورت نظر آئی چنانچہ جسوقت وہ لوگ بہاگے کنالگین اور مارٹینی بندوقون نے انکی
جماعتون مین بربادی ڈال دی اور سرکاری فوج اونہین دبائے ہوئے الطیب کے کنوئن کیطرف جہان آب تازہ تہا بڑہی
اس مقام پر سوڈانیون نے آخری جنگ کے یہان دشمنون کا ایک دوسرا مورچہ تہا اور دہس یہان سلے قرینہ بالو کے
بوردن اور ہینپون سے تیار کئے تہے صورت اس دہس کی ہلالی جنوب رویہ تہی جسوقت سرکاری فوج شمال کی طرف
بڑہی جو توپین اوس دہس پر چڑہی تہین رخ اونکا ہماری طرف پہیر دیا یہہ گارڈن ہائے لینڈرس رجمنٹ کے دو کمپنیون جبکو
کپتان فیلیڈ لئی جارہی تہی اوس دہس پر قبضہ کرلیا اور دو بیجدار اور ایک برنجی ہوئیزر اور ایک گٹلینگ توپ اور دو بان
پہینکنے والی نلی دشمنون سے چہین لی شیخون کے اصرار اور ترغیب سے دو تین باغی ننگے ہاتہ ہماری فوج پر جو آگے بڑہ
رہی تہی اس غرض سے حملہ آور ہوئے کہ لوگ دیکہین کہ وہ لوگ اپنی عزیز زندگانی کسطرح رئیگان کرتے ہین الحاصل سوڈانیون
کو شکست فاش ہوئی اور سب کے سب ہٹ گئے۔ خیمی اور جہونپڑے اور کنوین اونکے مین چار گہنٹہ تک سخت لڑائی
کے بعد ہاتہ آئے۔ باوجود اسطرح کی لڑائی کی اسوقت تک بے باکانہ طور سے سلسلہ حملہ کرنیکا جاری رہا اور جب ہماری
فوج کا مربع آگے بڑہ گیا اوسوقت وہ لوگ وحشیانہ طور سے اون سوراخون سے جنکا اوپر ذکر ہوا ہے کود کود کر حملہ آور ہوئے
اسطرح کی کارروائی سے اونہین باز رکہنے کے لئے ضرور تہا کہ ہر چہار طرف توجہ رکہی جاے اس لڑائی مین بارہ بارہ برس
کی عمر کے لڑکے بہادرانہ طور سے لڑکر سایہ دار خندقون مین مرے پڑے تہے جنکے دانت بیٹہے ہوئے تہے اور ہاتہون
نے اپنے نیزون کو مضبوط پکڑے ہوئے تہے۔ یہہ امر بالکل غیر ممکن تہا کہ باغیون کے مجروح لوگ بچائے جاتے یا
قیدی پکڑے جاتے اس لئے کہ مرتے دم تک اون لوگون نے نیزون سے مجروح کرنے یا تلوار اور چہرون سے قتل کرنے مین
ہماری کوششین کین۔ چنانچہ اونہین دبائے ہوئے آگے بڑہتے جاتے تہے جب اونکے قریب پہونچتے تو سنگین یا بندوق سے اون کو
ہلاک کرڈالتے تاکہ وہ مجروحین اوٹہکر اپنے دشمنون کے قتل یا ایذا کرنیکی کوشش نہ کرسکین۔ ایک عجب طرح کی ہیبت ناک خوشی
کی چمک اونکے چہرون سے پیدا ہوتی تہی جبکہ وہ کوئی ہتیار ہمارے کسی سپاہی کے بدن مین چہبو دیتے تہے۔ جب لڑائی ختم ہوگئی
اور فوجین ہماری باغیون کے مکانات کے اندر تلاش کررہی تہین کہ ایک لڑکا جو لاشون مین اور نیم جالون کے ڈہیر مین اسطرح پڑا
ہوا تہا جیسے کسی نے نہین دیکہا تہا دفعتہً اوٹہکر برہنہ چہرا لئے ہوئے دو سپاہیون پر حملہ آور ہوا اوسیوقت ایک دوسرا لڑکا بلی
کی طرح اُچہل کر ایک تیسرے سپاہی کی پشت پر آپڑا اور گلا اوسکا کاٹ ہی چکا تہا کہ عین وقت پر ایک افسر وہان پہونچ گیا اور اپنی
طپنچہ سے اوس لڑکے کے سر مین گولی ماری۔ اب پہر واقعات اوس لڑائی کے بیان ہوتے ہین الغرض جسوقت سرکاری پیدل

کی فوج دشمنوں کے مورچوں کو مار رہی تھی سواروں کی فوج دوسری طرف میدان جنگ میں سرگرمی کے ساتھ گرم پیکار تھی
پیدل حملے کے واقع ہونے تک داہنی جانب پشت پر پیدل فوج کے ایک فاصلہ مناسب پر سواروں کا حصہ اس غرض
سے رکہا گیا تہا کہ پیدل فوج کی زد سے دور رہے اور اونکی گولیاں وہاں تک نہ پہونچیں اور نیز اسباب پر آمادہ اور
مستعد رہے کہ جسطرف ضرورت ہو حملہ آور ہوں۔ قریب بارہ بجے کے جب مربع ہماری فوج کا آگے بڑہا دشمن تعداد
کثیر کے ساتھ کہالین کی دوسری طرف میدان مین نظر آئی چنانچہ برگڈیر جنرل اسٹوارٹ نے پیدل فوج کے داہنے بازو
سے گہوم کر اپنی فوج کو آگے بڑہایا اور حملے کا حکم دیا۔ اسوقت سواروں کی فوج تین حصوں مین اسطرح پر منقسم کردی گئی
کہ ۱۰ نمبر ہزارس بماتحتی کرنیل اوڈ پہلی صف مین رکہا گیا اور ۱۹ نمبر ہزارس کا رسالہ بماتحتی لفٹنٹ کرنیل بیرفیلد دوسری صف
مین قایم کیا گیا اور نمبر ۱۰ کی رسالہ مین سے سو سپاہی انگریزی گہوڑوں پر سوار بماتحتی لفٹنٹ کرنیل ویبسٹر، تیسری صف مین
رکہے گئے۔

یہہ ترتیب جب تک سواروں نے گہوڑے دوڑاکر حملہ نہ کیا قایم رہی بعد اسکے باغیوں کی جماعت بوجہ حملے کے دو حصوں
مین ہوکر راست اور چپ متفرق ہوگئے اور تین میل تک برابر تعاقب کی حالت مین قبل اسکے کہ کوئی مفرور سوڈانی گرفتار کیا
جائے ان بہاگنے والوں مین پہلے پہل ایک عورت ملی جو پہچانی نہ جاتی تہی کہ کون ہے اور یہہ ایک معجزہ تہا کہ وہ عورت صف
اول سے بچکر نکل گئی تہی الغرض دوسری صف کے سواروں نے اوسے بچا نکر گرفتار کیا مگر اوس نے اپنی اوسی وحشیانہ
خوشی سے اپنے ہی گرفتار کنندہ کو جس نے اوسے بچایا تہا گولی ماری۔ اب دشمن آگے کی طرف خیل خیل نظر آنے لگے
چنانچہ سرکاری فوج کو تہوڑا توقف کا حکم ہوا کہ اس درمیان مین خبر آئی کہ کرنیل ویبسٹر جو کہ تیسری صف کے ساتھ دشمنوں کی
داہنی جانب کو گئے تہے اون پر باغیوں نے سخت حملہ کیا ہے اوسوقت جو فوجین بائین طرف تہین اونہین ایک جا ہوجانیکا حکم
ہوا اس عرصہ مین ایک فوج کثیر دشمنوں کے بعض سوار بعض پیدل اور کل نیزوں سے مسلح نمایاں ہوے۔ دشمنوں کے
جو سپاہی پیدل تہے میدان جنگ مین ٹیلوں کی چوٹیوں پر جو تمام میدان مین ایسے کام کے لئے بنائی گئین تہی اسطرح
لیٹے ہوے تہے کہ مسطح زمین کی صورت معلوم ہوتے تہے۔ کرنیل بیرفیلڈ کے سواروں کی جماعت اسطرح ترتیب اور باقاعدہ
آگے کو گئی جیسے کوئی فوج پریڈ پر قواعد کو جاتی ہے باوجودیکہ خطرناک دشمنوں سے مقابلہ تہا اور بہت بڑی جماعت سوڈانیوں
کی اونکے سامنے تہی چنانچہ سرکاری لوگ اونٹ اور گہوڑوں پر سوار شتر سوار گہوڑوں کے سواروں کو بچاے ہوئے تہے
جنکے پیچہے ایک جماعت دشمن کے نیزہ برداروں کی جمع تہے۔ قریب تیس باغیوں کے گہوڑوں پر سوار اور دودہاری تلوار
سے مسلح نہایت تیزی کے ساتھ بہادرانہ طور سے ہمارے سواروں کے روبرو جو آگے کو بڑہ رہے تہے آئے اِن باغیوں
مین کوئی علامت خوف کی نہین پائی جاتی تہی۔ تین شخص انمین کے بے خوف خطر پاس صفوں کو چیر کر لشکر کے اندر گہس آئے
کر اپنے گہوڑوں کو جنپر بے زین سوار تہے عجیب اور غریب سرعت کے ساتھ پہرانے لگے اور بے تامل ہمارے سواروں
کے تعاقب میں شریک ہوکر ایسی قوی فوج سے سلامت نکل گئے الحاصل اونکی اس بہادری کا بہت کم نتیجہ نکلا۔ حقیقت
مقابلہ اونہین نیزہ برداروں سے ہوا جو جابجا ٹیکروں پر یا بالو کے ٹیلوں پر لیٹے ہوئے تہے چنانچہ یہہ لوگ عین وقت پر ہمارے
سوار دل کے گہوڑوں کو (جب وہ پہاند کر اونسے گذرتے تہے یا بہڑک کر ایکطرف کو جا پڑتے تہے) پے کرنے لگے اور اپنے وزنی نیزوں
سے پہلوؤں کو زخمی کرنا شروع کیا اور جب پہلوؤں تک اونکے ہاتہہ نہ پہونچتے تو نیزہ اونکو پہینک کر مارتے سیہ نیزے اونکی قوم

ڑدلوکے بہالون سے مشابہہ تہی صرف فرق یہہ تہا کہ انکے نیزے وزنی تہے اور وجہ اوسکی یہہ تہی کہ انتہاے ڈانڈ پہ لوہے کا ایک وزنی رول لگا ہوا تہا اس لئے اونکا وزن بہی زیادہ تہا اور جسم مین بہی زیادہ سرایت کرتے تہے - ہزارس کے رسالہ کے سوارون کے پاس ایسی چہوٹی تلوارین تہین جو دشمنون تک نہ پہونچ سکتی تہین اور بمقابلہ عربون کے نیزون کے ہماری تلوارون کی باڑہ عمدہ نہ تہی گو یہہ تلوارین رسالہ کے تعاقب مین بکار آمد ہو سکتی تہین - جنرل اسٹوارٹ نے واقعی نفع اون نیزونکا ملاحظہ کرکے بعد ختم لڑائی کے چہہ سو نیزے حاصل کئے اور ایک رسالہ اونہین نیزون سے مسلح کیا - کرنیل بیرو جسوقت ۲۱ نمبر ہزارس کے رسالہ کو حملے کے لئے بڑہا رہے تہے نیزے سے جو کسی دشمن نے پہینک کر مارا تہا شانہ اور پہلو مین زخمی ہوے لیکن اپنے گہوڑے کے گرتے تک زین پر قایم رہے - کرنیل مذکور کا بگل بجانیوالا سپاہی اونکے بچا نیکو آیا تہا مگر سخت زخمی ہوا - دو سپاہی اور ایک سوار نے نہایت ہی ہمت کے ساتہہ اپنے مجروح کمانڈر کے بچانے مین کامیابی حاصل کی ایک سپاہی نے جسکا نام مارشل تہا کرنیل کو گرتے ہوے تہاما اور ایک چہوٹا ہوا گہوڑا پکڑ کر اونہین اوسپر سوار کیا مگر یہہ گہوڑا بہی گر پڑا اور بوبسلی نامی فوجی سپاہی جسکا وہ گہوڑا تہا خود پیادہ یہان آیا اور ایسی سخت آتش باری مین بہ امداد فلشن نامی ایک سپاہی کے اپنے افسر مجروح کو دشمنون کے انبوہ سے نکال کر سرکاری پیدل کی صفون مین لے آیا - یہہ بہادرانہ کام ایسا تہا جو اوس روز کے حالات پر لحاظ کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے اسلئے کہ اوس روز کی لڑائی مین جو افسر یا سپاہی مجروح ہو کر گرتے تہے وہ موت سے نہ بچتے تہے - اول پرا سوارونکا جسکا لراسے والا کہو جا چکا تہا اور جس نے مواقع جنگ بہی پائی تہی اسیدہا آگے کو بڑہا اگر کرنیل بیرو موجود ہوتے تو بلا شبہہ اس حصہ کو داہنی جانب پہیر کر لیجاتے الغرض جنرل اسٹوارٹ نے جو دوسری صف کے بائین بازو سے کسیقدر آگے کو بڑہ رہے تہے اول پرے کی اس غلطی کو دیکہکر اپنے گہوڑے کو مہمیز کیا اور اپنے ساتہیون سمیت اس عرصہ سے اوس صف مین پہونچے کہ اونہین اس غلطی سے پہیرین - چنانچہ کرنیل اور اونکے مصاحبین اور عربون کی ایک جماعت کثیر کے درمیان مین خود اپنی جانب سے حملہ آور تہے عجیب طرح کے گہوڑ دوڑ واقع ہوئی الحاصل جنرل مذکور اپنے ارادہ مین کامیاب ہوئے اور صف اول سے جا ملے لیکن اس رد و بدل مین ۲۱ نمبر ہزارس کے رسالہ مین کہ وہ اوس وقت قابل تعریف طریقہ سے ٹہیک بائین طرف کو پہیر رہا تہا چند نہایت ہی اندوہناک حادثے واقع ہوے یعنی لفٹنٹ پروبن ۹ نمبر رسالہ بنگال کے جو ۲۱ نمبر ہزارس مین تعینات تہی اور یہہ پہلے شخص تہے جو اوس حملے مین مارے گئے اور جنرل اسٹوارٹ کے اردلی کے چار سپاہیون مین سے ایک تو مارا گیا اور دو زخمی ہوے پہر سلیدہ جو ایک نہایت شجاع سپاہی تہے سات زخم نیزون کے کہا کر زمین پر مرے ہوے پڑے تہے اور گہوڑا بہی اونکا پہلے ہو گیا تہا - علاوہ انکے لفٹنٹ فیری مین بہی اس لڑائی مین مارے گئے - اسوقت دشمن پورے طور سے بائین جانب بہاگنے لگے - اس غرض سے کہ ہمارے تعاقب کنندہ فوج اپنی پیدل صف کے قریب پہونچ جانے سوار جو آگے کی صف مین آرہے تہے اپنے گہوڑون سے نیچے اوتر پڑے اور بندوقون کو کام مین لائے چنانچہ بہت بڑا اثر اس رسالہ کی کار روائی کا یہہ ہوا کہ دشمن دو حصون مین ہو کر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور جس راہ سے بہاگ رہے تہے اوسکے چہوڑنے پر مجبور ہو گئے اسوجہ سے ہمارے پیدل فوج کو حملہ کرنے مین بہت مدد ملی اور پیدل کی فوج جو سوار کر دی گئی تہی اوس نے اس لڑائی مین نیک نامی حاصل کی اور سو سپاہیون مین سے اس فوج کے جو فیر

سرکاری فوج بشکل مربع طوقار پر بڑھتی ہے
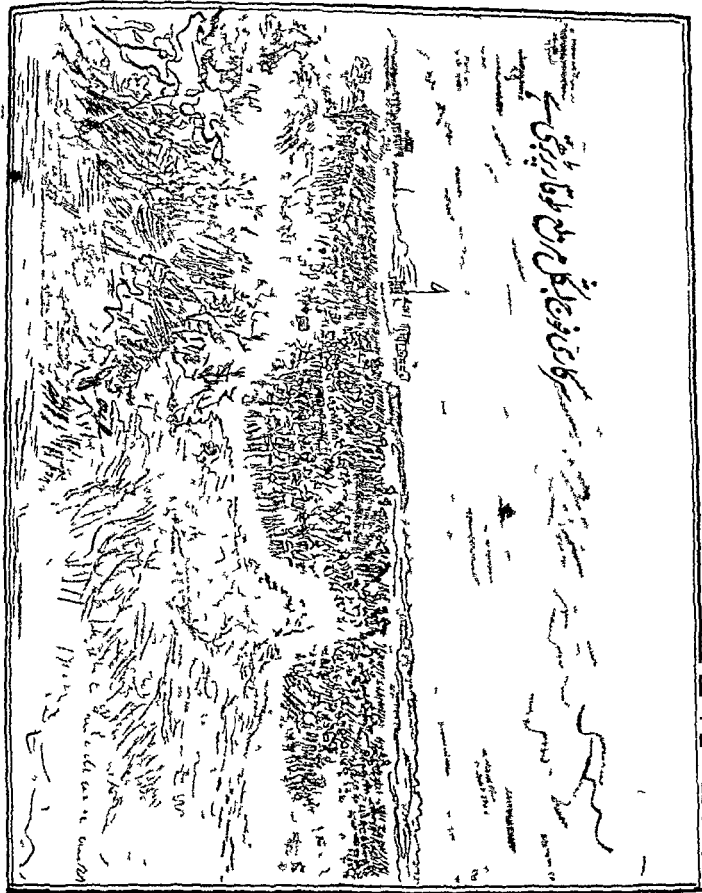
کرنیکو اوترے تہے اونین سے دو ثاث سپاہیون نے بائین جانب دشمنون سے مزاحمت کی اس درمیان مین مربع پیدل فوج کا آگے بڑہا بعد اسکے مربع کے بائین بازو پر ایک عمدہ موقع لیکر ہمارے سپاہیون نے ترچہے فیر کرنا شروع کیا جسکا عمدہ نتیجہ حاصل ہوا چنانچہ اس فوج کی عمدگی کی تمیز اسی سے ہو سکتی ہے کہ ایک ایک شخص نے اسنی اسنی فیرین کین اور کوئی بہی انمین کا ضایع نہوا صرف دو سپاہی زخمی ہوئے اور جو طریقہ کے گہورے اور بندوقون کے مختلف مواقع پر منتشر طور سے رکہنے کا محفوظا جگہون مین اختیار کیا گیا تہا اوس سے نہایت ہی عمدہ نتیجہ مترتب ہوا۔ سرکاری نقصان کا تخمینہ الطیب کی لڑائی مین تیس ۳۰ سپاہیون سے زیادہ کا نہین ہوا اور علاوہ انکی ڈیڑہ سو آدمی زخمی تہے۔ مقتولین مین میجر سلیڈ اور رفری مین اور پرودن اور کوارٹر ماسٹر ولکنس اور لفٹنٹ رابنسن شاہی بحری فوج کے تہے اور اعلی افسرون مین بیکر پاشا اور کرنیل بیرو زخمی ہوئے تہے۔ جنرل گراہم* برابر بہی کسی اونٹ کے کہلے میدان لڑائی مین رہتے تہے اور وہ خود اور انکے مصاحبین اکثر ہنگامہ پر لڑائی مین شریک تہے اور جنرل مذکور نے اپنے کو نشانہ دشمنون کا اسوجہ سے بنا رکہا تہا کہ اپنے ساتہہ ایک سرخ نشان لے چلتے تہے جسپر دشمن تاک کر نہایت شدت سے گولیان برساتے تہے۔ اس لڑائی مین دشمنون کا نقصان ہوا جسکی تعداد دو ہزار تین سو آدمیون تک تہی۔ ان سبکو فوج سرکاری نے بعد جنگ مین تہہ خاک کیا تہا اور اپنے افسران مقتولین کو جو ہکیا پاشا کے تہے پہچانکر دفن کیا۔ دوسرے روز نو بجے دنکو فوجین الطیب سے روانہ ہوئین۔ سوارون کا رسالہ داہنی طرف پشت پر اور جاسوسی حصہ رسالہ کا داہنے اور بائین بازو پر رکہا گیا۔ سوا گیارہ بجے فوج کو اس غرض سے قیام کا حکم دیا گیا کہ بائین طرف جو جہاڑی تہی اور اوسکے آگے اور رفتہ رفتہ گہنے ہوتے جاتے تہے اوسمین دشمنون کی دیکہ بہال کیجائے۔ چونکہ یہہ جہاڑیان دشمنون سے بالکل خالی تہین لہذا فوج ہماری بلا کسی رد و کد کے آگے بڑہی۔ اور جاسوسی رسالہ دونون بازون پر دور تک چڑہا ہوا تہا ایک بجے تک یہہ ہی کیفیت رہی۔ چونکہ اتنے عرصہ مین شہر طوخار کو سامنے آ جانا چاہئے تہا لہذا دو پلٹن دس نمبر ہزارز کے رسالہ کے بہ ماتحتی لفٹنٹ کرنل وڈ کے آگے پیچہے گئے کہ وہ شہر کا پتہ لگائین کہ کہان ہے۔ جب فوج سرکاری ایک میل تک بڑہ چکی اوسوقت فوج جاسوس نے اطلاع دی کہ طوخار زیادہ بائین اور پورب کی طرف بہ نسبت اسکے کہ پہلے قیاس کیا گیا تہا نظر آتا ہے۔ چنانچہ حکم واسطے تبدیل ضروری کے آگے کی پلٹن مین جنرل کے پاس بہیجا گیا اور فوج آگے کو بڑہتی چلی۔ تہوڑے سے باشندے شہر سے جہاڑی کیطرف دوڑتی ہوئی نظر آئی اور جہاڑیون مین سے جاسوسی فوج پر فیر کرنا شروع کر دیا ۳ بجے پیدل فوج بہی آپہونچی اور جسوقت مربع فوج کا آگے بڑہا سوار داہنے سے گہوم گئے یہان تک شہر پچہم طرف کو گہیر لیا گو شدت دہوپ مین خشک ریت پر جانا سخت مشکل تہا تاہم

* میجر سر جیرالڈ گراہم کی سی بی وی سی ۱۸۳۱ع مین پیدا ہوئی اور مقام اولوچ کی شاہی فوجی مدرسہ مین تعلیم پائی ۱۸۵۰ع مین انجینیر شاہی مقرر ہوئے اور جنگ کریمیا مین بمقام المنا اور انکرمان مین موجود تہے اور ریکڈان کے حملے مین دو مرتبہ زخمی ہوئے اور دو مرتبہ اونکا تذکرہ اور توصیف واقعات جنگ مین تحریر ہوئی ہے کہ جنرل مذکور سپاہیانہ پول کے ڈاکون کی برباد کرنے مین متعین رہے اور اس لڑائی مین اونہین وکٹوریا کراس کا تمغہ مع دوسرے تمغون کے ملا اور مختلف اعزاز حاصل کئے ۱۸۶۰ع مین کرکے قلعون پر حملے کرنے مین اور پیکن کے تابع کرنے مین موجود تہے اور یہہ سخت زخمی ہوئے تہے اور مصر مین لارڈ ولسلی کی فوج کے دوسرے حصہ کے سپہ سالار رہ کر سخت لڑائیان کی تہین اور اولاً اسمعیلیہ پر اسی نے فوجین اپنی اوتاری تہین اور مقامات الانخہ اور طل المحوتا پر لڑائیان اور محسنہ اور کساسن پر چڑہائیان کی تہین چنانچہ ۲۸ اگست ۱۸۸۲ع کو بہ ہمراہی ۱۷۰۰ سپاہی

جنرل سر جرالڈ گراہم

ایک ہی آدمی پیچھے چھوٹ گیا تھا کہ وہ بھی تھوڑی دیر مین صفون
سے نکل گیا۔ فوج کو قریب گیارہ میل کے چلنا ہوا۔ شہر
طوقار کے سامنے قریب ہم میل کے ایک مسطح میدان تھا
۴ بجے جنرل اسٹوارٹ مع اپنے مصاحبین اور چھ آدمیون کے
جہازی سے نکل کر اس میدان مین آئے اور سو گز بھی بڑھے
نہ ہونگے کہ ایک آدمی شہر سے دوڑتا ہوا انکی طرف آیا او سوقت
یہہ معلوم ہوا کہ دشمن پیچھے ہٹ گئے اور ہماری فوج کو جو مدد
دینیکو جانے تھے بیجا چھوڑ دیا تھا کہ فوج محصور سے جا ملی۔ اس
قلعہ مین قریب ستر آدمیون کے رہ گئے تھے اور یہہ معلوم
ہوتا تھا کہ فوج محصور کے دشمنون سے صلح کر لے تھے اور اپنا
ہتھیار رکھوا کر اور باغیون کو مدد دیکر اپنی جانین بچالی تھین۔
انگریزی فوج کے پہونچتے ہی پہر مفرور ہو گئے۔ سرکاری
فوج شہر طوقار کے سامنے بہ آرام تمام شب باش ہوئی اسلئے کہ اوس روز دشمن کا کوئی نشان معلوم
نہ ہوا اور قریب نو بجے کے بہت سے اونٹ رسد اور پانی کے قلعہ بکر سے محفوظ
پہونچ گئے اور انکے پہونچنے سے سبہونکو تسلی ہوئی۔ یکشنبہ کی صبح ۲ مارچ کو سوارون اور پیدل پلٹن نے سپاہ
نے جو سوار کردئے گئے تھے مع اپنے جنرل اور اونکے مصاحبین کے کوچ کیا کہ مقام وبا جو باغیون کا ایک بہت بڑا قلعہ
تہا اور طوقار سے پانچ میل پر واقع تھا اوسکے دیکھہ بہال کریں افواہاً یہہ سنا گیا کہ اس مقام پر بہت سے دشمن جمع ہین لیکن
نزدیک کے پہونچنے سے معلوم ہوا کہ خبر غلط تھی اور ہمارے جاسوسون نے خبر دی کہ بجز چند مویشیون کے اور کوئی ذی
روح یہان معلوم نہین ہوتا۔ وہان ایک بڑا گول چپترا ہوا گانون پایا گیا اوسکا رقبہ ایک میل کا تھا اسکے جو نیچے سے بیال اور
باس اور بید اور چٹائی سے بنے ہوئے تھے اور بہت ہی ویران حالت مین تھا جب فوج قریب پہونچی تو ایک عجیب تماشا
نظر آیا کہ گانون کے باہر بعض بڑے جھونپڑے مین بہت سی بندوقین جمع تھین اور قریب ہی اوسکے بکر پاشا
کی گتلنگ اور ہماری توپین بھی تھین یہہ سب طوقار سے یہان لائی گئی تھین گردان ابو لونون کی اور ہر جھونپڑون مین
بندوقین تھین اور بہت سے سنگین اور کارتوس اور گھوڑون کے ساز اور کاغذ اور قلم وغیرہ اور دوسری قسم کے
مختلف چیزین بھی جمع تھین۔ یہہ سب چیزین بکر پاشا کی فوج کی تھین وردیان برچھیون سے چیدی ہوئی کاغذات اور
ڈاکٹری آلات باجے اور ہر طرح کی چیزین جو باغیون کے صرف کی نہ تھین یہان پڑی ہوئی تھین جس سے بظاہر معلوم ہوتا

اور تیس توپوں کے مٹ ماکیا، اور وس ہزار رحلہ اور دشمنونکو جنگ کے پاس بندرہ توپیں تہیں مار کر ہٹا دیا۔ اور اس جنگ میں بی اوس نے اعلی صفتیں
جو ایک جنرل میں ہونی چاہئین یعنی خبرداری ثابت قدمی صبر تیری اور مستقل مزاجی دکھائیں اور ۹ ستمبر کو کساسین کی لڑائی میں اور ۱۳ ماہ مذکور
کو طل الکبیر کی جنگ اخیر میں شریک رہے۔

تہاکہ تہوڑاہی عرصہ گذرا ہے کہ باغی وہان تہے اس لئے کہ ایک جہونپڑے مین ٹوپی ہزارس کے رسالہ کی ایک سوار کی پائی گئی جو گذشتہ جمعہ کو سوارون کے حملہ مین مارا گیا تہا۔ جس بے انتظامی سے یہہ چیزین وہان پڑی ہوئی تہین اوس سے معلوم ہوتا تہا کہ قیمتی چیزین بہت ہی جلدی مین اون چیزون مین سے چہنکی گئی ہین بعض جہونپڑون مین متفرق مقامات پر تازے سوراخ کہودے ہوئے تہے جس سے پایا جاتا تہا کہ اون مقامات مین قیمتی چیزین مدفون تہین بہت سی جوار اور دوسرے رسد کی چیزین بہی وہان جمع تہین پندرہ سو سے زیادہ بندوقین دستیاب ہوئین چنانچہ ان سبکو سپاہیون نے ضایع کردیا۔ شہر طوقار کی دیوارون کی عام حالت سے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ اوسپر کوئی سخت حملہ نہین کیا گیا سرکاری فوج کے پہونچنے کے دوسرے دن بہت سے باشندے جو بہاگ گئے تہے جس زمانہ مین کہ باغی لڑرہے تہے یا باغیون کے ساتھ چلتے گئے تہے مع اپنے عیال اور اطفال کے شہر مین واپس آئے قلعہ کی فوج نے بیان کیا کہ جب سے ہملوگون نے ہتیار کہول دے ہمارے ساتہہ باغی نہایت ہی خراب برتاو کرتے تہے اور ان لوگون نے باغیون کی خدمت گاری قبول کرلی تہی۔ ایک مجروح مصری گولہ انداز نے بیان کیا کہ مجہکو اور دوسرے سات شخصون کو باغی طوقار سے الطیب تک رسیون مین باندہ کر توپ چہوڑانے کے لئے کہنچتے ہوے لے گئے تہے اور سوائے میرے سب کے سب مارے گئے اور جب مین نے بہاگنے کا قصد کیا ایک عرب نے میرے پیٹہہ مین گولی ماری مگر شب کے وقت مین افتان خیزان طوقار مین پہونچ گیا اوس نے یہہ بہی بیان کیا کہ بہت سے عرب زخمی ہوکر بہاگ گئے۔ اس گولہ انداز اور نیز دوسرے لوگون نے یہہ بہی بیان کیا کہ باغی کہتے تہے کہ عثمان دغنا نے ہملوگون کو دہوکہا دیا اور ہملوگون کو یہہ باور کرایا کہ یہہ بات غلط ہے کہ انگریزی فوج آتی ہے بلکہ صرف مصری فوج سے مقابلہ کرکے اونکو ہزیمت دینا ہوگا ۵ مارچ کو سرکاری فوج سواکم واپس جانیکو جہاز پر سوار ہوئی جنرل گراہم نے اوسوقت فوج کو صحیح و سلامت رخصت ہونیکا حکم مقام ٹرن کی ٹاٹ مین سنایا اور اونکی جوانمردی اور تعلیم یافتگی اور دیگر اقسام کی تعریف کی اور یہہ بہی کہا کہ یہہ لوگ اپنی گورنمنٹ سے انعام پانیکے مستحق ہین۔ دو واقعی متعین اس لڑائی کے اس مقام پر قابل ذکر ہین یعنی چند ہفتہ بعد اس لڑائی کے لفٹنٹ ول فور ڈالائیڈ جو الطیب کی لڑائی مین شریک تہے حضور مین ملکہ معظمہ کے ونلسر کاسل مین حاضر ہوے اور جنرل سرجیمز الاڈ گراہم کی طرف سے مہدی کا علم جو انگریزی فوج نے طوقار کی لڑائی مین لوٹا تہا نذر دیا۔ یہہ اس علم کا قریب ڈہائی گز کے لانبا اور دو گز چوڑا سرخ اور زرد ریشم کا بنا ہوا تہا ایکطرف اسکے بخط عربی لکہا ہوا تہا کہ اس جہنڈے نے حاکم شہر طوقار کو عطا کیا اور دوسری طرف اسکے مشہور فقرہ لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ و الا مو بالمعروف تحریر تہا۔ دوسرا امر یہہ ہو کہ کپتان ویلس کو جو شاہی تارپیڈو جہاز ہیکلا کے کپتان تہے اونہین ساوتہہ مسی مین تمغہ وکٹوریا کراس کا اوس جوانمردی کے صلہ مین عنایت ہوا جو اونہون نے جنگ الطیب مین دکہائی کپتان مذکور اس لڑائی مین جیسکا اوپر ذکر ہوا ہے اکثر دشمنون سے اکیلے کلہ بکلہ لڑے اور جب انکی تلوار کا قبضہ ٹوٹ گیا اوسوقت گہونسون سے لڑتے رہے

باب یازدہم

مشتملہ بہ واقعات ذیل

اشتہار امیر البحر ہیوٹ اور جنرل گراہم کا قبیلہ ہاے عرب مین۔ عثمان دغنا کا جواب۔ برٹش فوج کا طمائی پر بڑہنا۔ دشمن کا نظر آنا۔ شب باشی۔ بہادرانہ دلیرانہ یہال دشمنون کی۔ انگریزی خیمون پر سخت آتش باری۔ دوسری صبحکو آگے بڑہنا۔ کمزور حصہ پر بہاری مربع فوج

کی عربوں کا حملہ - جانبازیاں اون حملوں میں - سپاہ کرینٹ کی بعض سپاہیوں کی بہادری - پیچھے ہٹنا دوسری لڑگیڈ یعنی حصہ فوج کا اور حصین جانا اوسکی توپونکا - دوسری برگیڈ کی مدد کو ہیلی برآنڈ کا آگے بڑھنا - اسکی گولہ اندازی باغیوں پر - جیتی ہوئی سنابر توپونکا پھر ہاتھ آنا - عربونکا بڑے حملہ - باغیونکا پورے طور سے شکست کھانا - مجروح سوڈانیونکا ہر شخص پر حملہ کرنا جو اونکی قریب آیا - سرکاری فوجکا لڑائی کے گھوڑوں پر چڑھنا - سرکاری اور باغیونکے نقصان - لڑائی کے بعد کی شب - عثمان دغنا کے خیمونکا جلادینا - انعام دینے کا وعدہ جو شخص عثمان دغنا کو زندہ یا مردہ لاوے - نقل اشتہار کی باغیوں کے شیخ یعنی سردار کے پاس پہنچنا - عثمان دغنا کی گرفتاری کے لئے کوششیں - بیکار کوششیں باغیوں کے ساتھ گفت وشنید میں - ایکسین کے سیدرگوڈی کا چلنا - بلٹن کا پیچھے ہٹنا اور بربوکا مفتحہ - قصبہ طماہت پر فوجی حملہ کا حکم - اس قصبہ کا دشمنوں سے خالی پایا جانا - اوسکا جلادیا جانا اور فوج سرکاری کا سواقم کو واپس آنا

بعد ختم ہونے جنگ الطیب اور پناہ دہی محصورین قلعہ طوقار کے جنرل گراہم مع اپنی فوج اور سپاہیان محصور قلعہ طوکر اور باشندگان مصر کے جو طوقار میں تھے سواقم کو واپس آئی اور یہاں سے ایک اشتہار مضمون مندرجہ ذیل امیر البحر ہویٹ اور جنرل گراہم کی طرف سے قبیلہ ہاے عرب میں مشتہر کیا گیا -

مضمون اشتہار

تمکو اس امر کی اطلاع دیگئی ہے کہ انگریزی فوج نہ صرف محصورین قلعہ طوقار کی مدد کو آئی ہے بلکہ اون ظالمین کے رفع کرنیکو بھی جو تمہارے ملکوں پر اتنے دنوں سے ہوئے ہیں اسپر بھی تم لوگ اوس مشہور بدمعاش عثمان دغنا پر بھروسا اور اعتماد کرتے ہو جس شخص کو تم لوگ جانتے ہو برا خراب آدمی ہے اور یہ برائی اوسکی اوسکے چال وچلن سے ثابت ہوتی ہے جو سواقم میں ہوس سے ظاہر ہے اس نے تم لوگونکو یہ لکھکر دہوکہ دیا ہے کہ ہماری زمین پر نازل ہوئے ہیں - خداوند عالم جو تمام عالم کا حکمران ہے وہ عثمان دغنا ایسے بدمعاش کو اپنا پیغمبر نہیں بناتا - لوگ تمہارے قبیلہ کے جری ہیں اور انگلینڈ ایسے آدمیونکی ہمیشہ عزت کرتا ہے - ایسی حالت میں خبردار ہو جاؤ اور عثمان دغنا کو اپنے ملک سے نکالدو - ہم لوگ وعدہ کرتے ہیں کہ جو لوگ فوراً ہمارے پاس چلے آئینگے اونکے قصور معاف کردئے جائینگے اور اونکو امن دیا جائیگا اور اگر ایسا نکروگے تو یاد رہے کہ تم لوگونکا بھی وہی حال ہوگا جو کشتگان الطیب کا ہوا -

قبل اس اشتہار کے شیخ مرغانی نے اکثر خطوط بنام قبایل عرب کے بھیجے تھے اور اوسمیں لکھا تھا کہ کیا پورانا مذہب تمہارے لئے بہتر نہ تھا جو تمنے ایک نیا مذہب ایجاد کیا اسلئے خدا نے انگریزونکو بھیجا ہے کہ وہ لوگ تمکو اور تمہارے مذہب جدید کو برباد کریں - اور شیخ مذکور نے اون لوگون سے یہ بھی التجا کی کہ تملوگ میرے پاس آؤ اور مجھسے مشورہ کرو تاکہ اور خونریزی نہو - شیخ مرغانی نے انگریزون سے یہ بھی کہا کہ مجھکو امید تو اس اشتہار کی کامیابی کی نہیں ہے - اور جو قبیلے عثمان دغنا کے ساتھ تھے وہ اپنے کو اون لوگون سے بہتر اور برگزیدہ سمجھتے ہیں جو الطیب میں لڑائی تھی چنانچہ شیخ مرغانی نے کہا کہ باغیون کے سردار کے خیمہ گاہ پر فوراً چڑھائی کیجائے یہ خیمہ اونکے سواقم سے پورب بگلنزہ میل کے فاصلہ پر وادی طمائی میں تھے بعض قبایل نے اپنے سفیر بھی بھیجے مگر عثمان دغنا مستحکم رہا اور اشتہار کا یہ جواب بھیجا کہ بجز تلوار کے اور کوئی صلح نہیں - امیر البحر ہویٹ اور جنرل گراہم نے ایک دوسرا باضابطہ اشتہار عثمان دغنا کے پاس بھیجا کہ عنقریب فوج انگریزی تمپر چڑھائی کرنے والی ہے اگر تم اطاعت نہیں قبول کرتے - اس اشتہار کے بھیجنے کی وجہ سے انگریزون

کو اپنی بات کا پاس کرنا پڑا اور شب یکشنبہ تاریخ ۱۱ مارچ کو فوج سواقم سے باہر نکل کر مقام ضربیہ میکر پر پہونچی اور بعد
نصف شب کے پیدل کی فوج اور توپ خانہ بھی پہونچا اور اوسی مقام پر شب کی شب باش ہوئی۔ فوجون نے
نکل مربع قایم کیا۔ پیدل جو سوار کر دئے گئے تھے اور حبشی جاسوس ۷ بجے صبحکو دشمنون کے سراغ لگانیکے لئے
روانہ کئے گئے اور سو بجے ہی تمام فوج کہا کر تیار ہوئی اور ضربیہ سے نکل کر طماعی کیطرف قریب ایک بجے کے بڑہی۔ جاسوسی
سوار دو میل آگے اور بازو پر بڑہے ہوئے تھے بڑا حصہ فوج کا ماتحت جنرل اسٹوارٹ کے پیدل کے پیچھے تہا اور پیدل فوج
کے دو مربع بنا لئے گئے تھے اور یہہ دونو پہلو بہ پہلو چلے جاتے تھے چنانچہ یہ فوج پیش و پس سے بشکل مستطیل دکہائی دیتی تہی
نصف پلٹن سیاہ کرتے والون کی پچھلی فوج کی بائین صف کے پیچھے تہی اور اسی ترتیب سے بیس قدم کے فاصلہ پر پیچھے یارک
اور لین کیشر کے فوج تہی اور ان دونون رجمنٹون کے پیچھے بحری پلٹن تہی۔ گولہ باروت اور پانی وغیرہ مربع کے اندر تہا اور
بحری برگڈ سامنے کے بائین گوشہ پر تہا۔ یہہ سب ماتحت جنرل ڈیوس کی برگڈ نمبر ۲ مین شامل تھے انکی داہنی جانب
۲۵ قدم پر رایل ایرش فیوزیلیرس کی پلٹن تہی اور اسکے بیس قدم کے بعد گارڈن ہائیلنڈرس کی پلٹن تہی اوسی ترتیب سے جیسا کہ
اگلے رجمنٹ برگڈ نمبر ۲ تہی فیوزیلیرس اور ہائیلنڈرس پلٹنون کے پیچھے کنگس رایل رایفلس کی پلٹن بہی یہہ سب ماتحت جنرل
ایڈروس بولر کے برگڈ نمبر ۲ مین شامل تھے۔ برگڈ نمبر ۱ کے مربع مین بہی گولہ اور باروت وغیرہ تہا اسکے بائین طرف نو پونڈ
گولہ کی توپین تہین اور داہنی طرف سات پونڈ گولہ کے اور ہر توپخانہ کے پیچھے انجینیران شاہی تھے اور اکثر توپونکو آدمی
کہینچتے تہے۔ پلٹن دکہن اور پچہم کی سمت سرخ سنگ مرمر و سنگ موسی کے تاریک پہارون کی طرف جا رہی تہی۔ یہہ
پہاڑ چہ میل سے نظر آتے تھے۔ پیدل کی پلٹن جو سوار کر دی گئی تہی اوسی نے اطلاع دی کہ سب پہاڑ دشمنون سے خالی
ہین اس نے مناسب سمجہا گیا کہ قبل تاریکی شب کے اس مقام پر قبضہ کر لیا جاے اور ممکن ہو تو دشمنون پر اسی مقام سے
حملہ کرکے اونکو گرون سے نکالدین۔ ایک چہوٹا ہوا انجیر بہت خوشی سے ان جہاڑیون سے ہو کر آگے کو بڑہا اس مقام پر
لجالو اور سیہوڑ کے درخت سات فٹ اونچے تھے چنانچہ اس کوچ مین بہت کم مقامات پر قیام کی نوبت آئی۔ پیدل سوار
اور توپخانہ کی صفین چار سو گز چوڑائی مین تہین اور یہہ سب مستعدی سے آگے بڑہی جاتی تہی۔ نمبر ۱۰ اور نمبر ۱۹ ہزارس
کے رسالہ کے جاسوس ماتحت لفٹنٹ فینٹ اور سیجگف کے جہاڑیون کی دیکہہ بہال کرتے تہے مگر ان جہاڑیون مین
کوئی نشان دشمنون کا نہ پایا گیا۔ جاسوس اکثر ایک میل تک آہنکے فوج کے مربع سے بڑہ جاتے تہے جنرل گراہم
اور اسٹوارٹ مع اپنے مصاحبین کے جاسوسون کے پیچھے رہتے تہے ۳ بجے رسالہ بصورت دایرہ کے ٹیکر سامنے
کی پہاڑیون پر چڑہ گیا چنانچہ ان پہاڑیون کے آگے وادی طماعی تہا۔ ان پہاڑیون کے آگے دو میل کے نیچے
نیچے ٹیکرون کا ایک سلسلہ تہا جو کہ سوڈانی پہاڑون تک چلا گیا تہا۔ یہہ ٹیکرے بہی اوسی قسم کے تہے جن پر قبضہ
کر لیا گیا۔ ان ٹیکرون پر سے دشمن صاف طور سے نظر آنے لگے اور اونچے اونچے مقامات پر انبوہ کے ساتھ
جمع ہو رہے تہے بعض تو پیدل تہے اور بعض گہوڑے اور اونٹون پر سوار تہے۔ جاسوسی سوار آگے بڑہائے گئے
تاکہ دشمن کے موقع قیام کو بخوبی دیکہہ لین جب جاسوسی آگے بڑہی اوسوقت عرب باکثرت دکہائی دینے لگے اور ان
لوگون نے کچہہ بندوقین بہی چلائین اسی درمیان مین پیدل فوج کا مربع اوس ٹیکرے کے پیچھے پہونچ گیا جسپر دیدبان
قایم کیا گیا تہا اور دکہن کو ایک ریگستان کیطرف بڑہا اس میدان مین کہ جہاڑیان تہین مگر گنگر اور پتہر مشل اور مقامات

مقام سواقم کے گرد
جہان جہان دشمنون
کے مورچے ہین دکھاتا ہے
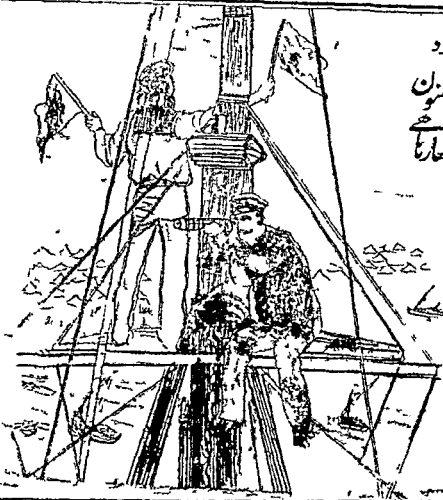
سکیمان رہنے تھے جاسوسی سوار دشمنون کے محل اور مواقع دیکھکر پیچھے پھیر آئے اور جنرل گراہم نے پیدل فوج کو جہان
بردہ تھی ہین شب باشی کا حکم دیا اور جہاڑیون کو کاٹ کر ضریبہ یعنی مورچہ بنانیکا بھی حکم دیا۔ اس مورچہ بندی ہین مزدور
یعنی ٹیکرون کی بہت کام آئیں اور اونسے نفع اوٹھایا گیا۔ سوار ضریبہ بکرتو واپس بہیجے گئے تاکہ اپنے گہوڑون کو پانی پلائین
اور خود بہی سکو اوسی جگہہ رہین۔ بعد غروب آفتاب کے پیدل فوج کا ایک بہت بڑا مربع بنایا گیا او سیچ مین اوسکے جو جگہین
خالی رہ گئی تہین وہ سب بہت احتیاط کے ساتھہ بند کی گئین۔ اس مقام پر آگ روشن کی گئی اور شام کے لئے
قہوہ تیار کیا گیا او سیوقت تہوڑی سے دشمن تخمیناً ایک ہزار کچہہ فاصلہ پر نظر آئے چنانچہ جنرل گراہم کے حکم سے چند گولے مائین توپ
توپون سے چہوڑے گئے اور ریہیم کے گولے دشمنون کے سر پر گرے او پہٹے جس سے اونکا کچہہ نقصان ہوا اور وہ لوگ فوراً
ہی منتشر ہو گئے بعد اندہیرا ہو جانیکے دشمنون کے خیمون کی روشنی قریب ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر صاف نظر آتی تہی ـــ
آٹہہ بجنے کے بعد کمانڈر رالف اجازت پاکر تنہا دشمنون کی دیکہہ بہال کو نکلے یہہ ایک بڑی جوانمردی کا کام تہا کیونکہ یہہ معلوم
نہ تہا کہ دشمن کہان کہان جہاڑیون مین چہپے ہین چنانچہ کمانڈر رلفلور ایک ایسے مقام پر پہونچے جہان ایک گولہ بم کا پہٹا تہا اور تین
عرب اوسکے قریب مرے ہوئے پڑے تہے اس سے معلوم ہوا کہ گولہ اندازون نے ٹہیک نشانہ لگایا تہا الغرض کمانڈر
رالف جہاڑیون مین گہستی ہوئے ٹیکرے کے دوسرے سرے پر پہونچ گئے جہانسے دشمنونکی فوج کے رن مہتاب نظر آتی

تہی اور قریب روشنی کے - پہرے والے سوتے دیکہائی دئے - کمانڈر نارکو ۹ بجے راتکو اپنے خیمہ مین واپس آئے اور انکے بیان سے واضح ہوا کہ دشمنونکا قصد حملہ کرنیکا نہین ہے لہذا سپاہیون کو سونیکا حکم دیدیا گیا اور آگ بہی گل کردی گئی - قریب ہونے ایک بجے کے بعض قبیلہ عرب جو سرکاری خیمون سے ہزار گز فاصلہ پر پہنچ گئے تہے یکایک فوج کے مربع پر بندوقین چلانے لگے چونکہ بندوقونکا نشانہ بہت اونچا جاتا ہے لہذا ایک دو جانورونکو گولی لگی الحاصل بندوقونکے فیر ہوتے ہی سب فوج ہماری مسلح ہوکر کہڑی ہوگئی اور سارجنٹ بندوقین ہاتہ مین لیکر عربون کے مقابلہ پر آمادہ ہوے چاندنی کی وجہ سے دور تک کی چیزین صاف طور پر نظر آتی تہین لہذا عربون کا یکایک حملہ بہی بہ آسانی رُک سکتا تہا - سرکاری سپاہیون کو حکم دیا گیا کہ جب تک دشمن قریب تر ہو پہنچ جائین کوئی شخص فیر نکرے مگر جونہین ہلہ شروع ہوا ایک مصری شتربان گٹیلی نجالوبر (جو فوج کے مربع کی حفاظت کے لئے باہر جمع کردیا گیا تہا) کود پڑا اور صف سے باہر نکلکر دور چلا چنانچہ اوسی دشمن سمجہکر اسطرف سے گولیان چلائی گئین اور چہ گولیان کہاکر وہ گر پڑا علاوہ اسکے غلطی سے تین سپاہیونکو اونکے ساتہیون نے سنگین مارین جبکہ یہہ تینون سپاہی آگے کی صف مین گہسے جاتے تہے - غرضکہ مربع کے بیچ مین کسیطرحکا شور وشغب نہ تہا اس لئے کہ مصری شتربان اور بہیر کے لوگ اسباب سے بخوبی واقف تہے کہ اونکے اور دشمنون کے درمیان ہزارون انگریزی سنگین حایل ہین قصہ مختصر تمام رات باغیون نے باڑہین مارین اور گولیون کی سخت بوچہار سر و نیز سے گذرجاتی تہی - باغی خاص کر اسپتال کی دو گاڑیون کے اونچی چہت پر تاک کر نشانہ لگاتے تہے - اس لئے کہ دو لوچتین چاندنی مین بہت صاف نظر آتی تہین اور ڈاکٹر لوگ بال بال بچ جاتے تہے - اونٹ اور گہوڑے اور خچر جو مربع کے اندر جمع ہوگئے تہے اونہین اکثر گولیان لگ جاتی تہین لیکن سپاہی بالکل زمین پر پڑے تہے اسلئے اونکا بہت کم نقصان ہوا - پارک اور لین کیپٹن رجمنٹ کے ایک سپاہی کے سر مین گولی لگی اور وہ مرگیا علاوہ اسکے ایک افسر اور دو سپاہی بہی زخمی ہوے - اسپر بہی سرکاری فوج گہبرائی ہوئی تہی اور قریب صبح جب سخت گہنٹے پہرون کے گذر گئے اور رات تمام ہوئی اوسوقت ان سبہون کو تسکین ہونے لگی - چار بجے صبح اور اوسکی بعد حبشی جاسوس نے بائین طرف سے باہستگی نکل کر دیکہا کہ بندوق چلانیوالے کی تعداد اوسطرف کل ڈیڑہ سو ہے مگر اونکی مدد کو بہت بڑی فوج تیار ہے الغرض دشمنون نے جب ان جاسوسون کو دیکہا تو اونپر بندوقین چلائین مگر وہ سب محفوظ واپس آئے - آفتاب نکلنے پر بہی دشمنون کو گولیان چلانے سے فرصت نہ ملی اور برابر فیر کیا کئے اور نیزے کے جہانکہ بارہ مارتے تہے چونکہ عربون پر حملہ نہوتا تہا اس لئے وہ اور بہی بیخوف ہوکر قریب تین چار سو گز مربع سے آگے تہے - الغرض یہہ شوخ چشمیان اونکی برداشت نہ ہوسکی اور قریب چہہ بجے کے ایک گارڈنر اور ایک بائین ہیدار توپ سے فیر شروع ہوے چنانچہ توپون نے عمدہ کام کیا اور چند ہی گولون نے عربون کو منتشر کردیا اور وہ لوگ چاہ طمائی کے قریب اپنے اصلی مقام پر واپس چلے گئے اور سرکاری فوج نے ناشتہ کیا اسی اثنا مین جنرل اسٹوارٹ مع اپنے سوارون صربیہ تکیہ سے جہان یہہ لوگ بیخوف شب باش تہے پہونچ گئے - الغرض سات بجے صبح کو سوار آگے پیچہے گئے اور اونکو حکم دیا گیا پیدل سپاہیونکا جو سوار کردی گئی تہی کام کرین اور ہرگز کسی حالت مین حملہ آور نہون چنانچہ ان سوارون نے آگے کی جہاڑیون کے بخوبی دیکہہ بہال کی مگر تہوڑے سے دشمن نظر آئے اس پر اکثر لوگون کی یہہ رائے قایم ہونے لگی قبیلہ والون کا

قصہ برائی کا نہین ہے - ایک گھنٹہ کے بعد ضربہ کے باہر پیدل فوج کے دو مربع بنائے گئے - آگے کی طرف جنرل ڈیوس
کا برگیڈ جسمین کالی کرتی کی پلٹن اور یورک اور لین کیسٹر رجمنٹ تھی اور پیچھے کی طرف جہازی فوج تھی - جہازی برگیڈ
اپنی بیچار توپون کے اور خود جنرل گراہم مربع کے بیچ مین تھے - جنرل بولر کا برگیڈ بھی مربع مین تھا یہہ مربع کے پیچھے داہنی
طرف تھا اور اسمین رایل آیرش فیوزیلیرس اور گارڈن ہایلینڈرس اور کنگس رایل رایفلس پلٹنین شامل تھین جنرل اسٹوارٹ
کے سوارون نے خصوصاً ان پیدلون نے جو سوار کر دیے گئے تھے اور ایک ترپ نمبر ۱۰ ہزارس کے سوارون نے جو
آگے بائین طرف بھیجے گئے تھے دشمنون کو ڈھونڈہ نکالا اور تھوڑی دیر تک خوب گولہ اندازی ہوئی - جسوقت میدان
پلٹین ایک مسطح زمین جو پورب طرف نشیب مین تھی پہونچی اور یہہ زمین خاص اوس قسم کی تھی جہان بکثرت دشمن چھپ سکتے
تھے تو دیکھا کہ سرکاری سوار پیچھے ہٹ رہے ہین اور بہت سے دشمن انکا تعاقب کر رہے ہین - قریب ایک ہزار گز
کے ٹھیک آگے کو ستہ ... حبشی جاسوس اور دشمنون مین بندوق چل رہی تھی اور اس میدان مین ایک حصہ سوارونکا
بھی اوسیطور سے جنگ مین مصروف تھا الغرض جسوقت سوار بائین طرف مڑے دشمن جھنڈے کے صاف آگے کو نظر
آنے لگے - ڈیوس کا برگیڈ ٹھہر گیا اور بشکل مربع مرتب ہوکر اپنی بیچار توپ اور بندوقون سے عربون پر جو بڑہے آتے
تھے خوب گولہ اندازی کی چنانچہ اس گولہ اندازی نے تھوڑی دیر تک اونہین روک رکھا مگر اونکی وحشت بڑہ نے
ہمتین دلاین اسیر وہ لوگ مضبوط ہوگئے اور نہایت ہی تیزی سے آپہونچے - دشمنون نے اپنے انکی خبر بندوقون
کی گولیون سے دی اور گولیان مربع کے بیچ مین بالو کے انبار پر گر رہی تھین گولیونکا برسنا بہت بہت خوفناک تھی حال
کی لڑائیون مین ایسی بہت کم حصہ فوج کے تھے جنہین ایسے گھمسان کی لڑائی ہوئی ہوگی جیساکہ جنرل ڈیوس کے مربع
فوج مین واقع ہوئی اگر یہہ عرب لوگ پرانے طرح نشانہ باز ہوتے تو دسوان حصہ بھی باقی فوج کا زندہ نہ بچتا اگر ذرا
فوج دشمنون کے مقابلہ کو آگے بڑہی چنانچہ اس بڑہنے مین مربع فوج کا کمزور حصہ صاف ظاہر ہوگیا - یارک
اور لین کیسٹر اور کالی کرتی کی رجمنٹ کے کمپنیان جو آگے تھین دشمن کے مقابلہ کو تیزی سے بڑہین لیکن باقی
کمپنیان ان فوجون کے جو مربع کے بازو پر تھین اور جنہین دشمنون کے حملہ کا خوف تھا آگے کی کمپنیون کا ساتھ نہ
دیسکین اسوجہ سے جہان پر کہ گویا آدمی کی دیوار ہو جاتی تھی خالی پڑگئین - اگلی صف کے سپاہیون نے باغیون
کے قریب پہونچتے ہی شور کیا اور اپنی سنگینون کو چڑہا کر بہت تیزی سے بڑہے اسوجہ سے اور انکے سپاہیون
کے درمیان مین جو بازو پر تھے اور بھی فاصلہ پڑگیا چنانچہ عین اوسیوقت بہت سے عربون نے مربع کے داہنے حصہ
پر حملہ کیا چنانچہ اگلی صف رک گئی اور یارک اور لین کیسٹر رجمنٹ کے افسر جلدی سے لوٹ آئے اور کوشش
بلیغ کی کہ مربع کی خالی جگہین سپاہیون سے بہر دی جائین - سپاہی مقابلہ کے لیئے مستقل بنائے جائین
لیکن اس ارادہ کے پورا کرنیکے لئے مہلت بہت ہی کم تھی اور چونکہ آگے اور پیچھے کی صفون سے دشمنون پر شاید
آتشباری ہورہی تھی اس شور و غل نے افسرونکا حکم کسی کو سننے نہ دیا اور دشمن مربع کے داہنی طرف بڑے
جوش سے گھس پڑے چنانچہ یارک اور لین کیسٹر کے سپاہی متزلزل ہوگئے اور کالی کرتی اور بحری فوج کیطرف
ہٹنے لگے اسوجہ سے مربع مین اور بھی جگہین خالی ہوگئین - بندوق کے دہوین مین یہہ کالی کرتی سوڈانی صورتین
گھسی ہوئی نظر آتی تھین اور یہہ لوگ ہماری گولیون کی بوچھار سے ایک لحہ بھی نہ رکتے تھے الحاصل ایک آنکہین

نوبت بدست وگریبان پہونچ گئی، ور لڑائی تلوار اور سنگین کی شروع ہو گئی حاصل کلام عرب ہاتہ اور گہٹنون کے
بل کہستے ہوئے اور سنگینون کی نوک اور توپون کے مونہہ کے نیچے سے مربع کے اندر پہونچ گئے اور قتل عام شروع
کردیا۔ قریب کی لڑائی مین تلوار سے ہماری فوج ان قوی ہیکل وحشیونکا مقابلہ نہین کرسکتی تہی اسلیئے کہ وہ لوگ اپنی ہاتون
سے سنگینون کو پہیر دیتے تہے اور قبل اسکے کہ ہمارے سپاہی حواس درست کرین وہ لوگ دو چار بہالا بہی مار دیتے
تہے علاوہ اسکے ایک اور بات بہی عربون کے نافع تہی کہ وہ ہماری کرچ اور سنگینون کے لوہے اچہے نہ تہے انکی یہ کیفیت
تہی کہ بدن کے پاس پہونچکر ٹاپ کی طرح ٹیڑہے ہو جاتے تہے اور جسم کے اندر پورے طور سے اثر نہ کرتی تہی۔ اور عربون کے
استرے کے مانند تیز بہالے اور تلوارین کہین نہ رکتی تہین اور بے مونہہ موڑے ہوئے ہڈی اور پٹہہ سب کاٹ کر جاتی تہی
چنانچہ وحشیون نے بہ نسبت ہماری فوج کے اپنے ہتیارون سے عمدہ کام لیا اور جب یہہ لوگ وار کرتے تو کسی
ہڈی و زنگیں کو کاٹتے تہے برخلاف اسکے ہمارے سپاہی ایسے تہے کہ تہوڑے فاصلہ پر بہی جب نشانہ پورا نہ لگتا
تہا تو صرف گوشت ہی مین اوچہا زخم لگاتے تہے۔ مگر کالی کرتی کے دو افسرون نے بہت سے دشمن مارے اور
اپنی تلوارونکو قبضہ تک دشمنون کے بدن مین کہسا دیتے تہے۔ ایک سپاہی جیمی ایڈمس نامی کہ اوس رجمنٹ مین
سب سے قوی تہا مع ۱۹ سپاہیون کے اوس نالی کے کنارہ تک جہان بہت سے عرب چہپے ہوئے تہے لڑتا
ہوا چلا گیا یہہ اون وحشیون سے بہی زیادہ قوی طور سے لڑتا تہا۔ اس نے اور سارجنٹ ڈاناہو نے ایک
درجن سے زیادہ دشمنونکو مار کر آیا بعد اسکے اسوجہ سے کہ بہالے کے زخمون سے بہت سا خون گیا یہہ دونون بہی گر پڑے۔ اوسی کمپنی
کے سپاہی جارج ڈرمنڈ کو جسوقت یہہ ایک عرب کو سنگین مار رہا تہا ایک سوار نے اوسکے سر پر ایک بہت ہی بہاری
تلوار ماری مگر یہہ سپاہی تین زخم کہا کر بچ گیا واقعی ڈرمنڈ کو اوسکی خود ٹوپی اور گہوڑے کے مڑنے نے بچایا۔ گو کچہہ عرصہ
یہہ قریب بیہوشی کے رہا مگر پہر حواس درست کر کے ایک سنگین اپنے حریف کے جسم سے پار کردی بعد اسکے معلوم
ہوا کہ یہہ شخص شیخ محمد عثمان دغنا کا چچا زاد بہائی تہا جسوقت ڈرمنڈ اپنی سنگین کے نکالنے مین زور کر رہا تہا شیخ مجروح
کا وکیل بہالا لیکر اوسکی طرف بہت زور و شور سے آیا مگر ڈرمنڈ کے دوست کیلی نے اوسے گولی ماری اور وہ مر گیا
اور فوراً کیلی بہی مارا گیا۔ منجملہ ۲۰ آدمیون کے جو نالے کی طرف گئے تہے کل تین سپاہی زندہ پہرے۔ یارک اور لین
کینسٹر رجمنٹ کی پیچہے پلٹنے کیوجہ سے جہازی اور کالی کرتی کی فوجین پریشان ہو گئین اور مربع بالکل ٹوٹ گیا۔ چنانچہ اس
پریشان فوج پر دشمن آ گئے اور داہنے بازو سے ٹوٹے پڑتے تہے اور برابر بہالا مارتے جاتے تہے اور خود بہی گولے اور سنگینون
کے زخم سے گرتے جاتے تہے الحاصل افسرون کی کوششین کچہہ بکار آمد نہ ہوئین اور کل فوج سرکاری میدان جنگ
چہوڑنے لگی۔ جہازی بریگیڈ ہر چہار طرف سے گہر گیا اور ادنہین توپ دبانے کا موقع باقی نہ رہا۔ جب فوج پیچہے ہٹنے لگی تو
تو یہہ بریگیڈ اپنی توپین ساتہ نہ لا سکا اور نہ ... اونہین میدان جنگ مین چہوڑ دیا۔ جن لوگون نے ان توپون کو چہوڑ
دینا نہ چاہا اور آخر وقت تک کہینچتے رہے خوب قتل کئے گئے چنانچہ منجملہ اونکے تین افسر یعنے مون کریسپر اور ال تک اور
ہسکلن اسٹوارٹ بہی مارے گئے۔ جیسے جیسے وہ بے خوف زور آور وحشی عرب آگے بڑہتے آتے تہے ہاینڈرسس
اور یارک اور لین کنیسٹر کے سپاہی پیچہے کی طرف داہنی جانب جاتے تہے چنانچہ تہوڑی دیر تک یہہ لڑائی الطیب
کی لڑائی سے مشابہہ ہو گئی تہی مگر فرق یہہ تہا کہ ہاینڈرسس مع اپنے ساتہیون کے نشتر کی طرح پیچہے کو ہٹتی تہی کیونکہ

ہائلینڈرس اور جہازی فوج کے سپاہی پیٹھ سے پیٹھ ملائے ہوئے لڑرہے تھے اور نہایت ہی انتظام کے ساتھ پیچھے ہٹتے جاتے تھے الغرض اوس روز کی کامیابی انہین کے استقلال اور اطمینان کیوجہ سے حاصل ہوئی - گو فوج پیچھے ہٹتی جاتی تھی اسپر بھی اپنے حملہ اورونکو باہر کراتی جاتی تھی - ادھر میدان جنگ کے اوس دہوین اور گرد و غبار اور ہزارون چلتے ہوئے بہالون کے پہلون مین وہ نیم عریان بہوری چمڑے کی سیاہ گھنے بال والے جنگلی اور سوڈانی بیسیون خاک معرکہ مین ملتے جاتے تھے - اس درمیان مین بولر کا برگیڈ جو پانچ سو گز کے فاصلہ پر پیچھے کو داہنے طرف تھا ڈیوس کی شکستہ مربع کی مدد کو بہت سہولیت سے بڑہتا آتا تھا یہہ فوج ایسے استقلال سے بڑہ رہی تھی کہ گو یا پریڈ پر قاعدا کو جاتی ہے اس فوج کے آگے بحری توپین تھین چنانچہ اونہون نے عربون پر جو ڈیوس کی فوج پر حملہ آور تھے گولہ اندازی شروع کی مگر اس سے بھی عرب نہ رک سکے اور بولر کے برگیڈ پر بھی ویسا ہی پرجوش حملہ ہوا جیسا کہ ڈیوس کے برگیڈ پر ہوا تھا مگر اس برگیڈ نے ایسے گولہ اندازی کی کہ جتنے عرب اوسکے نشانہ پر پڑے سب کے سب مارے گئے اور دشمن اس برگیڈ کے قریب بھی نہ پہونچ سکے صرف صفہاے لشکر ہی کے سپاہی استقلال سے اپنی جگہہ پر قایم نہ رہے بلکہ اندر کے توپون نے بھی دشمن کی صفون مین ہل چل ڈال دی اور عربون اونکو منتشر کر دیا الغرض جنرل ریڈورس بولر نے اپنی ماتحت فوج کو بہت عمدہ طور سے لڑایا اور اونکی توپون نے بھی خوب کام دیا ان توپون کے گولے برابر باغیون کے اوپر جاکر پہٹ جاتے تھے - جسوقت ڈیوس کا برگیڈ بولر کے متصل اور یا جو اس برگیڈ کے پاس پہونچ گیا اور برگیڈ اونکی توپون کیوجہ سے کچھہ کسیقدر امان پایا اوسوقت اس برگیڈ کے سپاہی مستعد ہو گئے اور اپنا مربع پہر قایم کر لیا اور اپنے گذشتہ انتشار کا الزام مٹانے کے لئے بہت جوانمردی کے ساتھ بولر کی فوج کی پہلو بہ پہلو آگے بڑہتے - الحاصل دونو فوجون نے اسقدر سخت گولہ باری کی کہ دشمن تہم گئے مگر پیچھے نہ ہٹے - منجملہ اون جانباز عربون کے جو حملہ آور ہوئے تھے بہت تھوڑے ہی ایسے تھے جو پیچھے ہٹ گئے بقیہ سب کے سب مارے گئے جب فوج اوس جگہہ پر پہونچی جہان کے دشمنون نے آگے کی برگیڈ پر حملہ کیا تھا اور جہان پر مربع ٹوٹنی کے وقت ڈیوس کی فوج نے اپنی توپون کو چھوڑ دیا تھا تو اون توپون پر پہر قبضہ کر لیا اور قریب ۱۵ منٹ بعد چھوٹ جانیکے یہہ توپین پہر ہاتھ آگئین الغرض جسوقت گیٹلنگ توپین مل گئین تب جہازی فوج کے سپاہیون کو دشمنون پر گولہ اندازی کا خوب موقع ملا اور اونکے گولون نے عمدہ اثر ظاہر کیا - عین اوسیوقت ایک دوسری جماعت دشمنونکی جو ایک بڑی اور گہری کھوہ مین بیٹھی ہوئی نکلی - اس مرتبہ تعداد دشمنون کی بہت زیادہ تھی - ہماری فوج نے اس جدید حملہ کا بہت ہی بڑے استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا یہہ گویا الطیب کے لڑائی کی تکرار تھی مگر اس مرتبہ حملہ آور بہت زیادہ تھے اور بڑے جوش اور استقلال سے حملہ کرتے تھے چنانچہ ان دلیر اور شجاع باشندون مین سے جو حملے کو آئے تھے بہت کم لوٹ کر زندہ واپس گئے یہہ لوگ مستعد ہوئے تھے کہ یا فتح کرینگے یا مر جائینگے مگر سخت گولہ اندازی نے کشتے کے پشتے لگا دئے - بریچ لوڈر توپین ایسی شجاعت اور جوانمردی پر جو کبھی دیکھنے مین نہ آئی تھین غالب رہین اس جنگ مین عربون کی شکست سوارون نے پوری کردی چنانچہ یہہ سوار سب کے سب بائین بازو سے مربع کے مڑ کر گھوڑون سے اپنے اوتر پڑے اور زمین پر بیٹھہ کر دشمنون پر برابر باڑہ پر باڑہ مارا اوسوقت دشمنون نے چاہا تھا کہ مجتمع ہوکر مربع کے بازو پر حملہ کرین مگر سوارون کے یکایک پہر جانے نے اس امید اور ارادہ کو اونکے پورا نہ ہونے دیا الغرض جب دشمن اسطرح رک گئے تو مربع فوج کا اوس میدان کے کنارہ پر پہونچ گیا جسکے بعد ایک بڑا کھو یا نالہ تھا اس مقام پر بہت سے اہل قبیلہ تیز بہاگتے ہوئے نظر آئے کوئی تو اس کھوہ کے کنارہ کنارے بہاگتا تھا اور کوئی

اوسی کہوئین چنانچہ بندوق اور توپون نے ان گولون کو اور بہی منتشر کردیا اسیر بہی ان شجاع وحشیون کے پیچہے ہٹنے مین کسی قسم کی
پریشانی معلوم نہ ہوتی تہی اس نے کہ وقتاً فوقتاً ٹہر ٹہر کر بہت استقلال کے ساتہہ فیر کرتے جاتے تہے ۔ لڑائی تو حقیقتہً ختم ہوچکی
تہی مگر میدان جنگ مین بازگشت کرنا خطرہ سے خالی نہ تہا کیونکہ جہاڑیون مین بہت زخمی عرب پڑے ہوے تہے ۔ ان زخمیون نے امن
لینے سے انکار کیا اور جو کوئی اونکے پاس جاتا اوسکو خواہ بندوق بہر کر مار دیتے خواہ نیزے سے مار تے ۔ ان جہاڑیون مین اکثر غیر مجروح
عرب تہے چنانچہ کوئی سپاہی اونکی زد پر جاتا تو موقع پاکر اوسپر حملہ کرتے تہے الغرض جب کہو خالی ہوگیا اوسوقت پیدل کی فوج ٹہر گئی
اور سوارونکو جہاڑیونکی صاف کرنیکا حکم ہوا لڑائی کے وقت سوار بائین بازو پر بہی اور قریب تہا ڈیوس کا برگیڈ جو پیچہے ہٹ رہا تہا اوسکے حملہ
کو روینر حملہ کرین مگر جب یہہ برگیڈ بولر کے مربع کے پاس پہونچکر پہر لڑائی کے لئے مستعد ہوگیا اوسوقت ان سوارونکی مدد کی ضرورت
نہ رہی ساڑہے دس بجے جنرل گراہم نے اپنی فوج کو پہر آراستہ کیا تاکہ چاہ طمائی کی طرف جائین جو تین کے فاصلہ پر میدان جنگ سے
تہا اور اس کوئین پر قبضہ کرنا اصل غرض اس لڑائی کی تہی ۔ دشمنون کی جماعت ہر چہار طرف اُفق کی نظر آتی تہی اور معلوم ہوتا تہا کہ الطیب
کیطرح جہان وہ اس بہادری سے لڑے تہی اس مقام کو بہی چہوڑنا نہین چاہتے تہے غرضکہ جب تہوڑی دیر آرام کرنیکے بعد فوج پہر آگے بڑہی اوسوقت
دشمن پہر اکٹہا ہوگئے اور معلوم ہوتا تہا کہ ان لوگونکا پہر لڑنیکا قصد ہے ۔ چنانچہ فوج کو حکم ہوا کہ ٹہر جاے اور دشمنون پر گولہ اندازی کرے
اوسوقت دشمنون نے بہی کوشش کی کہ اپنی بندوقون سے توپونکا جواب دین مگر فاصلہ بہت زیادہ تہا ہماری طرف کے گولہ انداز خوب
نشانہ درست کرکے دشمنون پر توپ چلاتے تہے چنانچہ تہوڑی ہی دیر بعد دشمنون کی جماعت متفرق ہوگئی اور اکثر اونمین سے پہاڑ
پر چلے گئے اور تہوڑی ہی دیر بعد عثمان دغنا کی اوس فوج مین جسکے ساتہہ وہ بالطمینان تمام ہمارے حملہ کا منتظر تہا منتشر طور پر معدودہ چند
رہ گئے ۔ اگرچہ دشمن میدان چہوڑکر پہاڑ پر چلے گئے مگر بہت آہستہ اور منظوم طور سے چنانچہ خالی وقت بعض اونمین کا ایسا معلوم
ہوتا تہا کہ گویا بازار مین سیر کر رہا ہے اور اونکے ہتہیار یا تو ہاتہہ مین ہوے تہے یا بغل مین لٹکتے نظر آتے آنے لگے ۔ بعض کو اس
آہستہ روی مین گولی بہی لگ جاتی تہی مگر یہہ لوگ نہ تو دوسرونکو آہستہ روی سے باز رکہتے تہے اور نہ خود تیز چلتے تہے ۔ جب برگیڈ
نمبر ۲ یہان پہونچ گیا تو یہان سے ایک میل سے کچہہ زیادہ چل کر قریب دوپہر کے فوج کنوین پر پہونچی چنانچہ یہان سے بہت تہوڑی
اور منتشر جماعت دشمنون کی نظر آئی جب یہہ لوگ بہی پہاڑون مین نہان ہوگئی اوسوقت انسان اور گہوڑون نے کہ سب اور گرد آلودہ
اور پیاسے اور پریشان ہو رہے تہے اوس چیر سے نے بماندگی رفع کی بعدہ فوج عثمان دغنا کی مخیم کی طرف بڑہی چنانچہ یہہ مقام
بالکل خالی پایا گیا اور بولر کی فوج یہان آگ لگانے لگی اور ڈیوس کا برگیڈ ضربیہ یعنی مورچہ مین واپس گیا ۔ اب متفرق جماعتین
دشمنون کی پہر نمودار ہوئین اور بہت دور سے پہر ہماری فوج پر فیر کرنا شروع کیا مگر بہت احتیاط سے قریب نہ آتی تہی ۔ اس لڑائی مین
انگریزی فوج کے میجر اٹکن اور کپتان فورڈ اور لفٹنٹ مون فریسر اور رال یک اور ہوسٹن اسٹوارٹ اور علاوہ انکے ایکسو پانچ سپاہی
مارے گئے اور آٹہہ افسر اور قریب ایکسو بیس سپاہیون کے زخمی ہوئے ۔ تخمیناً دس بارہ ہزار عرب اس لڑائی مین شریک تہے اونمین سے ایک
چوتہائی سے زیادہ مارے گئے چنانچہ چہہ ہزار تو اوس مقام پر شمار کئے گئے جہان مربع ہماری فوج کا ٹوٹا تہا اور جس مقام پر دو نوبرگیڈ ملے
تہے وہان تو عربون کی لاشون کے تودے اوسیطرح لگے تہے جیسے مصریون کے ڈہیر جنرل بیکر کی شکست کی جگہہ پر لگے تہے ۔ قریب ان لاشون
کے جنرل بیکر کے حبشی رجمنٹ کے سپاہیون کی ہڈیان تہین جو تین مہینہ قبل اسکے مارے گئے تہے چنانچہ اس جنگ مین بخوبی اوس
شکست کا بدلا لیا گیا ۔ اس لڑائی مین کوئی قیدی نہین ہوا اسلئے کہ کسی دشمن کا اسیر کرنا اسوجہ سے محال تہا کہ جب تک کوئی مجروح عرب زندہ
رہتا تہا وہ چپ چاپ پڑا رہتا اور نہ تو چیخا تہا نہ کراہتا بلکہ اسبات کا موقع دیکہتا تہا کہ جب کوئی سپاہی ہماری فوجکا اوسکے قریب آئے تو اوسے

دوبارہ توپون پہ قبضہ جو جنگ طاسی مین چہوٹ گئین تہین

گولی یا نیزے سے مارے چنانچہ ہمارے فاتح سپاہیون کو اس مقام مین چلنا پہرنا مجروح سا ہیون مین چلنا پہرنا تہا عثمان دغنا کے خیمہ مین تین عربون نے ایک بحری سپاہی کو مار ڈالا جنرل اسٹوارٹ کا مصاحب جسوقت ایک عرب کو پانی دینے لگا اوس نے کوشش کی کہ جنرل مذکور کو گولی مارے الغرض جو سپاہی ہمارا رجمنٹ کے لیئے بہی انکے ہاتہہ لگ جاتا تہا اوسکو جیسا کہ الطیب کی لڑائی مین ہوا تہا تلوار اور نیزون سے خوب زخمی کرتے اور بجز اس طریقہ کے اور کسی طرح اوسکی ساخت جسم کو ضرر نہ پہونچاتے تہے جتنے مجروح باغیون نے جو بعد ختم جنگ سواقم مین لائے گئے تہے بیان کیا کہ عثمان دغنا خود ہی شروع جنگ مین طمانیت کے موجود تہا مگر جب اوس نے دیکہا کہ فوج اوسکی شکست کہاتی جاتی ہے تو وہ پہاڑ پر کسی متبرک جگہہ مین چلا گیا کہ وہان اپنی فتح کی دعا کرے - حاصل کلام میدان جنگ کے قریب قریب مین بڑی ہی خراب وہ رات کٹی اس لئے کہ غمگین آوازون سے ہوا بہری ہوئی تہی پہلے تو زخمی انسان اور جانورون کا شور رہتا بعد اسکے بندوقون کے فیر ہونیکا غل ہوا یہہ بندوقین کشتون کے مدفن پر جو قریب خیمہ کے تہے چہوڑی جاتی تہین اسکے بعد عربون کا شور ہوا جو شب ماہ مین صاف نظر آتی تہی چنانچہ یہہ عرب شب ماہ مین پہر پہر کر اپنے کشتون کو دیکہتے تہے اور نہایت ہی غمناک شور مچاتے تہے - رات بہر یہہ شور و غل مچا رہا مگر صبح کو ایک دشمن بہی نظر نہ آیا اس لئے کہ قبل طلوع صبح کی سب منتشر ہو گئی تہی صبح کو عثمان دغنا کے خیمے بالکل جلا دئے گئے - آٹھہ بجے صبح کو انگریزی فوج ضریبہ سے باہر نکلے اور جس مقام پر کہ گذشتہ شام کو پہونچے اوس سے آگے بڑہ کر ایک دوسرا اور بڑا قریہ میلا - سوار ہمارے آگے تہے اور ایک مصری سپاہی جو شکست طوقارین دشمنونکا اسیر ہو گیا تہا اور رات کو بہاگ کر فوج مین پہونچ گیا تہا رہبری کرتا تہا یہہ گانون قریب دو میل کے فاصلہ اوس مقام سے تہا جہان تک کہ گذشتہ شام کو فوجین پہونچی تہین اس قریہ کا نام طماسی تہا - بیدار تو پونکا بہت سا گولہ اور باروت اس مقام پر ہاتہہ آیا علاوہ اسکے اور بہت سا مال غنیمت دستیاب ہوا اکثر انمین کئی چیزین بیکر پاشا کی شکست کے وقت لوٹی گئی تہین - ایک توپ اور چار گاڑیان بہی ملین اور بقرینہ غالب باقی توپین باغیون نے دفن کر دی تہین - اوسوقت انجینیرون کو حکم ہوا کہ دشمن کے خیمہ کو جو کہ ایک میدان مین قریب دو میل کے طول مین واقع تہا اور جسکے چار طرف سوکہے درخت کے خشک باڑہ تہی بالکل نیست و نابود کر دین - چنانچہ جہونپڑون مین اور کل اسبابون مین بیسیون جگہہ سے آگ لگا دی گئی سرخ شعلے آگ کے بہت اونچے اٹہتے تہے اور اس مقام سے دور کے پہاڑون کے درمیان مین جو منظر تہا وہ بالکل دہوین سے چہپ گیا تہا - میگزین مین آگ لگنے کا عجب تماشہ ہوا اس میگزین مین چہہ لاکہہ رفل بندوقون کے کارتوس تہے جیسے بیکر پاشا کی شکست کے وقت باغیون نے لوٹا تہا علاوہ اسکے کریپ اور بیچ رانو کا بہت سا گولہ اور باروت تہا - جسوقت اس میگزین مین آگ لگی تو قریب آدہے گہنٹہ کے ایک گولہ اندازی کا طور رہا اور عجیب کیفیت برپا رہی اور دوسری بقیہ جماعت عربون کی یہہ تماشا دیکہہ رہی تہی کہ کسطرح غیر قابل فتح عثمان دغنا کی ناموری کی چیزین دہوان ہو ہو کر اڑ رہی ہین - الحاصل عربون نے کوئی مزاحمت نہ کی بجز اسکے کہ کبہی کبہی گولیان چلا یا کئے جس سے ایک سپاہی کنگس رایل رایفلس کا زخمی ہوا - بعد اسکے کہ اس مقام کو ویران کر چکی فوج کو حکم سواقم واپس جانیکا ہوا چنانچہ فوج کو واپسی کے وقت پہاڑون کے پار ہو کر بہت سی ریت کے ٹیلے اور سوکہی ہوئی ندیان ملین الغرض بینٹ منٹ چلنے کے بعد فوج ہماری اوس مقام پر پہونچی جہان شب جنگ کو خیمہ زن ہوئی تہی اور اس مقام پر ہماری فوج سے کچہ مجروحین گاڑی اور ڈولیون پر سوار کئے گئے کہ سواقم ہو کر سویز کو روانہ کئے جائین - جنگ طماعی سے ہماری فتح عثمان دغنا کا جہنڈا اور توفیق پاشا کا وہ علم جو اوسکے اور اوسکے شجاع ہمراہیون کی شکست کے وقت دشمنون نے چہین لیا تہا لائے - ۷ مارچ کو امیر البحر ہیوٹ نے ایک دوسرا اشتہار بدین مضمون جاری کیا کہ مین سواقم کا انگریزی گورنر اور فوج اور ملک کا افسر عوام کو اطلاع دیتا ہون کہ جو کوئی ادنی

باغی خونریز عثمان دغنا کو جس نے اپنے جھوٹھ کی وجہ سے الطیب اور طمانیب مین بہت سے اہل قبایل کا خون ہوایا ہے زندہ یا مردہ
گرفتار کرکے لائے گا اوسکو پانچہزار ڈالر انعام دونگا۔ انگلستان کے فرقہ لبرل یعنی آزاد کو یہہ اشتہار نہایت ناگوار گذرا اور
تین دن بعد بتجاویز گورنمنٹ یہہ اشتہار واپس لیا گیا جاسوسون کے بیان سے معلوم ہوا کہ عثمان دغنا کے ساتھ بہت کم آدمی رہ گئے ہین
اور وہ روز اپنے خیمہ کی جگہہ پہاڑون پر بدلا کرتا ہے تاکہ سوارون کو اوسکا پیچھا کرنا مشکل ہو — یہ بات بھی بیان کیجاتی تھی کہ وہ مقام طوکار
سے رسد منگواتا ہے اوسی ملک کے چند نامہ بر ایڈمرل ہیوٹ کا اشتہار لیکر عثمان دغنا کے پاس بھیجے گئے اور یہہ
لوگ دو دن تک اوسکے ہمراہ رہے اس اثنا مین ایک سو سے زیادہ زخمی باغی بھر گئے۔ نامہ برون نے یہہ اشتہار چند
شیخون کو دیا اور وہ لوگ اشتہار مذکور عثمان دغنا کے پاس لے گئے اور نامہ برون سے بیان کیا کہ اوسمین کوئی بات
تمہارے واقفیت کے مناسب ہوگی تو عثمان تمسے کہیگا غرضکہ عثمان نے اوس اشتہار کو پڑھ کر جلا دیا اور کہا کہ ایڈمرل
گورنر ہیوٹ نے معمولی حکم ہتھیار کھول دینے کا تحریر کیا ہے۔ بعد ازان سب واقعات کی جنرل گراہم نے قصد مصمم
کیا کہ پھر اس امر کی کوشش کیجاے کہ عثمان دغنا کو ایسی جگہہ پر گھیر لین جہان سے وہ بھاگ نہ سکے اور اسی قصد سے
تاریخ ۲۵ مارچ کو معہ دو بریگیڈ پیدل فوج کے سواکن سے روانہ ہوا۔ ۱۱ میل یعنی ضریبہ بکینگ کوچ جہان قبل اسکے پہلا
مقام کیا گیا تھا بہت سخت تھا۔ راستہ مین بہت سے لوگون نے مارا اور قریب ایک چوتھائی کے سپاہی پیچھے چھوٹ
گئے اور پچھلا حصہ فوج کا بالکل شکست یافتہ معلوم ہوتا تھا پیچھے چھوٹنے کی یہ وجہ معلوم ہوئی کہ سپاہیون نے قبل کوچ
کے خوب کھانا کھایا تھا اور پھر شراب بھی خوب پی لی تھی الغرض رات بھر آرام کرنے سے سپاہی ایسے درست ہوگئے کہ بجز قریب
چند آدمیونکے بقیہ صبح کے وقت کام کے قابل ہوگئے شیخ مرغانی اور کسی قدر باشندے (جو ہمارے موافق تھے) فوج کے
ہمراہ تھے — ۲۶ مارچ کی صبح کو جنرل گراہم نے جنرل اسٹوارٹ کو مع کل سوارون کے آگے روانہ کیا۔ سوارون کی فوج
مین نمبر ۱۰ اور ۱۹ رسالہ ہزارس اور پیدل سپاہی جو سوار کردیے گئے اور ملکی مددگار شامل تھے۔ یہ فوج اس لئے
پیشتر روانہ کی گئی دشمنون کے قیام گاہ اور اونکی تعداد کو دریافت کرے اور اونکو حکم دیا گیا تھا کہ جسوقت یہہ باتین دریافت
ہوجائین تو بغیر لڑے ہوے واپس چلے آئین — اس فوج کو پانچ میل تک ریت کے میدان مین چلنا پڑا اس میدان
مین کہین کہین لجالو کے درخت تھے مگر جب دامن کوہ مین پہونچے تو وہان کی زمین تیز پتھر کے ٹکڑون سے بھری پائی
اور اکثر گھوڑے اسوجہ سے لنگڑے ہوگئے — اس مقام مین ایک مخروطی ٹیکرے پر چند نشانات کے ذریعہ سے خبر دینے
کے لئے اسٹیشن قایم کیا گیا اور فوج آگے بڑھی چنانچہ میاشے اور بازدیر فوج کی تھوڑی تھوڑی جماعت عربون کی نظر آئی یعنی
اکثر پیدل تھے اور قریب چھہ آدمیون کے تیز ساندنیون پر سوار تھے یہہ لوگ ہماری فوج کو دیکھکر الگ ہوگئے۔ چھہ شخص
ملکی مددگارون مین آگے روانہ کیے گئے تاکہ عربون سے وہ لوگ جاکر کہین کہ انگریزون کو اونسے کوئی تکرار نہین ہے نہ
اونکو کچھہ ستائینگے بشرطیکہ وہ لوگ ہی ہمپر بندوق نہ چلائین۔ اور اگر عثمان دغنا چلا آوے تو اوسکی بھی جان بخشی کی جائیگی
مگر دشمنون کی جاسوس اون لوگون سے بہت دور ہوگئی اور اونکو یہہ موقع نہ ملا کہ اپنے پیام صلح کو اونسے چلا کر بھی کہہ سکین
غرضکہ پانچ میل اور چلنے کے بعد سوار ایک عمدہ موقع پر پہونچ گئے جو چارو طرف پہاڑون سے گھرا ہوا تھا بعض پہاڑ
انمین سے تین یا چار ہزار فٹ بلند تھے ایک بلند پہاڑ پر جہان سے دشمنون کا قیام گاہ سفید پہاڑون کے قریب نظر آیا
تھا دوسرا اسٹیشن خبر دینے کے لئے قایم کیا گیا یہہ مقام قریب دو میل کے فاصلہ پر تھا اور اسکے بعد طمانیب کے کنوئین

بندرگاہ سے داخل ہوتے وقت سواکن کا منظر

اور چھرنے تھے ان پہاڑون پر کئی میل تک تھیھرون
کا ڈھیر مثل ہالینڈ کے گیارڈن کے تہا اور غالبا بہ سبب
مقتولین تشخون کی قبرین تہین - میجر چرم سایدہ مع سوڈانیون
کے قریب نصف میل کے گئے تاکہ عربون سے
بات چیت کرین مگر اون لوگون نے ریمنگٹن بندوقون کی
گولیون کی بوچہار سے انکا استقبال کیا جس سے کل
امید اونکی ملیع ہونیکی ساقط ہوگئی - اسوقت ڈیڑہ بجا ہوگا
چنانچہ چالیس منٹ بعد پیادہ جو سوار کردے گئے تھے
دشمنون سے سات سو گز کے فاصلہ پر پہونچ گئے اس
اثنا مین دشمن برابر بندوقین چلا رہے تھے مگر ان
پیادون نے بہی اونکی بندوقونکا خوب جواب دیا -
جس پہاڑ کی چوٹی پر کہ عرب بکثرت جمع تھے اوسپر بہت
تیزی سے گولیان چلائی گین اور بعض اونین کے
گرتے ہوئے نظر آئے - الغرض عربون کے اور اون
پیادون کے درمیان مین جو سوار کردئے گئے تھے
تین بجے تک متفرق طور سے خوب کرائی ہوتی رہی
تہوڑی دیر بعد عرب بہت کم دیکھائی دینے لگے مگر چنانچہ انہون
نے چھپ چھپ کر گولیان چلاتے رہے - جب دیکہہ
بہال کے غرض تمام ہوگئی اوسوقت جنرل اسٹوارٹ
نے فوج کو واپس جانیکا حکم دیا چنانچہ جسوقت فوج
آہستہ آہستہ ہٹنے لگی تو عربون نے ان پر خوب
قہقہے مارے تاہم نہ تو وہ لوگ مقابل مین آنے پر
مستعد ہوے نہ حملہ کیا اور باوجودیکہ وہ لوگ
بہت مستحکم جگہہ پر تھے اس پر بہی پہلے کی طرح لڑنے
کے لئے آمادگی نہ ظاہر کرتے تھے الحاصل جنرل
اسٹوارٹ اون اسٹیشنون پر پہونچ گئے جو خبر
دینے کے لئے قایم کئے گئے تھے اور اس مقام
پر جنرل بولر سے ملاقات ہوئی جنرل بولر کارڈن
ہائلنڈرس اور آیرش فیوزیلیرس کی پلٹنون کو لیکر
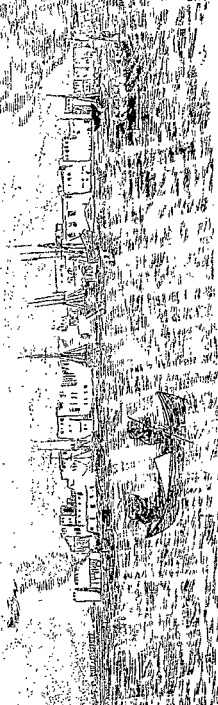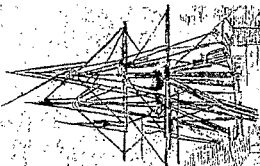
اس مقام پر پہونچ گئے تھے اور آگے کی خبر سنکر گراہم بھی مع اپنے مصاحبین کے باہر نکلے اور بعد دوپہر کے حکم ہوا کہ پوری فوج باستثنائے یارک اور لین کینٹر رجمنٹ اور مریض سپاہیوں کے مع جملہ سامان ضروری کے جنرل بولر سے جا ملے۔ دوسرے روز صبح کو چند منٹ بعد آفتاب نکلنے کے دشمن کے قیام گاہ کی طرف کوچ شروع ہوا۔ جنرل بولر کا برگیڈ سب سے آگے تھا۔ فوج کو جب یہ یقین ہو گیا کہ عثمان دغنا قریب ہے تو یہ لوگ نہایت بیقرار ہوئے کہ جلدی اوسکا کام تمام کر کے لڑائی ختم کر دیں۔ فوج ہماری ایک خشک ندی سے ہو کر وادی میں چلی تاکہ توپوں کو پتھروں کے کناروں پر ہو کر گذرنا نہ پڑے۔ سواروں نے اپنے معمول کے مطابق چار و طرف دیکھ بھال کر سے جیوں جیوں فوج آگے بڑھتی تھی بہر ٹیکروں پر جاسوس سوار یکایک نمودار ہوتے تھے الغرض چند منٹ بعد سات بجنے کے دشمنوں سے مقابلہ ہو گیا۔ پیدل جو سوار کر دیے گئے تھے فوراً تیزی سے آگے بڑھے اور اپنی دور کی گولیوں کی بوچھار سے باغیوں کو ہٹا دیا۔ آخر کار عرب ایک سلسلہ پر ٹھہر گئے جسکے دونو طرف سیاہ سیاہ پہاڑ تھے۔ چنانچہ چھوٹی توپیں آگے لائی گئیں اور اوسی مقام پر نشانہ کر کے دو گولے چھوڑے گئے مگر چونکہ گولے بہت اونچے گئے اون لوگوں کا کوئی نقصان نہ ہوا البتہ دشمنوں کے لئے اسیقدر کافی تھا کہ وہ فوراً غایب ہو گئے بعد اسکے عرب قریب کے ٹیکروں سے دور ہی سے بندوق چلاتے تھے اسوجہ سے کوئی نقصان نہوتا تھا۔ اب فوج ہماری قریہ طمانیب میں پہونچ گئی اور یہاں عثمان دغنا کے حال ہی میں قیام کرنیکی نشانات موجود تھے۔ بہت ایسے نشانات تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ آدمی اور مویشی پہاڑوں میں چلے گئے ہیں جہاں اونکا پیچھا کرنا محال تھا اور چونکہ اب کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی تھی جنرل گراہم نے جھونپڑوں میں آگ لگا دینے کا حکم دیا۔ سپاہی بہت خوشی سے اس کام میں مشغول ہوئے اور ۱۵ منٹ میں سیکڑوں جھونپڑے جلنے لگے اور اوسکے شعلے اور دہوین نے عربوں کو معلوم کرا دیا کہ انگریزی فوج فی الواقع طمانیب میں داخل ہو گئی۔ اسوقت ایک بج گیا تھا اور چونکہ عثمان دغنا کا پیچھا کرنا یا پکڑنا دونو محال تھا اسلئے جنرل گراہم نے سواقم جانے کا حکم فوج کو دیا چنانچہ فوراً ہی کوچ ہونے لگا اور سوار اور پیادے اور بار برداری کے جانور وادی کیطرف سے ہو کر سمندر کو روانہ ہوئے حاصل کلام یہہ لڑائی جسکا کہ اوپر ذکر ہوا اسطرح تمام ہوئی
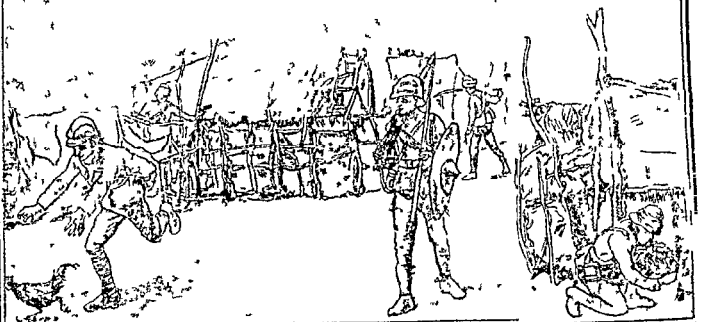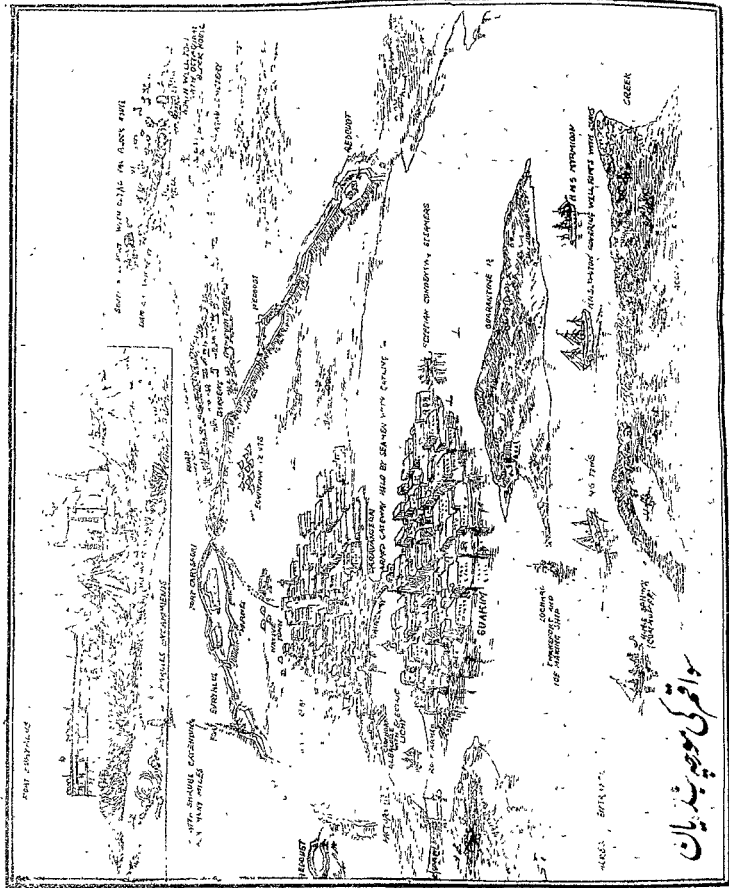
سواقم کی مورچہ بندیاں

باب دوازدہم

مشتمل بہ واقعات ذیل

باغیان گرد و نواح سواکن کے شکست اور اونکا متفرق ہونا - امیر البحر ہیوٹ کا کسالا کی پناہ دہی
کی گفتگو کرنیکو ابیسینیا (حبش) کو روانہ ہونا - جنرل گارڈن کا زبیر پاشا کو اون کے بھیجے جانیکی استدعا
کرنا - بربر کا محصور ہونا اور کوروسکو کے اوپر دھمکی - اسوان مین فوجون کا جمع ہونا - میجر کچنیر کی تفتیش
اور بیروی چوکیان - سلاٹن بی اور صالح بی کا اطاعت قبول کرنا شیرگ مین مسٹر کتھبی کی گرفتاری -
سیاہ کرتی والون کا سامنے آنا - بربر کا چھوٹنا - ابیسینیا (حبش) کے ساتھ مصالحہ - غیا اور
غداولیف کی اطاعت جنگ سواکن - دستداریون کا تنزل اور ترکی پلٹن کی بغاوت
مدیر ڈنگولا کا باغیون پر فتحیاب ہونا - حفاظت خارطوم - گارڈن کا مسلح بیرمی جہاز کی کارروائیان
قلت رسد - صورت حال کے بیان مین گارڈن کی طولانی تحریر - اسکا اظہار کہ مین خارطوم کو نہ چھوڑونگا
گارڈن کی مخلصی کے لئے فوج جدید کو پارلیمنٹ کا تین لاکھ پونڈ منظور کرنا - لارڈ ولسیلی کا سپہ
سالار اعلی اس فوج کا مقرر ہونا - فوجی تیاریان - لارڈ ولسیلی اور لارڈ نارتھ بروک کا مصر
روانہ ہونا - گارڈن کا ایک فتح عظیم حاصل کرنا - عربون کی فوجی چھاؤنی پر قبضہ کرنا اور سپہ سالار
کا قتل ہونا -

الطیب اور طماعی کی بے نتیجہ فتوحات کی بعد فوجون کے چلے آنے نے فوراً ہمارے طرف اور باشندگان ملک کو آزردہ اور
مہدی کے ساتھیون کو شوخ چشم کردیا گو اشخاص آخر الذکر کو شکست ہوئی مگر کسیطرح اور نیز فتح حاصل نہ ہوئی اس لئے
کہ ہنوز جنرل گراہم اوڑن ٹیسٹر نامی جہاز پر سوار بھی نہ ہونے پائے تھے کہ ان لوگون نے سیر سے چند میل باہر ہماری طرف دار
باشندون پر حملہ کیا اور اونکی بہت سے اونٹ پکڑ لئے گئے اور ہندوب اور طمانیب کے کنوون کے اردگرد اس غرض سے مسلح
ہوکر جمع ہوگئے کہ ہماری طرفدار قبیلون کو پانی سے محروم رکھین - محمد علی قبیلہ امدلاب کا شیخ جس نے قبل اسکے سنکات کے
معیت مین اظہار ہماری ارادت کا کیا تھا باغیون کے مقابلہ کیلئے عاجلانہ تدبیرین عمل مین لایا اور ۱۱ - اپریل کو تکمیل فوج جو قلعہ سواکن
مین جنرل گراہم کی روانگی کے بعد رہ گئی تھی - جنرل کرمسایا کی مصری فوج اوسکی کمک کو پہونچی علاوہ اسکے برطانیہ اور
رنجر جہاز جو بندرگاہ مین لنگر ڈالے ہوئے تھے جنگ کے لئے درست کئے گئے اور اور بھی امن اسلئے تیاریان کی گئین
کہ اگر حملہ ہوا تو جہازی اور نیلی کرتی والے سپاہی خشکی مین اوتار دئے جائینگے - ادہر دوسری اپریل کو امیر البحر ہیوٹ
جو ہالنس پادشاہ حبش کے ساتھ کسالا اور جنوب خارطوم کے دوسرے قلعجات زیر محاصرہ کی حلاصی کے لئے بات
چیت کرنیکو مسوّا کی طرف روانہ ہو چکے تھے - اس لایق افسر نے (جو ۱۸۷۷ء مین تیسرے درجہ کا امیر البحر مقرر ہوا تھا)
چوالیس ہی سال کی عمر مین دنیا کے مختلف حصون مین بڑے بڑے کارہائے نمایان کئے تھے - امیر مذکور نے اپنی
نمودار بہادریون سے جبکہ ظہور سیباسٹپول اور انکرمان کی لڑائی مین ہوا تھا نہایت معزز تمغہ وکٹوریا کراس کا حاصل
کیا اور جنگ اشانٹی مین شریک ہونے کی وجہ سے جسمین امیر مذکور امونٹن کی لڑائی اور کوماسی کے قبضہ مین بحری پلٹن
کا سپہ سالار تھا خطاب نائٹ آف باتھ کا پایا تھا - جس وقت کہ امیر براہ مسوّا ادوہ حبش کیطرف روانہ ہوا تھا کسالا کی
حالت نہایت نازک ہوتی جاتی تھی - ہدندوا قبیلہ کے لوگ شہر کا محاصرہ کر رہے تھے اور باشی بزوق جو قلعہ والون کے ایک

ای راڈمرل سر ڈبلو ہیوٹ

جو وے تھے منحرف ہوتے جاتے تھے اور وہان کا حاکم برابر انگریزون کی غلامی کے لئے ہاتھ پاؤن مارتا تھا۔ امیر البحر مُسوّی پہونچتے ہی نہ پاے تھے کہ اوسکے پہلے ہی ٹیلیگراف کے تارون کو باغیون نے کاٹ ڈالا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ دشمنون نے کسالا کا محاصرہ کرلیا ہے الغرض جس زمانہ مین کہ سر ولیم ہیوٹ مینسن نے حاکم مسوا اور دوسو باشی بزوق محافظون کے ساتھہ عادوا کی طرف جہان شاہ جوہانس اوسکی آمد کا منتظر تہا گرد رہے تھے زبیر پاشا کے پاس جو جابلوم کا پرانا بردہ فروش تھا اور اوس زمانہ مین حکام مصر نے قاہرہ مین روک رکہا تہا جنرل گارڈن کا ایک مراسلہ پہونچا جسمین اوسکا تقرر بعہدہ معین حاکم سوڈان مندرج تہا۔ جنرل گارڈن نے نہایت معتمدانہ لہجہ مین لکہا تہا کہ تم بربر مین اکثر مجہے مشورہ دو اور اگر ممکن ہوگا تو مین دو خالی جہاز ہمارے واسطے بہیجونگا اور تم اون جہازون پر جو بربر مین موجود ہین فوج کے محافظت کے لئے اپنی فصیلین بناوگے اور قبیلہ گیلان سے جتنے شخصون کو لے سکو لے لو اور برابر جنگ جنگ ویکار کرونگا۔ نے کو ظاہر نکرو۔ انتہی قولہٗ ۔ زبیر اس عہدہ کے قبول کرنے پر مائل نہ ہوا یا شاید وہ اسکا مجاز نہوا اس لئے کہ سر الیون برنگ نے جنرل گارڈن کو پہلے ہی مطلع کردیا تہا کہ انسانی گوشت اور استخوان کے پرانے تاجر کو کسیطرح خارطوم جانیکی اجازت نہ دیجائیگی باینہمہ اوسکی وہان جانیکی درخواست برابر اور بہ اصرار کیجاتی تہی ۔ کرنیل اسٹوارٹ نے بہی اپنے افسر اعلیٰ گارڈن کی تائید مین درخواست کی، اور مسٹر پاور نے بہی لکہا کہ بغیر زبیر کے باغیون کا زیر کرنا غیر ممکن ہے ۔ جس زمانہ مین کہ جنرل گارڈن اپنے قدیم دشمن کی تقرری کی استدعا کر رہے تہے اوسی زمانہ مین اونہون نے اپنی اور خارطوم کی حالت کے متعلق کچہہ خبرین بہیجی تہین ۔ اور سر سامول بیکر کے ایک خط مورخہ ۹ - اپریل مین اونہون نے تذکرہ کیا تہا کہ میرے پاس پانچ مہینہ کی رسد مہیا ہوگئی ہے لیکن پانچ سو مسلح اور دو ہزار غیر مسلح عربون نے مجہے گہیر رکہا ہے ۔ اسی تاریخ کو گارڈن کے پاس سر الیون بیرنگ کا ایک مراسلہ بدین مضمون پہونچا تہا کہ بربر کی راہ صاف کرنے کے لئے فوج بہیجنے کا ارادہ برٹش گورنمنٹ کا نہین ہے لیکن اوس راہ کے صاف کرنے کے لئے عربون کے ساتہ معاملہ ہو رہا ہے ۔ گارڈن نے بہت ٹہیک کہا کہ گورنمنٹ نے اس معاملہ کا بہت کم وزن سمجہا یا کچہہ بہی قابل وقعت اسے نہ سمجہا چنانچہ اوسنے یہہ تحریک کی تہی کہ اگر انگریزی فوج آنے سے قاصر رہے تو ترکی فوج بہیجی جاے ۔ جنرل گارڈن نے سر سامول بیکر سے دریافت کیا تہا کہ کیا آپ خیال کرتے ہین کہ اگر انگلستان اور ممالک متحدہ کے گرد و رہنے لوگون سے درخواست کیجاے تو دو لاکہہ پونڈ نہ مل سکینگا جسکے ذریعہ سے ممکن ہے کہ آپ سلطان روم کی اجازت حاصل کرکے دو یا تین ہزار قواعد دان سپاہی ہمین عنایت کردین کہ وہ بربر بہیجے جائین

اور انکی سپاہیون کے ذریعہ سے ہم نہ صرف خارطوم ہی کے معاملات کو طے کرینگے بلکہ مہدی کا ذب کا جھگڑا بھی پاک کر دینگے جسکی شکست اور فتح سے ضرور سلطان کو بھی تعلق ہے - ۱۶ - اپریل کو یعنی مراسلہ مذکور الصدر کی روانگی کے ایک ہفتہ بعد جنرل گارڈن نے اس مرتبہ سر ایولن بیرنگ کے نام تار برقی اس مضمون کی بھیجی کہ آپ یہان بربر کو کوئی فوج کمک کے لئے بھیجنے کا ارادہ ظاہر کرتے ہین اور مجھے زبیر کے دینے سے انکار کرتے ہین لیکن مین اپنے کو باعتبار حالات موجودہ کار بند ہونے مین آزاد خیال کرتا ہوں اور جتنے دنوں تک مجھسے ہوسکیگا یہان مقابلہ کرونگا اور اگر مین بغاوت کو فرو کر سکونگا تو ایسا ہی کرونگا لیکن اگر مجھسے یہہ نہو سکیگا تو خط استوا کیطرف پلٹ جاونگا اور آپ کے لئے سنار اور کسالا اور بربرا اور دنگولا کے محصورین کو بے پناہ اور مددگار چھوڑ دینے کی ایسی بدنامی چھوڑ جاونگا کہ جو مٹانے سے نہ مٹیگی اور آخرکار آپ بڑی دقتوں کے ساتھ مہدی کو زیر کرنے پر مجبور ہونگے بشرطیکہ مصر مین امن قایم رکھنا چاہین گے - کاگو دالیسن صاحب لکھتے ہیں کہ تدبیر جسکا ذکر گارڈن نے اس مراسلہ مین کیا ہے ایسی تھی کہ خارطوم کی محافظ فوج کے لئے اگر وہ بے مددگار وہان رہتے تو صرف یہی ایک صورت مفر کی رہ گئی تھی - ان لوگون نے یہہ بھی کوشش کی تھی کہ باغیون کی فوج سے ہوکر جہاز کو بربر کیطرف نکال لیجائیں مگر دشمن ایسے سخت گولہ باری کر رہے تھے کہ ۱۶ - اپریل کو مجبورانہ جہاز کو پلٹ آنا پڑا - مسٹر پاور لکھتے ہین کہ وہ باغیون کی فوج کثیر کا مرکز تھا - دشمنون کے خیمے صاف دیکھائی دیتے تھے اور محل پر علی الاتصال وہ لوگ گولیان چلاتے تھے - اور دوسری طرف یہہ حال تھا کہ جو میدان قلعہ کے روبرو واقع تھا اوسمین اس نظر سے سرنگ کھودی گئی کہ پیش قدمی کی صورت مین مقابلہ کے لئے کام اوے اور حد رمان پر جو ایک حملہ ہوا تھا وہ کامیابی کے ساتھ روکا گیا تھا - باوجود اسکے اس خبر نے دل ہلا دیا کہ بیچارا تو لیون کا مصالحہ کم ہوتا جاتا ہے - الغرض اسوقت بربر کو پلٹ جانا ہی غیر ممکن نہ تھا بلکہ خود بربر کی حالت ہر سب کی نگاہین تھیں چنانچہ وہان کے خلیفہ یا گورنر حسین پاشا نے ۲۰ - اپریل کو تار دیا کہ یہان کے باشندون کے منحرفات نظر آتے ہین اور تھوڑی ہی مدت مین شہر کو باغی ہر چہار طرف سے محصور کرلیں گے - اس خبر کے لحاظ سے دار السفارہ انگریزی واقع قاہرہ مین ایک مجلس شوری منعقد ہوئی اور سر ایولین بیرنگ اور سر ایولین اُوڈ اور مسٹر ایجرٹن نے سفارش کی کہ اوس مصیبت زدہ و خطرناک شہر کی مدد کے لئے ایک مکمل انگریزی اور مصری فوجون سے مرکب روانہ کیجائے - ۲۵ - اپریل کو مسٹر کُزی انگریزی ایجنٹ مقیم بربر نے وہان سے اطلاع دی کہ اس شہر کے حالت مایوسانہ اور دل شکن ہے اور خلیفہ نے دوسرا تار بھیجا جسمین اوس نے دریاے نیل کے دونو کنارون کی طرف کھجور کے لانبے اور ببول کے سایہ دار درختون کے درمیان مین جنمین وہ شہر گھرا ہے باغیون کے بڑھے آنے کی کیفیت تحریر کی تھی - اسوقت خارطوم کو تار یا خطوط کا بھیجنا غیر ممکن ہوگیا تھا اس لئے کہ باغیون کی فوج سے ہوکر نکلنا کوئی ذریعہ نہ تھا اور اسوجہ سے قاصد مجبورانہ پلٹ کر چلے آتے تھے - ۲۸ - اپریل کو مسٹر کُزی نے اطلاع دی کہ مین بربر سے گزر شکوہ جاتا ہوں اور مہدی کے ساتھیون نے شہر کے دکھن اور پورب طرف کے گھرون مین گھسنا شروع کردیا ہے - حسین پاشا خلیفہ قلعہ مین محصور تھے اور یہہ افواہ مشہور تھی کہ باغی بربر کے حملہ پر قناعت نکرکے مال غنیمت کی طمع سے اسوال پر بھی حملہ کا ارادہ رکھتے ہین کرشکو مین جسکی نسبت گمان تھا کہ باغی جاتے ہوئے اوسپر حملہ کرینگے ایسی ہل چل مچی کہ ہزارون آدمی اوتر کی طرف بھاگ گئے شمالی کے فراریون کی پشت (جنکو عربون نے اوسوقت تہ تیغ کیا جبکہ جہار آبادلا نامی اونکا ساحل بربریت سے تنگ گیا تھا) کرسکو کے فراری زیادہ تر خوش نصیب تھے کہ آخرکار سب اسکے سب صحیح
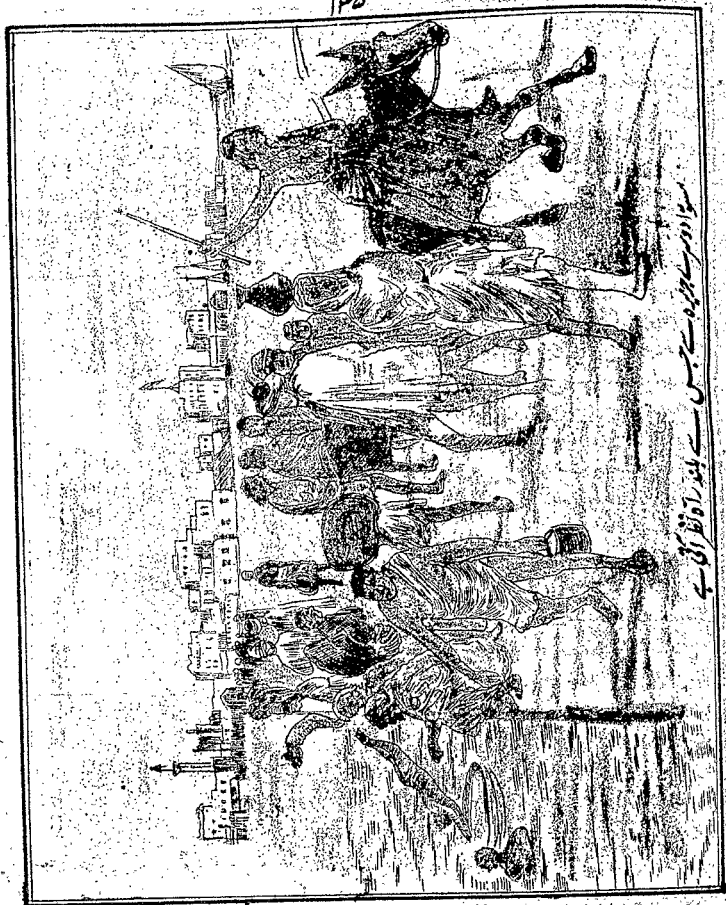
مسوا دوسرے جزیرہ سے جس سے بلند راہ نظر آتی ہے

اور سالم اسوان مین پہونچے ۔ معاملات سوڈان کی نازک حالتون نے اب جاکر سلطنت برطانیہ کو اوسکے فرائض کا کچھ خیال دلایا ۔ چنانچہ ۲۳ ۔ اپریل کو ارل گرانوایل نے مسٹر ایجرٹن مقیم قاہرہ کو تار دیا اور اوسمین یہ ہدایت کی کہ تم تلغرافی مصطلح مین گارڈن کو تار دو اور اونسے پوچھو کہ ہالنسے تمہارے نکال لانیکو کسقدر فوج چاہیئے اور اوسکی تعداد اور نوعیت کیا ہو خارطوم پہونچنے کی راہ کونسی ہی اور کارروائی کا وقت کونسا ہو ۔ اور اسطرف اوایل ماہ مئی مین مستعدی کے ساتھ انگلستان مین جنگی کارروایان شروع ہوین ۔ اور اوسی مہینہ کی دسوین تاریخ کو حکام فوجی مقیم قاہرہ کے پاس یہہ اطلاع پہونچی کہ دار السلطنت سوڈان کی مخلصی کے لئے اکتوبر مین ایک کمک بھیجنے کی تیاری کرو چنانچہ بارہ ہزار اونٹونکی خریداری اور کوچ پر تیار رہنے کا حکم دیا گیا ۔ گو خارطوم جو زیر حفاظت جنرل گارڈن تھا اوسکی ایسی حالت تھی کہ موسم خزان تک اور بعد فوجی پہونچنے تک محفوظ رہتا مگر بربر اور دنگولہ کی ایسی حالت نہ تھی چنانچہ اس خیال سے کہ ان شہرون پر باغی قبضہ نہ کرلین سلطنت مصری فوراً ایک ہزار چار سو سپاہی اسوان کو بھیجے ۔ دنگولا بھی قابل توجہ تھا اس لئے کہ ۱۲ مئی کو مدیر محمد حسین خلیفہ عبابدہ اور بشاری قبیلون کے شیخ نے تار دیا کہ یہان کے باشندون مین بڑی ہل چل پڑی ہوئی ہے اور میرے پاس صرف چار کمپنیان سپاہیون کی اور دو سو باسی بزوق ہین ۔ درخواست مدد کے جواب مین شیخ مذکور کو اطلاع دی گئی کہ تمکو کوئی مدد نہ بھیجی جائیگی اور اگر تم اور تمہاری فوج باغیون کا مقابلہ کرنے کے قابل نہ ہو تو تم لوگ شہر چھوڑ دو ۔ مدیر نے (جسنے بعد کو اوس مہم کے متعلق جو گارڈن کی مخلصی کے لئے کی تھی بڑا نام کیا) دلیرانہ طور سے شہر کے چھوڑ دینے اور چلے آنے سے انکار کیا اور دوبارہ مدد کی درخواست کی اور یہہ ظاہر کیا کہ اگر میری درخواست منظور ہوئی تو مین کل باغی صوبون کو فتح کرلونگا ۔ حاصل کلام ۱۶ مئی کو مصری فوج کی ایک پلٹن باتحتی کرنیل ٹروٹر اور دیگر ماتحت افسران انگریزی کے دو دستے اور بجری پر اسوان سے وادی حلفا کو روانہ کئے گئے کہ دنگولا مین مدیر کی فوج کو مدد دین ۔ اس زمانہ مین تعداد کثیر فوجون کی اسوان مین جمع ہوگئی تھی اور اس مقام پر کل جنگی کارروائیان شامل ہوگئی تھین بڑی حیرت تو یہہ ہے کہ اس دلکش شہر سے تھوڑی دور مشہور جزیرہ الفنٹیان کے معابدات مین دریائے نیل کے داہنے کنارہ پر مصر مین سلطنت روم کی اخیر سرحد پر حکام قاہرہ بہت کم اختیارات عمل مین لاتے تھے ۔
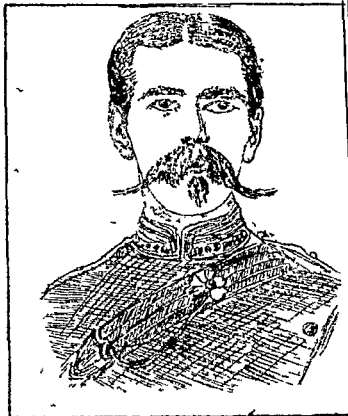
میجر اچیہ اچیہ کپتان انجینیر شاہی

الغرض کروسکو اور دنگولا کے مہم کی روانگی کے لئے اصل مقام اسوان قرار پایا اور چند ہی روز بعد روانہ ہوئے کرنیل ٹروٹر اور مصری
سپاہیون کے وادی خلفا کیطرف جہان انلوگون نے باغی بردق سپاہیون کو قلعہ سے نکالدیا اور کل ہتہیار اور جنگی سامانون پر
اونکے قبضہ کرلیا میجر کچنر انجینیر دشمنون کی دیکہہ بہال کے لئے کروسکو کیطرف روانہ ہوئے ۔ یہہ لایق افسر جس نے محاربہ سوڈان
مین ایسی کارآمد خدمت کی سنہ ۱۸۵۰ع مین پیدا ہوا اور اوائل ۱۸۷۱ع مین رایل انجنیرس یعنی شاہی انجینیری کا کمیشن حاصل کیا مصر
کے بحریون سے قبل یہہ شخص مغربی فلسطین کی تحقیقات پیمایش مین شریک ہوا تہا اور صحراے کروسکو کی تحقیقات کے لئے جو اصل مین
اوسیکی سپرد تہا یہہ شخص نہایت مناسب اور موضوع تہا ۔ اوایل مئی مین اپنی تقرری کے بعد اوس نے تین ہی ہفتہ بعد دو ہزار عرب
بھرتی کرلئے اور طوفان بغاوت کے روکنے کی نظر سے بحر احمر تک بیرونی چوکیونکا سلسلہ قایم کرلیا ۔ بہر حال اگر بغاوت سوڈان
کی شمالی حدود کیطرف بارو کے گئے تھے تو مہدی کے ساتہیون نے جنوب مین بہت سی کامیابیان حاصل کرلی تہین ۔ ۱۶
مئی کو اسوان مین یہہ خبر مشہور ہوئی کہ سلاٹن بے جو خدیو مصر کیطرف سے دارفور مین الفشیر کے قلعہ کا حاکم تہا اپریل کے
اوایل مین اطاعت قبول کرنے پر مجبور کیا گیا اور ۲۷ مئی کو اوس بدبخت حاکم کا خط ملا جس مین اوس نے تحریر کیا تہا کہ دو برس تک
باغیون سے مقابلہ کرنے اور رسد اور سامان جنگ کے ختم ہوجانیکے بعد مین آخر کار تانبے کی گولیان ڈہالنے پر مجبور ہوا جبکا
دشمنون پر کچہہ اثر نہوا ۔ اور بے سود مدد کا انتظار کرکے جسکے لئے مین نے مکرر درخواست کی آخر کار زیادہ تر خونریزی سے
حذر کرکے دشمنون کی اطاعت قبول کرلی علاوہ برین الفشیر کے قبضہ سے نکل جانیکے بعد ہی سلسلہ یہی جو نیل اسود پر
واقع ہے قبضہ سے جاتا رہا اور صالح بی وہان کے حاکم نے پچاس کشتیان رسد اور نشتر صندوق کارتوس اور دو ہزار
بیس بندوقین اور ایک دخانی جہاز محمد علی نامی دشمن کے حوالہ کردیا جسوقت یہہ خبر بد پہونچی تہی بربر کے ایک فراری نے
مسٹر کزی کی بربر مین کروسکو جاتے ہوئے گرفتار ہونیکی خبر پہونچائی ۔ شیخ حسین خلیفہ بربر کے بہتیجے یا بہانجے کو جو پہلے
مین انگریزی ایجنٹ کا ساتہی تہا آگے جانیکی دشمنون سے اجازت ملگئی لیکن خود مسٹر کزی کردفان بہیجے گئے جہان جان
بچانے کے لئے اونہین مسلمان بننا اور مہدی کے مرسل من الله ہونے پر ایمان لانا پڑا ۔ اسی اثنا مین بڑی مستعدی کے ساتہ
خارطوم کی حفاظت ہورہی تہی ۔ ۲۸ اپریل کو مسٹر پاور نے ٹایمس اخبار کو تحریر کیا کہ کل اور آج باغی سامنے کے ایک گاؤن
مین اتر آئے اور محل پر سخت گولہ باری کی اور ہملوگون نے اونکے گولونکا خوب توپ اور بندوقون سے دیا اور دونون مواقع پر عرب
بہت جلد پسپا ہوگئے ۔ ہماری طرف کچہہ نقصان نہوا ۔ شہر مامون ہے ۔ محاصرہ شروع ہونے سے پہلے شہر کے باشندے
باغیون سے جاملے جس سے کل شہر خس اور خاشاک کی طرح دفع ہوگئے ۔ جنرل گارڈن غربا کو قوت شبا روزی دیا کرتے ہین
کہانے کی چیزین بہت ہی گران ہین ہمارے پاس چار مہینہ تک کا غلہ اور بسکٹ موجود ہے جنرل گارڈن نے نوٹ جاری کئے ہین
اسلئے کہ خزانہ ابہی تک برہین ہے ۔ سوداگر اونکو روپے کے بدلہ مین قبول کرتے ہین اور سپاہیونکا کل تقاضا اسطرح سے
ادا کیا جائیگا ۔ جنرل گارڈن نے باغیون کے غلامون کے پاس اپنے جاسوس بہیجے ہین کہ اگر وہ لوگ اپنے آقاؤن کو چہوڑ دین
اور یہان چلے آئین تو آزاد کردئے جائینگے سید محمد عثمان باشندہ کسالا کے پاس سے جو ملکہ کا ایک امیر اور مسلمانان سوڈان
کا سردار ہے ایک قاصد خط لیکر یہان آیا ہے سید نے تحریر کیا ہے کہ مین نے کسالا کے اطراف مین باغیون کو شکست
دی ہے اور جنرل گارڈن کو لکہا ہے کہ آپ مطمئن رہین مین اپنے کل آدمیون کے ساتہ آپ کی مدد کو پہونچونگا ۔ سید مذکور
کی ایسی وقعت کیجاتی ہے کہ باغیون نے اوس قاصد کے روکنے کی جو خط لارہا تہا جرات نکی ۔ شہر کی حفاظت کے

بارہ مین مسٹر پاور نے تحریر کیا تہا کہ رانغ یا اور ٹوٹتے ہوئے شیشے اور تار کے اولجہاو اور خاردار گوکہرو کے علاوہ تین قطار تین
بارود کے لینڈ لین کی گرد سرنگین تہین - چنانچہ ان سب چیزون کے سبب سے ہر ایک حملے مین مرلوان کی بہت سی جانین ضایع
ہوئین اور مزید بران کرنیل اسٹوارٹ نے اپنی باشان گولہ اندازی سے باغیون کو روک دیا اور ۷ مئی بیس پونڈ والی توپ کے
توپ نشانہ کیے ہوئے گولون سے کرنیل نے دشمنون کو اونکی اصلی قیام گاہ سے باہر کر دیا لیکن تین ہفتہ بعد خوبی قسمت نے ملک
کے توپخانہ کی توپ چلاتے ہوئے باغیون کے گولہ سے کرنیل مذکور زخمی ہو کر کچھ عرصہ تک بیکار ہو گئے - محاصرہ کے زمانہ مین
جسطرح سے لوگ خارطوم مین روزانہ زندگی بسر کرتے تہے اوسکا دلکش بیان اوس مصری سپاہی کے قیضہ سے ہمکو معلوم ہوا
ہے جسکی طرف ہم اپنے اشارہ کر چکے ہین - اس سپاہی نے حکایت مذکور ڈیلی نیوز (اخبار) کے جنگی نامہ نگار مقیم کورٹی کو
سے بیان کیا تہا کہ تم ہماری روزمرہ کی زندگانی خارطوم کا حال سننا شاید پسند کرو گے واضح ہو کہ ہر ایک دن خارطوم مین روز گذشتہ
کی طرح تہا اور روز گذشتہ اور موجودہ اور روز آیندہ ایکہی طرح تہا اس سبب سے مین اپنی واقعات کو اوس ترتیب بیان نہین
کر سکتا ہون جس ترتیب سے اونکا وقوع ہوا اور کون کہہ سکتا ہے اس نے کہ رات اور دن لوچوکی اور پہرا دیتے گذرتا تہا
ہملوگون کی مثال کتون کے سے تہی کہ جو بہیڑیے یا جرخ سے بہیڑ اور بکریون کی رکھوالی کرتے ہین لیکن ہملوگ بادل نہ تہے - جنرل
گارڈن ہملوگون سے یہی کہا کرتے تہے کہ صبر کرو انگریز چلے آرہے ہین اور چلے آتے ہین - خدا ہماری حفاظت کر رہا ہے جنرل
نیک آدمی تہے اور وہ کہا کرتے تہے کہ میرا ایمان خدا کی طرف سے نہ کبہی برگشتہ ہوگا - اور نہ تمہارے ایمان کو برگشتہ ہونے
دونگا صبح کے وقت سویرے ہی جنرل گارڈن کے روبرو فوجی باجا بجتا تہا جسوقت وہ اوس رومی سائبان مین جو تمہین یاد ہوگا
سردیوار قلعہ کے پاس سڑک کے اوسپار دریاے نیل کے اوپر واقع ہے بیٹہا کرتے تہے اور اوسی مقام پر قہوہ پیتے تہے پہر اسکے
اسکے بعد وہ محل کے پہلے منزل کے کمرہ مین اوس دن کا کام شروع کرتے تہے اوسوقت بہت سے عہدہ دار اونکی ملاقات کو آتے
تہے منجملہ اونکے یہہ لوگ بہی یعنی بڑے یورپین ڈاکٹر اور سیکوبی نے اور اسٹریا اور فرانس کی کونسل جارجیو ڈیمٹرلو (ڈاکٹر) اور مدیر بربر
اور علی جیلب وکیل محمد عبد اللہ تہے چنانچہ شخص آخر الذکر اخیر دم تک رہا اور دوسرے لوگ گارڈن کے ساتہ قتل ہوے - پہر
قصاب اور نان پز جن کے سردار آتے تہے اور اکثر ایک عورت زینوبہ نامی آیا کرتی تہی - یہہ عورت بڑی مالدار تہی اور زمانہ محاصرہ
مین ساٹہہ یا ستر ہزار ڈالر کے قریب گارڈن کی حمایت یا دستی نوٹ کے ذریعہ سے گورنمنٹ کو قرض دیا کرتی تہی - یہہ عورت
بہت سی دوکان جنکی بازارون کی مالک تہی مصر کی رہنے والی اور حاجی محمد بخار کی زوجہ تہی - سلیمان عشیہ بہی جو خارطوم
کا ایک بہت بڑا تاجر تہا گورنمنٹ کو روپے قرض دیا کرتا تہا اور بازار کے صراف ہین اوسکی دوکان تہی بعد اسکے دوپہر کو گارڈن
ایک ناشتہ کرتے تہے - دوپہر کے بعد پہر کام شروع ہوتا تہا اور شام کے وقت گہوڑے پر سوار ہو کر کہائی کے کنارہ کنارہ
نیل ابیض سے نیل اسود تک جاتے تہے - دشمن ہمیشہ سخت گولہ بازی کیا کرتے تہے اور اتفاق سے روزمرہ لوگ اوسکا
نشانہ ہوا کرتے تہے - سپاہی شب و روز کہائیون کی حفاظت کیا کرتے تہے اور کہائیون پر چار توپین تہین جنمین سے دو کا
رخ بحر ابیض کی طرف تہا اور ایک کا رخ آہنی دروازہ سے مقرہ کی جانب اور ایک کابردی نامی ایک قریہ کی طرف تہا جسکو
زرہ جسکا تم ذکر کرتے ہو جو خارطوم مین غربا کے محلون مین رہتا تہا اوسے گارڈن نے سپاہی بنالیا تہا - تمام لوگ ہتہیار بند
ہوگئے تہے اور قواعددان سپاہیون کو باجرہ یا جوار کی معین خوراک اور دوسرون کو سرکاری بسکٹ ملتی تہی
جیسا کہ طوفان عظیم کے وقت ہوا تہا اور جیسا کہ یوم الاخرہ کو ہوگا اور جیسا کہ اکثر بڑے شہرون مین دنیا کے ہوا ہے جبکہ دشمنون

نے باہر سے یورش کی ہے کہ لوگ اندر شہر کے خرید اور فروخت کرتے اور شادی بیاہ کی رسمین بجالاتے بلکہ شادی مین
معمولی خوشیان بہی مناتے تہے - مگر افسوس کہ دولہن بہت جلد لونڈی ہوکر بکنے والی تہی - ناشناز اسد یہہ اونکی قسمت تہی -
آگ کے چارون طرف ویسا ہی مجمع تہا جو تمہین یاد ہوگا کہ تمنے ناچنے والیون کو طنبورہ کے ساتہ بیچ مین ناچتے دیکہا ہے تقریبات
کے جلسے اور دعوتین شب کو ہوا کرتی ہین سوڈانی حقیقۃً شاد دل ہین گو اونپر کیسا ہی ابر مصیبت چہایا ہو - تمنے خیال کیا ہوگا
کہ کوئی بات اسکے خلاف نہ ہوتی تہی یہہ صحیح ہے کہ وہ لوگ یقین کرتے تہے کہ انگریزی فوج آتی ہے ہمارے پاس اسوقت تمباکو
اور جوتے موجود تہے - جب کام سے فراغت ہوتی تو ہم حسب معمول بازارون مین ٹہلا کرتے تہے بعض چوسر کہیلتے تہے
اور بعض لوگ میرسا پیتے تہے اور جوان لوگ جوان عورتون کو لبہانے کے لئے بن ٹہنکر بغل کے نیچے بید کی چہڑی اور منہ مین بڑے
داب کر نکلتے تہے - سلین دن ہوتا تہا مکانات خرید اور فروخت ہوتی تہی جیسے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ ان باتون کا خاتمہ تہا ہی نہین -
مین نے سنا ہے کہ محاصرہ کے وقت بڑے بڑے شہرون مین بہی ایسا ہی ہوا ہے مجہسے ایک یہودی نے کہا تہا کہ اوسکے
شہر عظیم الشان شام مین بہی ایسا ہی ہوا تہا - اگر مین اس امر کی تصریح اور بیان مین طوالت کرون تو مجہے الزام نہ دیجیگا کیونکہ
مین اور آدمی ہون - کیا میری بیوی اور بچے فنا لیج نہ ہوے - جوان عورتین چوٹیان گوندہتی نہین اور مکہن سے بالون کو چکنایا
کرتی تہین اور اپنے گلے اور بالون اور ہاتہون کو سونے کی زنجیر اور سیپ کے زیورون سے آراستہ کرتی تہین اور یہ عورتین
بازار مین پیاز اور انڈے اور خربوزے اور مکہن اور مٹہائیان بیچنے کو دوسرے روز تک بیٹہا کرتی تہین کہ جسر مین وہان سے
روانہ ہوا تہا - اور اپنے پسند کرنے والون کے ساتہ ہنسی اور مذاق کیا کرتی تہین آپسمین رسم آشنائی کے لئے
بات چیت بہی ہوا کرتی تہی الغرض یہہ عورتین تتلیون کی طرح بے پروا اور آزاد تہین گاردن کا کاغذی نوٹ نقدی کی
طرح چلتا تہا اور اوسے لوگ مثل روپیہ کے سمجہتے تہے - اکثر نوٹ ایک پیاسٹر کے اور بعض پانچ یا دس اور غایت مرتبہ پانچسو
پیاسٹر کے تہے - میرے کل نوٹ خرچ ہوگئے مین نے اونہین میدان مین صرف کیا جہان مین ایک جام آب دس پیاسٹر
کو مول لیا تہا - مدرسے مسلمانون کے حسب معمول جاری تہے اسیطرح مقام جن رسی مین بہی مدرسہ اوسوقت تک جاری
رہے کہ پادری وہان سے چلے نہین آئے - ہم لوگ جوق جوق مسجدون مین بہی جایا کرتے تہے اور وعظ بہی ہوتی تہی ہم لوگ
مردون کی ارواح کے لئے دعائین بہی کرتے تہے کہ وہ عیش اور آسایش سے رہین اور رکیون نہین - اگرچہ اسوقت مین
جنرل گارڈن اس قابل تہے کہ اپنے حملہ آورون سے کامل مزاحمت کرسکین تاہم اونکی آخری سلامتی پر ہر طرف سے نگاہین
تہین زبیر پاشا نے پہلی تو یہہ بات پیش کی کہ مین خود سودان کا نسلاً بعد نسل حاکم مقرر ہون اور خدیو مصر میرے حاکم اعلی
اسی شرط پر مین گارڈن کو مع اونکے ساتہیون کے صحیح اور سلامت قاہرہ لے آنیکو مستعد ہوتا ہون مگر اس امر مین وہ ناکامیاب
ہوا العبدہ مسٹر ایجرٹن کی درخواست پر اس امر پر رضامند ہوکر خارطوم کو قاصد اس مضمون کے خطوط لیکر روانہ کئے جائین کہ گارڈن
فوراً وہان سے چلے آئین اور ساتہی اسکے باغیون کے سردار کے نام ایک گشتی مراسلہ بہیجا جسمین اوس نے یہہ درخواست کی کہ
گارڈن اور اونکے ہمراہیون کو کروسکو تک بے کہٹکے جانیکی راہ دیجاے - ان قاصدون کی روانگی سے حکومت فرانس نے
یہہ قاعدہ اوٹہایا کہ اپنے سفیر ہربن سابق ایڈیٹر باسفور ایجپشین (ایک مصری اخبار) کے واپس بلانے کی جو خارطوم مین
مارچ گذشتہ سے تہا خطوط روانہ کئے - یہہ امر بدیہی تہا کہ زبیر پاشا کی تدبیر سے کامیاب ہوتے پر بہت کم بہروسا کیا جاتا
تہا اسلئے کہ اسوان کو روزمرہ مصری فوجین بہیجی جاتی تہین اور حبشکی صاف عرضی بربر اور خارطوم دونون کی مددتہی اور اسیطرح

ایک انگریزی بحری فوج کا سامان ہو رہا تہا۔ سیاہ کرتے والی جنکو اس مہم مین جانیکا حکم ہوا اسیطرح اس حکم سے ناخوش نہ ہوے اسلئے کہ اسکندریہ مین یکسان زندگی بسر کرتے کرتے وہ لوگ ایسا اکتا گئے تہے کہ گولیون کے ساتھہ اڑجایا اونکو اس سے زیادہ اچہا معلوم ہوتا تہا۔ اوایل جون مین مانرک نامی جہاز کا افسر اعلی بہیل اس غرض سے وادی حلفا کیجانب روانہ ہوا کہ دریاے نیل کی حالت سے خبر دین اور کرنیل ہیڈ فورڈ دو چہوٹے چہوٹے دو خانی جہازون کے ساتھہ جنمین سے ہر ایک گارڈنر توپ سے مسلح تہا اسوان پہونچے تاکہ وہان سے اسوان اور وادی حلفا کے درمیان مین بحری طلایہ کرین۔ جس زمانہ مین کہ حضور شہرون کی نجات کے لئے ایک طرح کی بے عنوانی کے ساتھہ یہہ جنگی تیاریان ہو رہی تہین حکام کو دفعتہ یہہ خبر پہونچی کہ بربر کی ضرورت کی اعتبار سے یہہ فوج بہت دیر کو وہان پہونچی گی چنانچہ اپریل کے آخری ہفتہ سے زیر محاصرہ رہکر وہان کے قلعہ دارون نے ایک مہینہ تک باغیون کا حملہ روکا۔ میجر کینینیز کو یہہ خبر معلوم ہوئی کہ فوج کثیر جو شہر پر حملہ کر رہی ہے وہ مہدی کی قواعد دان درویشون کی فوج کا ایک جزو ہے جو نہایت ہی فرمان بردار اور بہت ہی آراستہ ہے۔ اور دوسری خبرون کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ وہ باغی بہ ماتحتی امیر عبد اللہ کے ہین۔ قلعہ مین صرف دو ہزار تین سو جان نثار قلعہ دار مع دو دو خانی جہاز اور ایک توپ کے تہے اون بیانات کے ذریعہ سے جو بعد کو مفرور سپاہیون نے کی یہہ معلوم ہوا کہ باغیون نے شہر کے چار طرف دمدمے بنا رکہے تہے اور چند روز تک مقابلہ ہوتا رہا۔ بالآخر ۲۶ مئی کو صبح تین بجے دشمنون نے ایک عام حملہ کیا سب سے پہلے شمالی صف پر حملہ ہوا بعدہ بندوقون کی باڑہ کے ساتھہ باغی جنوب کیطرف جہپٹے اور اکثرون نے تلوار اور نیزون سے حملہ کیا باشی بزوق سپاہیونکا کرنیل پہلے ہی حملہ مین مارا گیا اور کرنیل مذکور کے سپاہی مع مصری پیادے اور مقارا کے عربون کے اپنے جانون کے لئے جان سے ہاتھہ دہو کر لڑے مگر کثیر التعداد دشمنون سے بہت جلد مغلوب ہو گئے اوسی زمانہ مین یہہ خبر بہی آئی تہی کہ وہ سب کے سب بیرحمی سے تہہ تیغ کئے گئے اور اسی طرح دو ہزار مرد باشندگان قلعہ کا یہی حال ہوا صرف عورتین اور بچے چہوڑ دئے گئے لیکن اسکے بعد میجر ڈنگولا نے میجر کچنیز کو اطلاع دی کہ بربر کی چہہ سو افسر اور سپاہی باغیون کے ہاتہہ مین ہین جنکے ساتہہ وہ لوگ غلامون کی طرح سلوک اور برتاؤ کرتے ہین ممکن ہے کہ ان مین سے کچہہ تو وہ لوگ ہون جنہون نے اثناء جنگ مین بہ ماتحتی سعید باشا دریاے عبور کر جانیکی کوشش کی تہی اور وہ لوگ بہی تہے جو ایک ہفتہ تک لڑکر ایک ہی روز ہتہیار رکہدینے پر مجبور کئے گئے تہے۔ حسین پاشا گورنر کی نسبت بیانات متناقض اور مختلف تہے سپاہیان مفرور کا یہہ بیان تہا کہ شہر اوسکی نمکحرامی کے سبب سے ہاتہہ سے جاتا رہا اور بعض شہری پناہ گیر یہہ بیان کرتے تہے کہ گورنر مذکور کی ران مین زخم شدید لگا ہے اور وہ باغیون کی قید مین تہے اور اوسکے ساتہہ بہت برا سلوک کیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ شہر پر قبضہ کرنے کے وقت گورنر کے پاس اسی ہزار پونڈ سرکاری روپیہ جو جنرل گارڈن کے لئے تہا باغی اپنے قبضہ مین دولائے۔ الغرض بربر کے بالکل جانے کی خبر ساری یورپ مین متنبہ کرنے والے مراسلہ کی طرح گونج اوٹہی اور اس کی خبر سے کہ امیر البحر ہیوٹ ۳ جون کو بادشاہ حبشہ کے ساتہہ اس امر کے معاہدہ مین کامیاب ہوا کہ بادشاہ نے وعدہ کیا ہے جو مضبوط قلعہ ہاے زیر محاصرہ اوسکے حدود کے قریب واقع ہین چہڑادیے جاینگے اوس شہر کے نکل جانے کا بہت سوڑا معاوضہ خیال کیا گیا جنرل گارڈن نے اصرار کے ساتہہ اس قسم کی ہر ایک مداخلت سے اس بیان کے ساتہہ مخالفت کی تہی کہ یہہ ویسا ہی ہے کہ کوئی زیادہ سن کا لڑکا کسی کم سن لڑکے کو اپنے لڑائیان لڑنے کو کہے۔ مجمل کیفیت ۱۷ جون کو مسن کے لئے تار دیا کہ بادشاہ حبشہ نے وعدہ کیا ہے کہ خود براقہ کی جانب اوترنے کے لئے مین قبیلہ غالبس کے تیس ۳۰ ہزار آدمی دونگا لیکن بلحاظ حالات موجودہ کے اسکا کوئی ظہور نہ ہوا بلکہ زیادہ عرصہ گذرنے نہ پایا تہا کہ لوگون کو معلوم ہوا کہ عثمان جو حدود حبشہ کے قریب

مع اپنے قلعہ داروں کے باغیوں کے قبضہ مین آگئے اور اوسکے بعد ہی فوراً غارادیف کے نکل جانیکی خبر آئی - اسمین شبہ نہین کہ بربر کے نکل جانے سے باغی دلیر ہوکر سواقم پر حملہ کرنے مین جہان مئی کے مہینہ سے برابر انتشار پیدا تہا زیادہ تر بجوف ہو گئے - ایک موقع پر ہماری طرفدار قبیلہ کی بہت سی عورتوں کو عثمان وغنا کے لوگ اوٹہا لے گئے اور یہی لوگ دوسری مرتبہ اپنی مضبوط پناہ کی جگہوں سے جوطہائی کے پہاڑون مین تہین دفعتہً اوترے اور قریب ایک ہزار مویشی کے پکڑ لے گئے چنانچہ ان خوفناک کارروائیون سے ضرور ہوا کہ خود سواقم کے استحفاظ کے لئے کافی تدابیر کی جائین - یہہ شہر کچھہ تو اصل حصہ بری پر بنا ہوا ہے اور کسیقدر پشت جزیرہ پر جسمین سرکاری دفاتر اور تاجرون کے گودام اور مسجدین واقع ہین اور یہہ حصہ ایک تنگ اور اونچی سڑک کے ذریعہ سے عرب کے شہر سے ملا ہے جہان چند مربع عمارتین جنکی سرا اوپر سے چپتی ہین اور بہت سے جہونپڑے اور پر اوٹہا ہوئی معلوم ہوتی ہین - اسکے محاذات کا میدان جو تمام احاطہ سے نصف دایرہ کیصورت مین محیط دو میل لمبا ہے بعض پرانے گڈہے اور یوریالس اور کیر اسغورٹ نامی قلعہ ہاے تعمیر کردہ حکومت برطانیہ سے محفوظ ہے - کوموڈر مولنیوکس جو ماہ مئی مین اس حصہ فوج کا سپہ سالار تہا اصل مین مفصلۂ ذیل جہاز اوسکے قبضہ مین تہے یعنی اسفناکس اور برطانیہ اور ژاین اور مرمیڈن - لیکن شب خون کی ایسی کثرت ہوئی کہ البا کور نامی ایک جہاز پلٹہ لناک کے اسکندریہ سے اوسکے پاس بہیجا گیا - یہہ جہاز جو چار توپون سے مسلح اور برقی جاسوسی روشنی سے مزین تہا ۲۷ مئی کو سواقم پہونچا - اور فوراً ایسے مقام پر جہان سے شہر کا محاصرہ اور چراگاہ زد پر تہی - ۲۸ - کی رات کو میدان سے اوسطرف گولہ سخت گولہ باری کی آواز سنی گئی اور جاسوسی روشنی کے ذریعہ سے دشمنون کا پتہ لگ گیا اور برطبق اسکے البیاکور سے فوراً گولہ باری شروع ہوئی جسکا اثر ایسا عمدہ ہوا کہ ایک گہنٹہ سے کم مین باغی پورے طور سے پس پا ہو گئے - قلعجات یوریالس اور کیرسغوٹ مین بحری سپاہی تعین کئے گئے تہے اور مزید احتیاط کے لئے اور زیادہ بحری سپاہی اور ریت سے سیاہ کرتی والے سپاہی ہر رات کو خشکی مین اوتار دے جاتے تہی چنانچہ اس تدبیر کے خوبی بہت جلد ظاہر ہوئی اس لئے کہ باغی، دوز بروز زیادہ تر شدت کرنے لگی تہی اور ماہ جون کے اوایل مین شبخون روزانہ ہونے لگے تہا - اسی اثنا مین قبیلہ رباطب کے لوگون نے جو سڑ گذشتی کو گرفتار کر لئے گئے تہے پہر مقام کرسکو کو حملہ کے لئے دہمکانے لگے تو اس مقام پر بکثرت فوج لغاب کے گئی تہی مگر خوف اس امر کا ضرور لگا ہوا تہا کہ میجر کچینر کے عرب قبیلہ لشارین کے جو اوسی مقام پر معین تہے دشمنون سے نہ جا ملین - فی الحقیقت پہلے پہل اون لوگون نے کرسکو سے آگے بڑہنے یا کسی قسم کے معاملہ جنگ اور جدل مین پڑنے سے انکار کیا لیکن بالآخر میجر مذکور اون لوگون کو راہ پر لانے اور سراغ رسانی اور جاسوسی کے سفر مین جو بیابان کی راہ ہو کر کیا گیا اوسمین عربون نے میجر کا ساتہہ دیا چنانچہ یہہ سفر بحر احمر سے دو منزل کے فاصلہ تک تہا - اس موقع پر یہہ خبر سنکر کہ شمعون باغیون کا ایک بہت بڑا سردار فوج کثیر کے ساتہہ چاہ ہاے اخیمر کے قریب اس غرض سے پڑا ہے کہ بعض طرفدار عبابدہ قبیلے کے لوگون کو مہدی کیطرف مل جانیکی ترغیب دی چنانچہ میجر کچینر نے کوشش کی کہ ایک دوستدار شیخ جبران کی مدد سے اوسکو گرفتار کر لین لیکن شمعون نے اس پیش قدمی کی خبر سن پائی اور عجلت کے ساتہہ بہاگ گیا چونکہ میجر کچینر کو بشارین عرب پر جو اوسکے ساتہہ گئے تہے بہت کم بہروسہ تہا لہذا وہ تعاقب سے باز رہا اسلئے کہ میجر مذکور کو اندیشہ تہا کہ اوسکے ساتہی باغیون سے نہ مل جائین - ایسے آڑے وقت مین نہ صرف عرب کے اون چند قبیلون ہی کی وفاداری سے خوف تہا جو محبت یا روپیہ کے لالچ سے اسوقت تک خدیو مصر کے ساتہہ وفادار رہتے بلکہ ترکی فوج سے بہی جو قاہرہ سے بالاتر مصر کو بہیجی گئی تہی جو ۱۲ - جولائی کو علانیہ طور سے باغی ہو گئی اور اگر افسران انگریزی استقلال نہ ظاہر کرتی تو بہت ہی خراب نتیجے پیدا ہوتے - اس فوج کی بغاوت کی یہہ وجہ ہوئی کہ سپاہیون کو آخر جون تک اسوئیت کے مقام پر

برٹش بحری سپاہی گھوڑے دوڑاتے ہیں

بحری فوج کا اُترنا سواکن پر شب خون روکنے کو

تنخواہین ملیگی تہین لیکن جسوقت اون لوگون کو اسوان جانیکا حکم ہوا تو اونہون نے سہ ماہہ پیشگی تنخواہ کی درخواست کی جو نا منظور ہو گئی بالآخر ادنکے افسرون نے سلطنت مصر کی اجازت سے یہہ وعدہ کیا کہ اسوئیت پہونچنے پر ایکماہ پیشگی دیجائیگی - ظاہر ہے کہ یہہ وعدہ کچہہ ایسا ترغیب دہ نہ تہا اس لئے کہ منجملہ دو سو سپاہیون اس مقام پر پہونچے تہے چنانچہ چند سرغنادن کے بہکانے سے ان لوگون نے اسوان جانے سے فوراً انکار کیا اور کرنیل گرانٹ کو اطلاع دی کہ اگر تم ہملوگونکا سہ ماہہ مطالبہ پیشگی نہ ادا کرد گے تو کل سامان جنگ لوٹ لین گے اوسوقت وہان کی پولیس سے مدد طلب کی گئی اور سامان جنگ کے کل صندوق ریل سے اسٹیشن کو بہیجے گئے - باغیون نے اپنی دہمکی پوری نہ کی بلکہ اونمین سے تیس سپاہیون نے دریا کے داہنے ساحل کا رخ کیا چنانچہ کرنیل گرانٹ نے بہمراہی پانچ پولیس کے ایک شیخ کے مکان واقع قریہ بے نی حن مین اونہین جالیا اور کرنیل لیرانہ گہر مین گہس گئے اور جسوقت وہ لوگ اپنے ہتہیار لینے کو دوڑی کرنیل نے تپنچہ اونپر فیر کیا جس سے دو آدمی زخمی ہوے پہر تو باغیون نے باہر نکلکر باقاعدہ مقابلہ کیا اور اپنے کرنیل پر گولیان چلانا شروع کین چنانچہ کرنیل نے بہی اس اثنا مین اونکی گولیون کا بخوبی جواب دیا یہان تک کہ باغیون نے ہتہیار رکہہ دئے اور سب کے سب فوراً قید خانہ کو بہیجے گئے لیکن ظاہرا اونکی انجام کار سے اونکے ساتہیون کو کچہہ عبرت نہ ہوئی اس لئے کہ ان لوگون نے اس موقع پر جاسوس رہ کر دوسرے دن بغاوت ٹہان لی اور اسوان جانے سے صاف انکار کیا - یہان تک کہ ڈیوک آف کارنوال کے لائٹ انفنٹری کے پچیس سپاہی جب ان پہونچے تب امن قایم ہوا ان باغیون کے سرغنا کل قاہرہ بہیجے گئے وہان پہونچکر دو کو سزا موت دے کے اور توپ سے اوڑا دیے گئے بقیہ کچہہ کو عمر بہر کے لئے مقید تعزیری کی سزا ملی - کارنوال رجمنٹ جسکی طرف ابہی اشارہ ہوا ہے اسوقت اسوان مین تعینات تہی اور اسکے ساتہہ ایک حصہ ۶ - اور ۵۰ رجمنٹ کا بہی تہا چنانچہ انگریزی دستون کو ملا کر ایک ہزار نو سو کل فوج وہان تہی اور اسکے علاوہ تین ہزار پانچسو مصری سپاہی بالائے مصر کے حفاظت کے لئے مہیا کر لی گئی تہی اور انکے ساتہہ دو اونٹونکا توپخانہ اور چہ گنلاگ اور دش کرب (یعنی دیہہ دار) توپین تہین - اصل فوج کی کمان جنرل گران فل کے سپرد تہی جو اوایل جولائی مین دریائے نیل کی طرف وادی حلفا اور کرسکو کے قلعہ بندی کو روانہ ہوئی تہی - وسط جولائی مین مدیر حاکم دنگولا نے ایک عربی خط کے مضامین جو اوسکے پاس جنرل گارڈن کے پاس سے آیا تہا بذریعہ تار برقی کے بہیجے وہ رقعہ کاغذ کے ایک چہوٹے سے ٹکڑہ پر دونو جانب لکہا ہوا تہا صورت اصل رقعہ کی مع اوسکے ترجمہ کے ذیل مین درج ہے

مدیر دنقلہ - الخرطوم و سنار فی غایۃ الخطر و براقعہ محمد احمد یعطیکم الاخبار فیوصلہ عمالہ اعطوہ کامل عوائد من جہۃ وجود عساکر الامداد و مقدار حصر والخرطوم فعد	ثمانیۃ آلاف عسکری و نیل اخذ کثیر فی الزیادۃ و لو صل الواقع سلموہ مائۃ ریال مجیدی من المدیری [مہر]	مدیر ڈنگولا - خرطوم اور سنار نہایت حفاظت مین ہے اور محمد احمد اسکو لئے جاتا ہے کہ تمہین خبر پہونچا دے اور اپنے پاس پہونچنے پر کل خبرین امدادی فوج کے سمت دانگی

اور مقام اور اوسکی تعداد کی نسبت دہ اور خرطوم مین آٹہہ سو سپاہی ہین اور دریائے نیل بہت تیزی کے ساتہہ بڑہ گیا ہے - قاصد کے پہونچنے پر اوسکو ایک سو ریال مجیدی سلطنت کیطرف سے دو دستخط سی جی گارڈن شعبان ۸ ۲ سنہ ۱۳۰۱ ہجری (۲۳ جون ۱۸۸۴ء) اس خط کا آخری حصہ پشت پر آڑہ لکہا ہوا تہا جیسا کہ اس مقام پر دیکہلایا گیا ہے - ایک نیلی مہر جسپر حرف اسم اور سن مرقوم تہے اس خط پر لگی ہوئی تہی - اس مختصر تحریر کے پہونچنے کے بعد فوراً ہی نپئیر ڈنگولا روانہ ہوے اور ۳۰ اگست کو وہان

پہونچنے مدیر نے پہلے ہی قاہرہ کو تار اس مضمون کا بہیجا تہا کہ مین نے باغیون پر ایک فتح عظیم حاصل کی ہے تیرہ ہزار عربون نے دبہ
کے قلعہ پر جسمین پانچسو باشی بزوق قلعہ دار تہے حملہ کیا مگر اونکو شکست کامل دی گئی اور وہ لوگ امبوکال کیطرف پلٹ جانے پر مجبور
کئے گئے چنانچہ مدیر نے بہمراہی باشی بزوق سپاہی اور چند کمپنی پیادہ اور چار ہزار مسلح والنٹیر اور دو پہاڑی توپخانہ کے باغیون کا
تعاقب کیا اور نمایان فتح حاصل کی اور شیخ الہدی اپنے باقی ماندہ ہمراہیون کے ساتہہ علاقہ بربر مین بہاگ گیا - میجر کچنیر نے ڈنکولا
پہونچکر میدان جنگ کا معائنہ کیا اور اطلاع دی کہ مدیر (حاکم) کا بیان جسکی نسبت حکام قاہرہ بہت کچہہ شک مین پڑے ہوئے
تہے بہت صحیح تہا - جو قاصد کہ گارڈن کا خط مدیر کے پاس لایا تہا اور چند مہینون کی مدت مین صرف یہہ ہی ایک خط آیا تہا وہ بہی
حسین پاشا خلیفہ کے نام خط لیکر بربر بہیجا گیا تہا اس قاصد نے شہر بربر کے قبضہ سے نکل جانیکی کیفیت اپنی آنکہون سے دیکہی تہی جسکی
نسبت اوسکا بیان تہا کہ گورنر کی دغا کا باعث تہا کہ شہر ہاتہہ سے جاتا رہا اوسنے تہوڑے سے عرب قلعہ کے ایک حصہ پر تعینات
کئے تہے اور دشمن کو اوسی راہ سے آنے دیا - اثناء جنگ مین حسین نے صورت نہین دکہائی تہی لیکن جب بعد کو قاصد نے
گارڈن کے نام کا خط اوس سے طلب کیا تو اوس نے جواب دیا کہ شہر لے لیا گیا اور جو کچہہ تمنے دیکہا ہے اوسی گارڈن سے
بیان کر دینا آپ مین اونکو کچہہ نہ لکہونگا اسکے بعد قاصد خارطوم واپس آیا اور وہان اوسوقت پہونچا تہا کہ باعتبار اوسکے تخمینہ کے سولہ
ہزار باغی خارطوم پر حملہ کر رہے تہے اور اسپر بہی مستعدی کے ساتہہ شہر کی حفاظت کیجاتی تہی - مسٹر پاور تحریر کرتے ہین کہ جنرل
گارڈن نے اپنی کل دو دخانی کشتیون کو سینٹ کی لکڑی اور لوہے سے ایسا مضبوط کیا تہا کہ اونپر گولیونکا کچہہ اثر نہو سکتا تہا - اور چہہ
مسلح بجرون پر بیس فٹ اونچی کنگرے مع دوہری قطار بندوقون کے بنائے گئے تہے دو دخانی کشتیون کی صورتین عجیب اور غریب معلوم
ہوتی تہین انمین سے چار بڑے دریائی دودکشتیون کی برابر اور آہنی تہے - اونکے پہلو اور وہ پل جو ڈانڈ کے مقامون پر تہی وہ
ایسے چوڑے تہے جیسے پل ہورڈنگ کی سڑک شہر لندن مین ہے اور بجائے صنوبر کے پتلی تختون کی بہاری سنت لکڑی کے تختے
دو یا تین انچ موٹے جنپر بندوق کی گولیا اثر نکرین بطور لوہے کے پتّرون کے لگائے گئے تہے اور ہر ایک جہاز کے سامنے کے
حصہ مین ایک بلند چوٹی گویا قلعہ بنایا گیا تہا اور اندر کیطرف اوسکے پورا نے لوہے کے روشندان کے پتّر لگائے گئے تہے
جسکے باہری طرف قلعہ کے رندون کی طرح سوراخ تہے ان پر گولیون سے حفاظت کے لئے بوقت ضرورت لوہے کا پتّر
لگا دیا جاتا تہا .. ایک چہوٹی برنجی توپ چار انچ چوڑے موہنہ کی جیسا کہ مصری لڑائیون مین مستعمل تہی لگا دی گئی تہی - جہاز کے خاص
تختہ پر ایک اور توپ لگائی تہی - گارڈن نے اپنی محنت اور مشقت کے سبب گہنٹے اور دن اون اسباب کی مہیا کرنے مین صرف
کی تہی جنسے اون جہازون کو لوہے یا لکڑی سے ایسا محفوظ اور مستحکم کر دین کہ باغیون کی بندوقون کی ضربون کو روک سکین -
مئی اور جون کے مہینہ مین یہہ دودکش سعاتی بی کی ماتحتی مین تقریبًا روزانہ شہر محصور سے باہر نکل کر مویشی پکڑ لاتے تہے - ۲۵
جون کو مسٹر گزی سابق انگریزی کانسل مقیم بربر جو باغیون کے ساتہہ تہے حفاظت کنندگان سرکاری کی صف مین آ گئے اور بربر نکلجانے
کی خبر کو تصدیق کیا - اوسوقت مسٹر گزی کردفان کو بہیجے گئے ۳۰ جون کو سعاتی نے اپنی ایک مہم مین باغیون کا چالیس اردب غلہ اوٹہا
لائے اور دو سو باغیون کو قتل کر ڈالا اس واقعہ کے دس دن بعد سعاتی بی قریہ کلاکلا اور تین موضعون کو جلاکر عختارنب پر حملہ کیا لیکن شومی
بخت سے افسر مذکور مع اپنے تین سردارون کے مارا گیا - اس موقع پر اتہہ عربون نے نیزے پاکر دو سو مصری سپاہیون پر جو ریمنگٹن
بندوقون سے مسلح تہے حملہ کیا تہا اور یہہ سپاہی فورًا بہاگ گئے اور سعاتی اور اوسکے ساتہیون کو تہہ تیغ ہونے کے لئے چہوڑ گئے -
ایک حبشی افسر نے انمین سے تین عربون کو مار گرا دیا اور بقیہ پانچ عربون نے مصریون کا تعاقب کیا جنمین سے سات مصریون کو

ایک سوار نے قتل کیا جوان بھاگنے والون کے غول مین گھوڑا دوڑاے جاتا تھا کرنیل اسٹوارٹ جو غیر مسلح اور بے ہتیار تھے ایک
لنگر کے رسے کے ذریعہ سے جہان وہ چھپ رہے تھے بچ گئے اور عربون نے اونکو نہ دیکھا ۔ مسٹر پاور نے مصری پیادہ فوج
مقیم خارطوم کی نسبت لکھا تھا کہ ایسے سپاہیون کے ذریعہ سے جیسے یہ لوگ ہین ہم کچھ نہین کر سکتے صرف حبشی ہی ایسے ہین
جنپر ہم بہروسہ کر سکتے ہین ۔ جولائی کے مہینہ پھر جنگ ہو آگئے اور اس مہینہ کے آخر مین بعض بڑی لڑائیان بھی ہوئین ایک خط مین
جو ۳۰ جولائی کا لکھا ہوا اور کسالا کے راہ سے روانہ کیا ہوا تھا (رسل و رسایل کے لئے یہ راہ اس لئے اختیار کی گئی تھی کہ قاصدون
کی بربر ہوکر گذرنے کی کل امیدین قطع ہو چکی تھین) اوسمین مسٹر پاور لکھتے ہین کہ جو حملہ حبشی سپاہیون نے بسر کردگی محمد علی پاشا
۲۸ مئی کو کیا اوسمین بہت بڑی کامیابی ہوئی ۔ اور عربون کا نقصان عظیم ہوا ۔ چونکہ جنرل گارڈن نے سپاہیون کو آپ منع کر دیا ہے
وہ لوگ اِن باغیون کا سر جنکو وہ قتل کرنے مین لایا کرین اس لئے کہ صحیح تعداد مقتولین کا دریافت کرنا دشوار ہے لہٰذا ہم نے اوس روز
سولہ مصالحہ بھری ہوی گولی اور بہاری توپون کی کارتوس اور کسیقدر بندقون کے سامان اور انشر رینگٹن بندوقین اور بہت سے دوسری
قسم کی بندوقین اور قریب دو سو کے نیزے اور ساتھ تلوارین اور کچھ گھوڑے دشمنون کی چھین لئے ہماری طرف کے چار آدمی مارے
گئے اور کچھ لوگ خفیف زخمی ہوے ۔ اس لڑائی کے بعد باغی ہماری فوج پر جو بوری مین (یہ مقام نیل اسود پر واقع ہے) مقیم ہے رات
اور دن فیر کیا کرتے ہین ۔ اوسکے دوسرے دن ۲۹ جولائی کو چھوٹے جہازون کا ایک بیڑہ جسمین چار مسلح دودکش اور چار مسلح کشتیان مع
قلعجات کے جو اون پر بنائے گئے تھے مقام غیرف کو جو نیل اسود پر واقع ہے روانہ ہوے ۔ مسٹر پاور لکھتے ہین کہ مین بھی اس بیڑے کے ساتھ
گیا تھا اور راستہ مین ہم لوگون نے تیرہ چھوٹے چھوٹے قلعے دشمنون سے صاف کئے لیکن غیرف مین ہم نے دو بڑے بڑے مضبوط
مٹی کے دمسین پائین جو کھجور کے پتون سے مستحکم کی تھین اور ایک دمس مین دو توپین بھی تھین ۔ آٹھ گھنٹہ تک ہم لوگون نے ان دمسون
پر زور آزمائی کی اور بیچدار توپون سے جو بیس پونڈ کے گولہ کی تھین دشمنون کی تھین توپون کو بیکار کر دیا ۔ عربون کی بندوقون کی بوچھار خوفناک
تھی ۔ لیکن بوجہ اسکے کہ جہازون پر گولیون سے روکنے کے اسلحہ موجود تھے لہٰذا ہماری طرف کے صرف تین آدمی مارے گئے اور
بارہ یا تیرہ آدمی زخمی ہوے اور شام کے قریب ہم نے عربون کو جنکی تعداد کثیر تھی قلعہ سے باہر نکالدیا ۔ اودہر جنرل گارڈن نے
اپنے ایک مراسلہ مورخہ ۲۴ ۔ اگست مین تحریر کیا کہ ۱۲ مارچ سے ۳۰ جولائی تک عربون کے ساتھ مسلسل اکثر لڑائیان ہوئین اور خدا
کا شکر ہے کہ اونلوگون کو پسپا کر کے سنار کا راستہ کہولدیا اور باعتبار اوس حالت کے جو بالعموم آخر جولائی مین تھی مسٹر پاور
نے یہ راے ظاہر کی کہ ہمارا کل نقصان سات سو مقتولین سے زیادہ نہین ہوا ہمارے بہت سے لوگ زخمی ہوے لیکن
عموماً زخم خفیف تھے محاصرہ کے وقت سے جنرل گارڈن نے غربا کو بسکٹ اور نقد دینا موقوف کر دیا تاہم اسوقت تک کوئی
حادثہ سخت بوجہ فاقہ کشی کے واقع نہین ہوا ۔ ہر ایک چیز کی قیمت فیصدی تین ہزار بڑھ گئی ہے گوشت اگر ملا بھی تو فی آثار آٹھ شلنگ
اور لونبس (چیز) کو ملتا تھا ۔ جو فرقے کہ مدد دینا قبول نہ کرتے تھے وہ حد سے زیادہ تکلیف اوٹھاتے تھے اور ہملوگون کو اپنی گورنمنٹ
سے مدد کی کل امیدین منقطع ہو چکی تہین اسلئے جب ہماری کل رسد جو کچھ کہ باقی ہے دو مہینہ تک کفایت کر سکتی ہے صرف ہو جائے گی
تو ضرور ہے کہ ہم باغیون کی اطاعت قبول کر لین گے اور اسکی بھی توقع نہین ہے کہ ہمارے ساتھ کے سپاہی عورت اور بچے
وغیرہ جم غفیر کے ساتھ عربون کی فوج سے ہوکر مارتے کاٹتے نکل جائین گے تمام لوگون کے لئے ہمارے پاس دخانی جہاز
نہین ہے اور باغیون تک پہونچنے کا کوئی ذریعہ بجز دخانی جہاز کے نہین ہے چنانچہ جنرل گارڈن اس پچھلے بیان کی تصدیق اپنے
طرز خاص مین اسطرح کی ہے کہ ہمارے دودکش منڈھے ہوے ہین اور گولیون کا اثر اونپر نہین ہو سکتا اور یہ جہاز قابل قدر

گاردن کا ایک جنگی جہاز اور دشمنون سے
دریاے نیل پر جنگ

کام دیتے ہین اسلئے کہ جب اونین دہوان ہوتا ہے تو آدمی بہاگ سین سکتے اور اونکو ضرور جنگ کرنا پڑتا ہے ۱۳ جولائی کو جنرل
گارڈن نے سر ایولن بیرنگ کو ایک تحریر مشتمل بہ مضمون ذیل بہیجی

مضمون خط جنرل گارڈن

لوٹ آنا غیر ممکن ہے تاوقتیکہ ملکی ملازمین کو مع اونکے اہل اور عیال کے چہوڑ نہ دین لیکن فوج کی عام راے اسکے خلاف ہے ۔ سبہی
کوئی مشورہ نہین دیتا ہے اگر ہم سنار کی راہ کہول دین اور نیل اسود کو دشمنون سے صاف کر دین تو ہم بربر کو دوبارہ لے لینے
کے لئے کافی ہون کے بشرطیکہ ڈنگولا اوسوقت تک بچا رہے ۔ ہمکو دو لاکہہ پونڈ جو کسالا بہیجا گیا تہا اوسکی ضرورت ہے کہ ان قلعہ دارونکا
خرچ اوس سے ادا کیا جاسے ۔ خارطوم مین ہے لوم پانچسو پونڈ خرچ ہوتا ہے ۔ اگر کسالا تک راہ کہل جاسے مین مسٹر اسٹوارٹ کو مع
انس کانسامہ کے وہان روانہ کرون بشرطیکہ وہ بہی جانے کو رضامند ہون ۔ آپ اسکو یقین باور کیجئے کہ اگر اس کمبخت لڑائی سے کوئی
بہی چہٹکاری کی صورت ممکن ہوتی تو مین اوسکو اختیار کرتا اس لئے کہ یہ ساری لڑائی مجہی کو دہ معلوم ہوتی ہے ۔ لوگ مجہے مہم پر باہر نہین
جانے دیتے اس لئے کہ کو اگر کوئی امر واقع ہوا تو سخت ہل چل مچ جائیگی چنانچہ انہین وجوہ سے مین سخت متردد ہون ۔ اگر مین کوئی
عمدہ سرداریان کے لئے حفر اسکتا تو یہ بہی کرتا لیکن یہ امر بہی غیر ممکن ہے اسلئے کہ اچہے لوگ سب کے سب ہکس پاشا کے
ساتہہ مارے گئے ۔ اب اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کہ جب بہت عمدہ بندوق چلاتے ہین مین یہہ واقعہ بیان کرتا ہون کہ میرے
جہازون مین سے جو منڈہے ہوے ہین ایک پر نوسو چھتیس اور دوسرے پر اٹہہ سو اٹہاسی گولیان دشمنون کی لگی ہین ۱۲ مارچ
کو جو شکست ہمین ہوئی تہی اوسوقت سے اب تک صرف تیس ۳۰ سپاہی مارے گئے ہین اور پچاس یا ساٹہہ زخمی ہوے ہین مگر
یہہ بہت ہی کم تعداد ہے ۔ مین خیال کرتا ہون کہ ہمارے سپاہیون نے قریب پانچ لاکہہ کارتوس چلاے ہون گے باشندگان
شہر اور سپاہیون کا رویہ اور برتاو عمدہ رہا ۔ مین سوچ رہا تہا کہ دشمن کے غلامون کی ازادی کا اشتہار جاری کرون لیکن
اس امر کو پیچیدگیون کے خوف سے ملتوی کیا ۔ مجہے بہت بڑی امید ہے کہ خداوند عالم ہم لوگون کو فتحمندی کے ساتہہ باہر
نکالے گا اور دونو طرف سے کسی جانب زیادہ نقصان نہ ہوگا ۔ بربر کے نکل جانیکا بہی عجیب و غریب واقعہ ہے ۔ وہان عربون
نے جنرل اسٹوارٹ کے سوارون کی کل وردیان اور میرے عطیہ تمغے وغیرہ چہین لئے ۔ گو یہہ خفیف امر ہے لیکن
اگر مین اس سے باہر نکلا تو اسٹوارٹ کو ۔ کے ۔ سی ۔ ای ۔ جی
کا خطاب دونگا ۔ کچہہ ہو مگر مجہے بچائی ۔ اور اس طریقہ سے
مجہے اب تانی انکار سے محفوظ رکہین گے ۔ لیکن مین ان
چیزون کو ناپسند کرتا ہون اگر مین نکل آون تو یہہ دعا کا اثر
ہے نہ ہمارے اور آپ کی قوت کا باعث ہوگا ۔ یہان رہنے
کی مجہے سچی خوشی ہے گو اکثر اوقات قیام یہانکا سخت تکلیف
دہ ہے سید محمد عثمان ساکن کسالا کو اپنے مراسلات کے
بہیجنے کا وسیلہ قرار دیجئے آپکو چاہئے کہ پانچسو پونڈ اوسکی
نذر کیجئے اسلئے کہ اوس نے کسالا کو بچایا ہے ہم نے
خارطوم کا ایک تمغہ تیار کرایا ہے اور اوسکے تین درجہ رکہے

ہین یعنی ایک تو نقرہ خالص کا ہے دوسرا جاپانی کے ملمہ کا اور تیسرا جست کا ہے جسپر لفظ محاصرہ خارطوم کندہ ہے اور
بیچو بیچ مین اوسکے کنڈا لگانے کے لئے لگا ہے۔ عورت اور اسکول کے لڑکون کو بھی ابھی سے ایک ایک ملا ہے اور اسکی
وجہ سے مین حبشی عورتون بھی بہت نیک نام ہو رہا ہون۔ ہم نے چھبیس ہزار پونڈ کے کاغذی نوٹ جاری کئے ہین اور
پچاس ہزار پونڈ تاجرون سے قرض لیا ہے جو آپکو ادا کرنا پڑیگا اور علاوہ اسکے خارطوم کے کاغذی نوٹ آٹھہ ہزار کے
سنار بیچے گئے ہین۔ اسمین شک نہین کہ ہم کو ٹکس کی بابت روپیہ کی جگہہ پر صرف پیسے ملتے ہین اسلیئے آپ کو
بہت روپیہ ادا کرنے پڑین گے۔ سپاہی اور باشندے سب خوش ہین۔ لیکن یہہ امر مین کل باشندگان یورپ
کی نسبت نہین کہہ سکتا۔ مجھے کھٹکا ہے کہ اسکا انجام سارے ملک مین خطرناک قحط ہوگا۔ جاسوس نے کلمہ بیان کیا کہ
ملکہ انگلستان مقام گرونسکو مین ہیو پہنچے ہین شاید کوئن نامی یہہ کوئی جہاز ہے۔ ۲۷۔ نومبر ۱۸۸۳ع سے یعنی اوس
تاریخ سے جبکہ ہکس پاشا کی شکست کا حال قاہرہ مین معلوم ہوا تہا سوڈان مین صرف سات آدمیون کے پاس مدد بہیجی گئی
تہی جسمین ایک مین بہی ہون اور مین نے چھہ سو سپاہی اور دو ہزار یہان کے باشندے بہیجے ہین۔ چنانچہ اسپر یہان کے
باشندے اور غریب قہقہے لگاتے ہین۔ اور مین خارطوم کو نہ چہوڑونگا جب تک کہ یہان کسی شخص کو قایم نہ کر لون گا
اگر یورپین خط استوا کیطرف جانا پسند کرین گے تو مین انہین جہاز دخانی دونگا لیکن اسقدر مصیبتون کے بعد مین
انکا چہوڑنا گوارا نکرونگا راہ کی نسبت مین نے آپ کو اطلاع دی ہے کہ ایک تو وادی حلفا سے دریاے نیل کے
داہنے کنارہ سے بربر تک نہایت ہی عمدہ راہ ہے اگر بربر قبضہ سے نکل گیا ہوتا تو نہایت ہی مسرت کی بات ہوتی
اور یہہ راستہ نہایت معقول تہا دوسری راہ سہنیت سے کسالا تک اور ابو حراز تک ہے جو نیل اسودپر واقع ہے
چنانچہ یہہ راہ کسالا تک بے کھٹکے تہی مگر مجھے خوف ہے کہ بہت ناچیز ہو گئی اب شاید بند نہ ہوگئی ہو ہمین ضرور
ہے کہ اس راہ کو اپنے وسایل سے صاف کرین اور خدا کی مہربانی ہوگی تو ہم کامیاب ہون گے اور اگر اوسکی مرضی
نہین ہے تو جو ہوتا ہے وہ ہوگا۔ آپ تحریر کرتے ہین کہ الفاظ مصطلحہ مین تحریر کرو مگر یہہ کیون اسلیئے کہ عربون کے
پاس کو ترجمان نہین ہے آپ لکہتے ہین کہ میرے نزدیک سوڈان کا چہوڑ دینا مناسب ہے خیر یہہ ہی سہی لیکن قبل
اسکے کہ آپ ایسا کرین آپکو چاہیئے کہ تمام باشندگان مصر کو تباہ کر ڈالین لیکن اسے عرب گوارا نکرین گے اور
نہ دیکھہ سکین گے۔ کل تدابیر بہتری کی ہین اور مین اس قول پر اس تحریر کو ختم کرتا ہون کہ ہم آخر دم تک اپنے کو بچائین گے
اور خارطوم کو نہ چہوڑین گے اور مین کل یورپین کے بہگا دینے کی کوشش کرونگا اور اونہین اسپر آمادہ بہی کرون گا
اور مجھے ابہی تک امید قوی ہے کہ کسی وسیلہ سے جو آشکارا نہین ہے خداوند عالم ہمین کوئی نتیجہ نیک عطا
فرمایگا اس مشہور خط کی ابتداے عبارت مکرر مین جنرل گارڈن نے تحریر کیا تہا کہ جو روپیے آپ نے بربر مین
دیئے تہے وہ عربون نے چہین لئے اور یہہ وہی روپیے تہے جو مصر پاشاون نے ابتداے قبضہ سوڈان سے
بجبر لوگون سے وصول کئے تہے اور دوسری عبارت مکرر مین گارڈن نے یہہ لکہا تہا کہ آپکا تار مرسلہ ۵ مئی
پڑہ کر مجھے معلوم ہوا کہ آپ مجھسے خارطوم مین ٹھہرنے کی وجہ اور نیت پوچھتے ہین یہہ خیال کرکے کہ گورنمنٹ سوڈان کو
چہوڑنا چاہتی ہے۔ اور مین اوسکے جواب مین یہہ عرض کرتا ہون کہ مین خارطوم مین اسوجہ سے ٹھہرا ہون کہ عربون
نے مجھے یہان محصور کر رکہا ہے اور وہ لوگ مجھے باہر نہ جانے دین گے۔ اور مین یہہ بہی کہے دیتا ہون کہ اگر راہ بہی

کھلی ہوتی تو یہان کے لوگ مجھے جانے نہ دیتے جب تک کہ ہین اونکے لئے کوئی گورنمنت قایم نہ کردیتا یا اونکو اپنے ساتھہ نہ لیجاتا ۔ اور یہہ مجھسے ہو نہین سکتا اور کوئی شخص مجھسے بڑہ کر اس مقام کے چھوڑنے پر خوش نہوگا بشرطیکہ یہہ امر ممکن ہو یا پھر ذریعہ تحریر اس خط کے اور اوسی اثنا مین جبکہ یہہ خط قاہرہ کو جا رہا تھا مسٹر گلاڈاسٹون نے آخرکار ہوس آف کامنس ہین تین لاکھہ پونڈ قرضہ لینے کی تحریک کی جس سے گورنمنت جنرل گارڈن کی مدد کے لئے سامان کریگی جلسۂ وزرا نے بہت اصرار کے ساتھہ اس قرضہ سے احتراز کیا اور وزیر اعظم نے مکرر اپنا یہہ یقین ظاہر کیا کہ نیاد دہندہ اور محافظان خارطوم کو خطرہ نہین ہے ۔ ۵ ۔ جولائی کو لارڈ ہارٹنگٹن نے باضابطہ ہوس آف کامنس ہین یہہ ظاہر کیا کہ گورنمنٹ کا اسوقت تک کوئی ارادہ مدد بھیجنے کا نہین ہے جب تک صاف طور سے یہہ نہ دکھلایا جاے کہ یہی صرف ایک ذریعہ ایسا ہے جس سے جنرل گارڈن اور اونکے ہمراہی مخلصی پاسکتے ہین ۔ وزیر صیغہ جنگ نے بیان کیا کہ ہمارے پاس کوئی اطلاع ایسی نہین پہونچی ہے جس کی وجہ سے اوس فیصلہ کے خلاف کرنا مناسب معلوم ہو ۔ لیکن اخبارون کی خبر اور سفیر داری بلکہ روزانہ کے سوالات سے تنگ آکر آخرکار گورنمنت نے قرض لینا منظور کیا ۔ اور صیغہ جنگ نے گذشتہ وقت کی تلافی مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا ۔ لیکن بالعموم یہہ یقین تھا کہ مسٹر گلاڈاسٹون ۲۲ ۔ اگست سے پہلے اس کمک کی فوج کی روانگی پر رضامند نہون گے ۔ ابتداً یہہ ارادہ ہوا تھا کہ کارروائیون کا انتظام لفٹنٹ جنرل اسٹیفنسن کی راے پر چھوڑدیا جاے لیکن بعد اسکے میجر جنرل ارل اس کام کے لئے منتخب ہوے اور آخرکار عین وقت پر جبکہ گورنمنت نے یہہ سمجھنا شروع کیا کہ اس مہم کے لئے فوج کی ذمہ نہایت سخت اور دشوار کام ہے لہذا لارڈ ولسلی بلاے گئے اور اس فوج کے سپہ سالاری اونہین دی گئی ۔ تمام ماہ اگست مین کارخانہ سلاح سازی اور جہاز سازی مین بہت کچھہ سرگرمی کے ساتھہ اس جنگ کے سامان کی تیاریان ہوا کین اور اس امر کا بھی تصفیہ ہوگیا کہ یہہ کمک دریاے نیل کی راہ سے جائیگی اور سات ہزار کے قریب سپاہی لارڈ ولسلی کے سپرد کی جائینگی دو رجمنٹین تو فوراً ہندوستان سے روانہ کی گئین اور سات سو سپاہی فوج رایل اسکوٹ کے باربیلڈوس سے بلائی گئے اور تین پلٹنین سائپرس اور مالٹا اور جبرالٹر سے بھیجی گئین ۔ اور چند دستے اسٹیفورڈشایر رجمنٹ اور کامرن ہائیلنڈرس اور انیسوین رسالہ ہزارس سوارون کا اور شاہی توپخانہ اور کنگس رایل رائفلس کی پلٹن مقام پورٹس ماوتھہ سے یونا نامی جہاز پر روانہ ہوین ۔ شاہی انجنیرون کی جماعت مالوا نامی جہاز پر بھیجی گئی ۔ اور گورکا نامی جہاز کمسریٹ اور صیغہ باربرداری اور فوجی شفاخانہ مع ایک حصہ نمبر اول سیکس اور سیاہ کرتیکی سپاہیون کی روزانہ تلوار اور ان لوگون کو دریاے نیل سے بالاتر لیجانے کے لئے آٹھہ سو کشتیون کا حکم دیا گیا اور بلحاظ اون وقتون کے جو جہازرانی مین ہوا کرتی ہین اور جو لارڈ ولسلی کو بحر احمر کے تجربون سے یاد تھین اونہون نے اس امر پر اصرار کیا کہ چار سو کے قریب کیناڈا کے ملاح بھی نوکر رکھہ لئے جائین ۔ اور اوسیوقت تین سو کورو کی باشندے افریقہ کے مغربی ساحل سے بہم پہونچاے گئے کہ ابشارون کے قریب رسد وغیرہ لیجائین ۔ علاوہ اسکے آٹھہ دودخانی ملکی کشتیان رسی کھینچنے کے لئے آراستہ کی گئین ۔ اور ایک نئی قسم کی کشتی جسکی تیوار کے قریب بہتی ستے اور رستے پر کھینچے جاتے تھے اور جو بعد کو سب ہی کچھہ کام آئے یارو کمپنی جہاز سازے مقام پوپلر مین خرید کئے گئے ۔ لارڈ ولسلی نے ایک انبوہ کثیر اور ہجوم غفیر کے نعرہ ہاے خوشی اور دعاون کے ساتھہ ۱۳ ۔ اگست کو اپنی جدید فوج کی سپہ سالاری اور کمان لینے کے لئے لندن چھوڑا ۔ قاہرہ تک ارل آف نارتھہ برک

اونکی ساتہہ تہی ۔ برٹش گورنمنٹ نے لارڈ موصوف کو مالی معاملات کے انتظام و اہتمام کے لیے بہیجا تہا حصہ بالائی مین
مصر کے اسوقت فوج سامنے کی طرف جا رہی تہی اور سواکن مین مہدی کی فوج اور بہی دلیر ہوتی جاتی تہی اور قلعہ سے بہت متصل آگئے
تہے بہی آگئی تہی اور صرف جہازی اور نیلی کرتی والون نے جو جہاز سے خشکی مین اوتری تہی باغیون کو روک رکہا تہا ڈنگولا مین جنرل گارڈن
کے بیان سے مختصر خبرین آیا کرتی تہین یعنی سپاہی اور آدمی سب خیریت سے ہین ۔ اور خارطوم مین صرف ایک ہی ہفتہ
پیشتر بہادر قلعہ دارون نے دشمنو پر فتح پائی تہی ۔ ۲۲ ۔ اگست کو جنرل گارڈن نے تحریر کیا تہا کہ شکر خدا کا ہے کہ ہلوک عربون
کے خیمہ اور خیام گاہ کے لینے اور عربون کے سپہ سالار آر اے پی کو قتل کرنے مین کامیاب ہوے اس سے ہماری قرب و
جوارہ دشمنون سے پاک ہوگیا ۔ بعد اسکے اسیطرح کسالا کے سپہ سالار نے اطلاع دی کہ گارڈن نے باغیون پر فتح کامل پائی اور
اونکی ہتہیار اور سامان جنگ کل چہین لیے اور اونکے سر بہی کاٹ لیے ۔ علاوہ برین رپورٹ مذکور مین یہہ بہی مندرج تہا کہ ایک
مہدی کا ایک سردار نازک وقت مین اپنی کل فوج لیکر بہاگ گیا اور تخمیناً سات ہزار اردب جوار اور دو توپین چہوڑ گیا) جنرل گارڈن
نے ولید مغیوی کی امدادی فوج کو اور خود مغیوی کو بالکل نیست اور نابود کر دیا اور آٹہہ توپین اور بہت بندوق سامان جنگ چہین لیے
اور شیخ ابو حراج اور اوسکی فوج کو تباہ کر دیا اوسکے ننشتر ہزار اردب جوار اور دو سو بیس ۲۲ قطار قہوہ اور تین کشتی پر قبضہ کر لیا
شیخ العبید بہی مارا گیا اور اوسکے قبضہ کی کل چیزین چہین لی گئیں اور یہہ سب علامات فتح خارطوم روانہ کی گئین

باب سیزدہم

مشتمل بہ واقعات ذیل

لارڈ ولسلی کو ہدایات ۔ افواج اور رسد کی روانگی ۔ انگلینڈ سے کہینے والی کشتیون کا پہونچنا ۔ مسٹر کوک کا
ٹہیکہ سامان رسد وغیرہ پہونچانیکے لیے شخص کو عام اس سے کہ سیاح ہو یا کوئی افسر فوجی ہو آن سے آگے جانیکی ممانعت
اسوئیت مین فوجی کارروائیان ۔ کہینے والی کشتیون کا بالاے دریاے نیل مین روانہ کرنا ۔
منتظر دریائیکا ۔ لارڈ ولسلی کی روانگی آگے کو کلیوپترا کے مندر مین دعوت اور مدارات کا ہونا ۔
اور وادی حلفا پہونچنا ۔ افواہ بربر کو کہ اندازی کی ۔ کرنیل اسٹوارٹ اور مسٹر پاور اور ہربن کا قتل
واقعات جو ایک شخص نے بچشم خود دیکہی تہی ۔ کرنیل کی سفارت ڈنگولا کو اور غصہ امیز استدعا
جنرل گارڈن کی مقام کورتی مین مدیر کا فتحیاب ہونا ۔ فوجونکی روانگی ڈنگولا کو ۔ دریاے نیل کے کنارہ
کا آگ سے جلنا ۔ لارڈ ولسلی کی موجودگی وادی حلفا مین ۔ فوجی شفا خانہ ۔ ریلوی کمپنی اور اوس
کمپنی کے کام ۔ پہلی کشتیون کا دہارے کی طرف سے کہنچا جانا ۔ دریاے نیل درمیان وادی حلفا
اور ودل سے دریا کے اندر پتہر کی بلند چٹان ۔ آبشارون تک نگار (قسم کشتی) مین جانا ۔
کینیڈا کے لڑکون کا کام کرنا ۔ دریا کے دہارے پر ایک حادثہ کا وقوع ۔ سپاہی کی ہلاکت
گہڑیال سے ۔ دو خانی جہازون کا دروازون کی طرف سے کہنچا جانا ۔ کشتیون کا
بیڑا اور یارد کا دو خانی جہاز ۔ ڈنگولا کو سامان اور رسد کی روانگی

جو ہدایتین کہ لارڈ ولسلی کو بوقت روانگی مصر دی گئین اونمین یہہ بات ظاہر کر دی گئی تہی کہ اصلی غرض اس جدید فوج کشی

منظر اسوان اور دریا ر نیل کے ابشاروں میں داخل ہونا
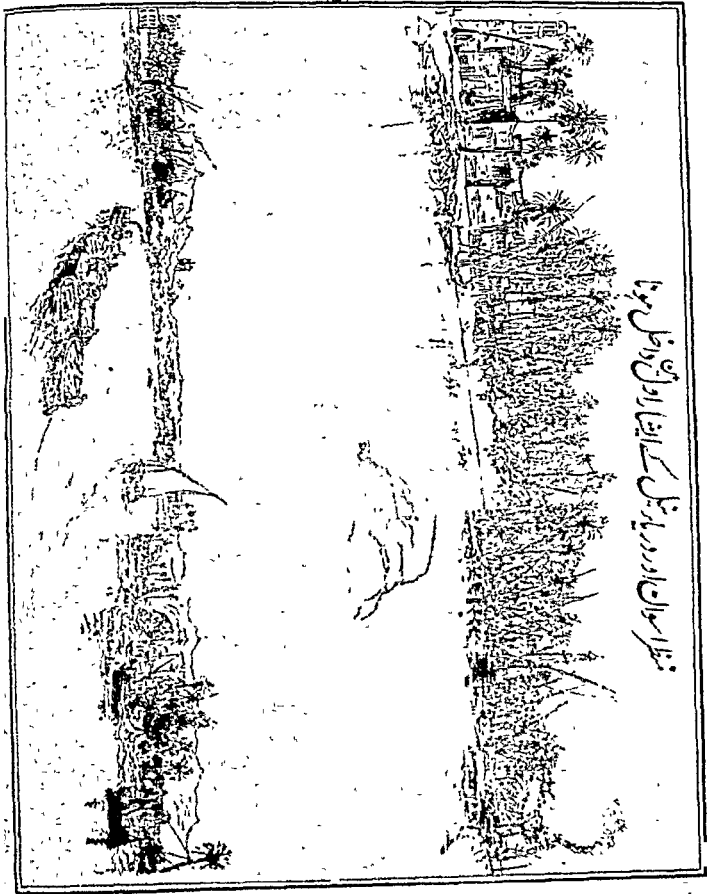
لارڈ ویسلی
قاہرہ کے کمانڈر انچیف
برٹش فوج سوڈان

کی جنرل گارڈن اور کرنیل اسٹوارٹ کا خارطوم سے بچا کر واپس لانا ہے اور اس سے زیادہ کسی قسم اور کوئی جنگی کارروائی مقصود نہیں۔ اسلیے کہ برٹش گورنمنٹ کی یہ راے قائم ہو گئی تہی کہ سوڈان مین حکومت مصر نہ باقی رہے اور اگر رہے بہی تو وادی حلفا تک یعنی دوسرے آبشار تک اور قریب دو سو میل کے بالا ترقدیم سرحدی قریہ اسوان کے — چنانچہ لارڈ ویسلی کسالا اور سنار کی بیاد دہی کی کوئی کارروائی نہین کیا چاہتی تہی اور وہ علانیہ طور سے ممنوع تہی کہ کوئی جنگی کارروائی اپنی دارفور اور کردفان اور ممالک خط استوا کیطرف نہ بڑہا ئین باوجودیکہ گورنمنٹ کے نزدیک خارطوم پر پہنچنے کی ضرورت

زیر بحث تھی جسکی بہ نسبت اجازت دیگئی لیکن اوسنے یہہ بھی خواہش ظاہر کی کہ حتی الامکان فوجی کارروائی محدود رہے
مگر لارڈ ولسلی کا یہہ خیال تھا کہ جنرل گارڈن اور کرنیل اسٹوارٹ اور مصری فوج اور عہدہ دارون کو چھڑالانیکے بعد سوڈان مین
اور بالخصوص خارطوم مین آیندہ گورنمنٹ کا انتظام اور بندوبست کیجئی۔ لارڈ ولسلی کو گورنمنٹ مصر کی طرف سے یہہ اطلاع
دیگئی کہ گورنمنٹ مذکور ایک رقم مناسب کسی ایک یا چند سردارون کے دینے کو تیار ہے بشرطیکہ وہ ایسے صاحب قوت
ہون کہ وادی نیل سے وادی حلفا اور خارطوم تک بندوبست قایم کرسکین اور اسبات کا عہد کرین کہ گورنمنٹ کے ساتھ
بہ صلح اور آشتی رہین اور سرحد مصر پر غارتگری اور ظلم و تعدی کو روکین اور تجارت مین ترقی دین اور حتی الوسع بردہ گری
اور بردہ فروشی کو منع کرین اور کمانڈر انچیف مذکور کو باضابطہ یہہ اختیار دیا گیا کہ بالعموم شرائط مذکور کی تعمیل کے لئے جو بندوبست
انکے نزدیک مناسب ہو عمل مین لائین۔ لارڈ ولسلی قاہرہ مین بضرورت امورات مملکت متعلق اون کامون کے جسکے
لئے وہ بھیجے گئے تھے چند روز تک مقیم رہے اور اس درمیان مین وہ فوجین جو اس مہم کے لئے منتخب ہوکر مجتمع ہوئی
تہین کمال استعجال آگے کو روانہ ہوئین۔ قبل اسکے کہ کمانڈر انچیف موصوف انگلینڈ سے روانہ ہون سر الیون وڈ اور
کمانڈر ہامل دریاے نیل کیطرف جنگی کارروائیون کے دیکھ بھال کے لئے گئے تھے اور پلٹن نمبر ا شاہی ساسکس کے اسوان
سے وادی حلفا کو بنی سویف نامی جہاز دخانی پر بھیجے گئے اور وہان سے تین مہینہ کی رسد ایک ہزار آدمیون کے لئے لیکر
کشتیون پر ڈنگولا کو روانہ ہوئے یہہ کشتیان مدیر (حاکم) نے سمنہ کو جو تھوڑے ہی فاصلہ پر دوسرے یا بڑے آبشار پر واقع
ہے روانہ کیا تھا کہ فوجون کے لانے مین بکار آمد ہو۔ الغرض وادی حلفا مین بجاے پلٹن نمبر ا اول الذکر کے اشاوور ڈرجمنٹ
متعین ہوئی اور بعد اسکے پیدل کی پلٹن جو سوار کردی گئی تھی تری کی راہ سے سمنہ کو آئی اور وہان سے بسواری شتر ڈنگولا
کیطرف روانہ ہوئی۔ ماہ ستمبر کے شروع مین فوجین برابر قطع مسافت مین مشغول رہین اور لارڈ ولسلی نے یہہ خواہش ظاہر کی
تھی بغیر انتظار میرے پہونچنے کے ڈنگولا پر فوجین بڑہین چنانچہ اس تعمیل کی وجہ سے تمام فوجی لوگ جو مصر مین جہاز سے اوتری
تھی اونہین بہت ہی کم موقع استراحت اور تفریح کا سکندریہ یا قاہرہ مین ملا کہ وہ لوگ بازارون مین ٹہلتے پہرتے اور اونگلی
کے اشارون سے یا منہ کو ہلاکر تنگ ست عربی سوداگرون سے چیزون کی خرید اور فروخت کرتے الغرض بمجرد اسکے کہ یہہ لوگ
جہاز سے اوترے ریل کے ذریعہ سے اسیوط کو روانہ ہوئے اور وہان سے دودخانی کشتیون پر اسوان بھیجے گئے چنانچہ
اسی مقام آخر الذکر سے دشواریان منزلون کی اور سختیان گذرگاہون کی شروع ہوئین۔ اسیوط جو صدر مقام ریلوی کا
اور قاہرہ سے دوسو پچاس میل کا فاصلہ ہے ایک سرسبز اور آباد قصبہ ہے جسمین پچیس ہزار باشندے ہین اور کنارہ
دریا سے بفاصلہ ایک میل کے ایک مختصر جزیرہ پر آباد ہے اور یہہ جزیرہ ایک حجر آبدار سنگی پل اور مغربی براعظم سے ملحق زیر
کوہ یا چھوٹی پہاڑی کے نیچے ہے عہد قدیم مین عیسائیون کی اس مقام پر بکثرت رہبان اور تارک الدنیا بود و باش رکھتے تھے اور
پناہ گیر ایذا و مصائب سے یہان آکر رہتے ہین چنانچہ وہ حجرے جنمین وہ لوگ مسکن گزین تھے اور وہ مقبرے جنمین وہ لوگ دفن ہین ابتک
دیکھائی دیتے ہین۔ یہہ قصبہ بڑی تجارت کا مقام ہے بوجہ اسکے کہ ذریعہ نہر بحر یوسف کے ایک شاداب ضلع فیوم نامی سے ملحق ہے اور
جسمین تالاب پانی کے بکثرت ہین۔ اس قصبہ مین دو مسجدین بہت بڑی بڑی ہین جنکے مینارے بہت ہی بلند ہین اور ایک محل سرا اوس
کے گورنر کے واسطے بنی ہے علاوہ انکے ایک کالج اور متعدد بازار اور حمام اور خوشنما عمارتین بھی اسمین ہین الحاصل نہایت ہی
زمانہ قلیل مین اسیوط ایسا ہوگیا جسمین کاروبار کا مشغلہ ہر وقت بکثرت تھا اور فوجین اور سامان جنگ اور رسد کی بکثرت آمد
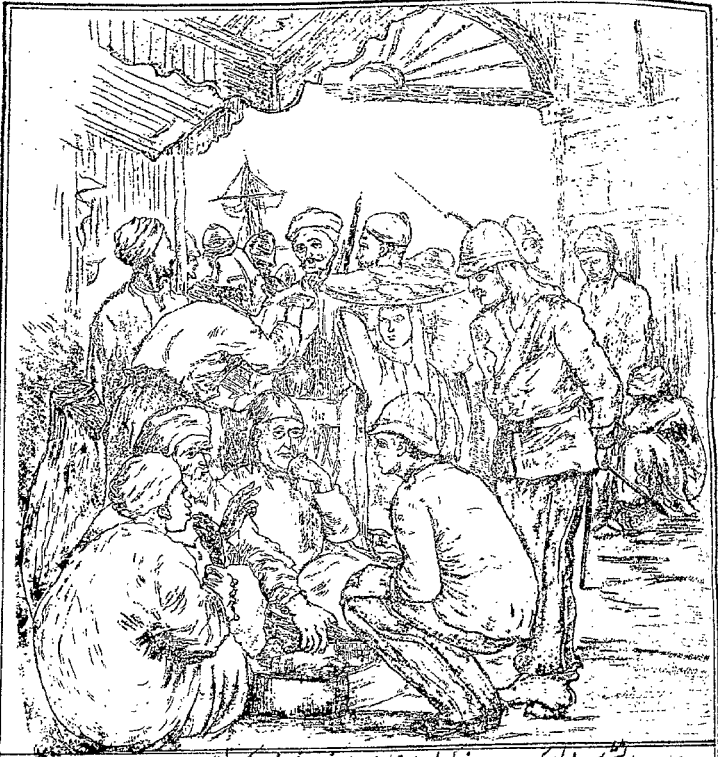
برٹش سپاہی سکندریہ مین رخ کی طرف عربون سے خرید و فروخت کرتے ہین

برابر آمدورفت تہی اور آخر ماہ ستمبر مین متعدد دریائی کشتیان ساختہ انگلینڈ بذریعہ ریل کے اسکندریہ سے اس قصبہ مین پہونچین یہہ کشتیان خاص کر اس غرض سے تیار ہوئی تہین کہ فوجون کو دریائے نیل مین سراس سے ڈنگولا تک لیجائین - اور طول مین تیس ۳۲ فٹ اور عرض مین ساڑہے چہہ فٹ اور عمق مین صرف ڈہائی فٹ تہین اور صنوبر کی لکڑی کی سفید رنگی ہوئی تہین - ان کشتیون پر شامیانے اس غرض سے کہنچے ہوئے تہے کہ مصر کے تمازت آفتاب سے لوگ محفوظ رہین - ہر ایک کشتیون کا موازنہ نو سو دزام

کی برابر ہوا تہا اور ایک ایک کشتی پر بارہ ڈانڈ اور دو پالین اوسکے چلانیکی لگی تہین - اور یہہ بندوبست کیا گیا تہا کہ ہر ایک کشتی پر دو ملاح کہینے والے اور دس سپاہی مع اپنے سامان اور سو دن کی رسد اور ایک طرف جو پانی صاف کرتا ہے جا سکین اور جسکا مجموعی وزن ڈہائی ٹن سے زیادہ نہو - اور یہہ بہی شمار کیا گیا تہا کہ جسوقت وہ کشتیان پورے طور سے بار کردیجاوین تو بیس انچ سے زیادہ پانی مین نہ ڈوبین اسلئے کہ دریاے نیل مین جن مقامات پر کم پانی ہے وہان اس بندوبست سے انتفاع حاصل ہو سکے اور اونکے روانہ ہونے مین وقت نہو نہ وہ کسی مقام پر بوجہ کمی آب کے رکنے پاوین - الغرض جب سپاہی یکے بادیگرے الخراین جو بندرگاہ اسویت کا تہا پہونچتے تہے بجرون پر سوار کراکے دریا مین روانہ کئے جاتے تہے ان بجرون کی قطع مربع تہی اور تین صفین دس کشتیون کی ایک ایک کرکے انجن بندہی تہی اور کل کشتیان چٹائیون سے چہائی تہین کہ دہوپ سے حفاظت رہے علاوہ انکے متعدد دوخانی جہاز بہی تیار رہتے تہے چنانچہ ہر ایک جہاز تین ۳ کشتی اور دو بجرے باندہ کر لیجاتا تہا الحاصل ہر جہاز مین نوئے ۹۰ کشتیان لادکر لیجاتے ہوتی تہین - مسٹر طامسن کوک بالکل صیغہ روانگی فوج کی سرانجام کے نگران تہے اور ہر بجرے کے لئے جو فوج باسامان کیجاتی تہا چالیس پونڈ دیجاتی تہی اور اسیطرح مختلف تعداد محصول جہازون کے باعتبار اونکے قدوقامت کے تہی چنانچہ کل تخمینہ صرف روانگی افواج کا نصف کروڑ کے قریب ہوا تہا کہ جو نہایت ہی کثیر التعداد تہا اور کبہی صیغہ جنگ نے اسقدر صرف کثیر قبل اسکے کسی موقع پر منظور نہ کیا تہا بنظر حزم و احتیاط دریائے نیل کے کنارے مختلف مقامات پر کوئلے کے اسٹیشن قایم کرگئے تہے جہان جہاز دوخانی ٹہر کر کوئلہ لیتے تہے - اور مسٹر کوک سے یہہ بہی معاہدہ ہوا تہا کہ بعد اسکے اُن کوگون کی حفاظت کے وہی ذمہ دار ہونگے جب اونکی ضرورت سرکار کو باقی نرہیگی الغرض ایک وقت مین پانی کی کمی کی وجہ سے اسویت مین چند روز تک جہاز کہڑے رہے اور روانہ نہو سکے علاوہ اسکے کسیقدر بے انتظامی اسوجہ سے بہی پیدا ہوگئی تہی کہ کشتیان جدا جدا اسکندریہ سے منتقل اور روانہ کی گئین اور متعدد کشتیون مین سامان جنگ درست طور سے رکہنے اور تقسیم کرنے مین بہت زیادہ تاخیر ہوئی - انگریزی سیاح جو اس تیاری جنگ کو دیکہنے کے خواہشمند تہے اونہین اجازت تہی کہ اسویت تک بذریعہ ریل کے بلکہ بذریعہ جہاز کے اسوان تک جائین لیکن ساتہہ ہی اسکے بذریعہ اشتہار کے جو اسویت کی سرحد پر آویزان کیا گیا تہا وہ لوگ آگاہ کردئے گئے تہے کہ کوئی مسافر یا افسر فوجی مجاز نہین کہ اسوان سے آگے جنوب کی طرف جائے بغیر اسکے کہ لارڈ ولسلی سے اجازت نہ حاصل کرلے اور اوسی اشتہار مین یہہ بہی تہا کہ ہر ایک سیاح کو لازم ہے کہ حلف اسبات پر کرے کہ مین کسی اخبار کا کارسپانڈنٹ نہین ہون اور نہ مجہے کسی قسم کا تعلق کسی مطبع سے ہے اور یہہ بہی واضح ہو کہ

چھوٹی کشتیاں الحمیرا پر بندرگاہ اسویت میں
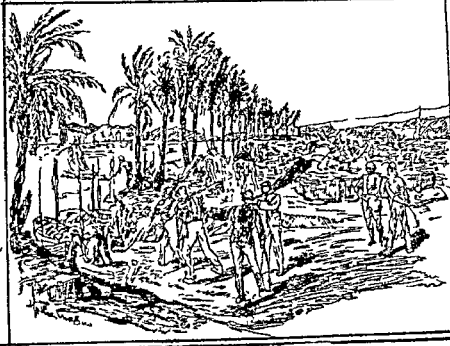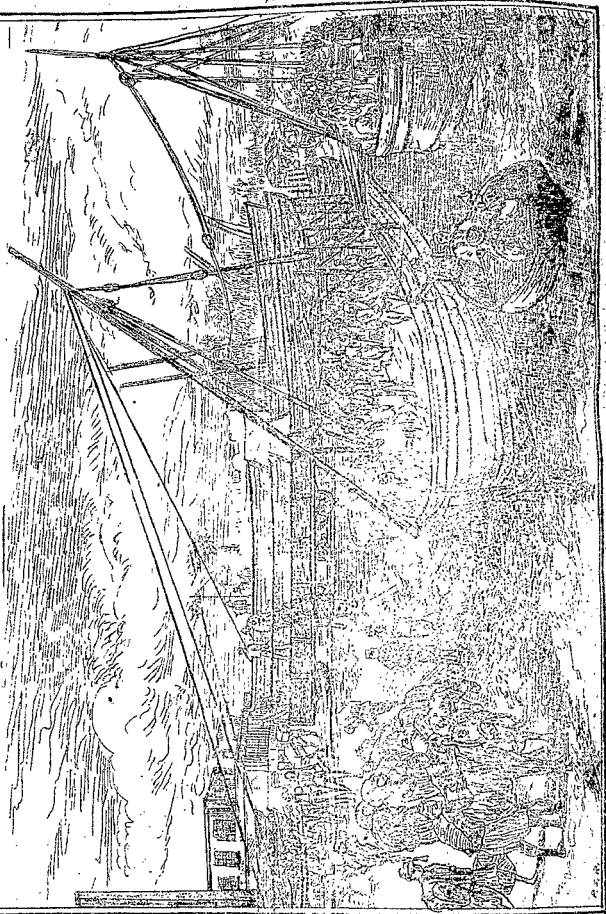
اگر ان لوگون کو کوئی مدد از قسم سواری یا رسد وغیرہ کے نہ ملے گی اور نہ لارڈ ولسیلی کے پاس کوئی عمدہ ان لوگون کے واسطے ہے۔ حاصل کام مطلب اسوقت مین اس مہم کا پیلا دکھلائی آتا تھا جسسے برٹش گورمنٹ نے دریا کی راہ سے کمک کے لئے روانہ کیا تھا اور بکثرت بجری دریا مین چلے جا رہے تھے جنمین صندوقین اور بورے ہر قسم کی رسد اور سامان سے بہرے ہوئے لدے تھے اور دریا کے کنارہ قریب بندرگاہ کے میلون تک کھلی ہوئی ریل گاڑیان سامان سے لدی ہوئی کھڑی تھین اور صدہا قلی اونکے خالی کرنے مین مشغول تھے اور ساتھی اسکے وہ کام کرتے تو بلند آواز دن سے سب کے سب ملکر بہت زور و شور سے چند الفاظ کہتے چنانچہ دیکھنے والا اسکا لکھتا ہے کہ بغیر اسطرح چلائے ہوئے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ وہ لوگ کام نکر سکین گے بجبوت

ایک مشتبہ شخص لشکرگاہ سوڈان مین

یہہ بڑے کشتیون کے اسوان مین پہونچے یعنی تین سومیل دریا کی راہ سطے اور آبشار اول یا دریائے نیل کے دہارے کے نیچے قریب اوسکے پہونچے اوسوقت یہہ کشتیان کہلی ہوئی ریل کی گاڑیون پرلادی گیئن اور سڑک آہنی کے ذریعہ سے جو تخمیناً قریب آٹھہ میل کے تہی شلال کو روانہ ہوئین (یہہ ایک جزیرہ دہارے کے جنوب مین واقع ہے) اور انہین مین سے بعض کشتیون کو کہیے کر اور کمیچ کر تنگ اور پیچیدہ راہ سے فلانامی ایک تواریخی جزیرے کی طرف سے لے گئے ۔ اس مقام دریا مین سنگی ٹیکرے اور سیاہ اور سخت چٹانین پتھرون کی تہین چنانچہ پہلے آبشار سے گذر کر پہر وادی حلفا تک یعنی دوسو میل بالائے نیل کے بہ آسانی کشتیان جاتی تہین کچہہ تہوڑی دیر تک ان کشتیون کا گذر او پنچے او نیچے بلوے پتھر کے سخت اور کرخت ٹیلون کے طرف سے ہوا بعد اسکے دریا بہت آسانی کے ساتھہ سنہرے بالو پر روان تہا اور کسیقدر سبزی اور معدودہ چند درخت کہجور کے دونو کنارون پر تہے اور اسی مقام سے مغربی اور مشرقی صحرا کا دامن ملا ہوا تہا جو بالکل خس وخاشاک سے پاک اور اودسر تہا ۔ لارڈ وُلسلی نے ۲۷ ستمبر کو اس مہم کے بند وبست سے فراغت پائی چنانچہ اسوقت مین باکثرت کشتیان بہی وادی حلفا مین پہونچ چکی تہین اور صحرا سے تو یہہ کیطرف سے جانیکی تیاری کی اسلیئے کہ برابر اور ہمیشہ اونٹ کی سواری سے وہ ایسے سفر کے عادی ہوگئے تہے الغرض قاہرہ سے بہمراہی اپنے مصاحبین کے بالائے مصر کیطرف روانہ ہوئے ۔ اور دریائے نیل کی طرف سے ایک چہوٹی کشتی دوخانی فیروز نامی پر جو خدیو مصر نے اونہین سپرد کی تہی سوار ہوکر سفر شروع کیا اور راستہ مین اکثر مقامات پر ٹہہر کر انتظامات فوجی کی جانچ کرتے تہے اور مفید مقامات کا بہی ملاحظہ کرتے تہے ۔ مقام کنیہ پر دوخانی کشتی مین کوئلہ لینے کی غرض سے ٹہہرے اور اس مفید موقع پر چند راہ کے ویرانہ عظیم کا ملاحظہ کیا اور کینلو پیترا کی مشہور اور معروف معبد مین ٹہہر کر لمس ایڈا اور جیرٹ بیا اور ۲ اکتوبر کو اسوان پہونچکر مصری اور برٹس فوجون کی جانچ کی ۔ یہہ فوجین ایک حاب پر (یعنی اونچے میدان) جہان باکثرت شکستہ ٹیکرے تہے اور بہت ہی بلند مقام تہا خیمہ زن تہین ۔ یہہ مقام داہنے کنارہ پر دریائے نیل کے واقع تہا اور توپخانہ والون کے متعدد دندے اس غرض سے تیار کیے تہے کہ قصبہ اور ریلوی اور بڑی سڑک کاروان کی زیر نگاہ اور زد کے اندر رہے ۔ اس مقام پر پیدل فوج کی گرد وغبار سے بچنے کے لئے بندوبست ضروری تعمیرات کا کر دیا گیا تہا ۔ اور انگریزی افسرون کے لئے پتہر اور کچی اینٹون کی دیوار پر چہپر ڈال دئے گئے تہے اور مصالحہ اور اسباب جنگ اور دیگر اشیا کشتیون پر دریا مین خیمہ گاہ کے نیچے رکہی تہین چنانچہ بعد ملاحظہ کے لارڈ وُلسلی نے اپنی رضامندی اور پسندیدگی نسبت ان انتظامون کے ظاہر کی اور بعد اسکے فیلا کے مشہور معبدون کو ملاحظہ کرکے بہمراہی سر ریڈورس بلر اور اپنے مصاحبین کے اوسی فیروز نامی جہاز پر روانہ ہوئے اور پہلے آبشار سے بخیریت گذر کر جنوب کی طرف وادی حلفا کو نہضت کی ۔ تاریخ ۳ اکتوبر کو مطابق انتظام اور بندوبست اون کارروائیون کے جنکا ذکر ہوچکا ہے جبکہ کمانڈر انچیف مذکور دریائے نیل مین جارہے تہے یہہ خبرین ڈنگولا سے مشتہر ہوئین کہ ایک شخص باشندہ سوڈان نے جنرل گارڈن کے ایک جنگی جہاز کو شندی مین پہونچتے دیکہا تہا اور وہ شمال کی طرف بربر کو گیا ہے بعد اسکے یہہ معلوم ہوا کہ بربر مین جاکر اس جہاز نے خوب گولہ باری کی اور مہدی کے ایک امیر کو قتل کیا چنانچہ خوف زدہ باغی ملکی خزانہ کو مقام کرابی مین اوٹہا لے گئے الغرض یہہ خبرین بے بنیاد نہ تہین بلکہ انکی تطبیق اور تصدیق ان تاربرقیون سے جو نقاط مصطلحہ مین گارڈن کے پاس سے آئین تہین ہوتی تہی ۔ ان تاربرقیون مین جنرل گارڈن نے یہہ قصد اپنا ظاہر کیا کہ مین کرنیل اسٹوارٹ کو مع کسیقدر فوج اور باشی بزوق کے

لارڈ ولیسلی معہ اپنے مصاحبون کے مقام فیلا مین

لارڈ ولیسلی کا ایک چھوٹا دخانی جہاز آبشار ادل مین

روانہ کیا الامون کہ بربر کو جلاکر کیپر خارطوم (التر آئین ۱۷ اکتوبر) کو مجیر کچینر کے مرسلہ تار برقی نے بربر پر گولہ اندازی کی تصدیق کی لیکن ساتھ ہی اسکے ایک خبر اندوہناک اس مضمون کی آئی کہ ایک دخانی جہاز جسپر کرنیل اسٹوارٹ سوار تھے درمیان چوتھی اور پانچوین آبشار کے ٹکراکر ٹوٹ گیا اور جنرل گارڈن کا وہ بہادر مددگار زبیب اور دغا کے ساتھ عربون کے ہاتھ سے مارا گیا لوگون کے بیانات جو بعد اس واقعہ کے ڈنگولا مین پہونچے تھے اس حادثہ کی نسبت خاصکر تاریخ اور وقت اور مقام قتل میں مختلف تھے لیکن چونکہ اون لوگونکی اطلاع کی بنا محض سماعت پر مبنی تھی لہذا چندان لایق تعجب نہ خیال کی جاتی تھی مگر بعد اسکے تحقیق ہوا کہ وہ افواہ بالکل صحیح اور سچ تھی اور بعد اسکے کہ دو ثلث راہ خارطوم سے ڈنگولا کی کرنیل اسٹوارٹ نے قطع کی تھی کہ وہ بیرحمی کے ساتھ مارے گئے اور اونکے ساتھ مسٹر پاور سفیر انگریزی مقیم خارطوم اور مسٹر ہربن کارسپانڈنٹ اخبار لندن ٹائمس اور سفیر فرانس مقیم خارطوم اور اکثر یونانی اور مصری بھی قتل کئے گئے۔ جنرل گارڈن کی تحریرسے اور نیز سرچارلس ولسن کی رپورٹ مابعد سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۱۔ ستمبر کو تین دخانی جہاز مع اس مہم کے خارطوم سے روانہ ہوکر مقام شندی مین پہونچے اور کرنیل اسٹوارٹ اس مقام پر خشکی مین اوترے اور ایک دستہ فوج کا اس موقع پر چھوڑا اور خارطوم تک تاربرقی کی لین درست کی بعد اسکے یہہ جہاز بربر پر گئے اور وہان قلعون پر گولہ اندازی کرنیکے بعد اونمین سے دو جہاز بر ماتحتی امیر البحر مقرر کردہ جنرل گارڈن یعنے قاسم الموس کے جنوب کی طرف روانہ ہوئے اور کرنیل اسٹوارٹ نے اپنے ہمراہیون کے ساتھ اس امر کی کوشش کی کہ ڈنگولا تک پہونچے چنانچہ ایک چھوٹی دخانی کشتی پر عباس نامی پر یہہ لوگ سوار ہوئے اس کشتی پر ایک توپ بھی تھی اور دو کشتیان بھی اس سے بندھی ہوئی تھین جنپر تمام عورت اور مرد بھرے ہوئے تھے الحاصل یہہ لوگ مقام ابوحمید تک بخیر و عافیت پہونچے مگر یہان پہونچکر باغی جماعت کثیر کے ساتھ دکھائی دئے اور اون لوگون نے کنارہ سے اس شدت کے ساتھ آتشباری شروع کی کہ جو لوگ اس دخانی کشتی پر سوار تھے اس امر پر مجبور ہوگئے کہ بہانی بقیہ کشتیون کی جو اس دخانی سے بندھی ہوئی تھین قطع کردین اور تنہا ہوکر اپنی سلامتی حاصل کرین چنانچہ ان لوگون نے ایسا ہی کیا مگر وہ دو کشتیان جسپر مصری اور یونانی لوگ سوار تھے ابوحمید کے نیچے باغیون کے ہاتھ لگین اور تمام لوگ قید ہوکر بربر روانہ کردئے گئے۔ اس طرف عباس نامی کشتی دخانی قطع مسافت مین سرگرم ہوئی اور گذر اوسکا اوس طرف سے ہوا جہان مناسری قبیلہ کے لوگ آباد تھے جہاز مذکور پر گنتی ہوئی چالیس آدمی سوار تھے۔ درمیان ۱۸ ستمبر اور ۲۰ ستمبر کے (تاریخ اول الذکر شبہ ہے) جب جہاز مذکور قریب جزیرہ لونی کے جو آبشار کوبنات کے نیچے واقع ہے پہونچا ایک ٹیکرے پر جو زیر آب تھا جا ٹکرایا اور کسیقدر نکل کر پھنس گیا اور بہت بدطوری کے ساتھ پیچھے کی طرف کھینچا گیا یہان تک تو اسطرح گذرا اور بعد اسکے جو واقعات گذرے اوسکی کیفیت جسمین اسمعیل نامی ایک مصری جہاز کی آگ روشن کرنے والے نے جسے باغیون نے قید کرلیا تھا مگر بعد کو مفرور ہوکر جنرل ارل کی فوج مین آیا تھا اسطرح بیان کرتا ہے کہ جسوقت ہملوگ شیخ داؤد عمر کے ملک کی طرف سے ہوکر گذر رہے تھے دیکھا کہ باشندے دونو کنارون سے پہاڑیون کے اندر بھاگے جاتے ہین جب یہہ تحقیق ہوگیا کہ اس ٹیکرے سے اب ہمارا جہاز نہ نکلے گا اوسوقت جنوبی کشتی یعنی ڈینگی جو جہاز پر تھی ضروری چیزون سے بھرکر ایک مختصر جزیرہ مین جو ہملوگون سے قریب تھا بھیجی گئی اور چار مرتبہ وہان گئی اور آئی۔ اور کرنیل اسٹوارٹ نے جہازی توپ مین کیل ٹھونک کر موہنہ اوسکا بند کردیا اور توپ کو مع مصالحہ کے جہاز پر سے دریا مین ڈال دیا۔
اسوقت مین لوگ بکثرت داہنے کنارہ کی طرف سے قریب آکر زور زور سے چلاکر طالب امان ہوئے اور غلہ مانگتے تھے

اور سلیمان وادو عمر ایک چھوٹے سے مکان مین کنارہ دریا کے قریب موجود تھا چنانچہ اوس مکان سے کرنیل اسٹوارٹ نے
پکارا کہ آپ بیخوف اوتر کر چلے آئی اور یہہ بھی کہا کہ سپاہیون سے حکم دیجئے کہ ہتھیار کھول کر آئین ورنہ لوگ خو
چنانچہ کرنیل ممدوح نے اس مضمون کو لوگون سے کہہ کر خود مع مسٹر پاور اور ہربن اور حسین افندی کے اوتر کر ایک مکان مین داخل
ہوئے یہہ مکان ایک شخص فقیر عثمان نامی نابینا کا تھا اور کرنیل کا یہہ ارادہ تھا کہ سلیمان کے ذریعہ سے بندوبست اونٹون کی
خریداری کا کر کے اسواری شترونکو لا روانہ ہون ان چارون شخصون مین سے کسیکے پاس کوئی ہتھیار بجز کرنیل اسٹوارٹ کے
نہ تھا کرنیل البتہ ایک طپنچہ اپنی جیب ساتھ لے گئے تھے ۔ جسوقت یہہ چارون آدمی اندر داخل ہوئے تو ہملوگ بھی کشتی سے
کنارہ پر اوترنے لگے ۔ تھوڑی دیر بعد ہمنے دیکھا کہ سلیمان اندر سے باہر آیا اور ایک مسّی لوٹا اوسکے ہاتھ مین تھا اور باہر آکر
لوگون کو جو جمع ہو رہے تھے کچھ اشارے کئے چنانچہ فوراً وہ گروہ دو حصون مین منقسم ہوکر ایک جماعت تو مکان کے اندر داخل
ہوئی اور دوسری کنارہ پر جہان ہملوگ تھے چیختے ہوئے شور وغل کرتے اور نیزونکو ہلاتے ہوئے آ گئے ۔ چنانچہ مین بھی اون
لوگون کے ہمراہ تھا جو اوسوقت کنارہ پر اوتر رہے تھے یہہ دیکھکر ہملوگون نے اپنے کو دریا مین ڈالدیا باغیون نے ہملوگون پر
گولیان چلانی شروع کین اور بعضون کو جو اندر پانی کے تھے قتل کیا اور بہت لوگ ڈوب گئے مابقی جسوقت کنارے پر پہونچے
تو اونہین نیزون سے ہلاک کیا ۔ مین پھر کر ایک جزیرے مین پہونچا اور تاریکی شب تک اوسی مقام پر مخفی رہا لیکن بعد اسکے
مجھے بھی گرفتار کر کے قید کر لیا اور مقام برتی کو روانہ کر دیا ۔ مین نے سنا کہ کرنیل اسٹوارٹ اور دو یورپین فوراً قتل کئے گئے لیکن
حسین افندی اوس انبوہ سے جو اوسکے روبرو کھڑا تھا لپٹ گیا لہذا اوسے کسی نے نیزہ سے نہ مارا اور بعد اسکے افندی مذکور کی
ہلاکت سے باز آئے اور وہ بربر بھاگ کر چلا گیا ۔ دو توپچی اور دو جہازران اور تین باشندے مین یقین کرتا ہون کہ اب تک بربر مین مقیم
ہین ۔ جسقدر زر نقد کہ جہاز پر یا مقتولین کی جیبون مین ملا اوسے ان قاتلون نے آپسمین تقسیم کر لیا بقیہ چیزین صندوقون مین مقفل
کر کے سپاہیون کی حفاظت مین بربر روانہ کر دین اور کرنیل اسٹوارٹ اور اوسکے ساتھیون کی لاشین اوسیوقت دریا مین ڈالدین
حسین افندی نے بچشم خود کیفیت مرگ کرنیل اسٹوارٹ کی نہین دیکھی لیکن عربون نے خود اس امر کو تسلیم کیا کہ وہ اپنی زندگی سے
مایوس ہو کر نہایت ہی بیباکانہ طور سے لڑا اور ایک شخص کو حملہ آورون مین سے قتل کیا اور ایک دوسرے شخص کو طپنچہ سے
زخمی کیا منجملہ اون چیزون کے جو اس موقع پر باغیون کی لوٹ مین آئین کرنیل اسٹوارٹ کی وہ تحریر تھی جسمین اونھون نے واقعات
خارطوم کی نہم مارچ سے ۹ ستمبر تک تحریر کی تھی ۔ جنرل گارڈن نے اس تحریر کی نسبت بعد اس واقعہ کے لکہا تہا کہ یہہ تحریر یادداشت
روزانہ ہے جسمین مہدی کی تمام تحریرات بزبان عربی کی تشریح کی ہوئی تھی ۔ ان خطوط اور تحریرات مشتہرہ جنرل گارڈن کا دیکھنا
جس سے تصدیق حال کی ان بیانات سے ہو کہ درمیان جنرل گارڈن اور کرنیل اسٹوارٹ کے سخت اختلاف نسبت حفاظت
خارطوم کے تہا فضول ہے ایک وقت مین کرنیل کی نسبت یہہ اطلاع دی گئی تھی کہ اونھون نے مکرر اور سختی کے ساتھ اس
امر پر اصرار کیا کہ خارطوم مین ہم لوگون کے قیام سے کوئی نفع نہ مترتب ہوگا بلکہ غالباً زیادہ تر خونریزی کا باعث ہو اور جنرل گارڈن
کی نسبت یہہ بیان کیا گیا ہے کہ اونھون نے اپنے روزنامہ مین کرنیل اسٹوارٹ کی کارروائیون پر برخلاف طریقہ دوستی کے نکتہ چینیان
کین ۔ لیکن سر ہنری گارڈن کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ باوجود اسکے بھی ہملوگون کے علم مین اوس بہادر محافظ خارطوم یعنی جنرل گارڈن
نے بہت ہی تعریف کے ساتھ اپنی مددگار کرنیل اسٹوارٹ کو یاد کیا ہے اور نیز لفظین اوسکی شان مین کہی ہین کہ وہ بہادر اور منصف
اور کھرا آدمی تھا ۔ اور مختلف وقتون مین انہا تردد کرنیل کی صحت و سلامتی کی نسبت ظاہر کیا ہے ۔ علاوہ اسکے یہہ امر بھی یقینی تھا کہ

کرنیل اسٹوارٹ نے بہت بڑا حصہ خارطوم کی محافظت اور دشمنون سے مقابلہ کا ذمہ اپنے لیا تہا اور کرنیل کی روانگی کو ترک سوڈان
کی حکمت عملی سے کوئی تعلق نہ تہا بلکہ خارطوم سے روانگی کی وجہ یہہ تہی کہ برٹش فوج بتعجیل تمام آئے اور بغاوت فرو کردی جاے
جنرل گارڈن اپنے مراسلہ مورخہ ۹ ستمبر مین تحریر کرتے ہین کہ مین کرنیل اسٹوارٹ اور دو سفیرون کو اس غرض سے روانہ کرتا ہون
کہ وہ لوگ حالات سوڈان تحریر کرین اور دو بڑے دوخانی جہاز بہی اونکے ساتہہ کردئے ہین جسپر وہ لوگ بربر تک جائین اور وہان
پہونچکر باغیون کو اسطرف لڑائی مین مشغول کرکے راہ کو صاف رکہین۔ کتنی مرتبہ ہملوگون نے آپ کو فوج امدادی بہیجنے کے لئے
تحریر کیا اور آپ کو توجہ خاص سوڈان کی طرف دلائی گئی لیکن بالکل آپ نے جواب تحریر فرمایا جس سے معلوم ہوتا کہ اس باب
مین کیا تصفیہ ہوا تمام لوگون کے قلوب اس توقف کی وجہ سے خستہ ہوگئے ہین وہان آپ لوگ کہاتے ہین پیتے ہین اور عمدہ چارپائیون
پر آرام کرتے ہین اور یہان ہملوگ اور ہمارے ساتہی سپاہی اور ملازمین شب و روز نگرانی کرتے ہین اور اس کوشش مین ہین کہ
یہہ مہدی کاذب جو بڑہا آرہا ہے اسے روکین اور دفع کرین۔ آپ اس بغاوت کے فرو کرنے کا کچہہ خیال نہین کرتے جسکا نتیجہ بدیہہ
ہوگا کہ ایکی فتحمندی منعکس ہوجائیگی اور یہہ غفلت آپکی کسیطرح مناسب نہین ہے دو روز کے عرصہ مین کرنیل اسٹوارٹ نائب
گورنر جنرل اور دو سفیر یہان سے بربر روانہ ہون گے اور وہان سے ڈنگولا کو جائین گے اور کرنیل اسٹوارٹ کی روانگی کی یہہ وجہ
ہے کہ اندنون آپ بالکل پنبہ بگوش اور ہملوگون سے غافل ہین اور بغیر کچہہ کئے ہوئے وقت کو ضایع کیا۔ اگر فوجین بہیجی گئی
ہوتین تو بمجرد اونکے پہونچنے کے یہہ بغاوت فرو ہوجاتی اور باشندے وہان کے اپنی حالت اصلی پر رجوع کرتے۔ مجہے اس
امر کی امید ہے کہ جو کچہہ کرنیل اسٹوارٹ اور دو سفیرون نے اسبارہ مین آپ سے ظاہر کیا ہے اوسے آپ بغور سنکر توجہ خاص
مبذول کرین گے۔ اور فوجون کو جنکی درخواست ہملوگون نے کی ہے بلا توقف روانہ فرماین گے بوجہ روانگی کرنیل اسٹوارٹ
اور مسٹر فرانک پاور اور انکی وفات کی وہ بہادر محافظ خارطوم یعنی گارڈن یکہ و تنہا ہوگیا اور کوئی سا منشی ہمدرد اونکا باقی
نہ رہا کہ ایسے سخت اور دشوار وقت مین باغیون کو روکے۔ چنانچہ یہہ امر ضروری ہوگیا کہ حتی الامکان شہر محصور کی حفاظت جس
قدر جلد ہوسکے کیجاے۔ مدیر ڈنگولا نے ۱۹ ستمبر کو ایک اور بہی فتح باغیون کی کثیر التعداد فوج خوالی کورتی مین حاصل کی اور مہدی
کاذب کے اکثر امرا کو قتل کیا اور بہت لوگون کو قید کیا اور مقام اصلی تک مفرورین کا تعاقب بہی کرتا چلا گیا گو اس کامیابی نے
باغیون کو شمال کی طرف بڑہنے سے روکا تاہم کسیطرح محاصرہ خارطوم مین کمی نہ آئی اس لئے کہ وہ قبل اسکے (باوجود جنرل گارڈن
کے فتحمندی کی جو اونہین آخر اگست مین باغیون پر حاصل ہوئی تہی) محصور ہوچکا تہا۔ الغرض قبل پہونچنے خبر اندوہناک وفات کرنیل
اسٹوارٹ کے اور قبل روانگی لارڈ ویسلی کے قاہرہ سے جنرل ارل اور سر ہربرٹ اسٹوارٹ وادی حلفا مین پہونچ چکی تہی۔
اور سر ہربرٹ وہان سے بہمراہی اپنے مصاحبین کے شتوون پر ڈنگولا روانہ ہوئے کہ وہا پہونچکر اون فوجون کی جو ۳۰ ستمبر تک
مقام مذکور پر پہونچ چکی ہین کمان یعنی افسری کا چارج لین۔ اوسیوقت ڈہائی سو پیدل سپاہی جو سوار کردئے گئے تہے مقام
ہمران سے نگارس یا سوڈانی بجرون پر دریائے نیل مین روانہ ہوئے ان سپاہیون کو دو سو تیس ۲۳۰ میل مقام روانگی سے چل کر
حان نور کا آبشار بہت ہی دشوار گذار ملا اور بغیر اسکے کہ کشتیان رسیون سے باندہ کر کہینچی جائین گذر غیر ممکن تہا اور یہہ کارروائی
ہی کنارہ سے نہین ہوسکتی تہی اور بائین کنارہ پر دریائے نیل کے نصف میل کے فاصلہ پر ان لوگون کو تمام کہجور کے درخت اور
جہاڑیان جو ہمیشہ سبز رہتی تہین جلتی ہوئے ملین اور شعلے اونکے بلند تہے منجملہ نگارس کے ایک نگار جسپر چالیس آدمی سوار تہے
جب قریب کنارہ کے پہونچا اوسوقت پال مین اوسکے آگ لگ گئی جس سے لوگ سخت متردد ہوئے مگر مستول فوراً کاٹ

دیا گیا اور ختم پر تھا الیس صندوقین بارود وغیرہ سامان جنگ کے خشکی مین پٹکدی گئین اس کارروائی سے کسی شخص کو نقصان نہ پہونچا
اور بعد اسکے وہ صندوقین لیکر یہہ لوگ ڈنگولا کی طرف روانہ ہوئے ۔ ۵ ۔ اکتوبر کو لارڈ ولسلی بھی وادی حلفا مین پہونچے یہان اب تک
بار سامان جنگ اور فوج کے لوگ پہونچ رہے تھے ۔ وادی حلفا کی نسبت چونکہ اکثر مقامات پر تذکرہ ہوگا اس لئے کہ بالفعل یہہ
مقام مرکز برٹش گورنمنٹ کی کارروائیون کا ہوگیا ہے اور تمام امدادی فوج کا کمسریٹ اور جنگی اسباب کا صدر مقام ہے لہذا اسکی
کیفیت بیان ہوتی ہے معمولی وقتون مین یہہ ایک غیر معروف قریہ تھا البتہ بوجہ اسکے کہ شمالی ہوا سخت و تند اکثر اس مقام پر چلتی ہے اور
دوسرے آبشار کے قریب واقع ہے جسکا سلسلہ سراس کیطرف
گیا ہے ۔ لہذا یہہ جگہ یاد رکھنے کے قابل ہے اس زمانہ مین تو یہہ

لفٹننٹ کرنیل اسٹوارٹ (نقل از تصویر کشیدہ اے لبانو)

مسٹر فرنک پاور

مقام سپاہی اور قلیون سے بھرا ہوا تھا دریا تمام کشتیون نے
چھپا لیا تھا اور گرد قریہ کے گویا ایک شہر سفید خیمونکا اور چیزون کا
سامان جنگ کے رکھنے کے لئے بن رہا تھا ۔ ایک فوجی اسپتال بھی
کنارہ پر دریائے نیل کے کنوس یعنی ٹاٹ کے کپڑہ کا بنایا گیا تھا اور
(تین) سو آدمیون کے لئے اسمین جگہہ آرام کی تھی ۔ اور چند ہوشیار انگریزی دایان بھی لندن سے فوجی ڈاکٹر لوگ اور انکے
معین (ہمراہیون) کے مدد کے لئے مریضون کے معالجہ و خبرداری کے واسطے پہونچ گئی تھین اکثر لوگ پیچش اور لرزہ و بخار مین مبتلا
تھے ۔ سابق کے مریضون مین اکثر لوگ ریلوے کمپنی انجینیر شاہی کے تھے چنانچہ یہہ لوگ دریائے نیل کی طرف بہ ماتحتی میجر
کلارک اور میجر اسکاٹ کی اس عزم سے روانہ کی گئی تھی کہ پرانی مصری ریل کی سڑک کو وادی حلفا سے سراس تک جہان ضرورت
ہو مرمت اور درست کرین اور اس ذریعہ سے دوسرے آبشار سے گذر کرنے کی ضرورت جاتی رہی ۔ ان لوگون کو جو بیمار رہتے
راستہ مین کھانے پینے کی طرف سے بدعنوانی ہوئی اور بعدہ خبرداری مناسب کی نہ ہوئی تبھی یہہ لوگ علیل ہوئے ۔ اس پل
بنانے والی جماعت مین مجموعاً چھہ افسر اور ایک سو پچیس غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہی تھے ۔ اور ان لوگون کی مخصوص تقسیم

ریل سازی کے لئے لندن مین قریب چیتہم کی
لنڈن چیتہم ریلوی اور ڈور ریلوی کمپنی کے کارخانہ
ریل مین ہوئی تہی ــــ اور صرف گارڈ اور جہنڈی
دیکہانے والے اور سڑک کا رخ درست کرنے
والون ہی کی خدمات ان لوگون کونہین بتائی
گئی تہی بلکہ علاوہ اسکے سڑک کی ٹیڑی بچہانا اور
لوہار اور بڑہی کے کام اور انجن چلانا اور فاریمین
یعنی آگ روشن کرنا اور کاریون کا منتظم کرنا اور
صاف کرنا یا جوکچہ امورات کہ متعلق ریل کسازی
اور ٹرین کے بندوبست اور خدمات اسٹیشن
کے تہے وہ سب ہی سکہائے گئے تہے

اشخاص ریلوے کمپنی انجنیران شاہی

چنانچہ اس قسم کی کارروائی ان لوگون کے ذریعہ سے ایک مہینہ یا اوس سے زائد تک جاری رہی اور ایسے منتخب اور تعلیم یافتہ لوگون کی خدمات سے بہت عظیم نفع تہوڑی سی آہنی سڑک کی درستی مین ہوا جسکے ذریعہ سے اسباب اور سامان جنگ پہلے اور دوسرے آبشار سے گذر کر روانہ کئے گئے

وادی حلفا مین زخمیونکو لاتے ہین

نظارہ آبشار وادی حلفا

وادی حلفا کی سڑک آہنی جسکا ابتداً بند و بست ریلوی کمپنی نے کیا تھا سطح زمین پر مشرقی کنارہ دریاے نیل سے تیئس میل تک گئی تھی اور وہان سے سات میل اور آگے کو صحراے مُہرات کی شکستہ پہاڑیوں پر سے ہوکر دریا سے علیحدہ نکلی تھی اور بعد اسکے اسی گول کے آبشار کیطرف گھوم گئی تھی لیکن بوجہ اسکے کہ انجن اور ٹھیلے بہت کم تھے اور سڑک شکستہ ٹکڑے حایل تھے جنکا توڑنا لازم تھا لہذا لارڈ ویسلی نے آخر اکتوبر میں کام ملتوی کر دیا تھا اور بعد اسکے کہ دو جوان کی نقل و حرکت اور آمد و رفت قریب اختتام کے پہونچی ریلوے کے کام مین ترقی ہوئی تھی۔ اور بوجہ قلت انجن و ٹھیلے وغیرہ کے یہ سڑک آہنی خاص کر اسباب اور سامان جنگ کی روانگی کے لئے مراس تک مستعمل رہی۔ چار کشتیاں باب کبیر پر اوتار کر وہاں سے آبشار کے اوپر ہوکر پہنچی گئیں۔ اور بقیہ کشتیاں کنڈا کے ملاح جیسی ولاستو اسی کہتے ہیں اوسی آبشار کیطرف سے کھینچ کر لے گئے اور ان ہنرمند لوگوں نے جو بہ نگرانی کرنیل الیس نے ہی بہت کچھ مدد اس کام میں دی۔ لیکن چند کشتیان وادی حلفا پہونچنے کے قبل اس تیز دہارے سے گذر چکی تہین پہلی کشتی واقعی ۲۰ ستمبر کو دہارے پر سے کھینچ کر اپنے ہی سامان اور ماندہ کر کھینچے والی رسیون کے ذریعہ سے بغیر اسکے کہ اوسپر کوئی اور مدد لگائی جائے گئی تھی۔ اور اس کام کے سرانجام مین صرف ایک ربع گھنٹہ صرف ہوا تھا اور ان سرگرم افسرون کی امید سے زیادہ اس کارروائی میں کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ بعد اسکے دوسری کشتی کپتان ہل کے رسالہ نے جو انتظام کھینچنے کا کیا تھا اوسکے ذریعہ سے کھینچی گئی اور اس کارروائی کے وسیلہ سے اور جلد اور بحفاظت وہ کشتی آبشار سے گذر گئی۔ یہ بات قابل ظاہر کرنے کے ہے کہ وادی حلفا سے مقام دال یعنی ایکسوتیئس ۱۲۳ میل تک دریاے نیل کا دہارا نہایت ہی خطرناک ہے اور اس درمیان مین نہایت ہی دشوار گذار راستے سمنیہ اور وادی عطریہ اور

ذیل کشتیونکا باب الگیر سے جو بڑا دروازہ دوسرے آبشار کا ہی کھینچنا
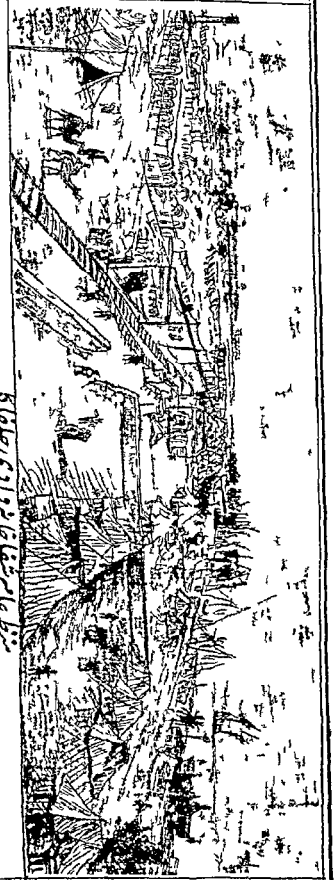
اسپیگول اور تنگور اور اکیبا اور اکاشا ۔ ر دال کے آبشارون کے ہین جو یکے بادیگرے بنتی ہین ۔ مگر دو آبشار اول الذکر ہیں
ایسے دشوار گذار تہین جیسا کہ اسپیگول کے آبشار کا دابارا ہے کہ یہ قریب تین یا چار میل کے پہیلا ہوا ہے اور دریاے نیل
کے بہاؤ کیطرف گذرنا بالکل غیر ممکن ہے اور پانی کی زیادتی کے وقت بہی یہان سے گذرنا بہت ہی سخت اور دشوار ہے
پھر بعد اسکے تہوڑی ہی فاصلہ پر آگے لو تنگور کا آبشار سدّ راہ ہے اور مثل اسپیگول کے یہہ بہی سخت دشوار گذار ہے ۔ اس
مقام پر عجب خطرناک صورت دریا کی اسطرح واقع ہوئی ہے کہ سامنے کیطرف لو ہتر کے ٹیکرے نیچے ہوے ہین اور دلدل
پہیلا ہوا ہے اور پورب کی سمت کہرے کرارے اور پچہم جانب صحراے لیبیا کی مختلف الالوان ریگ ہے جہان
اس دریا کا ایک کنارہ ختم ہوا ہے چنانچہ اسی اعتبار سے یہان کے لوگون نے اس سرزمین کا نام بطن الحجر رکہا ہے
انگلینڈ سے دائنامیٹ بکثرت ان ٹیکرون کے اور آدمیکو اور دوسرے مقامات کے صاف کرنے کے لئے آیا تہا لیکن
وادی حلفا مین پہونچنے کے بعد کارروائی اسکے ذریعہ سے غیر ممکن تہی اسلئے کہ اوسوقت دریا طغیانی پر تہا ۔ تاہم مارچ اور اپریل
کے مہینہ مین دائنامیٹ سے پر اثر کارروائی ہو سکتی ہے جسوقت کہ دہارے مین اکثر مقامات خشک ہو جاتے ہین اور ٹیکرے
پتہرون کے نمایان ہوتے ہین ۔ چنانچہ اسوقت اگر یہہ ٹیکرے اوڑاے جائین اور دریا مین ٹہیک نشانات قایم کردئے
جائین تو طغیانی کی موسم مین صاف راستہ رہے بلکہ نفع کثیر ہر وقت مین اس سے ہو ۔ حاصل کلام دائنامیٹ سا
وقت مین بیکار رہا اور کشتیان یا تو آبشار سے باہر باہر یا اوسپر سے چڑہا کر کبڈا کے ملاح کہیتے ہوے یا دہین کے
باشندے جو اسی کام پر متعین کئے گئے تہے کہینچتے ہوے لے گئے ۔ جو دشواریان کو کشتیون کے کہینچنے مین وادی
حلفا اور سمنہ کے درمیان مین واقع ہوتی تہین اوسکی کیفیت اسٹنڈرڈ اخبار کے ایک کارسپانڈنٹ نے جو خود
اوسی ملک کے ایک مصبوط اپنی ہوائی کشتی پر گیا تہا اس طرح تحریر کرتا ہے کہ ہملوگ ایک دہارے پر چڑہ کر آدہ
گہنٹہ کے بعد پہر دوسرے دہارے سے جا ملتے ہین البتہ طغیانی نیل کے زمانہ مین اکثر یہہ دہارے کم ملتے ہین لیکن جب
دریا گہٹنے لگتا ہے اوسوقت یہہ دہارے بہی ظاہر ہونے لگتے ہین یہان تک کہ آخر نگار سی کشتی سوڈان کا ہی اور نیز جہازنما
اور گذرنا دشوار ہو جاتا ہے تہوڑے عرصہ کے بعد البتہ ان ملاحونکا طریقہ کشتی رانی سمجہ مین آتا ہے لیکن پہلے
پہل تو نہایت ہی وحشت ہوتی ہے ناواقفیت کی وجہ سے انتشار پیدا ہوتا ہے ۔ ہر ایک دہارے کا پانی کبہی ایک
اس کنارہ پر اور کبہی دوسرے کنارہ پر دریا کی سست اور ماندہ رہتا ہے اور جب ہم لوگ ایک کنارہ پر پانی کے پہیلاو
کے پہونچ جاتی ہین اوسوقت دریا کے سوتون کو پار کرتے ہین اور اسی طرح رفتہ رفتہ اوپر جاتے ہین الغرض اسقدر گرداب
طے کرلیتے ہین ۔ اور خطرناک وقت تو وہ ہوتا ہے جب اسپار سے اوسپار عبور کرتے ہین کہ اوسوقت کشتی نہایت
تیزی سے کے ساتہ بائین کے طرف لیجاتے ہین اور اگر اس درمیان مین کشتی وقت مناسب پر اوسپار گرداب ہی
گذر گئی تو پتہر کے ٹیکرون سے جو زیر آب ہین ٹکرا کر ٹوٹ جاتی ہے ۔ مقام سمنہ مین جہان دریا اس ٹیکرے
کے نیچے سے ہو کر گیا ہے یہان پر کشتیان بہ مشقت تمام کہینچ کر جاتی ہین ۔ اور اسی مقام پر مدیر ڈنگولا کیطرف سے
تین سو آدمی اس کام کے لئے مقیم رہتے ہین ۔ اور جسوقت ہملوگ دریا کے موڑ پر دکہائی دئے یہہ لوگ غول کے غول
کنارہ پر ہملوگون کی مدد کو آجاتے ہین ۔ اور کشتی کو بوجہ سے ہلکا کرکے اوسمین بہت بڑا لنگر کا رسا قریب دو سو گز کے
لمبا باندہ کر شور و غل کرتے اور گاتے ہوے یہہ نیم برہنہ لوگ دہارے کے گرنے کی جگہہ سے بہت جلد کہینچ لیجاتے ہین ۔

ویل کشتیون باب الکبیر پر قریب وادی حلفا کے اوٹھا کر لیجانا

اور بمجرد اسکے کہ کندا کے لوگ وادی حلفا مین پہونچے ان لوگون کی سرانجام خدمات گذشتہ کارروائیون پر بڑھ گئین اس سے
کہ وہ لوگ ایک بہلا بیڑہ کشتیونکا جو اونکے متعلق ہوا تہا سمنہ کے آبشار سے عرصہ قلیل مین یعنی چھہ منٹ مین جو واقعی
تعجب خیز تہا لے گئے ـ لیکن عام اطمینان جو اس عمدہ کارروائی کی وجہ سے ایک افسوس ناک حادثہ کی پژمردگی کے
ساتھ مبدل ہوگیا یعنی منجملہ ان کشتیون کے ایک کشتی کا کپتان لوئلس نامی نے کہ وہ ایک نمونہ فن کشتی رانی مین تہا ایک
طرف اپنا بوجہ کشتی مین زیادہ کردیا اور دہارے مین گر پڑا ـ باوجودیکہ یہہ خود بہی عمدہ پیراک تہا لیکن تمام کوششین خود اسکی اور
ڈنگولا کے پیراکیون کی اوسکے بچانے مین رایگان گئین اور کپتان مذکور بہہ کر ڈوب ہی گیا اسی موقع پر یہہ امر بہی لائق اظہار ہیکہ
ایکدفعہ دو سپاہی سیاہ کرڑتی کے آبشار سے عبور کرتے ہوئے غرق ہوگئے اور اسی طرح دو سپاہی ساسکس رجمنٹ
کے بہی ڈوبے ـ لیکن بالعموم اسطرح کی ناگہانی اتفاقات بہت کم واقع ہوئے ـ دریاے نیل کے نہنگون سے بہی کوئی
قابل شکایت نقصان نہین پہونچا اور نہ بکثرت لوگ اونکے شکار ہوئے البتہ ایک واقعہ نہنگ کے ہاتھہ سے ہلاکت کا جو
معرض تحریر مین بہی در آیا یہہ تہا کہ ایک سپاہی ساسکس رجمنٹ کا مقام مراس پر دریا مین گر پڑا اور اوسے اس شدت
سے نہنگ نے کاٹا کہ بالآخر مر گیا مگر تعجب خیز تو یہہ امر ہے کہ اوسکی لاش چند روز بعد بہہ کر کنارہ پر آ لگی اور یہہ بات معلوم

نصف الخیر جہاز دوم کا دوسرے البشارس کے باب اول سے کھینچنا

ہوئی کہ دریائے نیل کا یہہ غارت گر جانور اوسے نگلنے سے باز رہا - ان دودخانی جہازون کے کہینچنے مین جو دریا مین سامان جنگ
کے لیجانیکو بہیجے گئے تہے یا اس غرض سے کہ کشتیون کو باندہ کر کہینچ لیجائین سخت دشواریان واقع ہوئین - یہہ امر ضروری تہا
کہ لنگر کی رسیان اونکی پیندے مین باندہی گئی تہین اور لوہے کی زنجیرین یا آہنی رسیان مضبوطی کیلئے اوسکے گرد پیندے کے مستحکم
طور سے کہینچ دی گئین تہی اسپر بہی کبہی نہ کبہی کوئی آفت ناگہانی ان جہازون پر پڑہی جاتی تہی - ہزارون ہی آدمی ان جہازون کو سخت
اور پیچیدہ راستون سے اور سیفند پترون سے جو سطح آب پر بچہی ہوئی تہی کہینچ کر لیجانے کے لئے متعین تہے اور ایک ایک جماعت
ان کہینچنے والون کی مختلف مقامات پر کہڑی تہی اور ہر ایک غول متفق ہوکر بشدت غل زور لگاتا تہا کہ جہاز کے رخ کو اسطرف یا اوسطرف
کہینچ لائین اور محفوظ سمت اور آگے چلنے کی راہ پر کردین ان جماعتون مین سے بعض لوگ تو دریا کے کنارہ پر کہڑے تہے اور بعض
بیچ دریا مین پتہر کے ٹکڑون پر پہل کر یا پیر کر آتے جاتے تہے انگریزون کے لئے یا ان لوگون کے واسطے جو دریا کے عرض مین عبور کرتے تہے
یہہ بندوبست ہوا تہا کہ ایک بہت بڑا رسا اسپار سے اوسپار تک دونو کنارون پر باندہ دیا گیا تہا اور اوسمین ایک گہومنے
والی پہرکی یا چرخی ڈال کر کشتی باندہ دیگئی تہی کہ وہ کشتی سرک کر اسپار سے اوسپار چلی جاتی تہی - جہاز والون نے اور
سپاہیون نے بہ امداد ایک ہزار اور پانچسو ڈنگولہ سے اور اٹہ سو شنیا اسنہ کے لوگون سے کئے باوجودیکہ یہہ بہت ہی دقت
طلب امر تہا مگر خوب کام کیا - غضبیہ نامی دودخانی جہاز باب الاسباک کے آبشار سے جو مقام سراس سے باہر ہے بخیریت
گذر گیا لیکن تنگور مین پہونچکر جہان راستہ سخت دشوار گذار ہے ٹکرا کر ٹوٹا اور ڈوب گیا صرف مستول اور لوہے کا نل جس
سے دہوان نکلتا ہے پانی سے اوپر دکہائی دیتا تہا - بعدہ معلوم ہوا کہ نصف الخیر نامی جہاز کا بہی یہی انجام ہوگا مگر سخت
کوششون سے اور تعجب خیز ہوشیاری سے جسکا اوسوقت اظہار ہوا وہ سمنہ کے دہارے سے بخیریت گذر گیا - اسیطرح
سخت تکلیفون کے بعد اسسے پہلے دو دہانون سے کہینچ کر بخیریت نکالے گئے لیکن علاوہ اسکے تین دہانے اور باقی تہے جنمین سے
راہ تو نہایت دشوار گذار اور تنگ تہی چنانچہ جہاز مذکور ان دہانون سے اچہی طرح گذر کر رہا تہا کہ دفعۃً ایک پتہر کے ٹکڑے
سے ٹکرایا اور دو رسے جس سے بندہا ہوا تہا ٹوٹ گئے جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ پیچہے کے کنارہ کی طرف بہہ گیا مگر پاش پاش ہوجانے سے
بال بال بچا - ایک کشتی جو باندہنے کے لئے رسی لا رہی تہی ٹکرا کر ڈوب گئی اور صرف سوار کشتی کے بمشکل تمام بچی
الغرض تہوڑی دیر بعد جسوقت کہ جہاز دوبارہ حرکت مین آیا تو پہر ایک ٹکرے سے ٹکرا کر ایسا لوٹا کہ انجن اپنی حرکت سے بیکار
ہوگیا پہر رسے کا سرا بہی اوسوقت ٹوٹ گیا اور جہاز پیچہے کے کنارہ کیطرف بہہ چلا مگر ایک چہوٹا رسا ابہی تک بندہا ہوا تہا -
جو رسے کہ ٹوٹ گئے وہ ساڑہے چہ انچ موٹی گہاس کے تہے اور ساڑہے پانچ انچ پٹوسے کے رسون کی نسبت یہہ
خیال کیا گیا تہا کہ کسی قدر بوجہ اونپر ڈالا جائیگا برداشت کرلینگے الغرض اب یہی صورت بچاو کی باقی رہ گئی تہی کہ جس
طرح ہوسکے جہاز کی محافظت ہو اور رسیون کی مرمت کیجائے - چنانچہ بعد مرمت پہر ایک سخت کوشش ہوئی اور
چہہ ہزار آدمی سات گہنٹہ تک برابر لگے رہے یہان تک کہ نصف الخیر جہاز قلیل نقصان کے ساتہ تمام دہانون سے
کہینچ کر نکل گیا - اسیوقت ایک دوسرا جہاز دودخانی بانٹ گیسری نامی جسمین پیچ کے ذریعہ سے دو کشتیان (جسکی تصویر
اس صفحہ مابعد مین ہی ہے) لگی ہوئی تہین مغربی نہر سے گذر کر اور اسطرح آبشار کی پوری قوت سے بچکر سمنہ مین پہونچا تہا
اور اسیطرح سات کشتیان دودخانی جو انگلینڈ سے آئین تہین کہینچ کر اور ریلوے سے دریا مین پہسلا کر باوجودکہ وہ ڈہال
بہت زیادہ تہا اور افسرون کے پاس مناسب مدد اس کام کے لئے نہ تہی اوتاری گئین اور مقام سراس مین باقی
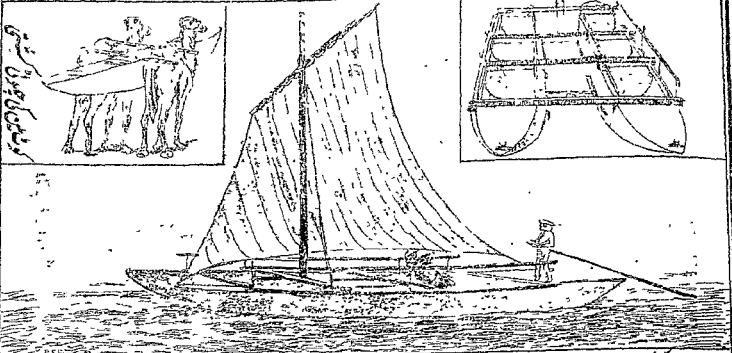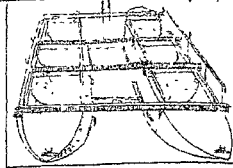
دریاے نیل کی آمدورفت مین بہت عمدہ کام دیا اور بوجہ اسکے کو پیندا اس جہاز کا چھوٹا تھا ایسے مقاموں مین سے جاتا جہان پانی کم ہوتا تھا۔ اب کوئی وقت
سامان جنگ کی روانگی مین جو وادی حلفا پر فراہم ہوئی ہے ڈنگولا تک کروہ دوسرا مرکز برٹش گورنمنٹ کے فہم سکے مقام قیام اور
بیشتر روانگی کا قرار پایا تھا نہی – وادی حلفا اور گمبہ دیتکے گنون تک اوسی درمیان مین بذریعہ ریل کے آدمی اور سامان جنگ وغیرہ

کنڈا کے ملاحون کے
خیمہ گاہ وادی حلفا مین

جاتا تھا سا ور چاہ ہاے نہرات سے ابیکول تک اونٹون پر اور ابیکول اور تنگور کے درمیان مین اور وہان سے کارکا متو تک بذریعہ دیلر کی کشتیون کے اور کارکا متو سے جبر تک اور وہان سے تانک اور ابو فاطمہ سے کوری تک سوڈانی کشتیون پر اور دیلر کی کشتیون پر جاتی تھی ایک انگریزی افسر کے متعلق نگرانی تعدد دیلر کی کشتیون کی تھی اور معمولا دس ڈنگو لوی یا کروی یا مصری سپاہی ہر کشتی پر بیٹھتے تھے اور یہہ افسر اونکے ساتھہ اپنی باری کے مطابق دریاے نیل مین آیا جایا تھا ۔ اور خاص خدمت اس افسر کی یہہ تھی کہ وہ نگرانی اس امر کی کرے کہ لوگ سستی نکرنے پاوین اور کام مین توقف اور حرج نکرین ۔ روانگی کے مقامات پر (یعنی تنگور دو میل اور ساکا متو چار میل اور جبر ڈیڑھ میل اور ہناک چار میل) یہہ اسباب اور سامان کشتی سے اوتارے جاتے تھے اور اونٹون پر لادکر روانہ کیے جاتے تھے ۔ اور اسلیے مقامی افسر نگار رس کشتیون کو نہایت سرگرمی کے ساتھہ فراہم کرتا اور جو سرکاری سپاہی اونپر جاتا اوسے اوس مدت کے لیے جو سفر مین گذرے ایک تعداد زر نقد کی بلا لحاظ حساب رسدی کے دیا کرتا ۔

باب چہاردھم

مشتمل بر واقعات ذیل

انگریزی فوج شتر سوارون کی تیار ہونا ۔ اسطرح فوج کی ترتیب مین نپولین اول کی تقلید ۔ لباس اور اسلحہ جنگ اس فوج کے ۔ مختلف اشیا جو اونٹون پر ساتھہ رکھے جاتے تھے ۔ انگریزی فوج کا پہلے پہل اونٹ پر سوار ہونا ۔ تکلیفات اس سواری کے ۔ لارڈ ولسلی کا ڈنگولا جانا ۔ گارڈن اور مہدی کے حالات ۔ کونسل جنرل کا فوجی لباس خارطوم سے اوسکے خط کا آنا ۔ یوروپین قیدیون کے حالات جو مہدی کی قید مین تھے ۔ گارڈن کی شکست ۔ مہدی کا خود محاصرہ ۔ خارطوم مین شریک ہونا ۔ باغیون مین وبا کا پہلنا ۔ لارڈ ولسلی کا ڈنگولا پہونچنا ۔ سردار ڈنگولا سے ملاقات کرنا ۔ اور اوسی خطاب سینٹ میکل اور سینٹ جارج کا دینا ۔ شتر سوارون کی فوج کے ساتھہ روانہ ہونا ۔ برٹش فوج کو آگے بڑہنے کا شوق

شروع اکتوبر مین لارڈ ولسلی نے وادی حلفا مین پہونچکر حکم دیا کہ افواج ذیل دریاے نیل کے کنارہ پر روانگی کو تیار رہین ۔ یعنی گارڈن کی رسالہ کی فوج اور اسکاٹش کی رجمنٹ اور بیرو احضار کس کا رسالہ اور شتر سوار دیکی فوج جو اسوان مین متعین تھے ۔ شتر سوارون کی فوج جو سابقاً گارڈن کی ہدایات اور بتجویز کے مطابق ترتیب دیگئی ہین اسمین مجموعاً بارہ سو سپاہی تھے اور اوسمین ایک دستہ فوج کی رسالہ کا اور دوسرا سوار رجمنٹ کا اور پیدل گارڈ کا شامل تھا ۔ اور ہر ایک حصہ اس فوج کا ڈویزن یعنے دستون مین اسطرح منقسم تھا یعنی ایک بڑا رسالہ دوسرا انکا رسالہ سوار اور گارڈ کا مع چوتھی رجمنٹ پیدل کی جو سوار کر دیے گئے تھے الغرض اسطرح فوج کی ترتیب کوئی جدید نہ تھی ۔ بلکہ نپولین اول کی تقلید تھی جس نے مصر مین بروقت قیام اپنے اسیطرح فوج مرتب کی تھی ۔ اور سپاہیون کو اونٹون پر سوار کردیا تھا چنانچہ نپولین کی اس فوج سے کسیقدر لوگون نے مئی ۱۸۰۱ع مین جنرل سرجان ڈوئیل کے بریگیڈ کی اطاعت قبول کرلی تھی ۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ ان فرانسیسی شتر سوارون کی فوج نوے میل ایک دن مین بغیر آب و دانہ کے ریگستان کی راہ طے کرتے تھے اور جب لڑائی ہوتی تو اونٹ بٹھلاکر سوار نیچے اوترتے اور اوسکی اوٹ سے گولیان لگاتے تھے ۔ کسیقدر فوج جسے لارڈ ولسلی نے اسی غرض کے لیے ترتیب دی تھی ۔ اکتوبر کو اسکندریہ مین پہونچی اور وہان پہونچتے ہی اپنی معمولی وردیان اوتارکر سرخ فلالین کی کرتیان

اور گھٹنے تک کے برجس یعنی پتلون اور سرخ کپڑے کے موزے اور سفید رنگ کے ہوئی ٹوپیاں اور پگڑیاں ہین لیکن ان سپاہیون کو آلات حربی بہی کسیقدر روزنی دیئے گئے تہے یعنی داہنے کندہے پر انکے ایک تہہ کیا ہوا اوورکوٹ اور بائین شانہ پر کارتوس کے لئے ایک چرمی کارتوس دان ۔ ایک خرجی کہانا رکہنے کے لئے اور پانی کی ایک بوتل اور گولی بارود رکہنے کا ایک چرمی تہیلا اور پچاس چوٹ کی باروت اور ایک تہیلا رایفل کے لئے جسمین بندوق کا کندہ بحفاظت رہے دیگئی اور ہتہیارون مین بجائے معمولی کاربین کے جو سوارون کے پاس رہتی ہے مارٹینی ہنری رایفل مع سنگین کے دیگئی تہی اور یہہ بہی تجویز ہوئی تہی کہ ہر اونٹ پر علاوہ سوار اور الات اور سامان جنگ کے ایک مختصر سا شامیانہ اور تین دن کی خوراک راکب اور مرکب کے لئے اور پانی بہی رہا کرے ۔ الغرض بمجرد اسکے کہ یہہ لوگ یہان

شتر سوار انگریزی فوج مرتبہ ۱۸۹۲ء
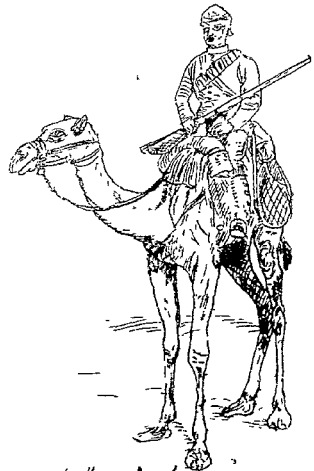
شتر سوارون میں سے ایک شتر سوار گارد کا

پہونچے اونٹ کی سواری بسرگرمی تمام سیکہائی جاتی تہی اسلئے کہ یہ کام ان سپاہیون کیلئے سہل نہ تہا ۔ کرنیل کول برن بیان کرتے ہین کہ اونٹ کی سواری مین بہت تکلیف ہوتی ہے ۔ جب یہہ جانور کہڑا رہتا ہے تو اسکی عجب شان و عظمت نظر آتی ہے ۔ اگر سوار ہوشیار نہ ہو تو کسی عضو کے ٹوٹ جانے یا بری طرح گر پڑنیکا خوف رہتا ہے جسوقت اس جانور کو کہ بظاہر حلیم صورت ہے یہہ معلوم ہوا کہ مجھے کسینے چہوا فوراً ہی اوٹہہ کہڑا ہوتا ہے اور سوار بیچارہ نیچے آپڑتا ہے لہذا عمدہ طریقہ سواری کا جسکا لوگ ہمیشہ برتاؤ کرتے ہین یہہ ہے کہ سوار کو چاہیئے کہ سوار ہوتے وقت اپنا پاؤن اونٹ کے اگلے بائین پیر پر رکہے بعد اسکے جب اونٹ اپنے اگلے پاؤن سے کہڑا ہوگا تو سوار پیچہے کی طرف جہک جائیگا ۔ اور قبل اسکے کہ سوار اپنا دوسرا

ڈنگولا کی راہ میں

درست کرنے آنے کو جہاں جائیگا اور اونٹ کے کوہان سے پیٹ مین سخت دہکا لگے گا اسلیئے کہ اسکی پچھلی ٹانگین اونچی ہوتی ہین اور یہی وجہ ہے کہ جسوقت وہ جانور اپنے اگلے پاؤن سے کہڑا ہونیکو نیچے کا جسم بلند کرتا ہے اور اپنے پاؤن کے بہل کہڑا ہوجاتا ہے تو سوار پیچھے سرک آتا ہے اسلیئے پیٹ مین سخت دہکا پہونچتا ہے اور اونٹ سے نیچے اوترتے وقت یہہ تکان مختلف طرح سے خود بخود واقع ہوتی ہے جسوقت کوئی نامور ولایت افسر جو آگے بڑہ کر شتر سوار ہوگا صاف دستہری وردی پہنے ہوئے اور فوج کی ضروری چیزین خوشنما اور چھوٹے چھوٹے زیور اسکے دو جانب لٹکتے ہوئے مثل پرے لن کے درخت کے سج کر اونٹ پر سوار ہوتا ہے اوسوقت کل فوج اوسکی سواری کے تماشے کو نکل پڑتی ہے۔ ایک خاص کا بیان تحریر کرتا ہے کہ دو مصری سپاہی اونٹ کے گٹہنون پر کہڑے رہتے ہین اور تین شخص راکب کے پہلو مین ہوتے ہین جو اوسکے بازو اور پاؤن کو پکڑے رہتے ہین کہ جسوقت وہ جانور کہڑا ہو تو سوار گر نہ پڑے اور جب اونٹ کو بہت سا دلاسا دیتے اور شور کرتے ہین تو وہ کہڑے ہونے پر مجبور ہوتا ہے اور سوار اسوقت تک زین پر جما رہتا ہے۔ لیکن اسکے لوگ اوس جانور کو اوسکی مرضی پر چھوڑ دیتے ہین اور اپنے طور پر چلتا ہے اور جس بستی کی مہارین نہ ہار ہتا ہے اوسے توڑ کر بیہوش بلکہ قریب بہ غش راکب کو زمین پر گرا دیتا ہے۔ بعض وقت چالاک آدمی اوسے درست کرلیتا ہے۔ اکثر فوج جب روانہ ہوتی ہے تو ان اونٹون پر بوجہہ اور اسباب لادا جاتا ہے اور سردار اور سپاہی سبکے سب پیادہ پا چلتے ہین۔ فی الحقیقت یہ سہل امر نہین ہے کہ جتنے تمام لوگ اونٹ کی سواری کو پسند کرین اسلیئے کہ اس ریگستانی کوہاندار مرکب کی سواری مین کوئی عمدگی نہین پائی جاتی وہی شخص جسکا ذکر اوپر ہے جسکا بیان کرتا ہے کہ مین نے جو اونٹ پر سوار ہوکر ایک ہزار میل راہ طے کی ہے اور ہر قسم کے زین اور ہر طرح اور وضع کی سواری کو مین نے آزمایا ہے مگر ابہی تک نہ تو اسکی چال پسند آئی اور نہ وہ جانور پسند پڑا۔ اور وہی شخص بیان کرتا ہے کہ مین نے ایسا کوئی بہی آدمی نہین پایا جو اپنے خراب سے خراب گھوڑے کو عمدہ سے عمدہ اونٹ کے ساتھہ تبادلہ کرنیکو راضی ہو سچ تو یہہ ہے کہ اونٹ کی سواری سیکہنا ایک ایسا کام ہے کہ چند مدت گذرنے کے بعد بہی اوسکا ربط حاصل نہین ہوتا۔ بلکہ خاص اوس ملک کے باشندے بہی اسمین کمال نہین حاصل کرتے اور نہ اس سواری مین اونکو آرام ملتا ہے اور جب کوئی ناواقف اور معمولی شخص اونٹ پر سوار ہوتا ہے تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک پرے جو سب پر سوار ہے اور غلط راہ مین چلا جاتا ہے۔ الحاصل باوجودیکہ لوگون نے اس سواری کی بدولت سخت ایذائین اوٹھائی ہین اور یہہ کام اونکو بہت دشوار معلوم ہوتا تہا مگر ان لوگون کو حکم دیا گیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو وادی حلفا کی طرف روانہ ہوں اور وہان سے ڈنگولا جائین غرضکہ فوج روانہ ہوئی راستہ مین کئی جگہہ توقف کرنا پڑا اور راہ بہی بہول گئے اس لیئے کہ وہ بیچارے جانور جو اپنے وطن کے ریگستان مین بآرام تمام چلنے کے عادی تہے چٹان اور پتھر دن مین پہنس کر ایسا گھبرا گئے کہ بمشکل تمام آگے بڑہتے تہے سب نشیب مقام پر

گر کر پہر اونٹ پر سوار ہونا

ڈنگولاسے اونٹون کا اترنا

لارڈ ولیسلی کا شتر سوار فوج کو صحرا مین ملاحظہ کرنا
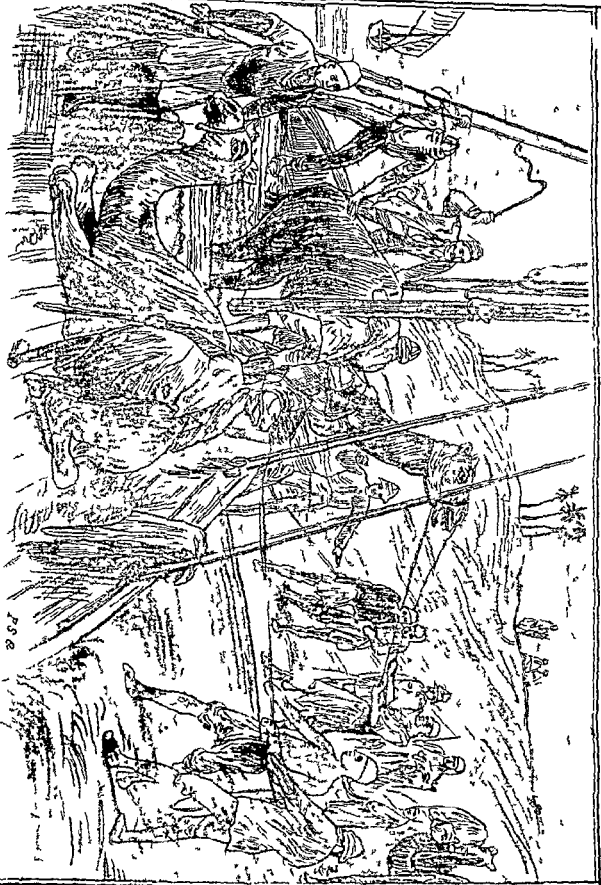
سوار اوتر پڑتے تھے اور اوسکی گردن پکڑے ہوئے کوڑے لگاتے تھے اور عربی راد تھا اوسکی دم کو زور سے کھینچکر جسم کا پچھلا حصہ بلند کرتے تھے یعنی اسطرح اوسے اوٹھاتے تھے چونکہ یہہ سفر دریاے نیل کے داہنے کنارہ کیطرف سے تھا لہذا ضرور ہوا کہ ڈنگولا کے قریب یہہ جانور کشتیون کے ذریعہ سے اوس پار اوتارے جائین۔ اس کام مین بہت ہی توقف ہوا اسلئے کہ گیا تون پر اکثر کشتیان تیار اور موجود نہین رہتین۔ اور یہہ بھی دستور ہے کہ فی کشتی چار اونٹ یا اس سے بھی کم چڑہاے جاتے ہین اور قبل اسکے انکے پالان اور بوجہہ اوتار لئے جاتے ہین کہ ان چیزونکا بھی نقصان نہ ہو اور خود جانور بھی تکلیف نہ اوٹہائین ۸ ۲۔ اکتوبر کی صبح کو لارڈ ویلسلی بہمراہی کرنیل ساون اور ایڈیکانپ وادی حلفا سے بذریعہ ریل سراس روانہ ہوے اور وہان سے اونٹ پر سوار ہوکر ہانک گئے انکے ہمراہ ایک دستہ مصری فوج کا بحفاظت شیوخ عرب کر گیا تھا۔ اثناے راہ مین شتر سوارون کی فوج جو ماتحتی کرنیل سر جی ڈبلو کلکس کے گئی تھی ایک مقام پر صحرا مین خیمہ زن ملی چنانچہ آپسمین یکے بادیگرے ان لوگونمین رد وبدل نعرہ ہاے مسرت کا ہوکر شتری فوج اوس مقام کی طرف روانہ ہوئی جہان لفسٹ انجینیار ان لوگون کو ڈنگولا لیجانیکے لئے پڑا تھا۔ میجر کچینر جواب تک ڈنگولا مین مقیم تھے اونہون نے دو مہینے کے عرصہ مین تار کے ذریعہ سے وہان کے مختلف حالات اور خارطوم کی کیفیت محافظت اور مہدی کے حالات فوج کشی کی اطلاعین بھیجین اور جنرل گارڈن نے بھی چند مختصر مراسلات بھیجے جنمین سے ایک کا اوپر ذکر ہوچکا ہے میجر کچینر کو ایک سوداگر کی زبانی جو کرنیل اسٹوارٹ کی روانگی کے تہوڑے عرصہ بعد خارطوم سے چلکر یہان آیا تھا یہہ معلوم ہوا کہ جنرل گارڈن نے شہر کو ہرگز نہین چھوڑا ہے اسلئے کہ وہ خارطوم کی مجلس شوریٰ کی جسمین بڑے بڑے تاجر شامل تھے پریسیڈنٹ یعنی میر مجلس ہین اسی سوداگر کی زبانی یہہ بھی معلوم ہوا کہ روپیہ اور گوشت خارطوم مین نایاب ہورہا ہے اور جنرل گارڈن نے چھہ لاکھہ روپیہ کے مختلف قسمت کے نوٹ ایک روپیہ سے لیکر ایک ہزار روپیہ تک جاری کئے ہین یہہ نوٹ چار انچہ طول اور دو انچہ عرض مین اور انپر عبارت ذیل تحریر ہے (یہہ رقم مقبولہ ہے اور رقم اسکو خارطوم یا قاہرہ کے خزانہ سے چھہ مہینے بعد ادا کرینگے) نوٹ کی پیشانی پر گارڈن کی مہر اور ذیل مین دستخط اونکا ثبت تھا
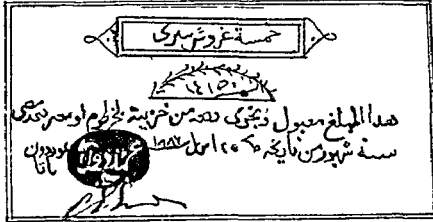
مہدی کی کارروائیون کے چند دلچسپ واقعات اوس زمانہ کے ہرہنسل سفیر اسٹریا کی زبانی جو چند سال سے خارطوم مین مقیم تھا بعد اسکے دریافت ہوئے سفیر مذکور بیان کرتا ہے کہ بغاوت واقع ہونیکے پیشتر یہہ شخص یعنی مہدی سرکاری مواقع مین قرب وجوار کی نظرونمین سربرآوردہ معلوم ہوتا تھا لہذا کوئی تعجب کی بات نہ تھی اگر وہ اپنے کو پرتکلف لباس سے آراستہ

رکہتا تہا - پوشاک مین اوسکی ایک بہت بڑی سرخ قبا لامبی جوڑی اور ایک لمبا کرتا سر چارلس گرانڈیش کا اور نیلی عبا شامل تہی - کپتین کولبرن لکہتے ہین کہ اس آخری مہدی کا تماشاگاہ مین مہدی ایک عمدہ سوانگ معلوم ہوتا تہا یا کسی ناچ گہر مین تماشا کرنے والون کی جماعت کا سردار نظر آتا تہا ماہ ستمبر مین ہر ہنسل نے اپنی گورنمنٹ کو اطلاع حالات کرتے وقت یہہ بیان کیا تہا کہ شروع ماہ مین مہدی مقام شط کو جو دویم سے چار گہنٹے کی راہ اور خارطوم سے سو میل کے فاصلہ پر جنوب کی طرف واقع ہے گیا ہے مہدی کی جلو مین تمام عیسائی قیدی جنمین تیرہ۱۳ یورپین اور بارہ یونانی اور گیارہ لیوانٹائین کے باشندے تہے لباس درویشی مین فوجی خدمات بجا لاتے ہین - واضح ہوتا ہے کہ ۹ ستمبر کو نبی کا ذب کے دو نائب قلعہ خارطوم کے دروازہ پر آئے اور اندر داخل ہونیکی اجازت چاہی اور یہہ بیان کیا کہ ہم لوگ مہدی کی طرف سے چند خطوط گارڈن پاشا کے نام اور مشن کی بہنون کی طرف سے ہر ہنسل کے نام لائے ہین مگر جب اون لوگون کو شہر مین داخل ہونیکی اجازت نہ ملی تو وہ خطوط سپاہیون کو پہرے پر تہے دیدئے اور خود دشمنون کی فوج مین جو وہان سے قریب ہی تہے چلے گئے ۱۴ ستمبر کو جنرل گارڈن کے سپاہیون سے ایک دوسری جنگ سنار کی طرف ہوئی لیکن بڑے نقصان کے ساتہہ گارڈن کے آدمیون نے شکست کہائی اور کئی ہزار باغیون نے گارڈن کی فوج کا مورچہ توڑ ڈالا بعد اسکے پندرہ روز تک خارطوم کا کچہہ حال نہ معلوم ہوا کہ شہر کے اندر یا اوسکے گرد کیا واقعات واقع ہوئے اوسیوقت یہہ خبر مشہور ہوئی کہ انگریزون کی ایک کمکی فوج ڈنگولا سے اسطرف آتی ہے مگر وہان اسقدر جہوٹی خبرین اس قسم کی مشہور ہو رہی تہین کہ اس خبر کا کسیکو یقین نہوا - ۲۹ ستمبر کو ہر ہنسل کی ایک تحریر پر امید مضمون ذیل آئی

مضمون خط

آج اتوار کا کیسا مسرت بخش دن ہے قلعہ سے توپون کی آواز سنکر جو خبر دیتے ہین کہ انگریزی فوج ہماری مدد کے لئے آ رہی ہے باشندگان شہر کے قلوب کسقدر مسرور ہو رہے ہین جنرل گارڈن کے پاس ایک تحریر لارڈ ولسلی کی نوشتہ ۱۳ اگست دو خاص ہرکارے لیکر آئے ہین اس خط مین تحریر ہے کہ ۹ رجمنٹ گورے اور ہندوستانیونکی مع پانچ جرنیلون کے بربر اور خارطوم کو روانہ ہوتی ہین علاوہ انکے بیس مسلح جہاز جنپر توپین چڑہی ہوئی ہین بہیجی گئی ہین ابہی تک شعاع امید ہم لوگون کے مخلصی کی چمکتی ہے خدا انگلستان کو برقرار رکہے - ہزارون آدمیون کی جانین بچ جائینگی گو اسباب اور مویشیان انکے ضایع ہونگے - یہہ امید ہے کہ بعد پہونچنے افواج انگریزی کے ہم لوگ خارطوم چہوڑ دینگے لیکن یہہ امر ابہی تک تحقق نہین ہے کہ انگریز اس ملک پر قبضہ مستقل کرینگے یا صرف ہم لوگون کی مخلصی کے بعد لوٹ جائینگے اور ملک کو اوسکے مقدر پر چہوڑ جائینگے

اس خط مین مکرر کرکے ہر ہنسل نے یہہ بہی تحریر کیا تہا کہ یہان قحط عظیم کا سامان نظر آتا ہے انگریزی فوج کی آمد نے ان متعصب وحشیون کا خوف تو ہم لوگون کے دلون سے نکالدیا ہے لیکن بہوکہہ کی وجہ سے بہت جلد ہم لوگون کو ملک چہوڑ دینا پڑیگا اور اور ادسمین انسان کو اپنی زندگی بسر کرنی غیر ممکن ہو جائیگی - ہم لوگون کی یہہ دعائین خداوند عالم سے بیکار نہین ہین کہ خداوند عالم ہم لوگون کو جنگ اور موت اور قحط سے بچاوے - سوڈانی ہرکارے جو ڈنگولا مین آئے تہے وہ اس خبر کو بیان کرتے ہین کہ چند روز اکتوبر کے مہینہ سے گذرے ہونگے کہ مہدی بذات خاص خارطوم کے سامنے آیا اور وہان سے ایک فوج

لشکر کے ساتھ مقام عمد رمان مین آکر جنرل گارڈن کو طلب کیا اور کہلا بھیجا کہ جنرل مہدی اطاعت قبول کرلے مگر شہر محصور کے تند مزاج گورنر یعنے گارڈن نے یہ جواب دیا کہ ابھی تو اور بارہ برس تک مین یہان سے نہ ہٹونگا یہ سنکر مہدی بغیر جنگ الوز اماک کی طرف چلا گیا مگر پھر ایکدن خارطوم کے جنوب مین نمودار ہوکر یہہ مشہور کیا کہ مین ابھی اور دو مہینہ تک یا در نہ لڑونگا قاصد کو لکھا ہے کہ اسوجہ سے مہدی کے بہت سے ساتھیون نے اوسکا ساتھ چھوڑدیا بعد اسکے ایک دوسرے مخبر یعنی العبید کے ایک تاجر نے بیان کیا کہ اس درمیان مین مہدی نے ایک عبادت خانہ تیار کرکے اوسمین مصروف بعبادت ہوا اور وہان اپنے خاص خاص ساتھیون کو اندر بلاکر کچھ وعظ و پند کرتا اور قسم قسم کی اپنی جھوٹی کرامتین دکھاتا تھا یعنی اپنے حکم سے قہوہ کی کشتی کو متحرک کردیتا یا اپنے نیزہ کو زمین پر مارکر اوس سے آگ پیدا کردیتا تھا۔ ہرمنس کی ایک دوسری تحریر مکتوبہ ۲۵۔ اکتوبر سے واضح ہوا کہ مہدی کا شہر سے قریب ہوجانا ایک عمدہ وسیلہ شہر والون کو آپسمین صلاح اور مشورہ کا ہوگیا اور ہم لوگون کی فریب دہی کے لئے مشورہ ہونے لگے۔ ہرمنس نے تحریر مذکورہ ذیل مین صراحتاً جو کچھ شہر اور بہادر محافظان شہر پر مصیبت آنیوالی تھی اوسے درج کیا ہے۔

مضمون خط

بہت روز سے اس راز کی کیفیت کھل چکی ہے کہ مہدی کے سردارون سے اور شہر والون سے خفیہ صلاح اور مشورے ہورہے ہین۔ معززین شہر یعنی شیخ الاسلام اور قاضی اور مفتی اور سید (حاکم) اور حربی پاشاہ سکرٹری جو بذریعہ ملازم وطنی کے شہر مین رہتا ہے۔ اسا اور لوگ اس کارروائی مین شریک صلاح مشورہ ہین اور اس گروہ کے دوسرا۔ یعنی حسین ابراہیم پاشا اور سید پاشا چند روز گذرے ہین کہ سب مر گئے گئے۔ بقیہ لوگون کے مکان کے سامنے سنتریون کا پہرا رہتا ہے اور سپاہی سنگین چڑہائے ہوئے قیام گاہون پر اید ہر اودہر ٹہلا کرتے ہین لیکن بوجہ اشتعال بغاوت کے مقام دم زدن نہین نہ کوئی شخص اون لوگون کی سزا دہی مین مبادرت کرسکتا ہے۔ یہہ ظاہر پرست لوگ بظاہر نہایت ہی فدوی گورنمنٹ مصر کے مقابل مین ظاہر کرتے ہین مگر خفیہ طور سے مخالف ہین اور گالیان دیتے ہین۔ الحاصل اس ملک مین گورنمنٹ کا مستقل طور سے قائم ہونا اوسوقت ممکن ہوگا جب سید محمد احمد اس دنیا سے باہر بھیجدیا جائے۔ صرف مہدی کے نام سے سودائیون کے قلوب اوسکی طرف کھینچتے ہین اور جب تک وہ زندہ ہے یہہ لوگ اوسکے وابستہ رہین گے اور بعد وفات اسکی مشرقی سوڈان بے ترتیبی اور بدنظمی کی حالت مین برباد ہوجائیگا اگر کسی شائستہ گورنمنٹ نے دست اندازی نہ کی شہر چہار طرف دشمنون سے گہرا ہوا ہے۔ اور بظاہر اونکا یہہ قصد معلوم ہوتا ہے کہ قبل پہونچنے انگریزی فوج کے شہر پر قبضہ کرلین۔ اگر وہ لوگ سخت حملہ کردین گے تو غالب ہے کہ کامیاب بھی ہوجائین اسلئے کہ فوج ہماری بوجہ نقصانات کے کم ہوتی جاتی ہے اور پانچ جہاز جنگی ہمارے یہان موجود نہین ہین بربر کو گئے ہین۔ اگر انگریزی فوج بہ تعجیل تمام نہ آئے گی تو پھر وقت ہاتھ سے جاتا رہے گا اور کوئی فائدہ نہوگا۔

سفیر آسٹریا نے اوسی خط مین مکرر کرکے مضمون ذیل تحریر کیا ہے۔

فوجی قیدی اور خاص کر مصری قیدی ایک ایک کرکے یا غول کے غول مہدی کی فوج سے فرار کررہے ہین اور بعض فراری اپنے وردے پہنے ہوئے بھاگتے ہین اور باغیون کی بُری حالت ہورہی ہے سپاہی اونکے نہ تو تنخواہ

باقی نہ اونہین رسد ملتی ہے - صرف گوشت پر بسر کرتے ہین فوج مین اونکے تجیش کا چارہ یہین رہا ہے اور کوئی نصیب ہی نہین ہے مہدی کے ہمراہیون مین زیادہ تر مرد اور عورتین اور لڑکے اور غلام ہین - لڑنے والون کی تعداد سات آٹھ ہزار سے زیادہ نہوگی - ان لوگون کو غیر ملک والون سے اسقدر نفرت ہورہی ہے کہ اپنے ملک اور ہم وطنون کی بربادی کا کچہہ انہین لحاظ اور خیال باقی نہین - جملہ باشندے سوڈان کے اکل و شرب اور لباس و پوشاک اور مذہب مین غرض کہ جملہ امورات مین قدیم احادیث اور روایات اور رسم و رواج کے پابند ہین - جدید لوگ دوسرے ملک کے یہان کوئی مکان نہین رکہتے - مہدی بڑے مصلح قوم یعنی ریفارمر ہوکر اپنے قواعد اور احکام ایک کتاب مین مثل قرآن یا صحیفہ کے منضبط کئے ہین - اور ہم لوگ اس ملک مین پروٹسٹنٹ مذہب کے ہین - جس زمانہ مین خارطوم اور اوسکے اطراف کی یہہ حالت ہورہی تھی - برٹش فوج کے کمانڈر انچیف یعنی لارڈ ولسلی نے یہہ امر قرین مصلحت تصور کیا کہ کسیطرح خارطوم کے قریب پہونچ جاوے - چنانچہ ۳ - نومبر کو نصف البحر جہاز پر بمقام ڈنگولا مین پہونچا وہان سر ہربرٹ اسٹوارٹ اور مدیر ڈنگولا نے معہ اپنے مصاحبین کے لارڈ موصوف کا استقبال کیا - اسی سپاہی شاہی سسکس رجمنٹ کے بطور گارڈ آف آنر (یعنی جلودار سوار) کے پیشوائی کے وقت حاضر تہے - اور دار الامارت مدیریہ کے قریب سوڈانی فوج جو لارڈ ولسلی کی خبر آمد سنکر سرگرمی کے ساتہہ قواعد مشق کر رہی تھی صف بستہ ہوئی - بعد اسکے کہ خاطین مدیر اور لارڈ مین سے رد و بدل خیر باد و خیر مقدم کی ہوا کمانڈر چیف اپنی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے - اور دوسرے روز بعد غروب آفتاب لارڈ ولسلی مع اپنے مصاحبین اور چند سوارون کے جو جلو مین تہے دار الامارت مدیریہ مین آئے - صحن مدیریہ مین سوڈانی فوج صف بستہ تھی اور پشت پر اونکے ایک جماعت ممیزین ڈنگولوی عربون کی مجتمع تھی اور خود مدیر اخلاقاً مدیریہ کے برآمدہ مین بانتظار لارڈ ولسلی کہڑے تہے اور اپنے مرتبہ سے بالاتر اس امر کی مدیر کو امید تھی بلکہ یقین تہا اور جسکی خوشبو پہلے سے مہک چکی تھی کہ لارڈ ولسلی اونہین ایک اعلی درجہ کا خطاب عطا کرینگے جب لارڈ ولسلی مدیریہ مین پہونچے تو لبیک صاحب سلامت باخودہا کے مدیر نے امام جمعہ سے استدعا کی کہ وہ لارڈ موصوف کے لئے دعا سلامتی کرین چنانچہ امام نے دعا کی اور مجمع حاضرین نے بہت زور سے آمین کہا بعد ختم دعا کے کمانڈر انچیف برطانیہ قریب مدیر کے آئے اوس وقت مدیر نہایت عجز و انکسار سے کہڑے ہوئے تہے اور تمغہ نائٹ کمانڈر آف آرڈر آف سنٹ میخل اور سینٹ جارج کا عطا کیا اور اشتہار عطائے تمغہ اور خوشنودی جو صرف در عربی زبان مین تہا امام جمعہ نے مجمع مین بلند آواز سے پڑہا - بعد اسکے مدیر کے جواب کی باری آئی اور اوس نے شرمندہ طور سے اپنی رائے ظاہر کی کہ یہہ سرفرازی جو ہمی عطا ہوئی ہے وہ میری عزت و توقیر سے کہین افزون ہے اور مین وعدہ کرتا ہون کہ تا حد امکان اپنے اس مہم برطانیہ کی مدد مین پہلو تہی نکرونگا - مدیر ڈنگولا کی اسقدر متواتر حالات بیان ہوئے ہین اور جنگ سوڈان مین ایسے کارہائے نمایان اوس سے ظہور مین آئے ہین کہ اس اعتبار سے یہان کسیقدر تذکرہ اوسکے ذاتی حالات اور چال و چلن کا بیموقع نہوگا جنرل گولسٹن امریکا کا لکہتا ہے کہ خلیفہ محمد حسین جسے مین قبل سے جانتا ہون قبایل عبابدہ اور بشارین کا شیخ اعظم ہے اور بزرگانہ طور سے خود ممتاز ہوکر سترہ ہزار عربون پر حکمران ہے اور قبل زمانہ رسول العبیدہ سے اوسکے مورثون لوگ نسلاً بعد نسل شہریار ہوتے آئے ہین اب عمر مدیر کی قریب ساٹھہ کے پہونچی ہے چھہ فٹ کا قد اور معزز شان اور شوکت کا آدمی ہے - نہایت ہی خوش رو ہے اور رنگ مایل بہ تیرگی ہے آنکہین بڑی بڑی سیاہ ہین کسیقدر
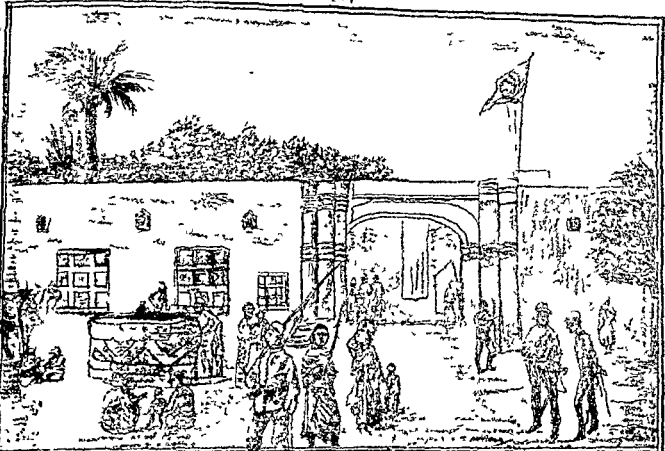
دار العمارت ڈنگولا مین داخل ہونا

صحرا در دراز بینی تیلے ہوتیہ اور نہایت ہی خوشنما داڑہی ہے اور سونا چاندی جواہرات اور اونٹ اور گھوڑے اور لونڈی اور
غلام اوسکے پاس بکثرت ہین اور اسلیے نہایت ہی مالدار اور متمول سمجھا جاتا ہے - معمولی اوقات مین مشرقی ریگستانون کیطرف سے
تجارت اور مسافرت کی حفاظت کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے - اور ایک کثیر التعداد رقم بطور خراج کے اوس ویرہ مین سے اوسے
ملتی ہے جو آدمیون کو راہ نمائی بار برداری یا شتربانی کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے - اور یہ ایک اس قسم کی
مراعات تھی جسکے وہ لوگ گورنمنٹ سے بہی دعویدار ہوتے ہین جبکہ جب کوئی فوج گورنمنٹ کی اونکے ملک کی طرف سے
ہوکر گذرتی تو بغیر اونکا اور اونکے اونٹون کا آجورہ دیے ہوے نہین جاتی تہے - حقیقتہ محمد حسین نے محمد ابراہیم
کے یاد ہمارے دلون مین تازہ کردیے صرف ان دونون مین فرق یہہ تہا کہ محمد حسین ابراہیم سے زیادہ صاحب قوت اور
اختیار صاحب تہے - الحاصل دوسرے روز صبح کو مدیر اور لارڈ ولیسلی شاہی سائکس رجمنٹ اور شتری رسالہ
کے ایک دستہ جنگی قواعد کے ملاحظہ کو گئے جس سے اونٹون کی کیفیت استقلال مربع بنانے کے وقت مین اور اونکی
حالت کا اندازہ ہو جاوے - اس امتحانی بلکہ مصنوعی حیرت کا مقصود حسب ذیل تہا اور باعتبار اوس خیالات کے
فوج مرتب ہوکر حملہ آور ہوئی - ایک دستہ فوج کا جسمین ایک سو بیس آدمی تہے ریگستان کی راہ سے چلے اس دستہ
کے جاسوسون کو ایک ہزار دشمن کی سوار فوج سامنے سے نظر آئی چنانچہ دونون فوجون نے ایک دوسرے کو د

منظر ڈیگولا
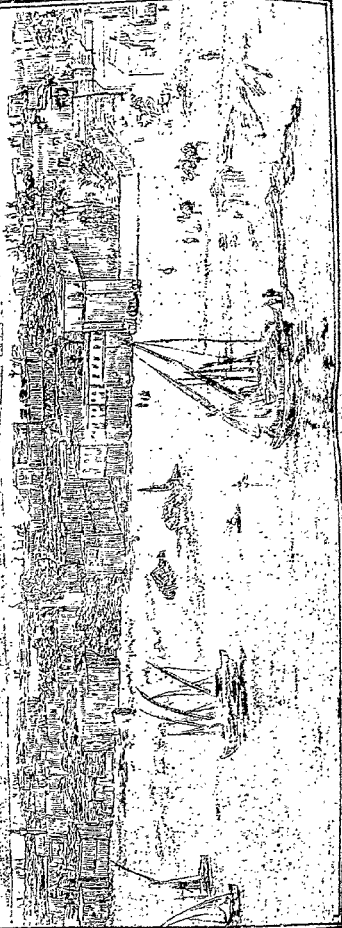
اور چاہا کہ بازو کی فوج کو پسپا کردین غرضکہ کچھ تھوڑے عرصہ تک کشش اور کوشش لاحاصل کے بعد شتر سوارون کے افسر کو یہ معلوم کرکے پانی لینے کی ضرورت سے لوٹ جانا تو دشوار ہے اسلئے دشمن کی فوج کے روبرو اونکے جواب حملہ کے لئے کھڑا ہی رہنا چاہیئے اید ہر دشمنون کو یہ معلوم ہوا کہ ہمارے پاس سامان جنگ از قسم گولی اور باروت کے کچھ نہین رہا لہذا یہ ارادہ کیا کہ اپنی کثیر فوج کے ذریعے سے فائدہ اوٹھاوے - اور کسیطرح دشمنون پر حملہ آور ہو جیسے اسطرح شتری فوج نے جب تک ایک مربع دو قد آدم گہرا بناکر اگلی صف کو گھٹنون کے بہل کھڑا کردیا اور اونٹون کو اندر کیطرف بٹھلا دیا۔ حاصل کلام یہ حملہ نہایت کامیابی کے ساتھ روکا گیا- جنرل اسٹوارٹ اور کرنیل براڈن لیر کہ دو لوا افسران فوج ان کی کارروائیون کی جانچ اور انصافانہ رپورٹ کرنیکو مقرر کئے گئے تھے شتری فوج کی نسبت ان لوگون نے اپنا اطمینان ظاہر کیا اور بیان کیا کہ جب دشمنون نے حملہ کیا اوسوقت ان اونٹون نے کچھ بے میدی کی اور انتشار نہین ظاہر کیا بلکہ ساکن تھے یہی چنانچہ یہہ حالت نفع امید کے لئے موعود کرتی ہے اور جسقدر لوگ زیادہ اونٹ کی سواری کو ناپسند کرتے تھے اوسی حد تک اسوجہ سے پسند کیا کہ ان جانورون نے عجب طرح دشمنون کی آگ کے مقابل مین استقلال ظاہر کیا - غرضکہ یہ فوجین ڈنگولا مین ہو پہنچ چکی تھین اونہین دشمنون سے زور آزمائی اور بہادری کا جوش پیدا ہورہا تہا مگر اونکی بدقسمتی سے یہ وقت تہی کہ بڑا حصہ فوج کا ابہی تک وہان نہین پہونچا تہا - باعتبار حالات موجودہ کے آگے بڑھنا نہایت مناسب ضروری تہا اسلئے کہ فتح خارطوم کی متواتر خبر پر کوئی یقین نہ تہا تاہم یہہ ضرور تہا کہ شہر ہرطرف سے محصور ہو رہا ہے اور اگر تعویق کیجاسے گی تو نتیجہ اسکا یہہ ہوگا کہ پہر مدد کا جانا بیکار ہو جائیگا

باب پانزدہم

مشتمل بہ واقعات ذیل

خارطوم پر سرکاری فوج کا ٹہہرنا - گارڈن کا اعلان مین کہ چالیس دن تک اور سہین تا ابتدا مین رہ سکتا ہون اورمین نے پانچ دخانی جہاز آگے بھیجے ہین کہ وہ سرکاری فوج سے ملاقات کرین باغیون کی فتوحات - اون مصری قیدیون کے حالات جو مہدی کی فوج مین تھے - رومن کیتھلک مذہب کی تارک الدنیا عورتون کا یونانی قیدیون سے منعقد ہونا - سلاطین بے کے ساتھ عمدہ برتاؤ باوجودیکہ زنجیرون مین تھے - الیورین مہدی کے دستور منتظم کے حالات - لپٹن نے کے اطاعت قبول کرلینے کے حالات - لارڈ ولسیلی کا وادی حلفا کو واپس آنا - فوجون کو عام حکم کا دیاجانا - عمدہ راہ کی تلاش اور نکالنے مین ایک ہزار روپیہ انعام کا مقرر ہونا - ویلس کی کشتیون پر رسد لانا - دریاے نیل کے کنارے کنارے فوجی چھاونیان قائم ہونا - کشتی رانی کی دقتین دریاے و ور کشتیون کی - خادی انگلس کی کیفیت کشتی کہینے کی - سراس سے ڈنگولا تک منظورون کا بیان - آبشار ہنک کے حالات - لارڈ ولسیلی کا نسا منے کی طرف واپس آنا - اور ڈنگولا سے روانہ ہوکر سقام کو رتی مین پہونچنا - خارطوم کی خبرین - گارڈن کا مہدی سے جا ملنا یہ دریا کو خشک

کردو۔ انسان اور کشتیون پر جو واقعات ناگہانی واقع ہوئے۔ ہرج ومرج ملاحون پر واقع
ہونا۔ نالستاف کی مصیبت زدہ فوج کا بیان۔ مقام کورٹی مین صدر مقام قایم ہونا۔
اونکی تایم مزاجی کا امتحان۔ دسمبر مین بڑے دن کی کیفیت۔ لارڈ ولسلی کا بندوبست۔
جنرل ارل اور جنرل اسٹوارٹ کی ماتحتی مین دو فوجونکا مرتب ہونا۔ عاکدل کے کنوون کیطرف
جنرل استوارٹ کا روانہ ہونا۔ دشمنون کی رسد کو پکڑنا۔ ریگستان مین جنگ گڑبڑ کا ہونا۔
کورٹی مین جنرل اسٹوارٹ کا واپس آنا۔ اخبارات جو خارطوم سے آئے۔ گارڈن کی مخفی خبرون
کا حال۔

وادی حلفا سے اپنی روانگی کے پیشتر لارڈ ولسلی نے حکم دیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو فوجین آگے کی طرف روانہ ہون۔ ڈنگولا مین
اسوقت صرف فوج کی اگلی گارد اور شاہی سا سکس نمبر ا کی پلٹن اور چند دستے ۱۹ نمبر رسالہ ہزارس کے اور ایک
فوج شتر سوارون کی تھی بقیہ بہت بڑا حصہ کمکی فوج کا اب تک یا تو وادی حلفا مین تھا یا زیر تر دریاے نیل کے تھا
غرضکہ علی العموم روانگی فوجون کی ۲ - نومبر کو جنوب کی طرف سے شروع ہوئی اور سسٹافرڈ سایر رجمنٹ جہازونپر سوار
کرا کے ڈنگولا روانہ کی گئی چند دستے سا سکس رجمنٹ اور ڈیوک آف کورنوالس رجمنٹ اور شاہی انجنیر اور شتر سوار
گارڈ کے تھوڑی ہی دیر بعد بالو دریا کی طرف سے یا سڑک سے روانہ ہوئی اور چونکہ چار سو سے زیادہ ویلس کشتیان
دوسرے آبشار سے گذر چکی تھین لہذا رسد اور آدمیون کے ٹھیک وقت پر ڈنگولا مین پہونچنے کی امید کیجاتی تھی -
۱۴ - نومبر کو کمانڈر انچیف کے پاس خارطوم سے یہہ خبر آئی کہ اب صرف چالیس دن تک اور شہر پر قبضہ قایم رہ سکتا
ہے لہذا یہہ امر اشد ضروری خیال کیا گیا کہ کوشش بلیغ روانگی فوج مین کیجاے اسلئے کہ پھر بہت دشوار ہوجائیگا -
جنرل گارڈن کے اس مراسلہ کو جسمین امر بالا التحریر تھا دس روز کا عرصہ راہ مین گذر چکا تھا لہذا اب صرف تیس روز
اور باقی رہ گئے تھے جسمین لارڈ ولسلی وہان پہونچتے اور شہر کو حملہ آورون کے ہاتھ سے بچاتے - جنرل گارڈن
نے لارڈ ولسلی کو مراسلہ بالا مین یہہ تحریر کیا تھا کہ آپ فوج محصور کی مخلصی کو بھیجے گئے ہین اسلئے کہ مجھسے استحکام کا سرانجام
ہو سکا - اور مین اس امر مین آپ سے متفق نہین ہون کہ یہہ مہم صرف میری ہی ذات سے علاقہ رکھتی ہے - ساتھ اسکے
جنرل گارڈن نے یہہ بھی ایما کیا کہ انگریزی فوج کو خارطوم پر اس راہ سے بڑھنا چاہیئے جو ابیکول سے مطمہ کو گئی ہے -
اور استحکام پر پانچ دخانی جہاز مع نو توپون کے موجود ہین جنہین مین نے خارطوم سے روانہ کیا ہے - اور اوسی جہاز پر آپکو
میرے روزنامچے تفصیلی حالات کے مع ایک نقشہ بربر کے ملین گے - اور کسی مصری سپاہی کو یہان نہ آنے دیجئیگا
اور جہازونکا بندوبست اور حکومت یکسر اپنے ہی ہاتھ مین رکھئے گا اور مصری فواحین کو جہاز سے نکالدیجئیگا - جنرل
گارڈن نے اس مراسلہ کے ذریعہ سے کچھہ مفید حالات متعلق خارطوم کے بھی تحریر کئے تھے - لکھتے ہین کہ عرب اپنی
توپین ساتھہ رکھتے ہین اور اکثر ہمارے جہازون پر اون سے گولہ اندازی کرتے ہین - علاوہ اسکے ان لوگون نے
بربر مین ہمارے دو چھوٹے جہاز گرفتار کر لئے ہین (شاید کرنیل استوارٹ کی روانگی کے بعد) اور ایک تیسرا جہاز نیل
اسود مین گرفتار کیا گیا ہے جب سے ہم نے دو جہاز بنوائے ہین - ابتک مین کاغذ زر جاری کر رہا ہون اور
میگزینون مین سے مصالحہ جنگ تقسیم کرتا ہون اور ابتداے زمانہ محاصرہ سے تیس لاکھہ چوٹ کا مصالحہ ہماری فوج

صرف کر چکی ہے اور تہوڑے روز ہوئے کہ عربون سے نوبت جنگ کی بہی گاہ گاہ آ گئے ہی یہہ لوگ جنوب
اور جنوب و مغرب اور مشرق کی طرف شہر سے کسیقدر فاصلہ پر فراہم تہے۔ اور شمالی سمت نیل ابیض کے
بالکل باغیون سے خالی اور صاف ہے ۹۰ مہدی وہان سے آٹہہ میل کے فاصلہ پر ہے اور کل یورپین ذالمرتبی
قیدی اوسکے ہمراہ ہین۔ وہ رہبان یعنی تارک الدنیا عورتین جو عربون کے ساتہہ ازدواج سے متنفر تہین اونکا
عقد ابطا سر یونانی قیدیون کے ساتہہ کر دیا گیا ہے۔ اور جنرل گارڈن نے اس ازدواج کے نسبت مزاحًا یہہ تحریر
کیا کہ اب لاطینی یعنی رومی اور یونانی مذہب والے ایک ہو گئے۔ سلاطن بے مہدی کے ہمراہ ہے اور کل مال متاع
بہی اوسکا ہے اور اوسکے ساتہہ مراعات بہی کیجاتی ہے اوسی سطر مین گارڈن لکہتے ہین کہ آج مین سنتا ہون کہ سلاطن بے
زنجیرون مین مقید ہے۔ ایک کفنی فرانسیسی [III] جو خفیہ ڈنگولا سے آیا تہا لوگ کہتے ہین کہ مہدی کے ہمراہ ہے اور اوسی شخص
آخر الذکر نے حال گورنر بحر الغزال یعنی لاپٹن بے کے مطیع ہو جانیکا بہی بیان کیا۔ برخلاف اسکے سنار کی نسبت تحریر تہا
کہ وہان کسیطرح خیریت ہے اور وہان کے لوگ جانتے ہین کہ انگریزون کی فوج آ رہی ہے۔ اشد ضروری خبر اوس مراسلہ
مین یہہ تہی کہ خارطوم اب ایک زمانہ محدود تک ہمارے قبضہ مین رہ سکتا ہے چنانچہ برٹش فوج کو آگے بڑہانے کی غرض سے
۱۱ نومبر کو لارڈ ولسلی ڈنگولا سے روانہ ہوئے اور اوسی روز پارلیمنٹ نے اس جنگ کے تخمینہ العباید دس لاکہہ پونڈ
منظور کیا تہا الغرض لارڈ موصوف نے وادی حلفا مین پہونچکر فوجون کو حکم دیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو آگے روانہ ہون اور یہہ
حکم اسوجہ سے بہی ضروری تہا کہ دریاے نیل بہت تیزی کے ساتہہ گہٹ رہا تہا۔ کماندر انچیف کی عدم موجودگی کے وقت
ڈنگولا مین سیاہان جنگ کی تار برقی بہی درست کر لی گئی اور ۲ میل کے فاصلہ پر دریاے نیل پر مقام حنفر مین کہ ایک لہاٹ
بہی درست کر دیا گیا تہا کہ فوجون کے اوترنے مین آسانی ہو۔ قریب اوسی وقت کے یہہ خبر آئی کہ باغی فوج کثیر کے ساتہہ
پہر محمد رمان مین واپس آ گئے اور جنرل نے جو دو دخانی جہاز او کے لوائی کے لئے بہیجے گئے تہے باغیون نے اونہین
کرپ توپون سے خارطوم تک پیچہے ہٹا دیا۔ اور ان توپون کو ترکی گولہ انداز چلاتے تہے جو دنیا مین بڑے نشانہ باز مشہور
ہین۔ سرکاری فوج مقیم ڈنگولا مین چند لوگ عارضہ چیچک مین مبتلا ہوئے البتہ یہہ امر قرین مصلحت سمجہا گیا کہ فوج کے لئے قیام
گاہ دوسری تجویز کیجاے چنانچہ ۲۳۔ نومبر کو سر ہربرٹ اسٹوارٹ مع مصاحبین کے بیس میل جانب جنوب قیام گاہ لشکر کے
لئے جگہہ تجویز کرنیکو گئے۔ کل باقیماندہ فوجین اس مہم مین شریک ہونیکی غرض سے وادی حلفا مین آخر نومبر تک پہونچ گئین۔ صرف
نمبر اول بٹالین کامرن ہایلنڈر کی کورسکو مین رہ گئی اب دو ہو گئے ہاوگون سے نزدیک تر ہونے لگے۔ ۲۵۔ نومبر کو لارڈ ولسلی
نے حکم دیا کہ ایک بحری برگیڈ ترتیب دیا جاسے اور لارڈ چارلس براسفورڈ نے اپنے بحری صاحب کو اوس فوج کا کماندر یعنی
سپہ سالار مقرر کیا اور بعد پانچ روز کے لارڈ ولسلی نے ایک حکم عام مضمون ذیل روانگی افواج کے لئے جاری کیا۔

[II] تہوڑے ہی دن گذرے بعد اس خبر کی تصدیق مختلف باشندگان سوڈان کے ذریعہ سے ہوئی جنہلوگوں نے یہہ بیان کیا تہا کہ خارطوم نصف قطر مین بارہ میل تک باغیون سے گہرا ہوا ہے اور تیرہ توپین بہی انکے پاس ہین

[III] یہہ ولیم اولیورین ایک مشہور معروف اخبار نویس اور مخبر ہے کوئی دوسرا نہ تہا یہہ شخص ۱۸۷۰ء مین پارسیون کے زمانہ عروج کے بعد جدید کملی ذونیا قین میں پایا گیا تہا اور وہان سے ہنری رچفورٹ کے ساتہہ بہاگ کر یورپ واپس آیا اور روس اور ترکی کے جنگ مین فوج سلطانی مین داخل ہوکر یادگار جنگ پلونا مین عثمان پاشا کے ہمراہ تہا اور ۱۸۸۳ء مین فرانس سے مصر ظاہر الطور خاص کارسپانڈنٹ کسیگار اخبار کے آیا لیکن مخفی ارادہ یہہ تہا کہ مہدی کے شریک ہو جاوے اور مختلف پیرایہ مین اپنے ہدایت کرد الا آخر اس ارادہ مین کامیاب ہوا۔ اور اوسی مانہ سے یہہ امر بالعموم مشہور ہے کہ یہہ مہدی کے یہان بطور وزیر اعظم کے کام کرتا ہے۔ بعد اسکے معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کی کیفیت بہی قابل تہا لیکن حکومت مصر نے اس خبر کو مستند نہ تصور کیا کیونکہ اس بلیوزاس عجیب الحالات فرانسیسی کی گرفتاری کے لئے مقرر کیا تہا تاکہ وہ گرفتار ہو جاوے۔

مضمون حکم

بنام

جملہ ملاحان و سپاہیان و جہازرانان متعینہ مہم دریائے نیل

جنرل گارڈن اور اونکی فوج کی امداد کرنا جو اتنی مدت سے خارطوم مین گہری ہوئی ہے ایک ایسا معظم امر ہے جسکو ملکہ معظمہ نے ہملوگون کے سپرد فرمایا ہے ۔ اور یہ ایک ایسی مہم ہے جسکا جوش ہر ملاح جہازران اور سپاہی کے دل مین جو خوش قسمتی سے اسکی شراکت کے لئے منتخب ہوئے ہین پیدا ہونا چاہئے اور اس مہم کی دقتین اور دشواریان ہین او زیادہ کوشش کرنیکی ترغیب دیتے ہین ۔ ہملوگونکو جنرل گارڈن کے دلیرانہ اور اپنی جان سے ہاتھ دہوکر محافظت خارطوم پر جس سے حتی الامکان ونکی ناموری مین اور زیادتی ہوئی فخر کرنا چاہئے جنرل گارڈن اب زیادہ عرصہ تک خارطوم پر قابض نہین رہ سکتا اور اونہون نے اپنی فوج کی پناہ دہی اور حفاظت کے لئے ہملوگون سے مدد طلب کی ہے ۔ اونکی بہادری اور حب الوطنی کا ہر گہر مین جہان ہماری زبان بولی جاتی ہے چرچا ہے اور جنرل گارڈن کی حفاظت صرف باعتبار ضرورت فوجی ہی کے لازم نہین ہے بلکہ صرف اسبات کا علم کہ ہمارا دلیر ساتہی مدد کا حاجتمند ہے ہمین کوشش عظیم کی ترغیب دیتا ہے اور نہ تو اونکا نہ اونکی فوج کا وہ اندوہناک حال ہونا چاہئے جو اونکی ایک دلیر مسلح دوست کرنیل اسٹوارٹ کا ہوا جسوقت وہ ایک خطرناک مہم سر کرنیکی کوشش کر رہے تہے اور اپنے دشمنون کے ہاتہ سے بفریب اور ذلت مارے گئے ۔ ہملوگ بہ امداد خدا جنرل گارڈن کو ایسی موت سے بچائینگے ۔ اس دریا سے گذرنا ایک اہم امر ہے اور ان دشواریون کو بغیر شکایت کے برداشت کرنا سپاہیون کی صفت مین داخل ہے اور کسی خطرے کے لحاظ نکرنے سے تکلیفون پر غالب آجانا سہل ہوجاتا ہے اور اسیوجہ سے سابق کی لڑائیون مین ملکہ معظمہ کی افواج بری اور بحری نے ناموری حاصل کی ۔ قدرتی رکاوٹین جنکی وجہ سے ہملوگ آگے نہ بڑہ سکین ہیچ درپیش ہین مگر اونکی کون پروا کرتا ہے جب یہ خیال آتا ہے کہ جنرل گارڈن اور اونکی فوج خطرناک حالت مین ہے ۔ خدا کے فضل سے اونکی حفاظت اب ہمارے ہاتہ مین ہے اور جو کچہ بہی ہو ہم اونہین بچائینگے اور اب اس سے زیادہ برٹش سپاہیون سے اور جہازرانون سے کہنا فضول ہے

دستخط ولیسلی

اس حکم کو تمام فوج نے نہایت گرمجوشی کے ساتہ سنا اور لارڈ ولیسلی نے اونکی زیادہ ترغیب کی یہ صورت نکالی کہ ایکہزار روپیہ اوس پلٹن کے واسطے انعام مقرر کیا جو دریائے نیل سے گذر کر سب سے پہلے مقام دبہ مین پہونچے جہان کل فوجون کو مجتمع ہونیکا حکم تہا ۔ جنوبی اسٹافورڈشایر رجمنٹ کی روانگی کے بعد کارن والس رجمنٹ اور مغربی کینٹ کی رجمنٹ اور شاہی آیرش کے رجمنٹ اور گارڈن ہایلنڈرس کی فوج اور شترسوارون کے دستے اور توپخانہ اور صیغہ روانگی سامان فوج جو آجتک اپنے مقام سے متحرک ہوا تہا یہ سب آگے کو روانہ ہوئے اور اوسیوقت سوارون کی فوج دریائے نیل کے مغربی کنارہ کی سڑک سے آگے بڑہی ۔ اور پیدل سپاہی اٹہسو پلیس کشتیون پر جو انگلینڈ سے آئی تہین سوار ہوکر دریا کی راہ سے روانہ ہوئی ان پیدل سپاہیون کے ہمراہ کشتیبان بہ تعداد...

میل کی لمبی سوتی رسی دو انچ کی موٹی اور ۲۰۲۵ من کوئلہ تما جو ... کی رسد کے لئے کافی ہوتا۔ علاوہ اسکے ان کشتیون پر اشیا ذیل بھی موجود تھین + اول دریاے نیل سے عبور کرنے کے لئے بذریعہ ویلس کشتیون کے شاہی انجینیر کی چنپیسوین کمپنی کے کچھ تہوڑے سے آدمی پانچ کشتیون پر سوار ہوکر وادی حلفا سے روانہ ہوئے اس جماعت مین ہشتاد آدمی تھے ادنمین ایک عربی مترجم اور ایک خدمتگار اور ایک رئیس بطور راہ نما اور پانچ تحصیل کنادا کے تھے جنمین سے چار تو مقام ذال مین چھوڑ دئے گئے اور ایک دریا ابشار ہنک پر چھوڑا گیا یہ سفر دریا مقام ... سے شروع ہوکر مقام دبیہ تک جو بفاصلہ ۲۱۳ میل ہے ختم ہوا۔ اور ابتدا اسکی ہیم نومبر کو ہوئی اور خاتمہ ۔ ستمبر کو ہوا۔ یعنی مجموعا ۳۲ تیس روز اس سفر مین صرف ہوئے۔ اور زیادہ سے زیادہ مسافت مینہ ۲۲ میل کی ۴۰ گھنٹہ مین طے ہوئی۔ جس مقام پر دریا کا دیار اگرتا تہا کل یا کسیقدر اسباب کشتیون سے اوتار کر اشتون پر لادا جاتا تہا اور وہان سے کشتیان بذریعہ ڈانڈا اور پال کے کہیے کر نکالی جاتی تہین۔ ... یہ کشتیان تنگ ... تک تو نہ پہنچین مگر ارفقہ خراب و خستہ ہوگئی تہین کہ فوج کے بڑے حصہ کو راہ دریا

+ ہر ایک کشتیون پر یہ حکم تہا کہ اشیا ذیل رکھتے جائین۔ گو یہ ادا تعداد نا ... کیا جا سکتا کہ ٹہیک ٹہیک یہی چیزین مین۔ کوئلہ کی انگیٹھی ایک مٹ ... تین جال ۲۴ فٹ لمبے۔ ۲۰ بورے رسد کے ملاحان کے لئے۔ اور ۲۰۰ بورے سپاہیون کے لئے۔ اسپنج یعنی ابرمردہ کا ایک حوض نہانے کے لئے۔ بیہمر بورے رسد کے صرف راہ کے لئے۔ ایک ما فیدار ترازو سپاہیون کے راتب تولنے کے لئے۔ ایک صندوقچہ لیپ کا مع دو گیلن تیل اور ... فٹ کی موٹی بتی ایک دوا کا صندوقچہ جسمین تین بوتلین پورٹ شراب کی اور آٹہ بوتلین برانڈی کی اور ... پونڈ ... ایک پونڈ زرد صابون اور ایک پونڈ چربی کی بتی اور آدہ پاؤ نمک اور ایک ... پونڈ ٹکمہ چاے کی اور بارہ قیمتی ذاکٹر ایچ ... دیجا دکرید۔ گوشت کا ست ... چار ٹین دودہ کے اور ... اور ... و ... دوکیسین ... کے اور پچاس اور مین تراش

; فینانشل ٹائمس مورخہ ہشتم اپریل ۱۸۸۵ء

مقام [illegible]

کشتیون کے ذریعہ سے لانے مین کسیقدر خوف معلوم ہوتا تھا۔ بغرض رفع احتیاج ضروری اور لوگون کی اعانت کے لئے چند مرحلے
چاہ محرات اور انبیگول اور اکاشا۔ تنگور اور سرکامتیو (یا دال) ابسریت اور خیرا اور الوفاطہ پہ قایم کی گئی تھی ۔ حاصل کلام ہر مرحلہ
اوسط تینتیس ۳۳ میل کے فاصلہ پر درمیان سراس اور ڈنگولا کے تھا اور ہر مرحلہ پر ایک افسر جو کرنیل سے کم رتبہ کا نتھا مع ایک مصری دستہ
فوج کے اور ایک کمسریت کے متعین تھا کہ فوجین جو آگے جاتی تھین اونکی رسد رسانی کرے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفر سوڈانی کشتیون
مین مالگارس کے ذریعہ سے ماہ نومبر مین مقام سراس سے شمالی کنارہ تا ہنک کے دہارے پر بفاصلہ ایکسو پچاس میل
اساس ۲۴ دن مین ختم ہوا۔ ان آبشارون مین کشتیون کے مرحلے مقرر تھے چنانچہ اونسے گذر کر اسباب اور سامان اونٹون پر لاد کر
روانہ ہوتے تھے۔ ان دیسی کشتیونکی روانی شمالی ہوا کی وجہ سے جو ہمیشہ دریاے نیل مین چلا کرتی ہے آسان ہوتی تھی۔ لندن ٹائمس
اخبار کا کارسپانڈنٹ جسکا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے لکھتا ہے کہ آبشار کے چڑہاو پر جاتے مین مسافرون کو ضرور امید ہوتی ہے کہ شمالی ہوا
چلے گی۔ اور کھلی ہوئی کنوس یعنی ٹاٹ کی پال کو اوڑا لیجائیگی۔ اور بہاو کیطرف دہار کشتی کو مع لپٹی ہوئی پال کے یقینا بہا لیجائیگا اور
باعتبار موسم اور مقام کے یہ دہارے اگست اور ستمبر کے مہینون مین بہت زیادہ ہوتی ہین اور مارچ کے مہینے مین آبشارون کے
قریب پہونچ کر دہیمی ہوجاتی ہین۔ دریا کا اوتار بہ نسبت چڑہاو کے زیادہ تر خطرناک اور مشکل ہے اسلیئے کہ آخر الذکر حالت مین پال
کو نیچا کرکے کشتی ٹہرا لینا آسان ہے ۔ اور دہار اوسوقت کشتی کو خطرہ سے بچا کر بہا لیجاتا ہے ۔ لیکن اوتار کی حالت مین
دہار کشتیون کو پتھر کی چٹانون یا بالو کی طرف جو اوسکے روبرو ہوتا ہے کھینچ لیجانیکی کوشش کرتا ہے اور یہ نگارس کشتیان
باعتبار اپنے عجیب اور غریب عنوان ساخت کے ان دہارون سے اوترتی ہین ۔ یعنی پشت کی طرف سے اور یہ کو چڑہائی جاتی
ہین اور بادبان لپیٹ رہتے ہین پتوار کہلی رہتی ہین تاکہ کشتیونکو خطرہ سے بچائین یا اوسے نیچے دہارے کے اوتار
لیجائین ۔ اور کچھ ڈانڈے سے خلاف دہارے کے کبھی اور کچھ ہوا کے زور سے جو پال مین بہر کر اپنا کام کرتی ہے اوتار لیجاتے
ہین ۔ حاصل کلام سوڈانی جو کچھ ہنرمندی ان کشتیون کے لیجانے مین دیکہاتے ہین وہ تعجب خیز ہے کبہی
تو ایسا ہوتا ہے کہ سوار کشتی پتھر کے ٹکرے سے جہان پانیکا توڑ کشتی کو بہا کر لیجاتا ہے اپنی ہلاکت کے لیے
پیشین گوئی کرتا ہے اور پہر بعد اسکے وہ بچ جاتا ہے لیکن کیونکر بچ رہا یہ نہین کہہ سکتا ۔ ولایتی کشتیون کی نسبت
وہی کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ بہرکیف اپنے کام مین وہ نہایت کافی تھین البتہ خاص نقص انمین اسقدر رکہتی تھین کہ
انکی غیر معمولی طور سے چہوٹی تھی حالانکہ بہت بڑے پتوار درکار تھے ۔ چنانچہ کاٹھ کے تختے جوڑ کر بڑا کر دئے
جاتے تھے ۔ اور آخر زمانہ مین ان ولایتی کشتیون کا دہارے پر ڈانڈ سے چڑہانا ویسا ہی سہل ہوگیا تھا
جیسا کہ اوتار سہل تھا بجز اسکے کہ اونکے کھینچنے مین بہت احتیاط لازم تھی کہ کسی دہارے سے بجاے آہستہ آہستہ
کے تیزی سے گذر جائے اور چڑہنے کے نیچے ایک رج مناسب پسند کرکے حتی الامکان نہایت مضبوطی کے
ساتھ کشتیون کو کھینچتے تھے کہ راہ پا جانیکی مل جاے ۔ آہستگی سے کھینچنے مین مصیبت کا سامنا یون ہوتا تھا
کہ آدمی چڑہنے کی دہار مین گر پڑتا تھا اور پانی کے نیچے کھینچکر ڈوب جاتا تھا ۔ الحاصل یہ کام سہل نہ تھا بلکہ سخت مشقت
کشتیون کے کھینچنے مین ۔ اور ۱۳۰ میل راہ طے کرنے مین ہوتی تھی اور بوجہ اختلاف غذا کے اکثر لوگ بیمار ہو کر قریب دریا
کے شفاخانون کو بہیجے گئے ۔ ایک افسر بیان کرتا ہے کہ دریاے نیل مین دور تر سفر کرنیکے بعد ہملوگون کو مجبورانہ بوجہ بیماری
کے فیصدی ۳۰ آدمی پیچھے چھوڑنے پڑے اور جنگی ڈاکٹرون کے نقشہ سے بعد اسکے معلوم ہوا کہ ایسا کوئی سپاہی

۲۴ برس سے کم عمر کا نہوگا کہ چھ مہینہ کے عرصہ مین اس مہم کے ساتھ شفاخانہ مین نگیا ہو۔ کوئی شخص وہان خوشی سے نہ جاتا
تہا مانئے کہ انسان کے تحمل کی بہی انتہا ہوتی ہے جہان تک ممکن تہا ان لوگون نے تمام مشکلات جو راہ مین درپیش ہوئین جوا
اور دلاوری کے ساتھ جہیلین جو انگریزی سپاہیون کے لیئے خاص تہین۔ اور دریاے نیل مین اپنی طاقت اور قوت کے ساتھ
جہان تک ہوسکا آگے بڑہتے گئے لیکن نہ اوس ہزار روپیہ کے لئے جو کمانڈر انچیف نے بطور انعام کے مقرر کیا تہا
ہزار روپیہ ایک پلٹن کے لیئے کوئی چیز نہ تہا ایک شلنگ فی سپاہی نہین پڑتا بلکہ جو کچھ ان لوگون نے کیا اوس
واسطے کیا اور اوس عزت کے حصول کے لیئے جو بعد کامیابی کے حاصل ہوتی۔ اور وہ لوگ یہ بات کہ لارڈ ولسلی
کا انعام ہمنے حاصل کیا + یہ بات مشہور ہے کہ انگریز خطرے کو حقیر سمجھتے ہین اور اوسی کھیل سمجھکر اسباب بظاہر
کرتے ہین مگر حتی الوسع اس خطرہ پر کامیاب ہونیکی کوشش کرتے ہین چنانچہ اسی خیال سے [illegible] اوس فوج نے دریاے نیل
[illegible] کا ارادہ کیا جسکی نسبت ایسے ایسے خطرناک خبرین مشہور تہین اور جس کام کو [illegible] نے کھیل سمجھا تہا۔ تمام آدمی
بہت جرات کے ساتھ آگے بڑہتے تہے کبہی تو کشتی کو نہایت تیزی کے ساتھ [illegible] سپاہیون [illegible] کے کنارہ سے اپنی کشتیون
کو نکال کر لیجاتے اور کبہی پانی کے اندر ڈوبی ہوئی پہاڑیون سے بچاتے اور کبہی [illegible] تہے اور کبہی بالو کے [illegible] کن پر کہینچتے تہے الغرض
اسیطرح مقام سراس اور اوسکے خوشنما محل سے آگے نکل گئے اور سمنہ کی شہر کے کنارون سے جو اونچے کرارون پر چہار
طرف اپنی سربلندی ظاہر کرتے تہے گذر گئے۔ بعدہ یہ کشتیان مقامات ابسنبول [illegible] اور معابد سے جو ابہی تک [illegible]
الف آلودہ گرداب مین اور متحرک بالو اور ایسی کہائیون مین پڑی تہین جو ہمیشہ اور دقار [illegible] کی طرف [illegible] تہین۔ دونو
کی زمین ایسی تہی جہان کم زراعت پیدا ہوتی تہی البتہ چند سربلند درخت کہجور کے لگے تہے۔ لیکن آبشار [illegible] سے آگے [illegible] بہت
ہی پرفضا مقامات نظر آئے کچی مٹی سے بنے ہوئے آباد گاؤن اور قلعے اور پہاڑون کی چوٹیان اور سرسبز ساحل اور [illegible] دار جہاڑ
دیکہائی دینے لگے بعد ازان مقام دال ہیں پہونچے جہان ایسے پہاڑونکا سلسلہ اور اونکے متعدد ناہموار چوٹیان دریا کے
دونون کنارون پر واقع تہین۔ ہر ایک قطر دائرہ موجون کا ایسا [illegible] جنپر پانی کہولتا اور جوش مارکر کف دار ہو جاتا تہا بعد اسکے
بہت سی پہاڑی جزیرے ملے جنپر مٹی کے قلعہ اور مکانات نہایت خوشنما بنے ہوئے دیکہائی دیتے تہے۔ اور دریا سے
ایک سو فٹ بلندی پر تہے۔ الغرض مقام دال سے آگے بڑہ کر کشتیان اکثر ویران قلعے اور بالو کے ٹیکرون کی طرف سے ہوکر
گذرین جو قریب چالیس فٹ کے بلند ہون گے۔ اور کہین کہین لوبیہ بویا ہوا تہا جہان زمین دریا کی ہٹ جانے سے نکل آئی تہی
اور قریب کہجورون کے جزیرہ کے جسے (رسمے) کہتے ہین طالب کا معبد ہے اور دوسرے آبشار پر نہایت ہی خوشنما بنا ہوا تہا
اور دریا کے کنارہ پر پاو میل کے فاصلہ سے دیکہائی دیتا تہا۔ اور اس معبد کے آٹھ ستون اوس منہدم ڈہیر پر کہڑے ہوے
تہے یہان سے آگے بڑہ کر دریا کے دونون کنارون پر کوہ آتش فشان دور تک پہیلے ہوے تہے اور نباتات اس مقام پر
بہت کم دیکہائی دیتے تہے اس ریگستانی صحرا مین پہاڑیان بکثرت تہین اور دو دو یا تین تین میل کے وسیع میدان اونکی بلندیون
کے درمیان مین واقع تہے الغرض اس مہم کے خبری کشتی ران جنپر اور اوسکے جہرنے سے گذر کر [illegible] اور اوسکی پہاڑیون سے آگے
ہو گئے اس مقام پر ایک پتہر کی مورت نہایت ہی قوی ہیکل ۱۲ فٹ لمبی پڑی ہوئی تہی اور ہزارون برس پیشتر پتہر سے تراش کر بنائی

+ لارڈ ولسلی کا انعام مقررہ شاہی ایرس پلٹن کو ملا اور دوسرے درجہ مین بہ کامیابی گارڈن ہایلنڈرس کی پلٹن گذری اور تیسرے درجہ مین ویسٹ کنٹ کی پلٹن گئی۔

لی گئی تھی - اب صرف اخیر دشوار ہی بنگ کے آبشار سے گذرنے کی رہ گئی یعنی تیسرے آبشار کی جسکے پانی کی آواز مہیب نصف
میل سے سنائی دیتی تھی - یہان کا راستہ نہایت ہی سخت اور دشوار گذار تھا اور بعض مرتبہ اسمقام پر کشتی کو ایسا صدمہ پہونچا کہ اوسے مرمت
کے لئے کنارہ پر پڑا رہنا پڑتا تھا - مگر اس جگہہ سے گذر کر دریا کی راہ صاف ہو جاتی اور بعد اسکے بہت جلد راستہ کٹ جاتا اور پہاڑ بھی
کم ہونے لگے اور ریگستان کی صورت بدل کر ایک میدان وسیع دور تک پھیلا ہوا ملا اور دونون طرف کنارے پر کھجور کے
بیشمار درخت نظر آتے تھے کچھہ دور تک تو یہ درخت متفرق تھے مگر ڈنگولا کے قریب ہر چہار طرف بہت ہی گنجان اور سایہ دار
تھے - جسوقت یہ فوجین دریاے نیل کیطرف بڑہ رہی تھین لارڈ ولسلی ڈنگولا کی طرف سے واپس آے اولاً یہ ارادہ تھا کہ حسب
ایماے جنرل گارڈن صدر مقام فوج کا ڈنگولا سے تبدیل کرکے اسکول مین قایم کرین لیکن بالآخر یہ سطے پایا کہ کل فوجین بمقام
کورتی مین مجتمع ہون یہ مقام دریا سے چہہ میل کے فاصلہ پر نہایت ہی صحت بخش تھا - اس اثنا مین مسٹر ہربرٹ اسٹوارٹ بھی ہمراہی
پیدل سپاہیون کے جو سوار کروئے گئے تھے اور شتر سوارون کے گارد کے ۵ استمبر کو ایک سال سفر کے بعد بائین طرف
نیل کے کنارہ سے جدہر غلہ اور مویشیان بکثرت تھین یہان پہونچے اور دو روز قبل اسکے خود لارڈ ولسلی بھی ڈنگولا سے بایں عدہ
روانہ ہوے کہ جب جملہ سامان بیشتر روانگی کے مہیا ہو جائینگے اوسوقت مدیر ڈنگولا کو طلب کرونگا اور مدیر نے بعجز و انکسار یہ جواب دیا تھا
کہ مین تابع حکم ہون - بعد اسکے جنرل موصوف نے مدیر سے دریافت کیا کہ اگر مروائی کی راہ دریا کی طرف سے اختیار کیجاے تو اسطرف
کسی قسم کی رسد مل سکتی ہے - بجواب اسکے مدیر نے عرض کیا کہ اس راہ مین بہیرا اور دہورا یعنی جوار اور گیہون اور جو موسم سالانہ مین
بکثرت ملتی ہین مدیر نے مکرر یہ بھی بیان کیا کہ برٹش فوج کی خبر آمد سنکر دشمن متفرق ہو رہے ہین - اور باغی یہ اچھی طرح جانتے ہین کہ انگریز
آ رہے ہین لہذا یہان سے خارطوم تک کوئی شخص انکی راہ مین نکلے گا اور نہ جنگ ہوگی اس لئے کہ کل باغی چلے گئے ہین اسپر
لارڈ ولسلی نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ ہمین قاصد ادہر جانے یا آنے کے لئے نہین ملتے ہین مدیر نے جواب دیا کہ سبب اسکا وہی باشندے
ہین جب فوج سرکاری اوسطرف بڑہے گی تو پھر یہ حال نہ رہے گا - شروع دسمبر مین بہت سی تازہ خبرین حالت خارطوم کی نسبت آئین
اور چند قاصد بکوشش تمام مہدی کی فوج سے گذر کر اسطرف آئے - اور اونکے بیانات جیسا کہ مدیر ڈنگولا نے یقین باور کرایا مختلف
تھے ان لوگون نے بیان کیا کہ اب باغی جم غفیر کے ساتھہ عمدرمان کے ہر چہار طرف جمع ہوئے ہین یعنی خارطوم سے شمال اور مغرب
کی طرف اور وہ لوگ پے در پے حملے کرتے ہین اور پسپا کر دئے جاتے ہین - ان قاصدون مین سے ایک قاصد نے یہ بھی بیان کیا
کہ مہدی نے دوبارہ جنرل گارڈن کو مطیع ہو جانے کے لئے طلب کیا مگر جنرل گارڈن نے یہ جواب کہلا بھیجا کہ اگر تم مہدی صادق
ہو تو اس دریا کے پانی کو جو ہمارے سامنے جاری ہے خشک کر دو اور مجھے آکر لیجاؤ - دوسرے مخبر نے اس امر کی تصدیق کی کہ فوج
محصور نہایت ہی مصیبت مین ہے اور رسد کی بہت ضرورت ہے اور بہت سے سن رسیدہ اور ضعیف مرد اور عورتین جنہون
نے گرد و پیش کے قریون مین پناہ لینی پسند کی اونھین شہر چھوڑ کر باہر چلے جانیکی اجازت دی گئی اور فی الحقیقت اس امر کی تصدیق
ہوئی کہ بوجہ کمی رسد کے گارڈن نے ان لوگون کو باہر چلے جانے کے لئے کہدیا تھا اور اس بات پر اونہین مختار بھی کیا تھا شہر مین رہین اور معلوم ہوا کہ
جن لوگون نے اوس مصیبت کا اظہار کیا جو باغیون کی فوج سے ان پر پڑنے والی تھی اوسوقت جنرل گارڈن نے مہدی کے نام ایک سفارشی
تحریر لکھدی جسکے الفاظ یہ تھے کہ آپ ان لوگون پر مہربانی کیجئے اور انسے مناسب برتاو کیجئے مین آپکے سپرد کرتا ہون -
دیکھئے مین نے ان لوگون کو چار مہینہ تک اپنے ساتھہ رکھا آپ بھی ویسا ہی کرنے کے ایک مہینہ تک کوشش کیجئے - اخبار
ڈیلی نیوز کا فوجی کارسپانڈنٹ مقیم کورتی جسکے بہلوگ بوجہ اس خبر کے نہایت ہی مشکور ہین تحریر کرتا ہے کہ مین نے اس خبر کو مختلف

ایک خطرناک حصہ آبشار ہنک کا

وسائل سے حاصل کیا۔ اسکے مخبرین مین ایک وہی مصری سپاہی تہا جسکے واقعات اکثر اوپر مذکور ہوئے ہین وہ بیان کرتا ہے کہ مہدی نے ان بوڑہے مرد اور عورتون کو اپنے پاس بلا لیا اور وہ لوگ ابتک اسی کی فوج میں ہین۔ ایک خط کے دیکہنے سے جو گارڈن نے اس مصیبت ناک وقت مین اپنے ایک فوجی دوست مقیم قاہرہ کو تحریر کیا تہا یہ امر انصافانہ طور سے معلوم ہو سکتا ہے کہ گورڈن کا صبر اور تحمل بوجہ نہ پہنچنے فوج امدادی کے کسدرجہ تک معرض امتحان مین تہا جنرل کی تحریر حسب ذیل تہی

جنرل گارڈن کا خط مورخہ ۲۶ نومبر

میرے پیارے۔ آپکی تحریر موصولہ ۶ بروز ۵ کا مشکور ہوا۔ جو دخانی جہاز آپکا خط لایا ہے اوسپر بے شمار گولیان برسین اور چہہ نوبیں گولے مارا لیکن جہاز مذکور اور تین مرتبہ اوسپر بم کے گولے [illegible] گئے لیکن سات آدمی زخمی ہوئے مجہے امید ہے کہ آپ اور آپکی اہلیہ بخیریت ہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ میرے ساتہ بڑا سلوک یہی ہوا ہے بلکہ قاہرہ کے لوگون کے ساتہہ جو یہان ہین البتہ خراب برتاو ہوا۔ اور مین کوئی عطیہ کا [illegible] شون کی گورنمنٹ کا نہ قبول کرونگا بلکہ مین اسکے بہی اونہین مجاز نکرونگا کہ میرے عزیزون مین بادشاہ [illegible] لاویگا پہر انگلینڈ مین قدم تک نہ رکہونگا بلکہ (وری) اگر مین باہر نکلا مین بروسی سال جاونگا اور وہان سے کونگو چلا جاونگا۔ کیا کیفیت کی ہے۔ مجہے زیادہ تر اندیشہ استوارٹ اور پاور اور ہربن سفیر فرانس کی طرف سے ہے

آبشار ہنک مین ایک وہیل کشتی کی مرمت
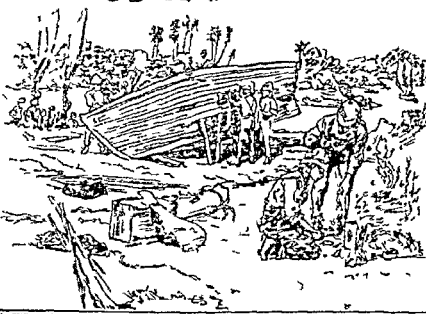
بکمال اخلاص اور نیازمندی
آپکا دوست صادق —
سی جی گارڈن

۱۴-دسمبر کو بعد پہونچنے لارڈ ولسلی کے جنوبی اسٹافورڈشایر
پلٹن کے آدمی بھی بذریعہ کشتیون کے وادی حلفا سے یہان
پہونچے - لارڈ ہارٹنگٹن کو لارڈ ولسلی نے بذریعہ تار کے اطلاع
دی کہ اس مقام تک کشتیون نے میری امیدون کو جو مجھے
اونسے تہین پوری کین تمام لوگ بصحت تمام ہین اور کسیطرح کی
مشقت مین اونکا امتحان ہو سکتا ہے اور یہ اونکی دست و بازو
کی قوت کا نتیجہ ہے - کشتیونکا کام دریا ۔ سے کے مقابلہ مین
نہایت ہی دشوار ہے لیکن یہ لوگ اوس کام کو بلا کسی قسم
کی شکایت کی بخوشی انجام دیتے تہے - باوجودیکہ بہت سی قدرتی
اتفاقات واقع ہوئی تاہم بہ ہیئت مجموعی یہ سفر دریاے نیل کا
قابل اطمینان تہا - ایک کشتی جسپر دو کارسپانڈنٹ اخبار
کے اور ایک جماعت سپاہیون کی تہی مقام کورٹی سے سترہ
میل پر اولٹ گئی — اسباب تو بالکل ضایع ہو گیا مگر خوش
قسمتی سے سوار اوسکے الفنسٹن جہاز کی کشتی سے بچے
اور اوسپر چڑہ آئے — برخلاف اسکے کاروان رجمنٹ کی
دو کمپنیون نے سو کشتیون مین سے نو کشتیان اپنے
اتنا رہنے تک پہونچنے کے پیشتر ضایع کین — اور
بقیہ کشتیون کو ایسا صدمہ پہونچا کہ اونپر ٹین جڑ دیا گیا تاکہ
ڈوبنے سے محفوظ رہین — اکثر لوگ جنکی حالتین اوسوقت
کی بیان کی گئین مین عجب خستہ حالی سے پہونچے اونکے پاس
نہ موزے تہے نہ پایجامے اور اسٹینڈرڈ اخبار کا کارسپانڈنٹ
مقام کورتی سے لکھتا ہے کہ جو فوج کشتیون پر یہان پہونچی
عجب حالت خراب مین تہی تمام کپڑے اونکے پہٹ گئے
تہے اور یہ خراب حالت ہمارے سپاہیون کی جو ایک
سخت مہم پر جارہے تہے نہایت ہی نامناسب معلوم ہوتی
تہی - فوج مین کوئی بہی ایسا نہ تہا جسکے بدن پر ایک بہی ثابت

تھکی ہوئی جماعت کالی کرتی کی فوج کی مقام کورتی میں

کترار ہا ہو - اور بجاے اسکے کہ برٹش فوج سجی جاے بالکل مشابہ فالسٹاف* کے یہی فوج کے معلوم ہوتی تہی - اونہی
مختلف الالوان پتلونون مین سیاہ کرتی والون کے ٹاٹ یا دیسی بانات کپڑے کے پیوند لگے ہوے تہے بلکہ ٹکڑے ٹین کے
بسکٹ کے صندوقون سے بیکر پتلونون مین جو کشتیون کے کہینے سے پہٹ گئے بجاے پیوند کے لوگون نے لگاے تہے اس
تمکی فوج کی بعد ختم اس مہم کے کیا صورت ہوگئی یہ کہی نہین جا سکتی - حاصل کلام دریا مین اکثر پایاب کی کمی و بیشی ہونے سے روزانہ
کشتیون کے کہینے مین دقت زیادہ ہوتی جاتی تہی اسوجہ سے کبہی کبہی مقام معین پر فوجون کے پہونچنے مین توقف ہوتا تہا - مگر تاہم
۲۲ - دسمبر کو آخری کمپنیان جنوبی سٹافورڈ شائر کی اور ایک حصہ ساسکس رجمنٹ کا سامنے کی طرف پہونچا اور بعد اسکے فورًا
ہی اور دستے فوجون کے بہی آگئے - بلکی شتر سوارون کی فوج جسمین تیسرے اور چوتہے اور ساتوین نمبر رسالہ ہزارس کے لوگ
شامل تہے ۲۴ - کو بماتحتی کرنیل سکالمونٹ وادی حلفا سے ۳۴ دن مین یہان پہونچی - اور اوسوقت پہاڑی اور شہری فوج مقام
دبہ سے آئی - جنرل سٹر یڈورس بلیر افسر اعلی اسٹاف فور آ بعد اسکے یہان پہونچے اور برٹش خیمہ نہایت ہی
تعجیل کے ساتہہ پیشتر کو روانہ کیا گیا - مقام کورتی یا الواح کورتی کے باشندون نے نہایت انسانیت کے ساتہہ ہملوگون سے
برتاؤ کیا اور دوستانہ طور سے پیش آئے بلکہ ایک بہت بڑا بازار اون لوگون نے فروخت مویشی اور بہیڑ اور غلہ اور خربزہ اور
تماک کے لئے ہملوگون کے واسطے ترتیب دیا تہا چنانچہ اب رسد کی کوئی ضرورت نہ رہی تہی ایک شفاخانہ بہی سایہ دار جگہہ
تجویز کرکے اون لوگون کے آسایش کے واسطے بنا دیا گیا تہا جو کشتی رانی کی سخت محنت اور مشقت سے علیل ہوگئے تہے
اور ایک جنگی تار بہی اس غرض سے درست کر دیا گیا تہا کہ لارڈ ولسلی اپنے ماتحت افسرون سے جو بہیجے تہے اور ہر چہار طرف
نہایت سرگرمی کے ساتہہ مشغول تہے بات چیت کرین اور احکام مناسب اونہین بہیجین تمام اسباب اور سامان جنگ
کشتیون سے اوتار کر میگزین مین جمع کیا گیا - جو لوگ جنگی تہانہ کے تہے وہ ادہر اودہر نکلتے تہے اور شہری فوج سے برابر
قواعد لیجاتی تہی کہ کیسے مربع بنتا ہے اور استقلال فراجی اونکی تو مختلف طرح سے جانچے گئے تہے اور وہ سخت
امتحانون مین ثابت قدم رہے تہے - صرف کبہی کبہی اپنے سرونکو بلند کرلیتے تہے یا ہزارس رسالہ کے سوار اپنے گہوڑونکو
کڑکاتے ہوے اونکے قریب سے گذرتے تہے تو وہ کسیقدر جنبش کرکے خاموش رہ جاتے تہے - الغرض انہین دشوار
کامون کے زمانہ مین کرسمس کے دن کا بہی استقبال ہوا اور بڑا دن منایا گیا گو مزلٹو‡ اور ہولی اون کہجور کے درختون مین
جہان فوجین خیمہ زن تہین بالضرور درکار تہے لیکن مطابق رسم دایمہ کے پوڈنگ† تیار کئے گئے اور لوگون نے اس غذا یقدر
مگر دیر ہضم کے بنانے مین انصافانہ طور سے بہت کوشش کی - صبح سویرے بڑے دن کو فوجی قواعد ہوئی اور ساڑہے سات
بجے کسیقدر گانے کے ساتہہ نماز ادا کی پہر اسکے چند گہنٹہ بعد لوگ متبرک اور پاک عبادت مین مصروف رہے - شام کے وقت
لارڈ ولسلی معہ اپنے مصاحبین کے فوجی روشنی اور گانے مین شریک ہوے جسمین مختلف فوجون کے چند آدمیون نے
اپنی خوش الحانی اور نقالی کے جوہر دکہاے مگر گانا بجانا شروع ہونے سے پیشتر کرنیل سواین نے آگے بڑہ کر یہ کہا کہ کمانڈر انچیف
کے پاس اسوقت پر ایک تار برقی ڈیوک آف کمبرج اور مارکوئیس ہارٹنگٹن کی آئی ہے جسمین مضمون نے آپ لوگون کی صحت

* فالسٹاف ہنری پنجم بادشاہ انگلینڈ کے دربار مین ایک مسخرہ تہا - مراد یہ ہے کہ ایک مسخرہ کی فوج معلوم ہوتی تہی ان پہٹے کپڑون اور بری حالت مین
‡ مزلٹو اور ہولی انگریزی مین اوس ہار یا سرسبز پتیون سے مراد ہے جو بڑے دنمین مکانون کے دروازہ پر لگائے جاتے مین -
† پوڈنگ ایک انگریزی کہانیکا نام ہے جو دودہ اور انڈا اور آٹے سے بنتا ہے

لارڈ ولسیلی کے احکام جو جنرل نیلون کو بذریعہ تار جاتے تھے

ٹرے ونکو پوڈنگ (ایک مٹھائی کا نام ہے) تیار کرنا فوج کا

اور سلامتی چاہیئے ہے جبکہ مضمون تار برقی بہ آواز بلند پڑھا گیا اور ادر لوگون نے نہایت ہی گرم جوشی اور خوشی سے اوسنا۔ مضمون تار کا یہ تھا کہ ہم لوگون کی یکجائی خیر طلبی اور بہی خواہی اس موقع پر بڑے دن کی آپ کی ذات خاص اور افواج کے لئے قبول ہو اور خدا آپ لوگون کو ان مہمات مین کامیاب کرے۔ بمجرد ختم ہونے جلسہ کرسمس یعنی بڑے دن کے پیشتر روانگی کی تیاریان نہایت ہی سرگرمی سے شروع ہوئین

لارڈ ولسیلی نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ فوجین دو حصون مین تقسیم ہو کر ایک بہ ماتحتی میجر جنرل ارل اور دوسرا تحت برگیڈیر جنرل سر ہربرٹ اسٹوارٹ روانہ ہون۔ پہلے حصہ مین اسٹافورڈشایر رجمنٹ اور دیوک آف کارنوال رجمنٹ اور دو کمپنی کالی کرتی والون کی اور دو کمپنی گارڈن ہائلنڈرس کی اور ایک دستہ ۱۹ نمبر ہزارس رسالہ کا اور مصری شتری توپخانہ اور ابتدائی فوج ڈنگولا کی جسمین سودان کے باشندے بہ تین سے شامل تھے۔ مجموعی تعداد اس کی دو ہزار دو سو آدمی اور ایک ہزار آٹھہ سو اونٹ اور چار سو گھوڑے اور چھہ بیڑار توپین تھین — ان لوگون کو حکم ہوا کہ بالا ترنیل کے روانہ ہون اور قبیلہ مناسیر کے لوگون کو بعوض قتل کرنیل اسٹوارٹ کے سزا دین اور بعد اسکے وہان سے ابو حمید پر بڑہین اور مقام مذکور سے کورسکو تک ریگستان صاف کردین کر سامان جنگ اور رسد وہان سے پیشتر کو روانہ ہو۔ جنرل سر ہربرٹ اسٹوارٹ اور انکی فوج کو یہ حکم ہوا کہ وہ خارطوم کی سڑک مٹکمہ کی راہ سے کھول دین اور قبل اسکے کہ ادوہر حرکت کیجائے یہ امر قرین مصلحت اور مقدم تصور کیا گیا کہ ہوبات اور اور ابو ملفا اور جکدول کے کنووں پر جو بیودا کے صحرا مین واقع

نمبر ۱۹۰۔ ہزارسکی کا رسالہ الٹھوٹوں کے سامنے گھوڑوں کے استقلال کی جانچ کیلئے دوڑایا جاتا ہے
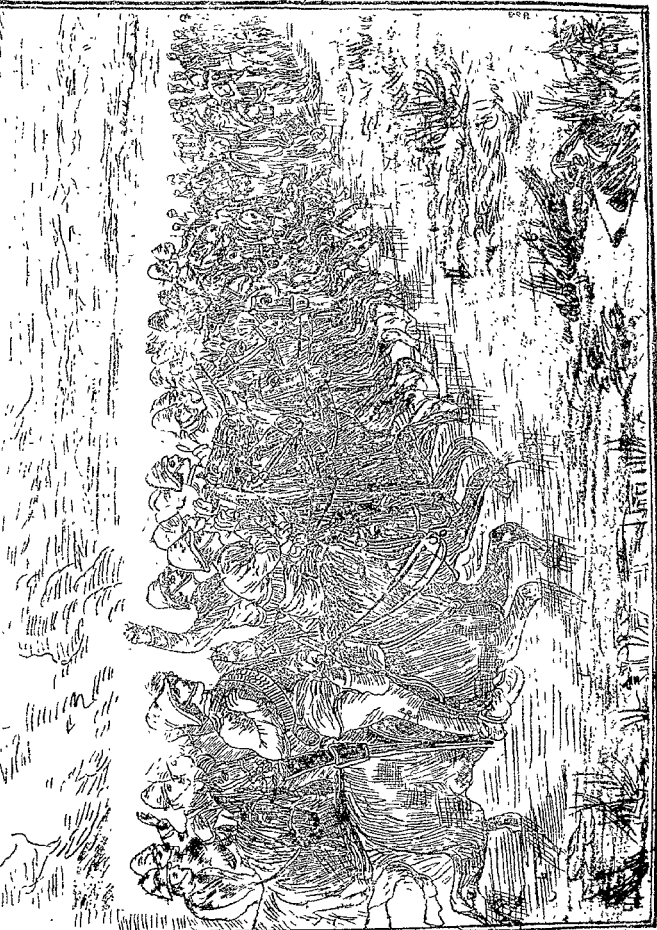
برسے دولکہ مقام کورنی مین فوجون کا مجتمع ہو کر گانا۔

کسقدر توقف بوڈنگ مٹھائی کے تیاری مین صرف ہوتا ہے
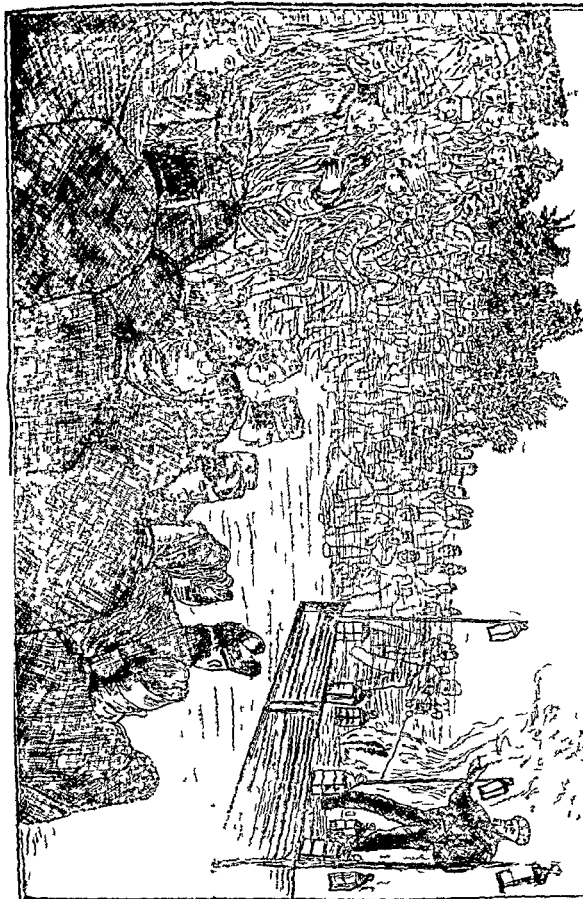
ہائین اور بے تکرار ہے اور یہ صحرا کورٹی سے مطمح تک ملا ہوا ہے قبضہ کرلیا جاسے اور اس غرض کے انصرام کے لئے
جو فوج سر ہربرٹ اسٹوارٹ کے تابع روانہ ہوئی تہی گیارہ سو سپاہی تہے مخلوں شتری فوجون کے لوگ ادسمین اشامل
تہے ۔ دو ہزار اونٹ انکے ساتہہ تہے جنمین سے اکثر رسد لانے کے واسطے تہے اور علاوہ ایک کمپنی شاہی انجنیر
کے ۵۴ سوار اور گہوڑے ۱۹ نمبر رسالہ ہزارس کے اور ایک عمدہ حصہ کمسریٹ اور شفاخانہ کے متعلق سپاہیون
کا تہا ۔ ساڑہے سات سو گلن پانی صرف راہ کے لئے محفوظ رکہہ لیا گیا ۔ اور چالیس ہزار کارتوس ساتہہ لیا گیا
اسیطرح ہر سوار کو سات روز کی اپنی خوراک اور سات گلن پانی اور ڈیڑہ سو مرتبہ فیر کا کارتوس دیا گیا تہا ۔ تاریخ ۳۰ دسمبر کو سر
ہربرٹ اسٹوارٹ مع اپنی فوج کے براہ صحرا کے گاکدل کو روانہ ہوے ۔ بار برداری کے اونٹون کے لئے یہ بندوبست
کیا گیا کہ بیس سے لیکر تیس اونٹ تک فوج کے آگے آگے پچاس گز کے فاصلہ پر ہر فوج کے درمیان مین چلین اور کنارہ کے
پیدل سپاہی جو سوار کردے گئے تہے پیچہے قریب پیدل کمپنیون کے اس غرض سے رہین کہ بمجرد حکم کے بلا توقف
اوترکر مربع فوج کا درست کرلین ۔ لارڈ ویسلی نے کل فوجون کا معائنہ کیا بعد اسکے ایک مختصر حصہ چالیس سوارون کا بماتحتی میجر کچنیر عربی
راہ نماون کے ساتہہ پیشتر کو روانہ ہوا ۔ اور بعد پندرہ منٹ کے جنرل اسٹوارٹ نے فوج کو حکم روانگی دیا اور فوج بدلو حرکت
مین آئی اور سیدہی اوس ناہموار اور کنکردار میدان وسیع الفضا کی طرف روانہ ہوئی ۔ حقیقتاً یہ تماشا لائق دید تہا جسوقت
دو ہزار اونٹ اپنی گردنون کو مثل شتر مرغ اوٹہا کر اور آٹہہ ہزار لمبی ٹانگون سے فوجی قواعد کے ساتہہ روانہ ہوے ۔
غبار نے زمین سے اوٹہہ کر اولاً تمام میدان کو چہا لیا اور تمام اونٹ اور آدمی یکسان خاکستری وردی پہنے ہوے معلوم
ہوتے تہے بالآخر جو لوگ کہ لشکرگاہ مین تہے اونکی نظرون سے اوجہل ہو گئے ۔ کوچ کے وقت رخ اس فوج کا نہایت
ہی عریض تہا اور پورا ایک میل تک لمبائی مین پہیلا ہوا تہا لیکن دشمن کے حملہ پر یہ فوج گہونگٹ کہا کر دشوار گذار ہوجاتی

میجر گپنیر مع اپنے راہ نما کے تیار ہوتے ہین کہ صحرا کی راہ سے روانہ ہون۔

شتری فوج اور پیادہ فوج جو سوار کردی گئی تہی یہ تو فوراً مرتب ہوسکتی تہی لیکن باربرداری کے جانورونمین البتہ خیال ابتری اور بدانتظامی کا اسوجہ سے تہا کہ یہ اونٹ نہایت ہی سرکش ہوتے ہین اور خاص کر جابا نقل اور حرکت کی حالت مین یہ شرارت اور سرکشی کرتے ہین - اسیطرح سوہانی قبیلہ کے شتربانون سے بہی بہت کم امید تحمل اور استقلال کی خاصتہً ایسی حالت مین کیجاتی ہے جب کہ ایک انبوہ کے ساتھ شور کرتے ہوے اہل قبایل حملہ آور ہوتے ہین - الغرض پہلا مقام شام کے وقت اوس مقام پر ہوا جو کورتی سے نو میل کے فاصلہ پر تہا لیکن اس جگہہ صرف ڈیڑہ گہنٹہ تک ٹہہر کر جنرل اسٹوارٹ نے فوجون کو حکم دیا کہ وہ مجتمع ہوجائین اور اونٹونکو آگے رکہہ کر پیشتر کی طرف چوڑی راہ سے روانہ ہون - جب فوجین شفاف چاندنی مین آگے بڑہین اوسوقت طول فوج کا کم ہوکر نصف میل تک رہ گیا اور یہ انتظام صرف کوچ ہی کے متعلق عمدہ نہ تہا بلکہ اگر عرب دفعتہ حملہ کرتے تو اوسکے بہی روکنے کا عمدہ انتظام اور بندوبست ہوا تہا غرضکہ چہارشنبہ کی صبح چار بجے تک کوچ ہوا کیا بعدہ کچہہ دیر تک توقف کا حکم ہوا اور اونٹون پر سے بوجہ اوتار دیئے گیے - کرنیل سرو کو جنکے ہمراہ ایک دستہ ۱۹ نمبر ہزارس رسالہ کا چند میل آگے کو روانہ ہوا تہا یہ حکم دیا گیا کہ پہلے ٹہہرنے کے مقام پر لکڑی ہی فراہم کرکے آگ تیار رکہین کہ بمجرد فوج پہونچنے کے فوج کو جلد چاے ملجاے - لیکن بوجہ اسکے کہ اس دستہ ہزارس کے راہ نمانے راہ غلط کی لہذا نصف شب کو یہ لوگ فوج سے آ کر ملے - جسوقت ان لوگون کو معلوم ہوا کہ ہمراہ لوگون نے راہ گم کی تو اوس راہ کی تلاش مین بے سود پہرا کئے جسطرف سے فوج گئی تہی اور بوجہ آمد و رفت جانوران صحرائی غزال وغیرہ کے راستہ اسقدر لوٹ گیا تہا کہ چاندنی رات مین اصل راہ کا شناخت کرنا نہایت ہی دشوار تہا - جسوقت فوج نے پہلی مرتبہ اپنے خیمہ گاہ پر قیام کیا تو وہان کے باشندون کے مزاج اور حالات کے نہ معلوم ہونے سے لوگ بہت پریشان رہے - اس مقام پر صرف چند جہونپڑے دیکہائی دیتے تہے مگر وہ بہی ویران تہے سبز چارہ جانورون کے لئے یہانا بکثرت دستیاب ہوا الحاصل یہان پر فوج نے کچہہ عرصہ تک بہ آسایش تمام توقف کیا اور سہ پہر کو تین بجے وہان سے روانہ ہوئی - اسقدر آرام لینے کی وجہ سے انسان اور حیوان سب تازہ دم ہوگئے تہے اور جب دوبارہ حکم اون لوگون کو سوار ہونیکا ملا تو یہ معلوم ہوتا تہا کہ ایک دوسرے کی چالا کی پر نگاہ ڈال رہا ہے الغرض پیادہ کمپنیون نے تمام کوچ مین ترتیب قایم رکہا اور فوج اس طرح پر تقسیم کردی گئی تہی کہ دو منٹ کے عرصہ مین تین مربع دشمنون کے مقابلہ اور حملہ کے دفع کرنے کے لئے مرتب ہوسکتا تہا جسوقت فوج مقام ہاشم مین پہونچی جہان پہلا کنوان پانی کا تہا - اکثر عرب دیکہائی دئے میجر کچینیر نے یہ سمجہکر کہ وہ لوگ ہمارے دوست قبیلہ کے ہین اونکی طرف گہوڑا بڑہا کر گئے لیکن بہت جلد یہ غلطی دریافت ہوگئی - اس لئے کہ اونمین کے چند آدمی مہدی کے وردیان پہنے ہوے تہے - میجر کچینیر کی حالت اوس وقت مین نہایت خطرناک ہوگئی تہی لیکن خوش قسمتی سے ایک کمپنی پیادہ فوج کے جو سوار کردے گئے تہے وہان پہونچ گئے اور ان عربون پر جسکی تعداد دس سے زیادہ نہ تہی گولیان چلائین اور وہ لوگ ہمارے پاس حاضر ہوگئے - الغرض مقام ہاشم مین تاریخ ۳۱ دسمبر روز چہارشنبہ وقت شام کو فوج پہونچی لیکن چونکہ اس مقام پر پانی کی نہایت ہی قلت معلوم ہوئی لہذا فوراً چاہ ہمبوک کی طرف روانہ ہوئی - اور وہان ایک بجے شب کو پہونچی - اور نو روز یعنے یکم جنوری شروع سال اور پانی ملنے کی خوشیان یکجا منائین اور بعجلت تمام شب باش ہونیکے سامان مین مصروف ہوے آٹہہ بجے صبح کو فوج پہر تیار ہوکر کالدل کی طرف روانہ ہوئی سہ پہر تک فوج برابر چلی گئی اور اس درمیان مین کسی دوست یا دشمن سے

راہ مین ملاقات نہ ہوئی - اسوقت پیدل کی فوج جو سوار کردی گئی تھی اوسے معلوم ہوا ایک چھوٹا سا قافلہ اونٹونکا خرموں سے
لدا ہوا جارہا ہے چنانچہ یہ رسد جو مہدی کی فوج کے واسطے جارہی تھی فوراً گرفتار کرلی گئی اور سات آدمی بھی گرفتار ہوے بقیہ پانچ
عرب پہاڑیون مین بھاگ گئے - اسی سہ پہر کو کپتان خان شاکا رسالہ ہزارس ایک تعضاق شیخ علی ابا ہ نامی پر حملہ آور ہوا جسکے سر کے
لئے قبل اسکے مدیر ڈنگولا نے ایک ہزار ڈالر انعام مقرر کیا تھا - شب کے وقت کوچ کی حالت مین میجر کچینیر اور اونکے جاسوسی
رسالہ نے ایک جھونپڑے کو گھیر کر پانچ شخصون کو اور گرفتار کیا ان لوگون کی نسبت یہ معلوم ہوا کہ مہدی کے واسطے گوشت کے
ٹھیکہ دار تھے - الحاصل ۲ جنوری کو ساڑھے سات بجے فوج سرکاری مقام گالدال مین پہونچی یہ پچانوے میل پینتیس گھنٹہ مین طے
ہوے - اور حقیقتہً یہ تعجب خیز قطع مسافت کی گئی - اثناے سفر مین کوئی حادثہ واقع نہین ہوا البتہ تاریخ سو انکی مقام کورتی سے
کوئی سپاہی سو یا نہ تھا - گالدال مین پہونچکر یہ معلوم ہوا کہ یہان تین کنوئین ہین اور ایک سنگی مقام مین شمال کی طرف واقع
تھے جسکے چارون طرف وہ سلسلہ پہاڑون کے چلے گئے ہین جو بیوداکے ریگستان تک پھیلے ہوے تھے - نل وغیرہ
اونکے چشمون سے نیچے پانی اوتارنے کے لئے لگا ے گئے - اور اوسی مقام پر دو ضربہ بھی بنایا گیا ایک سے تو نگرانی
کنوون کی طرف جانیکی راہ کی ہوئی تھی اور دوسرا ایک علیحدہ ٹیلہ پر جہان سے وہ کنوئین دکھائی دیتے تھے - ایک اسپتال
ہے قابل نقل و حرکت جو فوج کے ہمراہ بہ نگرانی ڈاکٹر برگس کے تھا اس مقام پر نصب کردیا گیا کہ بروقت ضرورت موجود
رہے اور بارہ گھنٹہ تک اس جگہہ قیام کرکے جنرل اسٹوارٹ نے گاردس اور بحری فوج کو مع چند انجینرون کے اور ہزارس
رسالہ کے بہ ماتحتی کرنیل بوس کا دن بغرض محافظت و نگرانی اس مقام پر معین کرکے بقیہ فوج ہمراہ کورتی روانہ ہوا اسدوسری
جماعت اون سوارون نے جو گرد کنوئین کے نگہبانی کرتے تھے میجر کچینیر سے جو اس لشکر کے ساتھ رہ گئے تھے اطلاع کی کہ کچھ
لوگ باشندے تھوڑے فاصلہ پر ٹھہرے ہین اور بظاہر پانی کے لئے منتظر ہین - یہ سنکر میجر مذکور نے ایک سوڈانی
راہ نما کو اور ایک قیدی عورت کو ایک اونٹ اور کسیقدر روپیہ دیکر روانہ کیا کہ اوس جماعت سے غلہ خرید کرین لیکن
شام کو یہ قاصد خالی ہاتھ واپس آئے اور بیان کیا کہ عرب ہم لوگون کے ساتھ نہایت بد سلوکی سے پیش آئے - چند
ساعت قبل اسکے ایک اور جاسوسی جماعت نے سوارون کی جو دیکھہ بھال کو دوسری طرف گئے تھے ایک قافلہ اونٹ
اور چھیرون کا جسے چار سوڈانی ہنکا ے لئے جاتے تھے - گرفتار کرلیا ان لوگوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ یکم جنوری کو مطمہ سے
روانہ ہوے اوسوقت تک ایک دستہ جنرل گارڈن کی فوج کا مقام شندی مین تھا - اور باغی مطمہ پر دو ہزار فوج کے
ساتھہ قابض ہین - دوسرے روز میجر کچینیر بہمراہی چند افسران اور ایک جماعت سواران رسالہ ہزارس کے ابو حلیفہ کی
طرف دیکھہ بھال کو روانہ ہوے اثناے راہ مین چند سوڈانیون سے ملاقات ہوئی جسکے ساتھہ اونٹ اور چھیرون پر غلہ لدا ہوا
تھا - چنانچہ ان لوگون کو بھی گرفتار کرلیا اور واپسی کے وقت داہنی طرف ان لوگون نے ایک اور قافلہ دیکھا جسمین ششنر
اونٹ و پچاس سوڈانی تھے - میجر کچینیر اپنے ہمراہیون سمیت فوراً اوسطرف گھوڑے دوڑا کر گئے - اور اون لوگون کے
جب قریب پہونچے تو نصف لوگون نے اونٹ کا بوجھ کاٹ دیا اور اونہین بھگا دیا اور نصف بقیہ لوگ اونٹون کو آگے کرکے
جنگ پر مستعد ہوگئے - میجر کچینیر کی جماعت نے یہ دیکھہ کر گھوڑے اونکی طرف ڈالدے مگر باغی بہت جلد ہر چہار طرف
متفرق ہوگئے - بعض لوگون نے ہزارس رسالہ کے سب سے پیچھے جو لوگ باغیون کے بھاگتے رہ گئے تھے اونکا تعاقب
کیا اور اونپر گولیان چلائین باغیون نے بھی ویسا ہی جواب دیا چونکہ آفتاب قریب بغروب تھا لہذا تعاقب موقوف رکھا گیا اور

اور لواونٹ غلہ اور آٹے سے لدے ہوئے گرفتار کرکے خیمہ گاہ کو واپس آئے اور بیشتر کی لوٹ مین اسے بہی شامل کیا نصف شب کو پہر ایک چہوٹی جماعت ہماری فوج سے باہر گئے اور ایک اونٹ اور چند خچر اور ساٹہ لوجہ خرمے کے جیسے باغی چہوڑ کر بہاگ گئے تہے اوٹہا لائے - اس مقام سے جنرل اسٹوارٹ کورتی کو واپس ہوئے اور جسقدر قیدی کہ بیشتر روانگی کے حالت مین گرفتار کئے گئے تہے اپنے ہمراہ لائے - مقام ابکول مین تہوڑا ٹہہر کر کچہہ لوگ وہان بغرض حفاظت کنوئون کے ایک چوکی قایم کرکے چہوڑی اور باقی واپس شدہ فوج کے ساتہہ جنرل مذکور ۷ جنوری کے ۳ بجے کو کورتی مین جو صدر مقام فوج کا تہا داخل ہوئے - کورتی سے کسیقدر فاصلہ پر لارڈ ویسلی اور اونکے مصاحبین سے اور ان لوگون سے ملاقات ہوئی - لارڈ ویسلی نے اونکے جلد اور کامیاب سفر کی مبارکباد دی الغرض جب یہ لوگ اپنے خیمہ گاہ پر پہونچے تو وہ عربی قیدی جنکا اوپر ذکر ہوا ہے لارڈ ویسلی کے روبرو پیش کی گئی اور سلارڈ موصوف نے اونسے کچہہ دریافت حال کیا - یہ لوگ نہایت ہی خوف زدہ ہورہے تہے اس لئے کہ اونہین یقین تہا کہ اب ہم قتل ہونگے یہ بہی معلوم ہوا کہ ان عربون نے اپنے پیراہن پاینفس سے سرخ اور نیلگون اور زرد رنگ کے ٹکرون کو جو اونمین لگے ہوئے تہے اور جو مہدی کی فوج کے وردی تہی چاک کرکے علیحدہ کردیا تہا - بجواب اون سوالات کے جو اونسے پوچہی گئی اونہون نے بیان کیا کہ تین ہزار باغی مسلحہ کو گہیرے ہین اور خود مہدی مقام عمدرمان مین ہے - ان لوگون مین سے ایک شخص نے جنرل گارڈن کے چار دو خانی جہاز کنارہ پر مقام شندی مین دیکہے تہے جسے ایک ہفتہ گذرا ہوگا چنانچہ اس سے صاف ظاہر تہا کہ محافظ خارطوم یعنی گارڈن کمکی فوج کی راہ تک رہا تہا - اور یہ امر کہ کسیقدر جنرل گارڈن کو فوج امدادی کا انتظار تہا - لارڈ ویسلی کو ایک روز قبل اسکے یعنی ۳۱ دسمبر کو ایک تحریر کے ذریعہ سے معلوم ہوچکا تہا - ایک نہایت ہی ضروری خبر شہر محصور یعنی خارطوم سے آئے تہے جو شخص اوس تحریر کو لایا تہا - وہ ٹکرے کاغذ کے اسطرح چہپائے ہوئے تہا یعنے اوسے لپیٹ کر شل سگرٹ کے اپنے کمربند کی سیون مین رکہے تہا اور وہ کاغذ اس ٹکٹ سے بڑا نہ تہا جو خط پر چسپان ہوتا ہے کہول نے پر اوسمین یہ عبارت پائی گئی کہ خارطوم مین سب خیریت ہے - سی جی گارڈن - ۱۴ دسمبر اخبار کے کارسپانڈنٹ اور ماتحت افسرون کے پوچہنے پر اوس قاصد نے یہ جواب دیا کہ مین خارطوم سے اوسی رات کو جسکا ذکر اوس کاغذ مین ہے روانہ ہوا تہا اور باغیون کی صفون سے گذرنے مین مجہے کچہہ دقت نہ پڑے اور یہ بہی بیان کیا کہ خود مہدی بہی شہر سے بہت قریب پڑا ہے - اور باغیانہ مختلف تخمینون کے اوسکے ہمراہ بیس سے اسّی ہزار تک آدمی ہین خفیف خفیف لڑائیان اکثر ہوا کرتی ہین ایک توپ بہی انکی کاذب کی بیکار کردی گئی ہے اور اسطرف جنرل گارڈن نے اپنی توپین دو منزلی چہتون پر چڑہا دی ہین - اور اسی مقام سے روزانہ صبحکو بعد طلوع آفتاب دوربین سے گرد و پیش کا میدان جو دشمنون سے گہرا تہا معائنہ کررہے ہین اور یہ دیکہتے ہین کہ دشمن اپنے مقام سے حرکت تو نہین کرتے - بعد اسکے جنرل نیچے اوترتے ہین اور شام تک سویا کرتے ہین - اور سو اوٹہنے کے بعد تمام رات ہر چہار طرف پہرتے ہین اور ایک چوکی سے دوسری چوکی پر جاتے ہین اور اپنی فوج کا دل بڑہاتے ہین اور اسباب کی نگرانی کرتے ہین کہ حملون کے رد کرنے کو ہر شخص مستعد اور تیار رہے قاصد مذکور بیان کرتا ہے کہ جنرل گارڈن بہت تندرست تہے اور اونکی سپاہ بہی جب سے یہ معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ویسلی انگریزی فوج کے ساتہہ آرہے ہین بہت قوی دل ہورہے ہین - اور اونکا دل بڑہا رہا ہے یہ مجمل اور مختصر خبر

خارطوم مین سب خیریت ہے - ۱۴ دسمبر
سی جی گارڈن

دشمنوں کی رسد کا میدان میں گرفتار کرنا۔

ایک جنگ گریز صحرا میں۔

خارطوم مین سب خیریت ہے معہ دیگر حالات کے جو قاصد کی زبانی معلوم ہوے تھے اخبار کے کارسپانڈنٹون نے بذریعہ تار برقی کے
لندن روانہ کیا۔ اس قاصد نے موجب ہدایات کے ایک خبر نہایت ہی ضروری کہ پوشیدہ رکھی تھی اور وہ خاص کر لارڈ ولسلی سے
بیان کرنے کی تھی۔ جنرل گارڈن نے قاصد سے کہدیا تھا کہ وہ کمانڈر انچیف سے کہدے کہ مین ہر چہار طرف سے گھرا ہوا ہون لیکن مقام ہوڈمان
اور قلعہ جو دا ہنے کنارہ پر ہے وہ ابتک میرے قبضہ مین ہے لیکن مہدی کے آدمیون نے ایک گولے کے فاصلہ پر عمدرمان سے مٹی کا ایک
دمدمہ بنایا ہے۔ قاصد کہتا ہے کہ جنرل گارڈن کے یہ الفاظ ہین جسکا مین اعادہ کرتا ہون کہ دشمن ہم پر غالب نہین آسکتے بجز اسکے کہ
ہمین فاقون سے مارین اور آپ فوجون کو متفرق نکرین اسلیئے کہ دشمن بے شمار ہین بہت زیادہ فوج لائی گر آپ سے ہو سکے۔ ہماری
سپاہی خارطوم مین رسد کی کمی سے تکلیف اوٹھا رہے ہین اور جو کچھ رسد ہمارے پاس ابتک موجود ہے وہ نہایت ہی قلیل ہے
یعنی کچھ غلہ ہے اور کسی قدر بسکٹ ہین ہملوگ چاہتے ہین کہ جسقدر جلد ممکن ہو آپ آئین آپکو چاہئیے کہ متمہ یا بربر کی راہ سے آئی۔ اور
سطرح دوراہین قایم کیجئے۔ اور بربر کو اپنے پیچھے نچھوڑئیے۔ دشمنون کو اپنے سامنے رکھئے اور جب بربر کو لے لیجئے تو وہان سے
مجھے مطلع کیجئے اور یہ سب کام قبل اسکے کہ آپ کے آنیکی خبر ہر چہار طرف منتشر ہو تمام کیجئے خارطوم مین نہ تو نمک ہے نخرا
صرف کسیقدر گوشت ملتا ہے اور تمام کہانیکی چیزین گران ہین خارطوم کی حالت جو ناتنگ ہو رہی تھی ایک اور تحریر سے بھی گارڈن کی
معلوم ہوئی اوسی تاریخ کو گارڈن نے ایک خط اپنے کسی دوست کو مقام قاہرہ مین تحریر کیا تھا جسمین یہ لکھا تھا کہ خارطوم مین سب
خیریت ہے۔ سب سامان مہیا ہے اور مین امید کرتا ہون کہ دس روز کے عرصہ مین کوئی آفت عظیم آنے والی ہے۔ لیکن یہ حالت
نہ ہونے پاتی اگر ہماری طرف کے لوگ ہمین دشمنون کے ارادون سے مطلع رکھتے اب مین آپ لوگون کو وداع کرتا ہون دستخطی
جی گارڈن۔ یہ تحریر گارڈن کی ماہ فروری مین پہونچی اور اوسکے مضمون سے لارڈ ولسلی اوسوقت مطلع نہین ہوے جس زمانہ مین
کہ وہ خفیہ خبر جسکا اوپر ذکر ہوا ہے اونکے پاس پہونچی تھی۔ قاصد نے جو واقعات زبانی جنرل گارڈن کے بیان کئے تھے اوس سے
البتہ خارطوم کی سخت مصیبتناک حالت معلوم ہوتی تھی مگر اوس مراسلہ مین صرف اسیقدر تحریر تھا کہ خارطوم مین سب
خیریت ہے چنانچہ زبانی خبر کی اعتبار ہے۔ یہ امر اسقدر ضروری معلوم ہوا کہ فوراً ایک سخت جنگ کیجاے ورنہ یا تو تحت سوڈان
کے محافظین بالتمام مہدی کے ہاتھ مین گرفتار ہو کے قتل ہونگے یا غلام بنائے جائینگے اور باعتبار حالات موجودہ کے صرف یہی ایک امر امکان مین
تھا کہ بیوڈا کے ریگستان کو عبور کرکے حملہ کیا جاے۔

باب شانزدہم

مشتمل بہ واقعات ذیل

فوجون کی روانگی کا کورتی سے دریاے نیل کی طرف بماتحتی جنرل اسٹوارٹ کے قرار پانا۔ بحری فوج کا
ریگستان مین روانہ ہونا۔ مقدمۃ الجیش حصہ فوج کا منزل مقصود کی طرف روانہ ہونا۔ شتربانون کا
چوری سے پانی فوج کا پی جانا۔ ابو حلفا کے کنوؤن پر پہونچنا۔ اوس مقام کا دریافت کرنا جسکے نیچے پانی تھا۔
گاکدل کے چشمے۔ دو روز تک سیراب ہونیکے لئے قیام کرنا۔ کرنیل فریڈ برن بے کا فوج مین آکر شامل ہونا۔
ابو کلیہ کی طرف نہایت کوشش کے ساتھ کوچ۔ پہلے پہل باغیون کی فوج کا نظر آنا۔ فوجون کا ایک خیمہ

بنانا۔ عربون کا آگے بڑہنا۔ لشکرگاہ کے گرد ہلکی لڑائیون کا ہونا۔ جنرل اسٹوارٹ کے حکم سے فوجونکا آگے بڑہنا۔ دشمنون کی سخت آتش باری۔ عربون کا یکایک حملہ۔ فوج کا مربع بناکر سامنا کرنا۔ برٹش سپاہیون کی خطرناک حالت۔ کرنیل برن بے کا کمبخت حکم۔ بھاری ہتیار بند برٹش سپاہیونکا اپنی جگہہ کو چھوڑ دینا۔ اور عربون کا مربع توڑکر اندر فوج کے گھس آنا۔ بہادرانہ جنگ کرنیل برن بے کی ایک باغی شیخ کے ساتہہ کرنیل کا نیزے سے کندہے اور حلق مین زخمی ہونا۔ برن بے کے بچانیکے لئے بے سود کوششون کا ہونا۔ مربع کے اندر سخت جنگ کا ہونا۔ کارڈنر توپون کی ہنگامہ آرائی۔ انیر سطمہ کا گولی سے مارا جانا۔ جنرل اسٹوارٹ کے گھوڑے کو گولی لگنا۔ کارڈ کے سپاہیون کا باغیون کو مربع سے باہر نکالدینا۔ آخری حملہ کرنا اور باغیون کو شکست فاحش ہونا

اس زمانہ مین لارڈ ولسیلی نے ایک حصہ اپنی فوج کا اسلئے علیحدہ کر رکہا تہا کہ خارطوم کی طرف جنگ مین جسوقت اونکی احتیاج ہو تو بلا توقف وہ لوگ جنگ کے لئے تیار رہین۔ گارڈن کی مرسلہ خبر ۱۳۔ دسمبر کو پہونچی تہی اور چار روز قبل اسکے جنرل ارل معہ دو ہزار چار سو سپاہیون کے دریاے نیل کیجانب اس غرض سے جا چکی تہے کہ وہان پہونچکر کرنیل اسٹوارٹ کے خون کا بدلا لین اور ربا اسکے ابو حمید اور بربر پر بڑہین۔ یہ حصہ فوج کا اتنی دور جا چکا تہا کہ اگر لوٹنے کا حکم ہی ہوتا تاہم واپسی اسکی غیر ممکن تہی۔ اسی درمیان مین سر ہربٹ اسٹوارٹ ۷ جنوری کو گاکدل سے کورتی واپس آئی اور بیان کیا کہ کنوون پر بلا مزاحمت قبضہ کر لیا گیا۔ اس عمدہ کارروائی کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جسکی وجہ سے اسقدر پانی کا بندوبست امدادی فوج کے لئے ہوگیا۔ اور اس سے گویا یہ بات معلوم ہوتی تہی کہ اب کوئی سخت دقت دوسری اور زیادہ وسیع سفر ریگستان مین نہ واقع ہوگی۔ مطمہ مین اسیقدر جنگ کی بلا شبہہ امید کیجاتی تہی لیکن بوجہ اسکے کہ باغیون کا تخمینہ جو قاصد یا قیدیون کے ذریعہ سے دریافت ہوا وہان پانچ ہزار سے زیادہ نہ تہا اسلئے اسبات کی امید تہی کہ ایک حصہ فوجکا مناسب اور اوسط قوت کے سات جنرل گارڈن تک پہونچ جانے مین کامیاب ہوجائیگا اور بذریعہ دو خانی جہاز کے جو مقام شندی مین ٹھہرے ہین کہ برٹش فوج کو لیجاوین جاسکے گا۔ علاوہ اسکے چونکہ یہہ ایک کوشش بلیغ اس مہم مین ضروری تہی لہذا لارڈ ولسیلی نے یہ عزم بالجزم کر لیا تہا کہ اس مہم کا سر انجام سر ہربٹ اسٹوارٹ کے سپرد کردین اور جسقدر فوجین کہ ممکن ہون اونکے لئے بہم پہونچائین۔ ۶۔ جنوری کو سر ہربٹ کورتی مین واپس آئے اور دوسرے روز عقب مین کرنیل کلارک کے ہمراہی ایک مختصر شتری فوج اور کثیر سامان رسد کے گاکدل کو روانہ ہوئی۔ اوسی شام کو لا فچارس برس فورڈ کی بحری فوج جو اس جنگ کے لئے منتخب ہوئی تہی معہ مقدمۃ الجیش حصہ فوج کے اونٹون پر سوار ہوکر کمانڈر انچیف کے روبرو صف بستہ ہوئی۔ جہازی سپاہی اپنے کو ریگستانی کشتیون پر یعنی اونٹون پر سوار دیکہہ کر نہایت خوش تہے اور ونکی خوشی عام لوگون کی خوشیون کا باعث تہی۔ جملہ کارروائی جہازی اصطلاح مین کرتے تہے۔ اور اونٹون کو بہی اونہین جہازی اصطلاح مین پہیرتے تہے یعنی جہازکو داہنے یا سامنے کیطرف پہیرو۔ اور یہ جانور بہی اپنے نئے سوارون کی تیزی اور جرات سے گہبرائے ہوے تہے اس لئے کہ وہ اپنے ملک کے باشندون کی ملائمیت کے عادی تہے جو اسکے خلاف تہی۔ (گہوڑا چہوٹی دم کو اور اے فلان اپنے پتوار کی خبرداری کرو ورنہ ہم تختہ پر گر پڑینگے) یہ چند مضحک جملے اوسوقت سنائی دیے جب کہ یہ بحری فوج تیار ہوکر کمانڈر انچیف کے روبرو سے گذر رہی تہی۔ لارڈ ولسیلی نے اون لوگون کو جلسے اثنا تیزی کے ظاہر نہ پسند کیا اور مطلع کر دیا کہ تملوگون کو کلہ صبح بماتحتی جنرل اسٹوارٹ صحرا کی طرف سے روانہ ہونا ہوگا۔ یہ حصہ فوجکا جو سر ہربٹ

کے ماتحتی مین تفویض کیا گیا تھا اسمین ایک ہزار پانچسو غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہی اور سو افسر اور تین سو سوداگانی اور دو
ہزار دو سو تینتیس اونٹ اور تین سو پیدار اور ایک گارڈنر توپ شامل تھی - ۸ جنوری کے سہ پہر کو ۳ بجے حصہ فوج کا
گرد اور غبار مین اٹھا ہوا اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہوا - ہر ایک سپاہی اپنی تین روز کی خوراک اور پانی اور سات
روز کا چارہ اپنے اونٹ کے لئے اوسپر رکھتا تھا - پانی یا تو مشک مین یا بکری کی کھال مین رکھا گیا تھا - اور ایک مقدار
معین تک دیا گیا تھا - تاہم اسقدر تھا کہ اگر احتیاط اور اندازہ سے خرچ کیا جاتا تو معمولی طور سے پیتے اور کبھی کبھی ایک پیالہ
چاے بنا لینے کے بعد بھی چار یا پانچ روز تک چلتا - لیکن بدقسمتی سے یہ مشکین کھل بیٹھا - پانی گئین اس لئے کہ تمازت آفتاب سے وہ ناقص
ہو رہی ہو گئین اور پانی اوسکا اونٹ کے پینگ ارنال کے جھکولون سے چمڑے مین اس سرے سے اوس سرے تک
ٹپک کر اور بڑے بڑے قطرے اوسکے دونو پہلو سے ٹپکنے لگا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ نصف سے زیادہ مشکین ہبوک کے
کنوون تک پہونچتے پہونچتے خالی ہو گئین برخلاف اسکے چند ذات یا ربڑ کے حوض جو فوج کے ہمراہ تھے انمین سے ایک قطرہ
بھی پانی کا نہ ٹپکا اور باعتبار اوس بندوبست کے جو اونکے انسداد کا کیا گیا تھا ان ساربانون کو بھی بہت کم موقع پانی چورانے
کا ملا اور وہ لوگ پانی نکال لینے سے باز رہے - یہ ساربان سپاہیون سے زیادہ تشنہ معلوم ہوتے تھے - اور بار بار
اور زیادہ پانی پیتے تھے اور جب اپنے حصہ کا پانی پی چکتے تو موقع پاکر سپاہیون کی مشک سے پانی چورا لیتے اور بنا اسکے
۱۰ جنوری تک یہ فوج اسیطرح چلی گئی اور کوئی امر پیش نہین آیا - ہبوک کے کنوون پر پہونچ کر معلوم ہوا کہ یہان پانی تھت

سرکاری فوج کا غاکدل کے کنوؤن پر پہونچنا

ہے بلکہ بالکل نہین ہے - لہذا جنرل اسٹوارٹ نے حکم دیا کہ فوج سویرے کو جو آٹھ یا دس میل کے فاصلہ پر ہے روانہ ہو - دوسرے دن
ڈنکو یہان پہونچکر معلوم ہوا کہ انجنیر اور پیدل سپاہیون نے جو سوار کر دیے گئے تھے اور جو سفر اول مین اس مقام پر متعین ہوئے تھے
متعدد کنوئین نو فٹ تک گہرے ناہموار اور کنکر کی زمین پر ایک چشمہ آب کے قریب کھود رہے ہین چنانچہ بعض گڑہون مین چھ
انچ عمیق سرد اور شفاف رنگ کا پانی مگر ذائقہ مین کسیقدر شور نکلا تہا - لیکن دو گھنٹہ قبل اسکے ان گڑہون مین سے کرنیل کلارک
کی فوج کے آدمیون نے اور خاصکر مصری تشنہ ساربانون نے جو فوج کے ساتھ پانی پی لیا تہا چنانچہ جنرل اسٹوارٹ کی فوج نے
فی نفر ایک پاؤ پانی پر تمام روز اکتفا کیا بعد اسکے پھر آگے کو روانہ ہوئی اور تہوڑی دیر بعد غروب آفتاب کے ایک صحرا سے پر گیاہ
مین جو جبل غلیف کے جنوب مین واقع ہے پہونچے اور تین بجے رات تک یہان مقیم رہے بعدہ پھر کوچ کیا اور تمازت اور سختی راہ اور
شدت تشنگی نے انسان اور اونٹون کو اسقدر پریشان کر دیا کہ بہت اونٹ مر کر راہ مین گر گئے - الغرض فوج بہادرانہ قطع مسافت
مین سرگرم رہی یہان تک کہ چاہ ابو حلفا پر تین بجے سہ پہر کے وقت پہونچی - نظر اول مین لوگون کو بہت ہی اضطراب پیدا ہوا اس لئے
کہ ایک مختصر حقیر پانی کہ سبز پتون سے چھپا ہوا دکھائی دیتا تہا لیکن ایک راہ نما نے جو رسالہ ہزارس کے ساتھ تہا بآواز بلند کہا کہ یہان
پانی کافی طور سے ہر شخص کے لئے موجود ہے - اور اس نے ایک اور گڑہے کا نشان دیا جو اسوقت تک دکھائی نہین دیا تہا -
لیکن یہ گڑہا بھی صرف چار فٹ عمیق تہا اور بیس گلن سرد اور شفاف پانی سے زیادہ اسمین نہ تہا - چنانچہ پانی کی مقدار بہت ہی قلیل تہی
اور ضرورت بہت زیادہ تہی - راہ نما نکالدیا گیا لیکن شرمندہ ہوکر اوس نے خود اپنے ہاتھ سے بالو اور کنکر کی زمین مین چند فٹ
دوسری طرف ایک گڑہا کہودا اور فوراً ایک سوت گڑہے پانی کی نکلی جسے دیکھکر ہر شخص کا چہرہ چمکنے لگا - بظاہر تمام زمین
کے نیچے پانی پوشیدہ تہا غرضکہ پکھال اور پانی کی بوتلین اور دیگر فوجی ظروف آب فوراً مصرف مین لائے گئے اور ہر شخص باری
باری اوسمین ڈبا کر کسیقدر مائل بہ سبزی پانی پیتا تہا ذائقہ کی نسبت پیاسونکی ایک جماعت نے یہ بیان کیا کہ بمقابل اوس گڑہے
کے جو بظاہر دکھائی دیتا تہا بدمزہ اور ناگوار نہ تہا - حاصل کلام ہر شخص کے سامنے وہ پانی تہا اور جب تک تشنگی نہ بجھی لوگون
نے خوب سیر ہوکر پیا - اور ہر ایک گھوڑے کو دو بالٹی دی گئی اور اونٹون نے بہت زیادہ خواہش اور شوق کے ساتھ پیا -
اور بہا ہوا پانی مریضون کے لئے بچا رکہا گیا اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جب چند انچ اور عمق زیادہ ہوا تو تیز سوتے ان گڑہون سے
جاری ہوئے اور پہر اسکے کہ لوگ پانی نکال چکتے وہ بہر جاتا تہا - چنانچہ متواتر پانی لینے اور فوجی ظروف کے ڈبونے سے مٹی کو
انتشار ہوا اور تہوڑی دیر بعد پانیکا رنگ جو سبزی مائل تہا گدلا ہوگیا اور بعد اسکے بالکل سیاہ ویسا ہی ہوگیا جیسا اشتداد ب
ارش کے بعد سیاہ پانی لندن کی مہریون سے نکلتا ہے - الحاصل لوگ اوس پانیکو گدلا تہا مگر پانی سمجھ کر پیا کئے - اور
عربون کے حقین و عادیتے رہے کہ ان لوگون نے مردہ جانورون کی لاشین اوسمین ڈالکر پانی کو زہر آلودہ مین کر دیا تہا - اوس دن
سہ پہر کو اور تمام رات لشکر نے خوب پانی پیا اور آتشدانون کے گرد قہوے اور چاے کا ایک معقول دور چلا - ۱۲ - جنوری
کی صبحکو فوج وہان سے روانہ ہوکر گیارہ بجے ایک پہاڑی کی نشیب مین پہونچی اس پہاڑی کی چوٹی آتش فشان چوٹیون
کی طرح تہی اور اسی مقام پر جاکدل کے چشمے تہے علاوہ انکی پہاڑیون کو اتر کر چند کنوئین اور دو یا تین میل کے فاصلہ پر واقع
تہے لیکن یہ تین قدرتی چشمے خود جاکدل مین ایسے تہے جسمین قیاساً پانچ لاکھ گلن پانی موجود تہا یہ مقدار فوج کے لئے بہت تہی
اور اوسکے صرف کرنے سے کم ہونے والے نہ تہے - گارڈ اور انجنیران شاہی نے جو پہلی مرتبہ اکر سر ہربرٹ اسٹوارٹ
نے اس مقام پر متعین کیا تہا دو قلعے ناتراشیدہ پتھرون کے تیار کیے تہے - بلکہ بہت سی چوٹیان پتھر کے ٹکڑے جمع کر کے

سرکاری فوج کا حافینہ کے کنوون پر پہونچنا
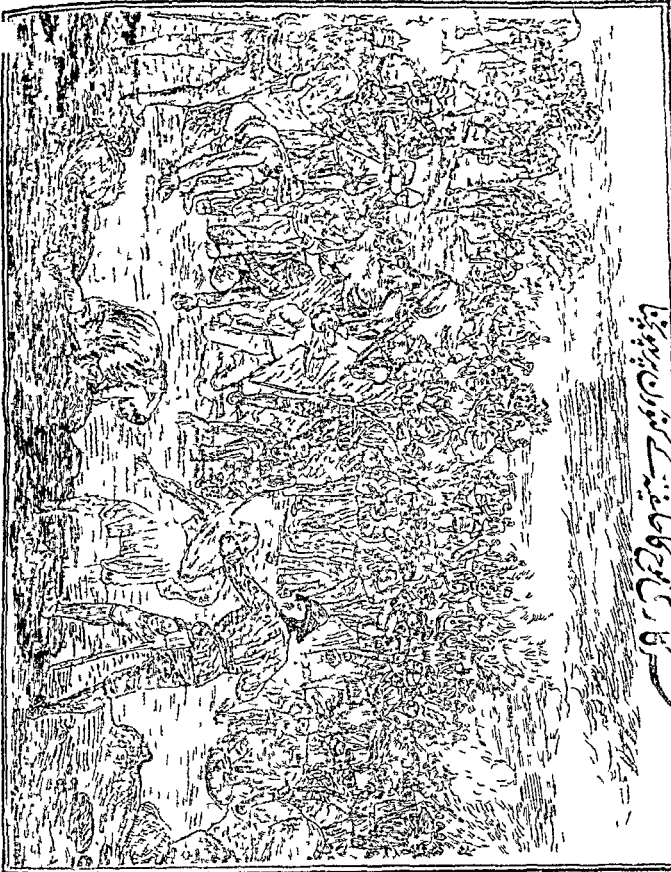
تھے اور زمین پر اونکا ڈھیر کردیا تھا اسوجہ سے ایک آسان راہ پہاڑی تک جانیکی اور چشمون پر قیام کرنیکی بن گئی تھی - اور ایک لنبا گول گڈہا تالاب کی مٹی اور پتھر سے اوس پہاڑ کی گھاٹی کے سامنے ایسا بنا یا گیا تھا کہ اگر پہنچے کے تالاب سے پانی اوسمین بھر لیا جاوے تو سو اونٹ آگے جا کر ایکہی ساتھہ پانی پی سکتے تھے اسکے علاوہ آدمیون کے پانی پینے کا بھی انتظام مناسب کیا گیا تھا - اونکے پینے کا پانی اوپر کے تالاب یا چشمون سے بذریعہ نل کے کھینچا جاتا تھا اور بسکٹ رکھنے کے ٹین کے صندوقون مین جمع ہوتا تھا اور جسقدر درکار ہوتا تھا وہین سے لیا جاتا تھا جس اخبار نویس کا حال ہمنے ابھی اوپر تحریر کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ گاکدل مین پہونچنے کے بعد دو روز تک برابر بجز پانی پینے اور نہانے کے دوسرا کام نہین ہوا ہملوگون نے اوس شیرین اور سرد اور شفاف پانیکو بافراط پیا اور ہماری آنکھین اور ہمارے حلق اور ہمارا کلیجہ خوب تر ہوا اور عجب کیفیت مسرت اور خوشی کے ساتھہ اوسمین نہاتے تھے اور کھیلتے تھے اور چھینٹے اوڑاتے تھے - غرض وہ دن عجب خوشی کے تھے - قبل اسکے جو سپاہی اپنے لبونکو تر رکھنے کے لئے سانس روکتے تھے وہ لوگ اسوقت مین ترانہ ہاے مسرت گاتے تھے اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص مین جرات اور جان تازہ آگئی ہے - ۱۳ - جنوری کو کرنیل فرڈبرن بے جیوائی ایک مشہور اور معروف شخص کوربتی سے مع سامان رسد گاکدل مین پہونچے قبل اسکے کرنیل نے ویلس کشتیون کو آبشارون سے پار کرنے مین سخت مشقت اور نہایت ہی عمدہ کام کیا تھا اور باوجودیکہ حالت صحت انکی عمدہ نہ تھی بلکہ دردسینہ کی وجہ سے نہایت ہی اذیت مین مبتلا تھے لیکن بکمال استقلال اس مہم مین شریک ہونیکے لئے پہونچے - الغرض دوسرے روز صبحکو دریاے نیل کی طرف کوچ شروع ہوا اور ڈیڑہ سو سپاہی بہ ماتحتی کرنیل ونڈیلیر اس غرض سے چھوڑ دئے گئے کہ وہ لوگ اس مقام پر قبضہ کئے رہین - اور گارد کے سپاہی جو قبل اسکے ان چشمون کی حفاظت کر رہے تھے فوج مین لے لئے گئے - اب کل لڑنے والونکی تعداد اوس فوج مین ایک ہزار چہہ سو سپاہی رفل بندوق اور سنگینون کے ساتھہ تھی - گاکدل سے نکل کر راستہ ایک ایسے ویرا اور ادسر میدان کی طرف سے گیا تھا جو پہلی راہ سے بھی ویران تر تھا - ۱۴ - جنوری کو ۳ بجے کے وقت کچھہ روز تک سایہ ملا لیکن دوسرے روز صبح کو پانچ بجے پھر کوچ شروع ہوا اس سفر مین لدے ہوے اونٹون پر بہت ہی سختی گذری اس لئے کہ چند روزون سے وہ سب صرف نصف خوراک اپنی پاتے تھے اور ہماری فوج ایسے وقت مین منتشر ہونے لگی جبکہ اوسکا اجتماع اور استقلال ضروری تھا بہت سے جانور ماندگی کے سبب سے راہ مین گر پڑے اور گولی ماردی گئی تاکہ تکلیف سے بچ جاین یا عربون کے ہاتھہ مین نہ پڑین اور ریر گارد یعنی وہ حصہ فوج کا جو عقب مین آتا تھا اوسپر تو اور زیادہ سختی اور مصیبت تھی کہ وہ لوگ افتادہ جانورون پر سے اسباب اوتارتے تھے اور پھر دوسرے اونٹون پر لادتے تھے سو خالی اونٹ کا گلہ سواری کے لئے بوقت ضرورت ساتھہ تھا - غرضکہ باوجود ان سب خرابیون کے بھی فوج قطع مسافت مین سرگرم رہی اور پیدل سپاہی جو سوار ادنے کے گئے تھے مقدمۃ الجیش تھے اور رسالہ ہزارس دونون بازونکی حفاظت کرتا جاتا تھا - ۱۵ - جنوری کو فوجین ہماری جبل لونس اور جبل طارن سے کہ یہ دو بہت مشہور مقام ہین ہو کر گذرے اور دوسرے صبحکو ایک چھوٹی پہاڑی پر جسکی بلندی ہی مین سے ایکسو فٹ ہوگی چڑہنا شروع کیا ان پہاڑیون کے اوپر ابوکلیہ کے کنوین جنوب اور مشرق کی طرف چند میل کے فاصلہ پر ایک گوشہ مین واقع تھے اور اوس جگہہ کی زمین دریاے نیل کی طرف سراشیب ہوتی گئی ہے - چنانچہ فوج ہماری اوس پہاڑی پر مغرب کی طرف جا کر ٹھہری اور ہزارس کا رسالہ چار میل کے فاصلہ پر دشمنون کی دیکہہ بہال کو آگے بڑہ گیا تھا - اور دوسرے چار میل کے فاصلہ پر داہنی طرف ایک اور سلسلہ ویران اور سیاہ پہاڑیون کا پھیلا ہوا تھا یہان سے منتشر جماعت دشمنون کے سوار اور

غاکدل کے کنوئین۔ اُوپر کے کنوون سے نیچی پانی لانا

اور پیادہ لوگوں کی لڑائی تہی - ہمارے سواروں کا رسالہ جنوب اور مشرق کی ... چلا جہاں کی زین اور کنووان کی طرف مانند
دشمن نکالت کردہ میل کے فاصلہ پر ابو کلیہ کے پچہم طرف پڑا ہوا تہا اور کسیقدر فوج ادنکی ایک وادی میں ہیوسا کی خاردار جہاڑیوں
کے پیچہے چہپی ہوئی تہی دیکہیہ فوج ایک خشک نالہ میں پوشیدہ تہی۔ اور انکی پشت پر دو جہنڈے سواروں کے تہے - مہدی
کے پچاس یا ساٹہ بیرہرے سفید اور سرخ اور زرد اور سبز رنگ کے جنپر آیات قرآنی بہدے طور سے لکہے ہوئے تہے
آٹہ یا دس فٹ اونچے بانسوں میں اُڑتے ہوئے دیکہائی دیتے تہے اور اس سے ظاہر ہوتا تہا کہ لشکر نے عمدہ طور سے حصار بندی کرلی
ہے باغی ہمارے رسالہ کو دیکہکر داہنے اور بائین طرف پلٹ گئے - اور ایک ملکی لڑائی فاصلہ سے شروع کردی مگر نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ
باغی ایک پہاڑی کے پیچہے بہاگ گئے اور وہاں پناہ لیکر علی الاتصال گولیاں چلایا کیے - کرنیل بیرو نے جو - سالہ ہزارس کے افسر

ایک علحدہ پہاڑ کی چوٹی پر قبضہ کر لیا جہان سے کرنیل کے سپاہی دشمنون کو بخوبی روک سکتے تہے بعد اسکے قریب دو بجے
کے آخرکار ہراول کی فوج لڑتی ہوئی نمودار ہوئی اور کارد شتر سوارون کے فوج بائین طرف اور ہماری حصہ فوج کا قلب
اور سوار دبنگال رسالہ داہنی طرف لڑتا تہا غرضکہ ہماری فوج برابر آگے بڑہتی جاتی تہی یہان تک کہ الوکلبہ صرف تین میل کے فاصلہ
پر رہ گیا اور چونکہ دشمنون نے نہ تو آگے بڑہنے کی اور نہ پیچھے ہٹنے کی کوئی علامت ظاہر کی اسلیئے فوج کو اوسی جگہہ مقام کرنیکا حکم ہوا
بعد اسکے جنرل اسٹوارٹ نے بہت احتیاط کے ساتہہ دشمنون کے لشکرگاہ کی پیمایش کی اور یہ حکم دیا کہ لشکر ہمارا انکسب کو اوس
قلہ پہاڑ کی پشت پر شب باش ہو جسپر رسالہ ہزارس نے قبضہ کر لیا تہا ۔ اور فوج کا رخ اور داہنا سمت اوس سنگی ناہموار ڈہال کی طرف
ہونا چاہیئے اور بایان بازو اور ایک حصہ اوس فوج کا جو عقب مین ہے وادی کوچک کیطرف کیا جاے اور سامنے اسکے یہ بھی حکم دیا
گیا کہ ایک مورچہ یا ضریبہ بھی تیار کیا جاے کہ شبخون کی حالت مین بکار آمد ہو اور ہماری حفاظت ہو سکے اور ایسا مستحکم مقام بن جائے
کہ جسوقت بڑا حصہ ہماری فوج کا دشمنون کے مقابلہ کو بڑہے تو اونٹ اور جملہ سامان بہ نگرانی ایک گارد سپاہیون کے اوس مقام مین
محفوظ رہ سکے بعد اسکے میموسا کی خاردار جہاڑیان کاٹ کر لوہے کے جال سمیت [illegible] عقب سر اور داہنے بائین اس مورچہ
کے بچہادی گئین اور سامنے کی طرف دو دیوار دونو طرف ناہموار پتھرونکو چن کر ۱۸ انچہ بلند بنادی گئی اور ان دونو دیوارونکی درمیان
مین تیس ۳۰ گز کا ایک راستہ کہولدیا گیا اور مزید احتیاط کے لیئے تین چہوٹے چہوٹے قلعے اور کمسریٹ کے صندوق اور تراشیدہ
جہاڑیون کے داہنے اور بائین اور پشت پر ضریبہ یعنی مورچے کے بنائے گئے اور دو آخرالذکر مقامات کہ حقیقتہً سب سے مستحکم
تہے پیدل سپاہیون کو جو سوار کر دئے گئے تہے بہ ماتحتی کپتان مینی اور کپتان پیکوت کے سپرد کردے گئے ۔ اور اوس چوٹی پر
جہان ہزارس کے سوارون نے قبضہ کر لیا تہا قریب سات سو گز کے بائین طرف سامنے کو ایک مورچہ ناہموار پتھرون سے
تیار کر لیا گیا اور اوپر ایک کمپنی ساسکس رجمنٹ کے وہان حفاظت کے لئے بہیجدی گئی چنانچہ یہ لوگ ایسے عمدہ موقع پر تہے
کہ جہان سے دشمنون کی پیش قدمی کو بہت جلد دیکہ سکتے اور ہم لوگون کو عین وقت پر مطلع کر سکتے تہے ۔ ایک اور [illegible] یعنی
جماعت پہرے والون کی روانہ کی گئی کہ پشت فوج کے بائین طرف دوسیقدر فاصلہ سے بلندی پر مقیم ہون حسب معمول [illegible]
اور اسباب وسط مربع مین رکہے گئے اور اسطرح بند و بست ہو کر فوج رات بسر کرنے پر تیار ہوئی ۔ ہر مربع کے رخ دو سو
گز طول مین تہے ۔ اور اونٹون کو ٹہرا کر سر اور گہٹنے سے خوب مضبوط باندہ دیا تہا کہ جنگ یا روشنی کی چمک مین گہبرا کر پریشان
ہون قبل سونیکے ہر شخص مسلح ہو کر کہڑا ہوا اور افسرون نے جانچ لیا کہ ہر شخص اپنے اپنے موقع مناسب پر مستعد اور موجود ہے
اثنار شب مین عربون نے انگریزی خیمہ گاہ پر بار بار گولیان چلائین اور دو بجے صبحکو ایک سخت باڑہ داغی مگر چہدر رتوپون کے
چندی گولون نے اونہین خاموش کر دیا ۔ قبل طلوع آفتاب کے سہ بارہ فوجین مسلح کی گئین اس لئے کہ ایک عام حملے کی
اوسوقت امید کیجاتی تہی کہ ہمارے قیام گاہ پر یہ عرب کرین گے ۔ لیکن چاشت تک سب طرح کی خیریت رہی اسکے بعد
دشمنون نے ایک مورچہ کے عقب سے سخت آتش باری شروع کی یہ مورچہ داہنے بازو پر ہمارے ضریبہ یعنی مورچے کی
شب کو بنایا گیا تہا چنانچہ دشمنون کی اس آتش باری سے اکثر آدمی اور جانور ہماری طرف کے زخمی ہوے اور کرنیل برن بی
کے سبزی گہوڑی کو گولی لگی ۔ چنانچہ کرنیل نے بسنجیدگی تمام مسکرا کر کہا کہ آج کا دن میرے لئے مبارک نہین معلوم ہوتا
اور اوس لنگڑے گہوڑے کو علیحدہ کر کے ایک دوسرا گہوڑا اپنی سواری کے لئے طلب کیا ۔ آٹہہ بجے تک بدستور نہایت
تیزی کے ساتہہ گولی چلتی رہی بعد اسکے تین ہزار عرب بہ ترتیب تمام دو حصون مین منقسم ہو کر ناہموار اور سنگی پہاڑیون کی پشت

سے داہنی طرف بلوگوں کے بڑہے - سرخ اور سفید پہریرے باغیون کے لشکر مین اوڑتے ہوے نظر آتے تہے اور متعدد باجون
کی آواز سنائی دیتی تہی اس درمیان مین یہ عرب کچہ تشدید سے یہ دیکہ کر ہوے کہ ہماری فوج جنگ مین سستی کر رہی ہے اور ہمارے
مورچہ سے ایک میل کے فاصلہ پر صف بستہ ہوکر ٹہر گئے اور ٹہر ٹہر کر چند گولیان چلاتے تہے اور آہستہ آہستہ داہنی جانب
بڑہتے آتے تہے مگر پیدل سپاہیون کی دو جماعت نے جو سوار کر دی گئے تہے یہ راستہ اونکا روکا اسی اثنا مین باغیون کے
دستے حصہ فوج لے وادی پر گیا او کے اندر سے چہپ چہپ کر بائین رخ پر ہمارے جو سیدہا راستہ کنودن کا تہا بڑہے - چنانچہ
جنرل استوارٹ نے کپتان نارٹن کے تین ہتیار توپون کو حکم دیا کہ معہ گارڈ نرادر بحری فوج کے بائین طرف کو رد کین اس اثنا مین
عربون نے اپنی رمینگٹن بندوقوں سے باوجود فاصلہ کے عمدہ کام لیا اور اکثر ادمیون کو ہمارے مورچہ کے اندر گولیان لگین - ساڑہے
نو بجے یہ معلوم ہوا دشمنون کی فوج کا جاسوسی حصہ بائین بازو کی طرف یہ کوشش کر رہا ہے کہ آہستہ آہستہ اوس پہاڑی کے گرد کسی
طرح پہونچ جاے چنانچہ کرنیل بربرد کا رسالہ ہزارس اوس طرف متعین کیا گیا کہ دشمنون کے اس باقاعدہ حرکت کو روکے ادہر سامنے کیطرف
بدستور دونو طرف سے گولیان چل رہی ہین اور مارٹینی بندوقون نے اسجگہ پر نہایت ہی پر اثر کام دیا اور برٹش فوج اسطرح مارہ مار
سے رہے کہ باغی مربع کے قریب ہوجانے سے باز رہے - قصہ مختصر اسی اثنا مین جنرل استوارٹ نے یہ کہا کہ اگر دشمن پر حملہ آور ہونا
چاہتے ہین تو ہم ہی نکلکر جنگ کرینگے اور گہوڑے پر سوار ہو کر دس سے بیس منٹ کے عرصہ مین فوج کارد کے قلب مین اور بحری
حصہ فوج کے بائین طرف جاکر یہ حکم دیا کہ فوج آگے بڑہے - اور ساتہی اسکے عمدہ احتیاط کو راہ دیا یعنی جسوقت سپاہیونکو حکم دیا
جاے کہ وہ ایکجا ہو جائین تو اونکو لازم ہے کہ ہمیشہ بائین بازو پر مجتمع ہون - اس لئے کہ یہی راہ پیچہے ہٹنے کی بہی تہی اور یہی راہ تہی جہان
سے وہ حصہ فوجکا بلند زمین پر وادی کے کنارہ ہو کر کنودن تک قبضہ رکہتا - پیشقدمی کا حکم فوج کو تنگ مربع مین ترتیب دیکر اسطرح ہوا کہ
بائین سامنے کے رخ پر دو کمپنیان پیدل کے جو سوار کر دے گئے تہے - اور داہنے جانب دو کمپنیان گارد کی رکہی گئین - اور بائین رخ پر
دو کمپنیان پیدل کے جو سوار کر دے گئے تہے اور دو کمپنیان ساسکس رجمنٹ کی متعین کی گئین اور پشت کے رخ پر چار کمپنیان بحری
فوج کی رکہی گئی اور توپخانہ جسمین تین ہتیار توپین تہین بیچ مین سامنے کے رخ پر متعین ہوا اور بحری اور گارڈ نر کی فوج بیچ مین پشت
کے رخ پر رکہی گئی - کچہ تہوڑے سے پیدل فوج کے سپاہی جو سوار کر دے گئے تہے سامنے اور داہنے جانب اور ہزارس رسالہ
کے سوار بائین بازو پر خفیف جنگ کرتے تہے باستثناے اون افسرون کے جو سوار تہے اور رسالہ کے باقی کل فوج پیادہ تہی صرف
چند اونٹ جنپر معالجہ جنگ اور پانی اور اسپتال کی ڈولیان تہین وسط مربع مین رکہی گئی تہین بقیہ جانور معہ معالجہ جنگ اور اسباب
وغیرہ کے بحفاظت ڈیڑہ سو تا ہی ساسکس رجمنٹ اور پیدل سپاہیون کے ضریبہ کے اندر چہوڑ دئے گئے حاصل کلام فوج اوسی
ترتیب سے جسکا اوپر ذکر ہوا ہے روانہ ہوئی - اور اسطرح چلی کہ دشمن کے بائین بازو سے گہوم کر گذر جاے اور اسطرح انہین حملہ پر
یا راستہ چہوڑ دینے پر مجبور کرے چنانچہ عرب بہی سخت آتش باری کے ساتہ ہماری اس پیش قدمی سے ملاقی ہوے اور گولیان
اونکے مینہ کی طرح ہماری فوج پر برستی تہین اور دائین بائین صفوف لشکر مین سپاہی گرتے جاتے تہے میجر گف پیدل فوج کے جو سوار
کر دے گئے تہے گولی کہا کر زمین پر گرے اور جان دی اور کپتان لارڈ سینٹ ون سنٹ ﴿۲﴾ (نمبر پندرہ بار) سخت زخمی ہوے اسی
طرح میجر ویکس او ڈاکٹر میجل کو بہی زخم کاری لگا - سرجن میجر فرنگیس معہ اپنے ہمراہی ڈاکٹرونکی زخمیونکی تیمارداری مین خوب مصروف ہوے
اور مجروحین کو ڈولیون مین سوار کرا کے فوج کے ساتہ کر دیا - پیدل سپاہی جو سوار کر دے گئے تہے متسلسل لڑتے رہے یہانتک

---

* لارڈ سینٹ ون سنٹ جو قبل اسکے جنگ جنوبی افریقہ اور افغانستان میں شریک تہے اس زخم کی وجہ سے بعد چند روز کے ہلاک ہوے

دشمن پسپا ہوگئے - اور بوجہ اسکے کہ بہت لمبی لمبی گھاس تھی رفتہ رفتہ اسمین پنہان ہونے لگے یہان تک کہ بجز سر برون کے کردو لا البتہ وادی کے پار برتس کی صف مقدم کے نادیستقیم پر ملتے تھے اور کوئی نظر نہ آتا تھا - مورینہ کو چھوڑے ہوئے ایک گھنٹہ کے قریب گذرا ہوگا اور اسی سخت گولیون کی بوچھار مین جو سپاہ سوڈانی پہاڑیون سے برسا رہے تھے دہ میل تک ہم لوگ بڑھتے چلے گئے اوسوقت حکم ہوا کہ فوج ٹھہر جاے اور مربع کی ترتیب پھر درست کی جاے - جنرل اسٹوارٹ نے فوجون کے لئے ایک موقع مناسب نشیب مین انتخاب کیا تھا جدہر باغی میدان سے شکل کر رہے تھے - اور مارے جاتے - گیارہ بجے پیدل فوج جو سوار کردی گئی تھی حملے کیلئے آگے بڑہی اور پیدل ارتوپون نے دشمنون کے مرکز پر تاک کر گولہ باری شروع کی کہ دفعتہ مربع کی پشت پر بائین طرف وادی کے دو تنگ راستون سے دشمن علمون کو جلوہ دیتے ہوئے بہت تیزی کے ساتھ حملہ آور ہوئے - غرضکہ یہ حملہ ایسا آسان اور سہل تھا کہ ہمارے حملہ آورون کو عربون سے پیشتر موقع مربع تک پہونچنے کا نہ ملا اور وہ لوگ جب تک ہماری حصہ پر فوج کے پہونچ گئے اس فوج کی پشت کا نصف حصہ بائین رخ پر ہوگیا اور اس طرح کل رخ پشت کی طرف ہوگیا - کرنیل برن بے اوسوقت دوسری جانب تھا اور یہ دیکھکر کہ ہمارے حملہ آور سپاہی خائف ہو رہے ہین فوراً سوار ہوکر ننگی تلوار ہاتھ مین لئے ہوئے آگے بڑہا اور ہماری فوج کے حصہ کو حکم دیا کہ میرے عقب مین آ جائے چنانچہ یہ حصہ فوج کا تو اپنے سوارون پر پورا بہروسہ رکھتا تھا نہایت شوق کے ساتھ آگے بڑہا اور جب عربون سے دست و گریبان ہو جانیکو چھیٹا اسیطرح عرب بہی تیزی کے ساتھ اپنے نیزون کو نکال دیتے اور پیش قبضونکو گہماتے اور دو دہاری تلوارون کو چمکاتے چلے آتے تھے مجموعی تعداد عربون کے آٹھ ہزار تھے اور یہ آٹھ ہزار دس قبیلون سے آتے تھے چنانچہ اوسطاً ہر قبیلہ سے آٹھ سو آدمی میدان جنگ مین موجود تھے - دشمنون کے داہنے پرے کو ابو صالح امیر مطمہ بڑہا رہا تھا اور بائین صف کو محمد خیر امیر بربر لا رہا تھا مگر یہ امیر زخمی ہوکر بہت جلد لوٹ گیا اور صالح اس متعصب گروہ کے آگے آگے برابر بیباکانہ طور سے لڑتا آتا تھا - اسوقت کرنیل برن بے نے اپنی فوج کو پیچھے لوٹ نیکا حکم دیا لیکن یہ حکم توقف دیا اور بدنصیبی سے مربع کی ترتیب مین بڑا جا آگئی اور دشمنون کی اس تعداد کثیر کے آگے وہ لوگ بالکل ہمت ہار گئے تھے غرضکہ یہ بلین بحری فوج اور ساسکس رجمنٹ کے دائین بازو پر جا پڑے نوج آخر الذکر نے چاہا کہ اس بلے کیوجہ سے مربع مین جو جگہہ خالی ہوگئی ہے اوسے پھر پُر کرلین مگر دشمن بازو کی طرف سے صفائی کرتے ہوئے مربع کو توڑ کر اندر گہس آئے - اس اثنا مین غریب کرنیل برن بے کئی مرتبہ بال بال بچ گیا اپنے حملہ آور سپاہیون کی مدد کو یہ صرف تلوار باندہ کر گیا تھا - اور وجہ اسکی یہ تھی کہ سال گذشتہ کی لڑائی مین ہنڈوب قبیلہ کے ساتھ جب یہ گیا تھا تو اسکا نوکر کرنیل مذکور کے ساتھ دونالی بندوق لیکر گیا تھا اور اس سے بہت کچہ مستفیع نہ ہوا تھا چنانچہ انگلینڈ مین اسیطرح کی جنگ کا بہت کچہ شور وغل ہو رہا تھا اسیوجہ سے کرنیل نے بجز تلوار کے اور کوئی چیز نہین لی تھی اسکے سر پیہ روزانہ تار برقی مین لکھتے ہین کہ اگر وہ بندوق کرنیل برن بے کے پاس ابو کلیہ کی جنگ مذکورہ مین آج کے دن ہوتی تو وہ بہتیر دن کے جانین آسانی سے مع اپنی جان کے بچاتا بلکہ عربون کو مارکر انگریزی جانین سلامت لیجاتا - جسوقت کرنیل سب بے خوف ایک عاریتی گھوڑے پر سوار ہوکر (اس لئے کہ خود اسکا گھوڑا صبحکو گولی کھا چکا تھا) آگے بڑہا اور ایک شیخ کے مقابل مین جو گھوڑے پہ سوار حملہ کر رہا تھا آگیا - قبل اسکے کہ وہ عرب کرنیل سے ہم پنجہ ہو کسی سپاہی نے ہماری فوج سے اوسے گولی ماری اور وہ زمین پر مونہہ کے بہل گر پڑا نہ کہ کرنیل کی تلوار چہونے سے وہ گرا - دشمنون کی نیزہ بار سپاہی قریب ہے کرنیل برن بے کی نسبت پر تھے چنانچہ ادنمین سے ایک شخص کرنیل پر حملہ آور ہوا اور دراز بہل اپنے نیزہ کا برن بے کی گردن مین چبھو دیا - اپنے گھوڑے سے

۔۔وک کر اور پشت سے نوک نیزہ کو بہ آہستگی نکال کر کرنیل برن بے زمین پر جھک گیا اور اسطرح اوس مسلمان کے تیز اور تند
ہرایت زخم سے اپنے کو بچانا چاہا لیکن وہ آلۂ حرب اتنا طویل (یعنی بقدر آٹھ فٹ کے) تھا کہ اوس عرب کے ارادہ قتل کا جواب تھا کرنیل کے
۔۔ سے باہر ہوگیا تھا۔ مین خیال کرتا ہون کہ کرنیل نے ایک یا دو مرتبہ اس آدمی کو اس غرض سے لگان دی کہ اور زیادہ جنگجو اور
۔ن جنگ ہوجاے یہ ہنگامہ صرف تین یا چار پل تک رہا اسلئے کہ وہ وحشی گروہ گندمی حبشیان کروفان اور دراز مو سیاہ رنگ
۔۔ن ہو داکا نہایت ہی سرعت کے ساتھ ہمارے مربع کے قریب ہوتا جاتا تھا۔ برن بے چارونطرف سے گھر کر اسطرح جنگ کر رہا تھا
جیسے بتیہیا اون سے کھیلتا تھا۔ اور جسوقت زخم نیزہ سے پہل اوسکا کھینچ کر نکالا تھا ایک بشاشت بلکہ مسکراہٹ اوسکے ر د
۔ارتی ۔ سو جنکہ جنگاہ مین عجب جلوہ گری ہو رہی تھی اور یہ حیوان سیرت بجلی کی طرح گرتے تھے جیسے مین نے خود دیکھا تھا کہ یہ قوم
۔ب مین کیا کام کرتے تھے اور ایک دوسرے کی مدد کو کسطرح پہونچتا تھا ایک عرب جو ہمارے ایک سپاہی کا تعاقب کرے
ہوے پانچ قدم کے فاصلہ پہ برن بے کے داہنے اور پشت کی طرف سے گذرا دفعتہ پلٹ کر کرنیل پر حملہ کیا اور اوسکے داہنے کندھے
نیزہ کی نوک چبھا دی گو یہ زخم کاری نہ تھا لیکن اسقدر مکافی تھا کہ وہ صدر زمین پر جھکا گیا اور اس ناداشتہ حملہ کا جواب نہ دیسکا اور
بچا سکا قبل اسکے کہ وہ بیرحم وحشی ناوانستہ وار کی تکرار کرے کہ مربع کی سمت جنگاہ سے اسقدر قریب ہوگیا تھا کہ ایک سپاہ
۔ی فوج کا نکلا اور سنگین اپنی اوس حملہ آور عرب کے پار کردی جسوقت یہ انگریزی سپاہی اپنی سنگین زخم سے کھینچ ر
۔رب کر گھوم گیا اور چاہا کہ سپاہی کے قریب پہونچ جائے لیکن یہ کوشش اوسکی باوجودیکہ نشہ نفرت مین انگریزون کے ساتھ ہو ر
چڑھا تھا بہت زیادہ تھی اور جھک کر گیا اور زمین پر گر پڑا ۔ غرضکہ برن بے کا پلٹ کر پشت کی طرف اس ہنگامہ کو دیکھنا تھا کہ پہلے عرب کو ز
نکلا اور اوسنے پوری الٹی نیزہ کی اوس بہادر افسر کے گلے سے پار کردی اس زخم سے برن بے زمین سے علیحدہ ہوگیا لیکن
پہ ۔۔ا زمین پر گرنے کے لئے ایک اور ضرب کی ضرورت تھی اسوقت چھ عرب اوسکے گرد تھے باوجودیکہ خون کی ندی اوسکے
۔ت مجروح سے چل رہی تھی مگر تلوار پکڑ کر اپنے پاؤن سے کھڑا ہوا اور اس خونخوار جماعت پر بہادرانہ حملہ آور ہوا۔ لیکن وہ
ایک بہادر اور دلیر اور بہتر آدمی کی موت کے وقت کی تھین ۔ ووڈ نامی ایک سپاہی گرینیڈیر گارڈ کا جھپٹ کر بچانے
تو آیا مگر وقت ہاتھ سے جا چکا تھا۔ ۔ اور کرنیل زخمون سے چور ہوکر زمین پر گر پڑا تھا ۔ ووڈ نے کرنیل کا سر اوٹھا لیا اور یہ دیکھ
کر کہ حالت مایوسانہ اوسکی ہے کہا افسوس اے کرنیل ۔ اب بجز اسکے اور کچھ اسوقت نہین کہہ سکتا کہ خدا تو عالم آپ پر رحم
غرضکہ وہ قریب المرگ افسر نے جسکی رگ ہاے گلو سے خون کے پرنالے چل رہے تھے آنکھین کھولدین اور مسکرایا اور ایک ۔ ۔
۔کان ووڈ کے ہاتھ کو دیکر گذر گیا اور اپنے رفیق قدیم ملولیس کے ہم پہلو ہوا۔ کرنیل برن بے جب زخمی ہوکر گرے تو منجملہ اون
کے ۔ کرنیل کے بچانے کو دوڑے کرنیل سر ولیم کمنگ اسکاچ فوج کے تھے حملہ آور عربون کا غول جو بڑھتے چلے آرہے تھے
تاہم سر ولیم بہت قریب پہونچ گئے تھے مگر بدبختی دیر کرکے پہونچے ایک عرب نیزہ بکف پورے طور سے حملہ آور
ذ اس حملہ کو روکنے کے اپنی ہائلنڈی چوڑی تلوار کی نوک اسطرح چبھائی کہ قبضہ تک اوس پار ہوگئی ۔ اوسوقت ایک دوسرا عر
۔۔ آیا مگر خوش نصیبی سر ولیم کی کہ وہ ٹھوکر کھا کر زمین پر گرا اور پشت گردن اوسکی پر ایک ضرب ایسی لگی کہ سر تن سے جدا ۔
مونہ سے بات کہنے سے بھی جلد تر ایک مہدوی دو دہاری تلوار علم کئے ہوے اوس انبوہ مین گھس آیا اور عرب اول کے قاتل کو
کشتہ کرکے پھر اپنے آدمیون مین جا ملا اس موقع پر ایک مہار گسستہ اونٹ کا شکر گذار ہونا چاہئے جو بھاگتا ہوا آیا اور راہ مین حایل
۔قت یہ ہنگامہ آرائیان ہو رہی تھین کل فوج سرکاری نرغہ مین تھی اور اکثر افسرون نے بشمول کپتان ۔۔ صاحب بمعہ سر چارلس ولسن اور افسر

کرنیل فرڈبرن بی

صیغہ اخبارات) کی یہ کوشش کی کہ ہماری حصہ فوج کا ہٹا لیا جاسے اسلئے کہ سب کے سب عمل ہوسئے جاتے ہین اور تمام سپاہی اسوجہ سے بے قابو ہو رہے ہین کہ کارتوس اونکی بندوقون مین جم گئے ہین + کپتان ورزخود بے قابو ہوکر زمین پر گرا مگر سیجر کاریسل نے پانچوین رسالہ نیزہ باز کی اوسکی جان بچائی اور خود اوسکے اور اون عربون کی لاشین کپتان مذکور کے آس پاس زمین پر گرین اور کپتان خود بچ رہا مگر دس منٹ تک ایک حصہ ہمارے مربع کا بے ترتیبی کی حالت مین رہا ۔ کارڈزتوپ کی کوٹھی مین بہی خالی کارتوس جم گیا تہا اسلئے کہ دوسرا

+ جنگ ابوکلیہ کے معرکون کی کیفیت جو کارتوس کی بندوقون مین جم جانے سے واقع ہوئی مسٹر برلیہ تحریر کرتے ہین کہ جس نے اوس ہنگامہ آرائی کو دیکھا ہے غالبًا تمام عمر نہ بہولے گا ۔ صبح کو جسوقت ہمارے سپاہی مورچے کے اندر سے دشمنون کا جواب دے رہے تہے ہلوگونکو معلوم ہوگیا تہا کہ غالبًا بندوقون مین کارتوس جم جائینگے ۔ اور مناسب طریقہ چہوٹے ہوئے کارتوسون کے خالی کرنیکا صرف یہی تہا کہ بہت تیزی کے ساتھ دو یا تین مرتبہ اوپر اور نیچے کی طرف کو ٹھی بندوق کی اوٹہائی جاسے ۔ اگر یہ سبیل کافی نہ ہو تو پہر کوئی صورت بجز اسکے نہ تہی کہ لکڑی یا تہم سے

سے سے ... سیدھا کھینچا جاتا تھا - اور چونکہ خالی نلے کارتوس کے اندر رہ گئے تھے اس سبب سے دوسرا جدید کارتوس
اوسکی جگہہ اپنا گہر نہین پاتا تھا * بعد اس اثنا مین ایک سخت جنگ بائین طرف پشت سے شروع ہوکر وسط مربع مین پہونچ گئی
امیر مطلع جواب تک مارٹینی بندوقون سے بچتا چلا آرہا تھا برٹش صفوف کے اندر گولی سے مارا گیا - سر ہربرٹ اسٹوارٹ کا گہوڑا
اونکے نیچے گولی کہاکر گرا اور مرگیا اور خود جنرل بہی کچھ دیر تک زمین پر افتادہ رہے اور اونکے اردلی کا سپاہی اونہین کے قریب مارا
گیا - اکثر اونٹون کو باغیون نے نیزون سے مارا اور مربع کے اندر ڈہیر جانورون کے لاشون کا اور تڑپتے ہوئے آدمیونکا ہوگیا
اور غبار مین جو وحشیانہ مقتل پر چہایا ہوا تھا دکہائی دیتا تہا اور گولی اور کرچونکی ہول سے دشمن کے نیزونکا جواب دیا جاتا تھا - کارد
سپاہیونکی صف نے جواب تک مثل پہاڑ کے جمی ہوئی تہی مقابل مین آئے اور اوس مربع سے باغیون کو نکال کر بڑے حصہ والی
فوج کو بچایا اور اسلحہ آتش بازی کی کہ اگلے پرے کا ہر شخص گولی کہاکر برٹش صفوف کے مقابل مین گرا تہا - تین مرتبہ نعرہ ہائے
خوشی بلند ہوئے جسوقت مربع ہمارا پہر درست ہوکر ایکسو بیس گز زیادہ مسطح زمین پر آگئے تب ہاسر ہربرٹ اسٹوارٹ نے
اسمقام کو اس لئے منتخب کیا تہا کہ یہین فوج جمع کرلوی - بعد اسکے ایک مرتبہ اور دو سپاہ بہادر سپاہی حملہ آور ہوئے اور
پہلے مرتبہ پسپا ہونیکا کوئی ہراس اونہین نہ تہا - اور اس دفعہ بہی اون لوگون نے بہت کچھ کشت وخون برپا کیا لیکن نہ اوسطرح جیسا
کہ قبل اسکے کیا تہا اسلئے کہ ایسی مہلک باڑہین ہمارے مربع سے مارے جاتے تہین کہ صفون کی صفین جو بڑہتی آتی تہین زمین
پر بچہی جاتی تہین تا اینکہ البقیۃ السیف گہبراکر پسپا ہوئے اور لمبی گہاس مین چہپ جاتے اور وہان ہر ایک میل بلکہ اوس سے زیادہ دور تک
ہماری توپون نے کام دیا غرضکہ اس مرتبہ ایسا پسپا ہوئے کہ پہر تیسرے حملہ کی جرات نہ رہی بلکہ اندر ہی اندر واپس ہوے گرے اکثر عرب لاشون
سے اوٹہ کر ہمارے مربع پر جو گذر رہا تہا حملہ آور ہوئے مگر بیانسے ہماری گولیون نے اونہین ایسا زمین دیکہایا کہ پہر اوٹہ نہ سکے - ایک ہزار

---

(۲) ایک سخت چوٹ اوپر لگائی جاتی یا گز ڈال کر خالی کارتوس یا گولی نکال دیجاتی - ابوکلیہ کی جنگ مین جسوقت عربون نے حملہ کیا اور بایان رخ جسپر حملہ ہوا اوس
سپاہیون نے بے اثر باڑہین ماڑین اسکا سبب منے کی طرف تو سب کو معلوم ہے کہ اوسوقت بڑے حصہ کے رجمنٹ تہے - ہمارے سپاہیون نے صرف چند گولیان چلائی
اور لڑائی کی اس حد تک بندوقین زیادہ گرم بہی نہین ہوئی تہین تاہم مجھے دریافت ہوا کہ فی صدی بیس سے تیس تک سپاہیون نے اپنی بندوقون مین
کارتوس جما ہوا پایا اور وہ بیکار ہوگئی تہین - اگر ایسے حالت نازک مین اسقدر کارتوس بندوقون مین نہ جم گئے ہوتے تو ممکن نہ تہا کہ پیروان مہدی اوسقدر
ہمارے فوجی مربع پر انبوہ کے ساتہہ گرتے اور اسقدر بہادر سپاہی ہمارے زمین سوڈان پر [illegible] ہوتے - اثنا رہگذار اور ستجر مین چند افسر برٹش کپتان
کراب نمبر ۲ گرانڈ رجمنٹ کے لکڑیان لئے ہوئے گئے اور سپاہیون کے ہاتہہ سے بندوقین جنمین کارتوس جم گئے تہے لیکر کوٹہی لکڑیون سے پہونک کر کارتوس
نکالدیئے اور بلاشبہہ پیچیدار بدشکل کارتوس کے خانے زیادہ تر باعث اس جم جانیکے ہوئے جو جنگ ابوکلیہ مین پیش آیا -

* لارڈ چارلس بیرسفورڈ اس واقعہ کی نسبت حسب ذیل تحریر کرتے ہین - کارڈنر توپ قریب تیس فیر کرنیکے بعد جم گئی - اوسوقت دشمن دو سو گز کے فاصلہ پر
توپ کے سونہہ سے ہوگئے چنانچہ توپ کے کپتان ول رودس اور خلاصیون کے افسر نے اور مین نے توپ کے پچہلے حصہ کو کہول کر چاہا کہ نل اوسکا صاف
کردون یا کارتوس جو جم گیا ہے اوسے باہر نکال دون کہ اسی اثنا مین دشمن ہملوگون پر آن پڑے - رودس نیزہ سے مارا گیا - اور مین نے بچشم خود
دیکہا والٹر میلر بہی اوسیوقت میرے بائین طرف نیزہ سے قتل ہوا - توپ کی پشت پر مجھے بہی گرادیا تہا لیکن بجز اسکے کہ ایک خفیف خراش نیزہ کی بائین
ہاتہہ مین پہونچی اور کچہہ ضرر نہین ہوا - اس موقع پر انبوہ اور شور وغل دشمنون کا بہت زیادہ تہا اور جسوقت مین کوشش کرکے کہڑا ہوا تو مین مربع کے سامنے
سے ہٹا دیا گیا اور اوسوقت مربع ہماری فوج کا توپ کو چہوڑ کر بارہ قدم پیچہے دشمنون کے کثیر التعداد ہونیکی وجہ سے ہٹ گیا - یہ حملہ ایسا سخت تہا کہ چشم
زدن مین دونو طرف کے چند آدمی مارے گئے - لیکن خوش قسمتی سے مربع کی اس صف کو ایک سراشیب چہوٹے ٹیکرے پر عمدہ موقع مل گیا کہ وہان دہ جا ہے

سے زیادہ لاشین میدان جنگ مین راکب اور مرکب اونٹ اور گہوڑے اور پیادے دوست اور دشمن کے خاک و خون مین غلطان
پہر ہوہی تہین برٹش فوج کا نقصان اسطرح شمار کیا گیا تہا کہ نو افسر تو مارے گئے اور نو زخمی ہوے اور پینسٹہ غیر کمیشن یافتہ
افسر اور سپاہی مارے گئے اور بچاسی زخمی ہوے اور ضابطہ رپورٹ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دشمنون کے اٹہہ
سو سے کم آدمی نہ تہے جو گرد مربع کے مرے ہوے پڑے تہے اور قیدیون کا بیان ہے کہ بے شمار آدمی اونکے زخمی
ہوے ۔ علاوہ امیر معلمہ کے بنار اجتیابہ کا شیخ بہی مارا گیا ۔ برٹش کی طرف لضعف نقصان تو صرف شتری رہاری ہتیار
کی فوج نے اوٹہایا لیکن بلا شبہہ یہ نتیجہ اوسی بیادرانہ حملہ کا تہا جو کرنیل برن بے نے بلا سوچے سمجہے ہوے کیا اور اسکا کچہہ لحاظ
نہ کیا کہ مین صرف ایک فوجی مصاحب (اسٹاف افسر) ہون اور مجہے یکسر کوئی اختیار ان لوگون پر نہین ہے ۔ یہ ایک
سخت غلطی تہی جو اوس سے واقع ہوئی اور ضرور نتیجہ اسکا ایک خطرناک شکست تہی ۔ برن بے نے ہمیشہ کا سپاہی اور
جنگجو تہا اور نشہ شجاعت سے دشمنون کی کسی تعداد کو حقیر سمجہتا تہا ۔ ہماری ہتیار والی فوج نے اپنے اوپر نقصان سہکر
اوسکے حکم کی تعمیل کی اور حملہ آور ہوے خود برن بے بہی لڑتا ہوا قبضہ شمشیر ہاتہہ مین مثل بہادرون کے جیسا کہ وہ خود تہا
پشت زین سے گرا ۔ اس حصہ فوج نے لفٹنٹ پی گوٹ اور ڈیلی سل کو بہی اوسوقت کہویا جبکہ گارڈنر توپ جم کر بیکار ہو گئی
تہی اور دشمن اوسپر حملہ آور ہوے تہے ۔ برخلاف اسکے پیدل اور توپون نے جو کپتان نورٹن شاہی توپخانہ کے تحت مین
تہین تمام جنگ مین مہالک حد مین انجام دین اور خاص کر جسوقت دشمنون کے سوار صف بستہ ہو کر حملہ آور ہوے نہایت
عمدہ کام کیا ۔ اور پہر جبکہ ایک عبد یہ حملہ کا خوف دشمن دلا رہے تہے ۔ غرضکہ مجموعًا توپخانہ سے اڑتیس ۳۸ شارپنل اور اونیس ۱۹
معمولی اور چہہ شیلی دار گولے چلے اور آخر الذکر گولے اوسوقت مارے گئے جب دشمن مربع کے قریب حملہ آور ہو رہے تہے
اس موقع پر توپچی اسمتہ نامی سے عجب بہادری کا کام ظہور مین آیا جتنے ساتہی اوسکے تہے سب کے سب پیچہے ہٹ
گئے تہے مگر اوس نے ایک دستی میخ ہاتہہ مین لیکر زور سے عربون کو ہٹا دیا اور لفٹنٹ گوتہری کو جو سخت مجروح
ہو رہے تہے بچایا ۔ اسوقت دشمن ناہموار اونچی پہاڑیون پر جو گرد اوس وادی کے تہین پسپا ہو کر چلے گئے ۔ بعد اس
رسالہ جو فوج کے بازو کا حملہ روکنے کو تعینات تہا آیا اور اوسے حکم دیا گیا کہ سیدہے ابو کلیہ کے کنوون پر جاے جو تہوڑے
ہی فاصلہ پر سامنے کی طرف تہے ۔ تمام فوج شدت تشنگی سے جان بلب ہو رہی تہی اور کوئی وسیلہ اونکی رفع تشنگی کا نہ تہا
اور زخمیون کی حالت تو زیادہ تر قابل افسوس تہی ۔ اور ایک قطرہ بہی بدقت میسر آ سکتا تہا جس سے اونکی تشنگی بجہے ۔
حتی الامکان جہان تک ہو سکا ڈاکٹر فرگیسن اور اونکے ہمراہیون نے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا ۔ قبل تین بجے کے
پہر تمام فوج بڑہنے کو تیار ہوئی اور مجروحین اونٹون پر محملون مین لاد کر کنوون کی طرف روانہ کئے گئے ۔ اور پانچ بجے تک
کنوون پر بلا مزاحمت قبضہ کامل ہو گیا بجز اسکے کہ سوڈانی بہاگتے ہوے چند گولیان چلا گئے شب کے وقت والنٹیر سپاہی

۴۸ ۔ اور پچہلی صف والون نے اونکے سر پر سے سخت آتش باری دشمنون پر شروع کی ۔ چنانچہ اس کارروائی نے اگلی صف کو جو دب رہی تہی
مدد دی اور اونہون نے دشمنون کو بہت ہی قریب آ گئے تہے سنگین اور گولیون سے مارنا شروع کیا ۔ دشمن کسیوجہ سے داہنی طرف ہمارے مربع
کے بائین بازو سے پلٹ گئے ۔ اور بغل کے غول پشت مربع کے رخ سے بہاگنے لگے ۔ چند ہی منٹ مین مربع سے ایسی سخت آتش باری ہوئی
دشمنونکے قدم اوکہڑ گئے ۔ کچہہ دقیقہ تک متحرک ہو کر آہستگی سے چلے گئے ۔ فوراً ہی کلہ بند توپ پر آدمی تعینات کئے گئے اور جسقدر جلد ہو سکا صاف بہی کی گئی ۔ تاہم عین
منشا یہ کارروائی نہ ہوئی کہ دشمنون پر آتشباری کے لئے جو آہستہ آہستہ پیچہے ہٹتے جاتے تہے کام آتی ۔ اور جب تک کہ توپ تیار ہو دشمن ایک نالے مین کنارے کے نیچے جاتے رہے

سارتیل ایک قسم کا گولہ ہے جسکے اندر گولیان بہری رہتی ہین ۔ * تیلے کے گولے یا کنستر وہ گولا ہے جسمین مختلف چیزین لوہے کی بہری رہتی ہین

طلب کرلئے گئے کہ مورچہ سے سامان باربرداری لائین اور اگلی صبح تک کنوون پر قبضہ بدستور رکہا گیا اور تمام سپاہی کو اونہین پانی ملا مگر فاقہ سے رہے - اور پہر شب کو نہایت شدت سے سردی پڑی - دشمنون کے بعض گروہ نے مورچہ پر حملہ کیا مگر پسپا کردے گئے اور قریب سو آدمیون کے اونین سے مارے گئے بقیہ دشمن وادی سے بہاگ کر پہاڑیون پر چلے گئے مسٹر چارلس ولیمس اخبار ڈیلی کرانکل مین تحریر کرتے ہین کہ اگر اسوقت ہمارے پاس ایک فوج سوارون کی اور ہوتی تو آہنین میخ سے اوکہاڑ ڈالتے یا سب کو قید کرلیتے جو آخر تک ثابت قدمی دیکہا رہے تھے - باغی لمبی لمبی انسون سے کود کود کر ہمارے سپاہیون کے قریب گھٹنون تک لبد اختتام لڑائی کے رہے اور انہین کے دو شخص غازیون کے لباس مین بلا لحاظ اسکے کہ اونکی نشانہ کیا کوستین ہو رہی ہین آدہے میل کے فاصلہ سے بے خوف او ہراس جو ایک طرح لائق تعجب تہا چلے جا رہے تہے -

باب ہفتدہم

مشتمل بہ واقعات ذیل

ابوکلیہ کے کنوون پر قبضہ اور مورچہ بندی اوسکی - جنرل اسٹوارٹ کے کالم یعنے حصہ فوج کا سب کو دریاے نیل کیطرف کوچ - اونٹونکی کمزوری - فوجون کا قیام - باغیونکی تیاری برٹش فوج کی پیشقدمی روکنے کے لئے - مہلک آتش باری دشمنونکی - جنرل اسٹوارٹ کا مہلکانہ اور سخت مجروح ہونا - مسٹر سنٹ لیجر ہربرٹ کا گولی سے مارا جانا - سر چارلس ولسن کا سپہ سالاری فوج لینا - آگے بڑہنے کے لئے مورچہ بندیاں مضبوط کرنے کے لئے - مسٹر کامرون کا قتل ہونا - مقدمۃ الجیش حصہ فوج کا آگے بڑہنا - متواتر بے باکانہ حملے دشمنون کے - صحراے مرگ کے حالات آخری حملہ اور گریز باغیونکی - دریاے نیل کا آخری ذکر - ابوکرو پر قبضہ کرنا عوبات کو جلانا - نتیجہ جنگ

نتیجہ پوری اس دشوار فتح کا یہ ہوا کہ ابوکلیہ کے کنوون پر قبضہ کرلیا گیا اور فوج کو بکثرت پانی ہاتہ آیا جب رات گری تو تمام آدمی ایک بیقاعدہ اور نامکمل مورچے کے اندر جمع کئے گئے اور بشکل مربع مرتب ہوکر آرام لیا لیکن کل سپاہی مسلح اور اپنے پہلو مین ہتیار لئے ہوے تہے کہ حملہ کی صورت مین بلا توقف بکار آمد ہون - سامان رسد سابق کے مورچے سے منگایا گیا اور گرد کنوون کے مزید حصار بندی کی گئی - برٹش فوج کے مقتولین دفن کئے گئے - غرضکہ ان دشوار کامون کے بعد یہ حصہ فوج کا دوسرے روز ۱۸ جنوری کے سہ پہر کو پہر پیشتر کوچ کے لئے تیار رہا - ایک مختصر حصہ سالسکس رجمنٹ کا اور چند انجینیران شاہی کے آدمی ابوکلیہ کے حفاظت کے لئے چہوڑے گئے اور جنرل اسٹوارٹ بقیہ فوج کے ساتہ نیل کی طرف روانہ ہوے - اس فوج کے ساتہ ایک سو اونٹ باربرداری کے لئے تہے جن پر پانی اور سامان جنگ اور رسد لدی تہی - چار بجے سہ پہر سے یہ حصہ فوج کا روانہ ہوکر غروب آفتاب تک برابر چلا گیا - بعد غروب آفتاب چند منٹ تک ایک مقام پر توقف کا حکم ہوا کہ شب کے کوچ کا بندوبست کرلیا جاے بعد اسکے متشیا کات کے کنوون کی راہ بچا کر جہان عرب مجتمع تہے کہ حملہ آور ہون یا راہ فوج کی روکین جنرل اسٹوارٹ سیدہے جنوب کیطرف صحرا کی راہ سے باین امید روانہ ہوے کہ دن نکلنے کے پیشتر دریاے نیل

پہونچ جائینگے بلکہ قبل اسکے کہ دشمنون سے نوبت مقابلہ کی آئی کسیقدر حصہ راہ کا فوج نے حصص تین منقسم ہو کر قطع کیا اور پیدل سپاہی
جو سوار کردیے گئے تہے مقدمۃ الجیش تہے اور رسالہ ہزارس کے سوار آگے آگے اور بازون پر بہی اور علی لویہ تقضاقون کا مردار رجیم
رسالہ ہزارس نے مقام خاگدل مین گرفتار کیا تہا راستہ بتاتا جاتا تہا - جو بالکل ناہموار تہا کبہی جنوب کبہی مغرب اور جنوب و مشرق
بیاتہا - غرضکہ یہ حصہ فوج کا بہ آہستگی بڑہتا جاتا تہا اسلیئے کہ شب گذشتہ کو بہی تمام سپاہی بے خواب رہے تہے اور تمام دن سخت
مشقت کرتے رہے - بار بار فوج اس غرض سے ٹہر جاتی تہی کہ پچہلا حصہ اوسکا آکر ملجائے بیسیون اونٹ بوجہ زیادتی بوجہ
کے راہ مین بیٹہ جاتے اور چہوڑ دیئے جاتے اور حسب قاعدہ وہ اسباب دوسرے خالی اونٹون پر ہمراہ فوج کے رہی
لادے جاتے تہے غرضکہ فوج ہماری اوسوقت نہایت ہی ابتری کی حالت مین تہی اور ایک جماعت کی جماعت ہمارے
لشکر اسلیئے پیچہے رہ جاتی تہی کہ اونٹون کو ساتہ لاتی اور باوجود مارنے اور شور اور غل کرنیکے یہ اونٹ نہایت آہستہ
تہے جہان کہین راہ ٹوٹی ہوئی اور ناہموار ہوتی گو اتفاق سے اکثر راہ آسان اور درست ملی وہان اور زیادہ تر
دقت اور دشواریان و غل ہوتا تہا اور ہماری فوج اوسوقت بہیڑ بکریون کے گلہ کی طرح معلوم ہوتے تہے - جہان پر
تہوڑا سا بہی قیام ہوتا تو سیکڑون ہی سپاہی ہمارے زمین پر اپنے کو صرف چند منٹ تک سونے کیلئے گرا دیتے اور نیند بہی
مثل خواب مرگ کے آجاتی کہ بدقت تمام جگائے جاتے اور پہر سوار ہوتے اور برابر یہی شور و غل سنائی دیتا تہا کہ آگے چلو
آگے چلو اور ہماری آنکہونسے خواب آلودہ فوج جرثقیل کے قاعدہ سے آگے بڑہتے تہے - اور دیکہہ بہال کی غرض سے
غالباً جو روشنی باغیون کی جاسوسی فوج نے کی تہی تاریکی شب مین بازو کی طرف سے دیکہائی دی لیکن اس ناواقفیت
نے کہ سرکاری فوج کی کیا تعداد ہے باغیونکو حملے سے باز رکہا - قریب صبح نہایت ہی گہنے جنگل اور میموسا کے درختون سے ہوکر راہ
چلنا پڑا اسوجہ سے ایک یا دو گہنٹہ کا اور توقف فوج کے کوچ مین ہوا - اونٹ جو نہایت ہی گرسنہ ہو رہے تہے لمبی گہاسون
کے کہانے مین مشغول ہوے اور اونکے آگے بڑہانے مین کوئی کوشش بکار آمد نہ ہوتی تہی - چنانچہ سر ہربرٹ اسٹوارٹ
نے اس مقام پر کسی قدر توقف کا حکم دیا یہ ظاہر تہا کہ دریاے نیل تک بغیر دن چڑہے نہ پہونچ سکینگے غرضکہ بعد اسکے فوج
آہستگی روانہ ہوئی اور دن نکلتے تک یہ معلوم ہوا ہنوز دریاے نیل سے چہ میل کے فاصلہ پر ہملوگ ہین اور اسیقدر فاصلہ پر
متامہ کے جنوب مین ہین - اور آفتاب بلند نہین ہوا تہا کہ بے شمار نقارون کی آواز آنے لگی اور یہ معلوم ہوا کہ باغیونکو سرکاری فوجون
کی آمد کا حال دریافت ہوگیا - فوراً ہی غول کے غول دشمنون کے متامہ سے سوار اور پیدل نکل کر درمیان ہماری فوج اور
دریاے نیل کے ایک مقام پر ٹہرے - سر ہربرٹ اسٹوارٹ نے تہوڑا توقف کرکے یہ سوچا کہ آگے بڑہ کر دو میل اور دریاے
نیل سے قریب ہو جانا مناسب ہوگا یا نہین مگر چونکہ باغی بکثرت جمع ہوگئے تہے کہ ہمارے بڑہنے پر سخت مقابلہ سے پیش
آئین لہذا صبح سات بجے یہ راے قرار پائی کہ فوج صحرا کے ایک کنارہ پر جہان چمکیلے پتہرون کے ٹکڑے بکثرت تہے دریاے نیل
سے چار میل کے فاصلہ پر نواح قریہ غلبات مین مقیم ہو - اس مقام سے داہنی طرف اور پشت پر چند نیچے اور سیاہ پہاڑیان
ایک سے دو میل تک فاصلہ کی تہین اور سامنے کی طرف صحرا جہاڑیون سے بہرا تہا - اور سلسلہ اسکا دریاے نیل کے سرسبز
کنارون تک چلا گیا تہا - جنرل اسٹوارٹ نے پہر خفیف مسکراہٹ کے ساتہ کہا کہ افسر اور سپاہیون سے کہدو کہ ہم لوگ
ناشتہ کے بعد دشمنون سے مقابلہ کو جائینگے - چنانچہ فوج ایک جا ہوگئی اور سپاہی ایک ضربیہ یعنے مورچہ بنانے مین اپنی
حفاظت کے لئے مصروف ہوے بورے اور رسد کے تہیلے اور اونٹون کے زین اور جہاڑیان اور بالو تہ بہ تہ جما کر گویا کام ناتجربہ کار

انکھون مین برا نظر آیا تھا مگر اپنی حفاظت کے لئے ایسے کھلے میدان مین بنا لیا ۔ جسوقت فوج مورچہ بندی مین مشغول تھے عرب
نہ صرف روبرو اور بازؤن پر بلکہ پشت کی طرف بھی مجتمع ہو گئے ۔ اور لوگ غول کے غول مہدی کاذب کی بیرقین لئے جنپر
آیات قرآنی تحریر تھین اور جسطرح کے بیسون ہملوگون نے ابو کلیہ کی لڑائی مین چھینا تھا ہر گوشون پر آگے دکھائی دیتے تھے اور دشمنون
کی آتشباری لحظہ بلحظہ سخت اور مہلک ہوتی جاتی تھی اور دہوین اور گرد و غبار کا ابر ہر چہار طرف میدان مین چھایا ہوا تھا ۔ چنانچہ
ناشتے کی تیاری ایک گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی اور فوج کی اکثر جماعتین خستہ اور کوفتہ مورچے کی مضبوطی مین معروف تھین ۔ الغرض
اسوقت ہماری فوج کی نہایت ہی نازک حالت تھی اور جنرل اسٹوارٹ نے بھی اس خطرہ کو ملاحظہ کیا اور آٹھ بجے فوجون کو یہ حکم
دیکر بشکل مربع دشمنون پر حملے کے لئے مرتب ہون خود ایک ٹیکرے کی طرف جو سو گز کے فاصلہ پر داہنے رخ سے تھا
اور جہان چند حملہ آور جمع تھے گیا اور ایک منٹ کے بعد رات مین گولی کھاکر زمین پر گرا ۔ کچھ عرصہ تک اونکا زخمی ہونا پوشیدہ
رکھا گیا اور حتی الوسع مخفی طور سے اوسی وسط مربع مین جہان ایک اسپتال بکثرت زین اور صندوقونکو جمع کرکے آٹھ فٹ
اونچا بنا لیا گیا تھا اوٹھالاے ۔ یہ احاطہ اسپتال کا جو حسب بالا بنا لیا گیا تھا بہت جلد زخمیون سے بھر گیا بعض سخت
مجروح تھے اور بعض خفیف زخم پر پٹی باندہنے کی مستدعی تھے ۔ گولیون کی بوچھار وقتاً فوقتاً تیز ہوتی جاتی تھی اور اونکی آواز
اون چیزون پر لگ کر جو محافظت کے واسطے جمع کی گئین تھین اکثر دردانگیز معلوم ہوتی تھی ۔ اس مقام پر سپہ سالار مجروح
قریب پڑا ہوا تھا سکرٹری مسٹر سیٹ لیجر ہربرٹ کے پڑا تھا اور کارسپانڈنٹ اخبار مارننگ پوسٹ کا اونکی بیمارداری مین مصروف
تھا اور زود جاتا تھا ۔ اپنے مقام کو چھوڑ کر مسٹر ہربرٹ سوارون کی صف مین اس غرض سے جارہا تھا کہ وہان اپنے زین کی
خرجی سے کوئی چیز کھانے کی لاے کہ اثنا مین اوسکی گردن مین گولی لگی اور اسپتال سے بیس فٹ کے فاصلہ پر ہلاک ہوکر
گرا ۔ جنرل اسٹوارٹ کے زخمی ہونے پر سپہ سالاری فوج باعتبار اعلی رتبہ کے لارڈ چارلس براسفورڈ کی تفویض ہوا
مگر چونکہ لارڈ موصوف ایک بحری افسر اور خشکی کی خدمات کیلئے غیر موزون تھے گو وہ بذات خاص تمام دن اپنے گارڈنر توپ کے
پاس مستعد اور موجود رہے لہذا یہ خدمت سر چارلس ولسن کو جو صیغہ اخبارات کے افسر اعلی تھے دی گئی ۔ سر چارلس
ولسن نے فوراً ہی ایک مجلس شورہ جنگی منعقد کی جسمین کرنیل بوس کاون اور کرنیل بیرو اور لارڈ چارلس براسفورڈ اور
اکثر فوجی موجود تھے ۔ اس کمیٹی مین یہ بات قرار پائی کہ دو بجے سہ پہر تک توقف کیا جاے اس لئے کہ دشمنونکی طرف
سے اسبات کی امید کیجاتی تھی کہ ہمارے مقامات مقبوضہ پر حملہ آور ہون گے اور درصورتیکہ وہ لوگ حملہ آور نہ ہوے
تو اوسوقت ہملوگون کو چاہئے کہ ایک مربع فوجی کے ساتھ جسمین ایک ہزار دو سو سپاہی ہون نکلین اور پیادہ پا
لڑتے ہوے دریاے نیل تک چلے جائین ۔ چونکہ اسبات کا اندیشہ تھا کہ اگلے مورچہ پر حملہ ہوگا لہذا ہر شخص کے دلون
مین یہ بات ضروری معلوم ہوئی کہ ایک چھوٹا سا مورچہ بنا لیا جاے اور دو ٹیکرون پر جو داہنے رخ کی طرف ہین قبضہ
کر لیا جاے چنانچہ چالیس والنٹیر فوراً صندوق اور بستر زین اور پاوڑی لیکر نکلے اور ایک پناہ گاہ کے عقب بنائی
کہ دشمنون کی آگ سے بچین اور اگر دشمنون کی فوج خفیہ مربع کے قریب آنیکا قصد کرین تو اوسے روکین ۔ لیکن دشمنون
کی تعداد اسقدر زیادہ تھی کہ اونکا پسپا کرنا بہت ہی دشوار تھا اور نوعیت زمین جسپر وہ لوگ تھے اور اپنی رہنگی
بندوقون سے ترچھے اونچے پرسے اسطرح گولیان مارتے تھے کہ ہر طرف مربع مین ہمارے گرتی تھین اور بکثرت جانین تلف
ہوتی تھین ۔ مسٹر کامران کارسپانڈنٹ اسٹنڈرڈ اخبار نے اپنے اونٹ کے پیچھے بیٹھ کر جون ہی چاہا کہ کچھ کھائے

بریگیڈیر جنرل سر ہربرت اسٹوارٹ کے۔سی۔بی۔

دراونکا خدمت گار ایک صندوق مچھلی کا دے رہا تھا کہ ناگاہ گولیون کی بوچہارسی جو پڑرہی تہی ایک گولی کامران کی پشت
برلگی اور وہ فوراًہی ہلاک ہوگیا۔تہوڑسی دیر بعد اسکے سٹر برلیہ کے گردمین ایک کمزور گولی کا زخم پہونچا او سوقت یہ دو اخبار نویس
مصروف کلام تہالیکن اسکا زخم کاری نہ تہا جو اوسے اپنی انجام دہی خدمات سے باز رکہتا۔مسٹر برلیہ روزانہ تار برقی مین تحریر کرتے
ہین کہ دشمن صف الجمعت کہڑے ہوکر سات سو سے لیکر دو ہزار گز کے فاصلہ تک سے برابر گولیان مارتے ہیں اور نہایت ہی
رنہایت ہی عمدگی کے ساتہ فیر کرتے ہین۔زناہٹ اور پٹاپٹ اور ٹہیک ٹہیک جیسی کے اونکی یعنی گولیون نے مسلسل اور متواتر تہے اور ہماری فوج سے
بوقت کثیر التعداد اونٹ ہلاک ہوئے تو ہمارے سپاہی بہی نہ بہاگ سکے بلکہ چالیس سے زیادہ اونٹ اٹہاکر ایک اسپتال مین جو تہی اوسع سایہ دار وسط مربع مین
دبایا تہا بیٹہ گئے تہے بنظر مزید احتیاط کے کہ بہاگ نہ سکین غریب اونٹونکے زانو اور گردنین رسیون سے مضبوط باندہ دی گئی تہین دشمنونکی آتشباری علی الاتصال

زیادہ ہوتی جاتی تھی اور ہماری حرف ڈولیون پر دولیان مجروحین سے لدی ہوئی استپال جاتی تہین اور بوجہ اسکے کہ اسپتال مین جگہہ بہت کم تہی مجروحین باہر کیطرف پڑے سنے اور ڈاکٹر اور مجروحین سب کے سب کہلی ہوئی جگہہ مین دشمنون کی زد کے سامنے تہے ۔ سرجن میجر فرگیس اور ڈاکٹر ہرگس سخت محنت اور جانفشانی کر رہے تہے لیکن قلت آب اور اوسکی احتیاج ایسی تہی جس سے اونکی کارروائیون مین اختلال واقع ہوتا تہا ۔ اوسوقت ہماری حالت اور خطرناک اور نازک ہوگئی تہی ۔ ہملوگون پر برابر گولیون کی بوچہار رہتی تہی کہ ایسا موقع نہ تہا کہ جواب دیسکتے دس ہزار بہادر جنکو مہدی نے عمدرمان سے ہملوگون کے پست ونابود کرنے کو بہیجا تہا دریاے نیل تک ہماری راہ مین حایل تہے ۔ اور ایک سو سے زاید قبیلہ بخارا کے اور سوڈانی سوار اور ایک جم غفیر دیہاتیون کا جو محمد احمد کے جہنڈے کے نیچے جمع ہوے تہے ہو گئے بہیڑیون کی طرح ہمارے عقب مین اور بازون پر منتظر تہے کہ موقع پاکر ہمین قتل اور غارت کرین الغرض اسوقت آگے بڑہنا بڑی دلیری کا کام تہا اس لئے کہ ایسا دشمن بے باک جسکو کوئی نقصان ابتک نہین پہونچا تہا جرات اور تعصب سے سرشار راہ روکے ہوے ہے لیکن امر بہی غیر ممکن تہا کہ اب انتظار موقع کی لڑائی کا کیا جاے چنانچہ کل تیاریان بڑہنے کی ہوئین اور مورچہ کو لارڈ چارلس براسفورڈ کرنیل بیرڈ کی حفاظت مین مع ایکسو بیس سوار رسالہ ہزارس اور بحری کنٹنجنٹ فوج اور توپخانہ اور چند انجنیرون کے چہوڑ دیا اسقدر فوج مورچہ کے حفاظت کے لئے کافی تصور کی گئی اور کارڈنر اور تین چہہ پارتوپین بہی اونلوگونکو دیدی گئین بقدر ضرورت فوج کا بہ سپہ سالاری سر چارلس ولسن اور کرنیل بوس کا ون کے جو افسر امورات انتظامی کے تہے جسمین ایک ہزار دو سو سپاہی تہے اوسی ترتیب سے جو جنگ ابوکلیہ مین قایم کئے گئے تہے روانہ ہوا ۔ یعنی گارڈ کا حصہ سامنے اور بحری فوج داہنے رخ اور کونے پر اور بہاری ہتہیار والی فوج داہنے اور داہنی طرف پشت پر اور سسکس رجمنٹ عقب مین اور پیدل کی فوج جو سوار کردی گئی تہی بائین طرف پشت پر اور بائین بازو پر رکہی گئی ۔ ڈولیان زخمیونکے واسطے ساتہ لے لی گئین ۔ اور ہر ایک سپاہی کو سو چوٹ کا کارتوس دیدیا گیا اور ہر شخص نے اپنے اپنے تہیلین ہر لین ٹہیک دو بجے لستان ۔ والگی کا متحرک کیا گیا اور ہمارے فوجی مربع نے آہستہ خرامی کے ساتہہ گارڈنر توپ کے آگ سے بچکر جو قلعہ سے برس رہی تہی بڑہنا شروع کیا اور ہمارے حملہ آور بازون کیطرف جو منتشر میوسا کی خاردار جہاڑیون مین چہاپے تہے دشمنون کی سخت آتش باری کے سامنے نکل پڑے

میجر جی ای کامرن کارسپانڈنٹ اسٹنڈرڈ اخبار

اور اکثر اونمین کے مارے گئے ۔ الغرض ہماری فوج ایک حصہ اوس وادی کا جو گہانس اور جہاڑیون سے چہپا ہوا تہا بکامیابی طے کر چکی اوسوقت کسیقدر توقف کیا اور وہان سے ازادانہ طور سے گہوم کر زیادہ تر کہلے ہوے میدان

مین آگے - یہان سے عرب داہنی طرف رخ پر تہے اور انکے باجون کی آواز آتی تہی اور اونکی جنگی علمون کے سرخ اور سفید
اور سبز پہرے ہوا مین اوڑتے نظر آتے تہے - غرضکہ اون ان متعصب مجاہدین نے ایک جماعت اپنی شمشیر زنان
اور نیزہ بازون کی ہمارے مربع پر بہیجے - ہماری فوج نے جو مقابلہ کے لیئے تیار تہے اپنے افسرون کی ہدایت بموجب
ہر کمپنیون سے باڑہ مارنا شروع کیا اور ایسی حالت تہی کہ کسیکو خاص گولی چلانیکی اجازت دینی کی ضرورت نہ تہی - عرب شور و
اور غل مچاتے تیزی کے ساتہہ ہملوگون پر آرہے تہے مگر کرنیل بوس کاون کے صاف اور مستقیم آواز اس شور و شغب
مین بہی بلند تہے اور بخوبی سنائی دیتی تہی - وہ اپنے سپاہیون کو حکم دیتے تہے کہ ٹہرو اور پانچسو گز سے باڑہ مارنے
اور تیار ہوجاؤ اسوقت مربع کے چارون رخ سے شعلہ اور دہوان بلند تہا - یہ جنگلی درادیش اور متعصب مہدوی جو حملہ آور دن
کو آگے بڑہا رہے تہے برٹش بندوقون سے کوڑیون زمین پر گرا دیے گئے اور ایک متنفس بہی اونمین کا مربع تک نہ پہونچ
سکا بعد اسکے مربع ہماری فوج کا اوسی آہستہ خرامی کے ساتہہ آگے بڑہا اور کہا زخمیون کو اوٹہا اوٹہا کر ڈولیون مین ڈالتے جاتے
تہے - مگر عرب اب تک بے خوف تہے اور تین موقع پر اونہون نے یہہ قصد کیا کہ ہماری صفون پر جو بڑہ رہے ہین حملہ آور
ہون - کرنیل بوس کاون نے بہادرانہ اور جمیعت خاطر کے ساتہہ بکامیابی تمام دشمنون کے ہر حملہ کو روکا - اسوقت مربع
ہمارا داہنے کو اور پہر بائین کو بڑہا اور دشمنون کے حملہ آورون کی بڑی جماعت کو پسپا کر دیا - اسطرف مورچہ مین کرنیل
ہیرد کا ہیٹون کے تہہ کی ہوئی بلندی پر کہڑے ہوکر اپنے سپاہیون کو حکم دے رہے تہے کہ دشمنون پر باڑہ مارین اور اسطرح
اونہین ہماری فوج کے بازون پر یکجائی حملہ کرنے سے باز رکہین - اور کپتان نارٹن نے اپنی توپون سے بیسیون گولے
بم وغیرہ کے صحیح نشانہ کے ساتہہ دشمنون کے غول مین داہنے طرف اور سامنے مربع کے مارے اور اوس صریح ازادی کو
باغیون کے روکدیا جسکی رد سے وہ یہ قصد کر رہے تہے کہ جم غفیر کے ساتہہ داہنی طرف حملہ مین شریک ہوکر فوج پر آپڑین
جسوقت یہ گولے عربون مین جا کر پہٹے اون لوگون کو مثل غبار کے منتشر کر دیا اور ہمارے سپاہیون نے مربع اور مورچے
اپنے ساتہی لفٹنٹ ڈیوبوے کے ساتہہ سے نعرہ ہاے کامیابی بلند کئے - اور ادہر بار بار عرب جم غفیر کے ساتہہ مربع
پر حملہ کرنیکے لئے مجتمع ہوے - ہماری فوج دشمنون کی صف کے مقابل مین ٹہرے اور سامنے کی صف زمین پر لیٹ گئی یا
گہٹنون کے بل جہک گئے اور باڑہ پر باڑہ ان وحشیون کے غول پر چلنے لگی جس سے تہوڑا کردہ زمین پر گرتے تہے
یا چہپ چہپ کر بہاگ تے تہے اور ایک بلند اور ناہموار زمین کے نشیب پر چہپے تہے - ایک گہنٹہ کے عرصہ مین مربع
ہماری فوج کا مورچہ سے ایک میل بڑہ آیا تہا اور گہر کر ایک ایک انچ پر راہ مین لڑتا رہا وہ میدان جنگ جو ہر چہار طرف سیاہ
پہاڑیون سے محیط تہا صحرا اے موت کی طرح معلوم ہوتا تہا - اور ہماری فوج بکثرت اپنے مجروحین کو لیجا رہی تہی اور بعض
اونمین سے ایسے تہے جو بکر زخمی ہوے تہے جبکہ اپنے اونٹون پر کجاون مین ڈال دیئے گئے تہے - آخر کار ساڑہے
چار بجے دنکو دو گہنٹہ متواتر جنگ کے بعد نارٹن کی توپون سے پہر آتشباری شروع ہوئی اور لارڈ چارلس براسفورڈ
کی کاردنر توپ نے اپنی آواز سے ہماری فوج کو آگاہ کر دیا کہ سب لوگ ہوشیار ہوجائین - اسوقت فوج ہماری آہستہ
آہستہ یقینًا ایک بالو کے ٹیکرے کی چوٹی کے قریب ہوتی جاتی تہی جسکے آگے بڑہ کر دریاے نیل بہہ رہا تہا - دفعتًہ پہر
آسمان کا کنارہ سیاہ ہوگیا اور قریب دس ہزار کے دشمن تین جانب سے ہمارے مربع پر حملہ آور ہوے اور براہ
دنکا ہمارے بائین رخ پر گرا مسٹر برلیہ تحریر کرتے ہین کہ یہ عجب نازک وقت ہملوگون پر تہا عرب ایک ٹیکرے کی پشت

سے نکلے اور یہ جنگلی درویش اور سوار اونکو ہمت دیکر بڑہاتے تہے اور شور کرکے اپنے پیروکارون کو حملے کے لئے کہتے تہے کہ بنام خدا جنگ کرد اور انگریزدان کو نیست و نابود کرد لیکن ہماری فوج کا مربع مثل پہاڑ کے اپنی جگہہ پر جما تہا اور اطمینان اور استقلال کے ساتہہ دشمنون پر آگ برسا رہا تہا - اور جون جون وہ لوگ نیچے کی طرف آتی تہی ہملوگ باڑہ پر باڑہ اون شور کرتے ہوے غول پر مارتے تہے غرضکہ اوسوقت عام دلونمین یہی خیال تہا کہ کیا ہمارے قریب آنے تک وہ لوگ روک سکینگے اونمین تیزرفتار اور خوش قسمت شخص پچیس ۲۵ گز سے زیادہ قریب نہ پہونچا تہا کہ موت اوسکا کام تمام کردیتی تہی اور انبوہ کثیر دشمنونکا ہمسے سو گز کے فاصلہ پر تہا - حاصل کلام شکر خدا کا ہے کہ وہ لوگ پس و پیش کرنے لگے ٹہہرے اور موڑے اور پشت کی طرف بہاگنے لگے - فتح ہماری ہوئی اور سرکاری فوج محفوظ رہ گئی - اور لڑائی ہوئی صفین عربون کی افسوس کے ساتہہ مطامہ کو واپس گئین - لیکن ہماری فوج کے مربع کو ایک ٹیکرے کی آڑ کی اور ضرورت تہی کہ دشمنون کے تیز نشانہ بازونکی زد سے پناہ پائین اور ان بہادر دشمنون کو گوشمالی دین - بعد اسکے ہماری فوج آگے کو بڑہی اب صرف چند چند گولیان جہاڑیون سے آتی تہین اور یہ بہی رفتہ رفتہ بند ہونے لگین جس جسطرح ہماری فوج دریاے نیل کے قریب ہوتی گئی - اب آفتاب غروب ہوگیا تہا اور زرد چاندنی بہی مثل نقرہ کے دور تک پہیلی ہوئی ایک چیز دیکہائی دیتی تہی وہ دریاے نیل تہا اوسوقت مربع ہماری فوج کا تہوڑی دیر آرام کے لئے ٹہہر گیا اور زخمی سپاہی اپنی ڈولیون سے اوٹہائے گئے کہ وہ لوگ دریا کو دیکہین جسکے بہت سے متمنی تہے تاکہ وہ آب مصفی پیتے ہوے زخمون مین ٹہنڈک پہونچائے اور اونکی شعلہ تشنگی کو بجہاوے چند منٹ آرام لینے کے بعد فوج دریاے نیل کیطرف بڑہے اور ایک سایہ دار کنارہ پر قریب قریہ کو جاک ابوکرد کے خیمہ زن ہوے - تمام سپاہیون کے آزادانہ طور سے آب تازہ پیا اور مسلح پہلوؤن مین ہتہیار رکہکر سوے اور چوکی کے لئے ایک مضبوط جماعت متعین کی گئی کہ حملہ ناگہانی کو روک سکے - علی الصباح دوسرے روز زخمیون کو حفاظت مناسب کے ساتہہ قریہ ابوکرد مین چہوڑکر فوج دوبارہ صربیہ یعنے مورچے کی طرف روانہ ہوئی - راستہ مین قریہ غبات کیطرف سے ہوکر گزرے اور اوسے جلا کر خاک و سیاہ کردیا - دشمن اس اثنا مین کسیقدر مزاحمت کرنے لگے یہان تک کہ ہملوگ پہر مقام معہود و مقبوضہ مین پہونچ گئے - اس مورچہ پر پہر اوسوقت سخت جنگ ہوئی جبکہ مربع ہماری فوج کا جا رہا تہا لیکن دشمن توپ اور بندوقون کی سخت آتشباری سے مجبور ہوکر پسپا ہوگئے - جسوقت فوج واپس آتی ہوئی دیکہائی دی فوراً ناشتہ صبح کا تیار کرایا گیا اور کرنیل تالبوت سپہ سالار رسالہ لائف گارڈ صبحکو قریب اس اطمینان سے ٹہل رہے تہے جیسے میدان دوڑ کے زردکوٹین اپنی کے سڑک پر لوگ ٹہلتے مین - جسوقت فوج ہماری پہونچی نہایت ہی مناسب مسرت کے سات اوسکا استقلال کیا گیا اسلیئے کہ اوس نے ایک سخت کام کو عمدہ طور سے انجام دیا تہا بلکہ نہایت شوق کے ساتہہ جیسا کہ سا سکس رجمنٹ مین ایک ایرلنڈ کا رہنے والا سپاہی کہتا تہا - حاصل کلام یہی جنگ غبات یا ابوکرد کی تہی جسکا اوپر تذکرہ ہوا اور باوجود دشمنون کے متواتر حملون کے وہ لوگ اسطرح ہر چہار طرف سے فاصلہ پر رکہے گئے کہ ہماری اس امدادی فوج مین مقابل اس جنگ و جدل کے بہت کم نقصان ہوا - یعنے دو افسر مارے گئے اور نو افسر زخمی ہوے منجملہ مجروحین کے وہ بہادر سپہ سالار سر ہربرٹ استوارٹ تہا افسوس ہے کہ اونکی قسمت مین صحت نہ تہی - غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہیون مین بائیس ۲۲ مارے گئے تہے اور بانوے زخمی تہے دو ثلث سپاہی سخت زخمی تہے - اور بہت زیادہ بیمار اور معالجہ کی ضرورت ڈاکٹرون کی جماعت کی طرف سے تہی - اگر مقدمۃ الجیش حصہ ہماری فوج کا ایک لحظہ کو بہی متحرک ہوجاتا و

تو یقیناً شبہ دشمن اوسے نیست و نابود کر دیتے۔ لیکن اس نے ہر حملہ کو نہایت ہی دلیری سے روکا اور تمام عرب قبل اسکے کہ اپنے
نیزون سے ہمین ہلاک کرتے بارکر زمین پر گراد ئے گئے۔ اطلاع باضابطہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس مرتبہ کی جنگ
مین دشمن کا زور و شور مقابل جنگ ابوکلیہ کے کم تہا چنانچہ یہ امر قرین قیاس ہے کہ جنگ ماقبل کے نتیجہ نے اونکے اعتقادات
کو جو مہدی کی فرضی قدرت کے ساتہہ اوسکے جہنڈے کے نیچے تہی متزلزل کر دیا

باب [illegible]
مشتمل بر واقعات ذیل

مدفون ہونا کشتگان جنگ ابوکلیہ کا۔ حکم عام کوچ کا دریاے نیل کی طرف۔ مطامہ پر حملہ۔
گارڈن کے چند دوخانی جہازونکا پہونچنا۔ ہندوستانی فوجونکا آنا۔ مراسلہ گارڈن کہ خارطوم مین
سب خیریت ہے۔ اور سالہا سال تک قبضہ رہ سکتا ہے۔ مصری سپاہیون کا اندرونی
حالات بیان کرنا۔ گارڈن کی تحریرات خانگی۔ خارطوم کی سازش۔ سرچارلس ولسن کے جانے
مین تاخیر۔ ایک جدید لشکر کی ترتیب۔ شندی پر گولہ باری کرنا۔ سرچارلس ولسن کا بالآخر دو دخانی
جہاز کے ساتہہ خارطوم روانہ ہونا۔ چہٹوین آبشار کے دشواریان۔ خارطوم کے نکل جانیکی شہرت عام
مین آجانا۔ دوخانی جہازونکو واپس جانیکا حکم۔ پہلے پہل شہر کا دکہائی دینا۔ دشمنون کے توپخانہ سے مقابلہ کرنا۔ موسچے سے گذر جانا۔ خارطوم کا مہدی کے ہاتہہ
مختلف بیانات باشندگان سوڈان نسبت فتح خارطوم کے۔ مہدی
کے حالات فتح خارطوم کے متعلق۔ تمام عالم مین فراغ باشا کی نمکحرامی کا یقین ہونا۔ گارڈن کا اپنے محل کی دہلیز
پر قتل ہونا۔ سفیر ہینسل کی وفات۔ دو ہزار دوسرے لوگون کا قتل ہونا۔ عورت اور لڑکون کا قتل عام۔
باقیماندہ انگریزون کا حال جو خارطوم مین بود و باش رکہتے تہے۔ گارڈن کی بے اعتباری وقت مناسب پر
مدد نہ پہونچنے کی نسبت۔

ان حصہ فوج کے واپسی پر موریہ مین سرچارلس ولسن نے حکم عام روانگی افواج کا دریاے نیل کی طرف دیا لیکن سب سے پہلے یہ امر
ضروری تہا کہ مقتولین کے دفن کا بندوبست کیا جاے چنانچہ انجنیرون نے فوراً ایک بڑا گڈہا سپاہی اور سرداران غیر کمیشن یافتہ کے لئے
جو مقتول ہوے تہے اور ایک بڑی قبر مسٹر کامران اور مسٹر ہربرٹ اور دوا اور سرداردن کے لئے جو اس جنگ مین کام آے
کہودنا شروع کیا سہ پہر کے وقت دو بدنصیب اخبار نویسون کی لاشین کجاون مین ڈالکر نیل بیرو مع دیگر اخبار نویسون
کے جو فوج کے ہمراہ تہے صحرا مین اوس مقام پر لاے جو اونکے لئے ہمیشہ کے واسطے محل آرام ہونیوالا تہا۔ لارڈ چارلس
بیرسفورڈ نے نہایت ہی دردانگیز دعا وقت دفن پڑہی بعد اسکے کامران اور ہربرٹ کی لاشین آغوش مین مادر گیتی کے
سپرد کین۔ بعد ایک گہنٹہ کے کل فوجین موریہ مین تین حصون مین منقسم ہوکر وہان سے روانہ ہوئین اور جسقدر سامان
کہ بیان سے جو شاغیہ قبیلہ کے شیخ نے زمانہ مابعد مین کیا دشمنون کا نقصان اور اونکے مقتولین اور مجروحین کی تعداد جنگ
ابو کلیہ اور عبات مین تین ہزار سے زیادہ تہے

اور رسد ممکن ہوسکا اپنے ہمراہ لے لیا - اور پچاس آدمی کا ایک گارد حفاظت کیلئے پیچھے چھوڑ دیا گیا - اور بمشکل مجروح سپاہی سستی کجاون مین کندہون پر ساتھ تھے اسلیئے کہ سیکڑون اونٹ اس لڑائی مین کام آچکے تھے - خوش قسمتی سے دشمنون نے پہر ہماری فوج پر حملہ کا قصد نہ کیا اور فوج ہماری رات گرنے تک قریہ ابو کرو مین جو کنارے دریاے نیل کے واقع ہے پہونچ گئی مجروحین جھوپڑون مین زیر سایہ رکھے گئے اور بیرون جات کے مکانون مین حفاظت کے لئے بندوق کے رندین بنائے گئین - بعد اسکے فوجون نے نشب کا بندوبست کیا اور سب کے سب زمین پر سو رہے اسلیئے کہ اوس مقام پر صرف بیس تیس کچے اور جھوپڑے مکان تھے - وہان کے باشندونکی زبانی دریافت ہوا کہ مہدی کے نہایت معتمد علیہ فوجین بر ماتحتی امیر کے جو فن سپہ گری مین بہت مشہور ہے مقام مطامہ مین مقیم ہین - سر چارلس ولسن نے بذریعہ ایک قیدی کے جو فوج مین تہا اور جنگ ابو کلیہ مین گرفتار ہوا تہا شرائط صلح امیر مذکورہ سے پیش کئے - امیر نے جسکے ہم مرتبہ کوئی دوسرا شخص وہان نہ تہا اور حال کی لڑائیون مین صرف یہی ایک سردار بچ رہا تہا شرائط صلح کا کچھ جواب نہ دیا چنانچہ یہ بات قرار پائی کہ ایک کالم فوج کا جسمین ہزار سپاہی ہون اوس قریہ کی نگہبانی کرین - ۲۱ جنوری کی صبح کو فوجین ہماری پہر آگے کو روانہ ہوئین اور ایک نشیب زمین سے ہوکر پچہم طرف چلیں اور اون خام مکانون سے جو بکثرت تھے اور جسمین بندوق کے رندے بنے تھے اور حصار بندی معقول کردی گئی تھی سو گز کے فاصلہ تک برابر چلی آئین اوسوقت دفعتہً دشمنون نے اپنے اگلے توپخانہ سے ہمپر گولہ اندازی شروع کردیا - تمام صبح سودانی جم غفیر کے ساتھ پیدل اور گدہون پر سوار ندیا اور بربر کی طرف جاتے نظر آتے - اور اسطرح گولیان ... توپ سے مارتے جاتے تھے کہ ہماری فوج متعجب اور متحیر تھی - توپ کے گولے ہمارے مربع کے اوپر سے گذر جاتے تھے لیکن گولیان سے اکثر سپاہی ہمارے مجروح ہوتے تھے اور منجملہ اونکے میجر پوے بحری فوج کے تھے جو زخمی ہوے - اسوقت ہماری فوج پیچھے ہٹ آئی اور قریہ کے پچہم جانب نہری اور بیابان سے دس بجے دن تک برابر آتش باری کیا کئے اس اثنا مین ایک شتری نے اطلاع دی کہ تین دُخانی جہاز جنپر مصری بیرق ہے اوڑ رہے ہین دریا مین اسطرف آتے دکہائی دیتے ہین اس خبر سے فوج مین ایک عظیم اضطراب پیدا ہوا - اور جسوقت وہ کشتیان سامنے آئین تو تین مرتبہ نعرہاے شادمانی بلند ہوئے اور معلوم ہوا کہ یہ اون دُخانیون سے ہین جنہین جنرل گارڈن نے بحری جنگ وجدل کے لئے متعین کیا تہا اور انہین اس غرض سے اسطرف روانہ کیا ہے کہ ایک حصہ برٹش فوج کا خارطوم کو لیجائین - الغرض یہ جہاز فوراً قریہ ابو کرو کے قریب لنگرزن ہوئے اور دو سو پچاس باشی بزوق سپاہی معہ چار برنجی توپون کے زمین پر اوترے تمام سپاہی باکار رمنگٹن بندوق اور سنگینون سے مسلح تھے اور اُنکے گراہ کانڈ ہے پر کارتوس دان مین کارتوس بہرے ہوے تہے اور گو باعتبار پوشاک کے مفلوک الحال معلوم ہوتے تہے اور کپڑے سب پہٹے ہوے تھے مگر سب کے سب مستعد اور خوش وخرم تھے اور بظاہر سخت مشقت کے کامون کے مناسب معلوم ہوتے تھے انگریزی فوج کے سپاہی ان لوگوں سے ملکر بہت خوش ہوے - اور وہ لوگ بھی یہ معلوم کرکے کہ برٹش فوج دریاے نیل پر پہونچ گئی نہایت محظوظ ہوئی - تہوڑا ہی عرصہ گذرا تہا اور آپسمین ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہا تہا کہ اس درمیان مین یہ اطلاع ہوئی کہ ایک چوتہا جہاز بھی دکہائی دیتا ہے اور جسوقت یہ جہاز قریب کنارہ کے رفتہ رفتہ پہونچا تو معلوم ہوا کہ اوسکے ساتھ ایک بڑا بجرا رسد ہے یہ دیکھکر فوج نے پہر نعرہ ہاے خوشی بلند کئے اور معلوم کیا کہ اب ہماری تکلیفین ختم ہوگئین - سودانی سپاہی جو جہاز سے اوترے تھے معہ چار توپون کے اوس حصہ فوج کے شریک ہونیکو روانہ ہوے جو مطامہ پر حملہ کر رہا تہا - اور ایک گھنٹہ تک یا قریب اسکے یہ دونون مطامہ کے شہر پناہ پر جو مٹی کی بنی تھی گولے مارتے رہے لیکن اسکا بہت کم اثر ہوا اسوقت سر چارلس ولسن نے تجویز کیا کہ فوج قریہ ...

واپس آئی ۔ لارڈ ولزلی کا گمان ہے کہ مکانات کے اوڑا دینے پر بہت اصرار کیا اور یہ کہا کہ جسطرف کی ہوا ہو اودہر آگ لگا دیجاے
تاکہ دہوین کے اندر باغی وہان سے نکل پڑین اور یا تو کیطرف اونکو بندوقون کے نیچے رکہہ لیوین ۔ لیکن سر چارلس ولسن
نے خیال کیا کہ جسقدر نقصان ہوگا اوس سے زیادہ فائدہ اس کارروائی سے نہ مترتب ہوگا ۔ قاسم الموس نے سپہ سالار
فوج قلیل کا سر چارلس ولسن سے آکر ملا اور اونکا شریک ہوا یہ شخص اپنے ہمراہ پانچ جلدین روزنامچہ کی اور مختلف خطوط
جنرل گارڈن کے لایا تہا ۔ ایک کاغذ کی چٹ پر جو قاسم نے پیش کی یہ عبارت تحریر تہی کہ خارطوم مین سب خیریت ہے اور
برسون تک قبضہ مین رہ سکتا ہے ۔ دستخط سی جی گارڈن ۔ تاریخ ۲۹ دسمبر ۱۸۸۴ء ۔ یہ خوشخبری جو اس مختصر تحریر سے
پیدا ہوتی تہی تمام صف ہاے لشکر مین پہیل گئی اور نہایت اطمینان کا باعث ہوئی اسلئے کہ اون مصری افسرون کے بیانات
جو جہازون کے ساتہہ آئے تہے ایسے پر امید نہ تہے ۔ باعتبار انکے بیانات کے یہ لوگ چند ہفتے سے معہ اپنے دخانی جہازون
کے ایک جزیرہ مین قریب مطامہ کے ٹہرکر   برٹش فوج کی آمد کا انتظار کر رہے تہے ۔ اور ان لوگون نے خارطوم سے اخبارات کی
اندرونت مین مدد دی تہی جس زمانہ مین کہ وہان کی حالت ایسی خطرناک ہو رہی تہی کہ تمام شہر گہرا تہا ۔ خود گارڈن خیر و عافیت سے تہی
لئے مگر یہ افسران جہازی بیان کرتے ہین ، مگر اونکے سپاہی کماک کیطرف سے بالکل مایوس نہ تہے یہ امر نہایت ہی مناسب
تہا اگر چند یورپین بعجلت تمام خارطوم مین جاتے اور وہان کے باشندون کو اور فوجون کو تسلی اور تشفی دیتے ۔ یہ بیانات بالکل
مخالف جنرل گارڈن کی اوس مختصر تحریر کی تہی مگر خود وہ تحریر بھی بظاہر بالکل مجمل اور مبہم تہی اس لئے کہ مسٹر برلیہ نے بیان کیا کہ اوس بہادر
محافظ خارطوم نے ایک تحریر خانگی مین یہ لکہا ہے کہ اب وہ آخری اور خاتمہ کا روز چلا آرہا ہے ۔ وہ شخص جنکو جنرل گارڈن نے معاف
کر دیا تہا اور قتل سے بچایا تہا ایک تو فراغ پاشا جسے بعض لوگ سودانی کہتے تہے اور بعض سرکیشیا کا رہنے والا بتاتے تہے اور دوسرا
احمد غالب نے باشندہ اسوان کہ یہ دونو بہت بڑے لوگون مین خارطوم کے اور سپہ سالار مصری فوج کے تہے ۔ مہدی سے شہر اور
محصورین شہر کے حوالہ کر دینے کے لئے بات چیت کرتے تہے اور گارڈن بوجہ اپنے بے اختیاری کے اوس آس سے باز نہ رکہہ سکتا
تہا فوج امدادی کے پہونچنے مین بہت توقف ہوا جنرل خدا سے دست بدعا تہا کہ ہمارے ہم وطن وقت پر پہونچ کر ہمین بچا دین ۔
گارڈن کو معلوم تہا کہ مین تنہا نکل جا سکتا ہون مگر اوس نے اپنے ساتہیون کا چہوڑنا گوارا نہ کیا اور تقدیرات الہی پر شاکر اور اوسکا
منظور رہا جو بدست خداوند عالم تہا جنرل کو بہت ہی کم امید تہی کہ مین پہر اپنے دوستون کو اس دنیا مین دیکہونگا اسلئے کہ وہ کسیطرح فیصلہ
نہ ہو سکتا تہا ۔ روز چہارشنبہ ۲۱ جنوری کو سر چارلس ولسن حالات متذکرہ سے مطلع ہوے اور اونہین لازم تہا کہ بلا توقف سلطنت
خارطوم روانہ ہوتے ۔ جنگ عباث مین جسوقت سر ہربرٹ اسٹوارٹ مجروح ہوے سپہ سالاری فوج کرنیل بوس کا دن کی
تفویض ہولی تہی ۔ اور ابوکرو کی حفاظت کے لئے کرنیل مذکور بہت کافی تہے ۔ چنانچہ مطابق اسکے کوئی وجہ نہ تہی کہ سر چارلس ولسن
بلا توقف خارطوم کو نہ جاتے اور ہان اگر کوئی وجہ رہی ہوگی تو اوسے خود وہی بذات خاص جانتے رہے ہون گے ۔ الغرض سر چارلس

* مسٹر چارلس ولیمس کارسپانڈنٹ ڈیلی کرانیکل اخبار نے مطامہ پر حملہ مابعد کی نسبت اسطرح تحریر کیا ہے کہ فوج سرکاری شمال مطامہ کیطرف لگی اور بعد
ایک گہنٹہ کے دوسکے جنوب مغرب کی سمت روانہ ہوئی ۔ بادشاہ فرانس کے مشہور حملہ کے وقت سے چوبیس ہزار سپاہیون کی جمعیت سے گیا تہا آجتک اسطرح فوجون کا کوچ پہاڑیون
کے پیچے اور اد براد اور بے عذر اونکی نقل و حرکت صف بندی کے ساتہ گولیون کی بوچہاڑ مین کبہی نہین سنی گئی ۔ چہہ گہنٹہ کے بعد کہ پانچ گہنٹہ تک علی الاتصال آگ
برستی رہی اوسکے پیچے ۔ بامداد انجنیران شاہی اور رائفل برگیڈ کے پلٹن یعنی چوکی کے سپاہیون کی ان لوگون نے ایک مختصر خوشنما مورچہ جو پچاس گز کے فاصلہ پر تہا
چالیا اور وہان کسیقدر فوج اور توپین جو جنرل گارڈن کے جہاز پر علی حالت ضرورت مین پہونچی تہی متعین کر دی گئین اور بقیہ فوجین واپس آئین ۔ اسوقت کا ملک کا حملہ شاد دہقانی توپی
کے مشہور ہوا

وہین مقیم رہے اور باستثناے دو کمپنی فوج گارد کے بروز پنجشنبہ ۲۲ جنوری وقت صبح بقیہ فوج کے ہمراہ کنارہ دریا کی طرف روانہ ہوئی یہ جدید مقام جسپر بہکاری فوج نے قبضہ کر لیا تھا زیادہ تر محفوظ اور مفید تھا اور بغرض مزید حفاظت بہت جلد اوسکی حصاربندی کر لی گئی تھی۔ اور زخمیوں کو اس جدید مقام پر لے گئے سر ہربرٹ اسٹوارٹ کو جنکی حالت ایک وقت مین اچھی معلوم ہوتی تھی اور رو بصحت تھی ایک چھوٹے جہاز پر لے گئے اسلئے کہ خیال کیا گیا تھا کہ وہان مقابل کنارہ کے یہ زیادہ تر آرام پائینگے اور با آسایش رہین گے۔ سر چارلس ولسن نے اوسیوقت تین جہاز دریاے نیل مین گرداوری اور دیکھ بہال کی غرض سے متعین کئے۔ ایک حصہ مصری فوج کا اور پیدل سپاہیونکا جو سوار کر دیے گئے تھے اور سا سکس رجمنٹ کا جہازوں پر متعین کیا گیا۔ وہ گمندیتک یہ جہاز قریہ شندی پر گولہ مارتے رہے اور اوسے بالکل نیست و نابود کر دیا۔ فوجین جہاز سے کسی مقام پر نہ اترین مگر تین کشتیان باغیون کی گرفتار کین اور اپنی جگہ پر جہان برٹش فوج خیمہ زن تھی واپس آئی۔ جہازون کے جانیکے بعد گرد کی بلندیون پر عرب مجتمع ہوے اور معلوم ہوتا تھا کہ حملہ آور ہون گے ایکہزار یا اس سے زیادہ باغی خارطوم کی طرف سے آرہے تھے اسیطرح بہت بڑی جماعت مطامہ کی طرف سے ظاہرا اس نیت سے اسطرف آرہے تھے کہ سرکاری مورچہ پر حملہ آور ہو کر اوسے اڑا دے لیکن جسوقت ہماری طرف سے پیدل فوج صفوف کے ساتھ اونکے مقابلہ کو بڑہے تو فوراً ہی وہ لوگ پس پا ہوگئے۔ اوسیوقت ایک تیسرا حصہ باغیونکی فوجکا دریاے نیل کے ایک جزیرہ کو جاکے مین ٹہیک مقابل سرکاری فوجی پڑاو کے اس غرض سے ٹہرا کہ تمام رات فوجون کو متواتر باڑہون سے منتشر اور پریشان رکہے۔ الغرض جسوقت جہاز واپس آئے تو چہوٹی توپین جو انپر تہی اوتار لی گئین اور کام مین لائی گئین اسیطرح تیز نشانہ بازون سے پیدل فوج کے بالاستقلال گولیان مارنی شروع کین تو باغی جزیرہ سے دریاے نیل کے اوس پار بہاگتے ہوے نظر آنے لگے۔ بظاہر جمعہ کا دن بالکل بیکار گیا لیکن شام کیوقت جب یہ معلوم ہوا کہ رسد کم ہونے لگی اور یہی مناسب معلوم ہوا کہ لارڈ ویسلی کو واقعات گذشتہ کی اطلاع دیجاے غروب آفتاب کے بعد ایک قافلہ اونٹون کا فاکدل کیطرف باین ہدایت روانہ کیا گیا کہ وہان سے رسد لائے۔ اور تین سو سپاہی گارڈ پلٹن اور بہاری ہتہیار وننکی پلٹن اور پیدل کی پلٹن کے جو سوار کر دیے گئے تھے بماتحتی کرنیل ٹالبٹ ہمراہ قافلہ کو روانہ کئے گئے۔ اور راستہ مین اس قافلہ کے راہ نمائی کے لارڈ ڈاکارن[+] اور چند باشندگان سوڈان بہی اوس قافلہ کے ہمراہ ہوے۔ چوبیس۲۴ جنوری کی صبح کو یعنی تین دن بعد پہونچنے مراسلہ جنرل گارڈن کے آخر مین سر چارلس ولسن نے مناسب تصور کیا کہ خارطوم کو روانہ ہون۔ سر چارلس ایسا ہی خیال ۲۱ جنوری کے سہ پہر کو بہی کر سکتے تھے۔ اسلئے کہ لارڈ چارلس براسفورد نے قبل اسکے دو بڑے جہازون کو بخوبی جانچ لیا تہا اور جملہ ضروری مرمتین بہی کرا دی تہین۔ لیکن اس مہم مین تساہلی اور سستی کرنیکا ابتدا سے قاعدہ بندہ کیا تہا۔ فوجین جو سر چارلس ولسن کے ساتہ جانیکو منتخب کی گئی تہین اوسمین تیس۳۰ سپاہی تو سپاہی اسکو

+ سر چارلس ولسن نے اپنی مراسلہ مرقومہ ۲۳ جنوری مین جو بنام لارڈ ویسلی بہیجا تہا وجوہات ذیل توقف کے نسبت تحریر کئے ہین۔ سر چارلس لکہتے ہین کہ جنرل گورڈن نے اپنی ایک نہایت ہی طولانی خط مین سردار معاجبین یا سپہ سالار فوج سرکاری جو مقدمۃ الجیش ہو اور خارطوم کیطرف بڑہتی ہو با صرار تمام یہ تحریر کیا تہا کہ جہازونکا بدولت مصریون کے ہاتہ سے نکالکر برٹش افسرون کے تابع رکہنا تمام پاشا اور بے اور بڑے اور مصریونکو جہاز پر سے نکالدین نہایت ہی سختی کے ساتہ جنرل گارڈن نے ان لوگونکی بے حرفی اور بیکاری جنگ بیکاری کی وقت تحریر کی تہی اور یہ بہی التجا کی تہی کہ اگر جہازون پر برٹش جہازران بہم نہ پہونچ سکین تو ایسی حالت مین جہاز ہمارے پاس واپس بہیجدے جائین اور بحر سوڈانی سپاہی اور ملاحون کے اور کوئی دوسرا نہ آنے پائے۔ ابتدأ یہ ارادہ کیا گیا کہ ان جہازون پر بحری فوج کے سپاہی تعینات کئے جائین لیکن لارڈ چارلس براسفورڈ اسپتال مین علیل تہے اور اس قابل نہ تہے کہ نقل وحرکت کر سکین اور دوسرے افسر بحری فوج کے اور اکثر عہدہ دار چہوٹے افسر اور سپاہی یا مارے گئے یا زخمی تہے لہذا یہ امر ضرور تہا کہ چار جہازونمین سے سوڈانی افسر اور سپاہی اور جہازران وغیرہ منتخب کئے لیکن۔ اور وہ سب دو جہازون پر جو خارطوم جانیکو منتقل کئے جائین۔

رجمنٹ کے تھے اور دو سو سودانی فوج کے تھے اور منجملہ پانچ عمدہ دخانی جہازون کے دو پر یعنے بورڈین اور طلاہیہ نامی جہازون پر فوجین سوار ہوئین - خود سر چارلس ولسن جہاز اول الذکر پر بہمراہی کپتان گاسکاین اور قاسم الیس بیگ کے سوار ہوئے اور دوسرے جہاز کے سپہ سالاری عبد الحمید بیگ کے سپرد ہوئی - اور کپتان ٹرافورڈ اور لفٹننٹ اسٹوارٹ ورٹلی اونکے ہمراہ گئے - اخبار کے کارسپانڈنٹون نے بھی درخواست کی کہ اونہین اوس مہم کے ساتھ اجازت جانیکی ملے لیکن لارڈ ولسلی کے سابق حکم کے بموجب یہ التجا اون لوگون کی نامنظور کر دی گئی - ۸ بجے کے وقت برٹش فوج جہان خیمہ زن تھی اوس مقام سے یہ جہاز روانہ ہوکر تین گھنٹہ کے بعد ایک جزیرہ مین جسکا غب الو نام تھا پہونچے اور وہان اس غرض سے ٹھہرے کہ جلانیکے لئے لکڑیان لے لین - یہان ایک قاصد مسلم شیخ قبیلہ شاعنیہ کا بورڈین جہاز پر یہ پیغام لیکر آیا کہ ہمارے قبیلہ کے تمام لوگ انگریزون کے شریک ہونیکو موجود ہین بمجرد اسکے کہ انگریزی

کرنیل سر چارلس ولسن

حکومت قایم ہوجائیگی - ابو کلیہ اور غبات کی فتوحات نے بہت کچھ اثر پیدا کیا تھا اور دشمنون کے نقصان کا تخمینہ تین ہزار آدمیون تک ان لڑائیون مین کیا جاتا تھا - الغرض جہاز ہمارے شب کو قریب جزیرہ درا کے مقیم ہوے اور ۲۵ - جنوری کو پانچ بجے صبحکو پھر روانہ ہوئے - نو بجے پھر لکڑی لینے کی غرض سے ٹھہرنے کی ضرورت ہوئی بعد اسکے جہاز پھر قطع مسافت مین مصروف ہوئے اور ہیتین آبشار کے نیچے سے ہوکر وادی الجیش سے گذرے اس مقام پر دشمنون نے اپنی توپون کے لئے دمدمے تیار کئے تھے لیکن یہ جگہہ بالکل خالی تھی اور کوئی شخص قابض نظر نہ آتا تھا - تین بجے جہاز ہمارے آبشار مین داخل ہوئے اور جزایر حسن کے ایک جزیرہ کے پاس دو گھنٹہ بعد پہونچ کر بورڈین جہاز ایک ٹیکرے پر چڑھ گیا - اگلے صبحکو یہان سے نکلا اور تمام آدمی جہاز پر سے اسلئے اوتر پڑے تھے کہ ہلکا ہوجانے اور چڑھنے سے پار ہوجانیکے قابل ہو - الغرض یہ جہاز پھر فوراً ہی خشکی مین جا ٹکا اور کلی فوج کو تمام دن یہان توقف کرنا پڑا - شاعنیہ قبیلہ کے عرب جہاز پر آکر یہ بیان کرتے تھے کہ دو ہفتہ سے جنرل گارڈن برابر لڑ رہے ہین اور انگریزون کی پیش قدمی سے لوگون مین بہت خوف پھیل رہا ہے یہ بھی ان لوگون سے علاوہ اسکے بیان کیا کہ ہمارا قبیلہ صرف نتیجہ آخر کا منتظر ہے اور بعد یکسو ہونے ان معاملات کے دو نو مین کسی فریق غالب کا شریک ہوجائیگا - ۲۷ جنوری کی صبحکو پھر جہاز روانہ ہوئے اور قریہ غوث لفیسا مین پہونچکر زیادہ تر لکڑیان اون پر لے لی گئین - جسوقت ہمارے جہاز ٹھیرہ رہے تھے ایک عرب نے لفٹننٹ اسٹوارٹ ورٹلی سے بیان کیا کہ روز گذشتہ کو ایک شتربان ام درمان سے ادہر ہوکر گذرا تھا وہ بیان کرتا تھا کہ خرطوم ہاتھ سے نکل گیا اور جنرل گارڈن کی وفات ہوئی - لیکن اس خبر کا عام طور سے کسیکو یقین نہ ہوا الحاصل جہاز ہمارے سہ پہر تک برابر قطع مسافت مین سرگرم رہے اوسوقت بحیم کے کنارہ سے عربون نے جو اوس مقام پر مقیم تھے جہازون پر

گولیان مارنا شروع کین - تب کو ہمارے جہاز ایک قریہ مین کہم کے کنارہ پر مقام طمانیات کے محاذی مین ٹھہرے اور اگلی
صبحکو بسرعت تمام خارطوم کی طرف روانہ ہوئے - سویرے یعنی غروب آفتاب سے پہلے مقام جبل سفط طیب مین پہونچا یہ
مقام ایک پہاڑی کی ڈہالوان چوٹی پر واقع تھا اور یہان جنرل گارڈن کے جہازون پر گولہ اندازی کیلئے دشمنون نے توپین لگا
رکھی تہین مگر اسوقت وہان کوئی شخص نہ تھا وہ مقام خالی اور بلا قبضہ کے تھا - تھوڑی دیر بعد ایک شخص قبیلہ شاجیہ کا پورب
کے کنارہ سے زور سے چلا کر پکارا اور یہ کہا کہ دو روز ہوئے کہ خارطوم فتح ہوگیا - اولاً اس خبر پر اعتبار نہ کیا گیا لیکن دریا کے ہر دو
پر سے تو یہی خبر سنائی دی اوسوقت ہر ایک کے دل مین انتشار پیدا ہوا کون بیان کرسکتا ہے کہ ان لوگون کے دلون پر کیا
گذری ہوگی جو اس سرعت کے ساتھ گارڈن کے بچانیکو جارہے تھے - اور بار بار دلمین اندیشہ کررہے تھے کہ اگر سودانیون کی بیانات
صحیح نکلے تو اسقدر خون بہا ہے اور اسقدر زر خطیر جو صرف ہوا ہے مفت رائگان جائیگا اور ہملوگون کے مقدر مین یہی تھا کہ بہت
دیر بعد پہونچین - مہینون سے یہ بہادر دشمنون کے ساتھ لڑ رہا تھا اور اپنی ہی تدابیر پر چھوڑ دیا گیا تھا اور بعض لوگون نے اوسکے
ساتھ برتاؤ کیا جب گارڈن نے زبیر پاشا اور ترکی فوج کے لئے درخواست کی تہی - تمام درخواستین اوسکی نامنظور کردی گئین
اور پہر اوس سے کہا گیا کہ وہ اپنے اس عزم عمدہ سے دست بردار ہوجاوے مگر اوسوقت جبکہ دست کشی خارج از امکان ہوگئی
تہی - گویا امداد اوسکے بہادرانہ خیال کے بالکل مخالف تھا اور مدد بہیجی گئی مگر تقدیر مین تو یہ لکہا تھا کہ کمک بالکل فضول
ہوجائیگی - الغرض لورڈین اور تلہویہ جہازون کے لوگ زیادہ عرصہ تک حالت شک مین نہ رہنے پائے بلکہ نو بجے دن کو گذرتا
لوگون کا قریہ اور جزیرہ وکیل امین کی طرف سے ہوا اور معلوم ہوا کہ یہ مقامات شیخ مصطفی کے قبضہ مین ہین اور شیخ مذکور امرایان
محمد احمد مین سے ایک بزرگ امیر تھا باغیون کی بندوقون کی زد سے بچکر جہاز ہمارے آگے کو بڑہے اور جب مقام فغیبہ کے پاس پہونچے
تو دوربین کے ذریعہ سے کسیقدر سواد خارطوم کا نظر آیا - تہوڑی دیر بعد گیارہ بجے کے ہملوگ ایک جزیرہ مین پہونچے اس مقام پر
باغی گہاس اور جہاڑیون مین نیچے کیطرف کنارے پر چہپے ہوئے تھے اور ہملوگون پر بندوقون سے سخت آتشباری شروع کی
بورڈین جہاز آگے آگے جاتا تہا اور تلہویہ جہاز پیچھے پیچھے قریب اوسکے تھا اور سہ پہر کو یہ دونو جہاز مقام حلفیہ کے مقابل
مین پہونچے اس مقام پر دشمنون نے ایک مورچال بنا رکہی تہی اور چار توپین رکہہ چہوڑی تہین - ان دونون جہازون نے
باغیون کی بانرہ کا بخوبی تمام اپنی ہیچرس توپ اور بندوقون کے فیر سے پانچسو گز کے فاصلہ سے صف بندی کے ساتھ
جوابدیا اور جہازونکی روانگی بہی بدستور قایم رہی یہان تک کہ جزیرہ طوطی کے مقابل مین پہونچے - اس جزیرہ کی
نسبت ان لوگون کو یہ امید تہی کہ جنرل گارڈن کی فوج کے قبضہ مین ہوگا - اس مقام سے باغیون نے ان لوگون پر ڈیڑہ
سو گز کے فاصلہ سے سخت باڑہ مارنا شروع کی اور بظاہر دو توپون سے بم کے گولے خارطوم کی طرف سے سنے گئے جسوقت
حد جنوبی جزیرہ طوطی کا قریب ہونے لگا تو ایک دوسرا سلسلہ سخت آتشباری کا چار کروپ توپون سے جو قلعہ عمدرمان پر
چڑہی تہین شروع ہوا اور بظاہر یہ مقام مہدی کے قبضہ مین تھا - اوسیوقت ہزار ہا باغی کنارون پر امنڈ آئے اور اپنی ریمنگٹن
بندوقون سے جہازون پر گولیون کا مینہ برسانے لگے جسکا خوش قسمتی سے ان جہازون پر بہت کم اثر ہوا - جو لوگ جہازون پر
تہے اب وہ دیکہہ سکتے تہے کہ گارڈن کی جنگی بجرے اور ایک بہت بڑا بیڑا انگارس اور سودانی کشتیون کا خارطوم کے کنارہ
پر عمدرمان کے گہاٹ کے محاذات مین لگا ہوا ہے لیکن جنرل کے وہ دونو جہاز جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا تہا کہ خارطوم مین
روک لئے گئے ہین دیکہائی نہین دیتے تہے - خارطوم کی طرف دیکہنے سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ جنوب و مغرب کا کنارہ بیرونی تھہ

باغیون سے بہرا ہوا ہے اور تمام لوگ مہدی کے جھنڈے لئے ہوئے اور مہدی کی وردی پہنے ہوئے گلیون میں اور مکان کی چہتون پر اور قلعون مین دیکہائی دیتے تہے - ہزارون آدمی جنمین درویش بہی شامل تہے کمین گاہون سے نکل کر ریتی کی طرف کنارہ آب پر دوڑے آتے تہے اور اپنے ہتہیارونکو چمکاتے تہے اور جہازون پر گولیان مارتے تہے یا شور سے چلا چلا کر گارڈن کے مارے جانیکی خبر دیتے تہے - ایک درویش لب دریا تک ایک سفید علم لئے ہوئے آیا اور اس امر کی کوشش کی کہ جو لوگ جہازون پر ہین اونمین متوجہ کرے جو کچہہ اس سے اوسکی غرض رہی ہو لیکن دریافت ہونا اوسکا محال تہا اسلئے کہ تین طرف سے توپین گولے اور بم مارہی رہے تہے یعنی خارطوم اور عمدرمان اور حلفیہ سے اور بندوقون کی فیرین علی الاتصال ہر چہار طرف سے ہو رہی تہین مطابق رپورٹ باضابطہ لفٹنٹ اسٹوارٹ ورٹلی کے بوردین جہاز دو سو گز کے فاصلہ پر شمال و مغربی کنارہ خارطوم سے ہو گیا اوسوقت یہ دیکہائی دیا کہ کوئی نشان گارڈن کا محل شاہی پر نہین اڑتا اور اکثر مکانات شہر کے ویران ہو گئے ہین اور شہر صاف طور سے مہدی کے ہاتہہ مین آگیا ہے - چونکہ جہازون کی آہنی پترون سے بخوبی حفاظت اور استحکام کر دیا گیا تہا اسوجہ سے خفیف نقصان اونمین پہونچا - صرف دو آدمی ہمارے مارے گئے اور سولہ مجروح ہوئے - ایک گولہ بم کا تلہویہ جہاز کی کوٹہری پر پڑا اور وہ کوٹہری برباد ہو گئی اور بوردین جہاز کی ڈینگی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تہی - نظر اول مین خارطوم کو باغیون کے ہاتہہ مین دیکہہ کر سپاہی اور سودانی جہازیون کا عجب حال صدمہ سے ہوا کہ سم الموس اور اوسکے افسر اور سپاہیون نے اپنے کو جہاز کے سطح پر گرا دیا اور مونہہ کو چہپا کر بچون کی طرح رونے لگے - گارڈن کے امیر البحر یعنی قاسم کو گمان ہوا اور جو بعد کو متحقق بہی ہو گیا کہ شہر پر قبضہ ہوتے وقت تین بیٹے اوسکے قتل ہوئے اور تمام مال و متاع اوسکا لٹ گیا - الغرض باوجود اسکے کہ ہر چہار طرف سے آگ برس رہی تہی اور بندوق کی فیرون کے نیچے تہے تاہم سودانی جو ہمارے ساتہہ تہے نہایت ہی بہادری کے ساتہہ لڑے اور شاہی سا سکس کے سپاہی اسطرف باڑہ پر باڑہ مارتے جاتے تہے یہان تک کہ اونکے کندے کوفتہ اور خستہ ہو گئے اور یہ امر یقینی ہے کہ باغیون کے صدہا آدمی اس لڑائی مین کام آئے - چونکہ یہ امر نہایت ہی غیر ممکن تہا کہ اس سخت آتشباری مین زمین پر کہین اوترین لہذا سر چارلس ولسن نے حکم دیا کہ دونو جہاز کی کلون کی قوت زیادہ کیجائے اور بہاو کیطرف روانہ ہون اسلئے کہ اب مزید جد و جہد بالکل بیکار اور فضول ہے - سوا چار بجے سہ پہر کو فوج امدادی ہمارے دشمن کی ترپون کی زد سے باہر آگئے - اور ایک جزیرہ مین جبل رویان کے نیچے ٹہرے اور وہان سے متعدد قاصد روانہ کئے گئے کہ وہ لوگ خبر ونکو حاصل کر کے لائین بہت جلد وہ لوگ واپس آگئے - اور یہ بیان کیا کہ ۲۶ جنوری کی شب کو خارطوم بوجہ فریب و نمکحرامی فراغ پاشا کے ہاتہہ سے نکل گیا یہ وہی بدنہاد فراغ پاشا تہا جسکا تذکرہ جنرل گارڈن نے اپنی تحریر خانگی مین کیا تہا ابتدا مین یہ ایک غلام حبشی تہا جسے جنرل گارڈن نے آزاد کیا تہا اور سودانی فوجون کی ادسے سپہ سالاری تفویض کی تہی اس شخص نے خارطوم کے دروازے پیروان مہدی کے لئے کہول دیئے اور ایک سخت قتل عام شروع ہوا اور وہ بہادر گورنر بہی قتل ہوا اور تمام اسکے پیرو بہی اوسیکے ساتہہ ہلاک ہوئے - حاصل کلام سرکاری کمک بالکل بے سود ہو گئی ہزارون جانین تلف ہوئین کرورون روپیے صرف ہوئے جسکا کوئی فائدہ نہ مترتب ہوا - لارڈ ولسلی نے بالضرور جہان تک اونکے امکان مین تہا کوشش اسبات کی کیا کہ ایک دوسرا نتیجہ پیدا کرین اور صحرا بیودا کے مقدمۃ الجیش حصہ فوج کی سپہ سالاری ہدایات خاص اپنے تعلق کی تاہم تمام فوج کی سپہ سالاری صرف ایک بہادر افسر یعنی سر ہربرٹ اسٹوارٹ کی ذات تک محدود کر دی اور فی الحقیقت اگر وہ زخمی نہ ہوئے ہوتے تو قیاس غالب یہ تہا کہ وقت پر خارطوم مین پہونچتے اور گارڈن کو بچاتے - اور یہی نتیجہ نکلتا اوسوقت

سر چارلس ولسن کی فوج کا مقام غبات مین اُترنا
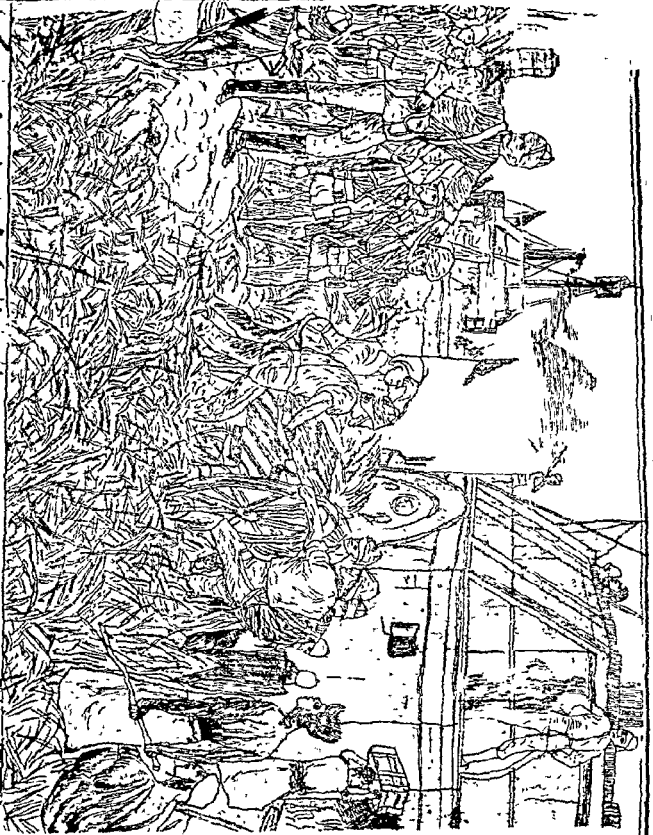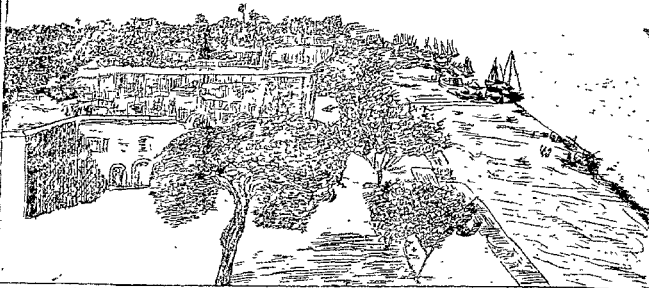
خارطوم کے نیچے دریاے نیل کا نظر آنا

بھی مترتب ہوتا اگر کمانڈر انچیف یعنی لارڈ ولیسلی ایک دوسرا واقعی لایق افسر علاوہ سر ہربرٹ کے مقرر کرتے کہ وہ کسی کمبخت حادثہ کے واقع ہونے پر سپہ سالاری کے خدمات کو بعد سر ہربرٹ کے اونھین کوششون کے ساتھہ انجام دیتا۔ الغرض شومی بخت سے سپہ سالاری اور انتظام اس حصہ فوج کا کرنیل سر چارلس ولسن کے سپرد ہوا جو بمشکل اس سخت خدمت کے انجام دہی کی قابلیت رکھتے تھے۔ جہان تک ریخ کسی شخص سے کرنا ممکن ہے اس امر پر کر سکتا ہے کہ سر چارلس بمقام وغنبات سے بعد پہونچنے قاسم الموس کے جہازون کے ساتھہ کیون نہ روانہ ہوے اور اسیطرح جہان تک ریخ ہو سکے اس امر پر کیا جا سکتا ہے کہ لارڈ ولیسلی نے کیون نہ ایک قابل صلاح کن اور لایق مددگار سر ہربرٹ اسٹوارٹ کے ساتھہ متعین کیا۔ ان افسرون پر یعنی اسٹوارٹ وغیرہ پر جنکا کوئی قصور نہین ہے کوئی الزام نہین لگایا جا سکتا۔ اصل ذمہ داری اون کندھون پر ہین جنھون نے ہفتون تو قف لیا یعنی وزرا پر جنکی حکمت عملی پس و پیش کی حالت مین رہی اور گیارہ گھنٹہ بعد بحث و مباحثہ اور عام راے اور فریادون کے ان لوگون نے سوڈان کمک بھیجنا منظور کیا۔ القصہ ٹھیک ٹھیک واقعات اور حالات کہ خارطوم کسطرح باغیون کے ہاتھہ لگا یقینی طور سے نہین بیان ہو سکتے اسلئے کہ جو حالات مختلف فراری اور قاصدون کی زبانی معلوم ہوے وہ ضروری واقعات کے متعلق یکی بادیگرے مختلف ہین۔ مہدی کے طرفدار تو یون کہتے ہین کہ یہ تمام معاملات بقوت معجزہ و کرامات کے ظہور مین آسے ہین اور ایک تحریر بھی امیر بربر نے ایسی مضمون کی اپنے تمام ماتحت سپہ سالاران لشکر کو بھیجی ہے۔ منجملہ اون خطوط کے ایک خط ایک باغی کی زین کی خورجی سے ہاتھہ لگا جسکا مضمون حسب ذیل ہے

مضمون خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ از جانب محمد خیر عبد اللہ خوجلی قائی امیر الامراء بر بر بنام عبد المجید ابی لکک اور تمام اونکے سپاہیون کے ۔ مین آپکو مطلع کرتا ہون کہ آج بعد نماز ظہر کے ہملوگون کے پاس ایک تحریر امیر المومنین عبد اللہ ابن محمد کی آئی ہے جسمین تحریر ہے کہ خارطوم بروز دوشنبہ تاریخ نہم ربیع الاول ۱۳۰۲ہجری الھوی کی طرف سے حسب طریقہ ذیل فتح ہوگیا مہدی نے اپنے دراویش اور افواج کو حکم دیا کہ حصار قلعہ کے اوپر چڑھین اور ربع گھنٹہ کے بعد وہ لوگ خارطوم مین داخل ہوگئے۔ اون لوگون نے دغاباز گارڈن کو قتل کیا ۔ اور جہاز اور کشتیون کو گرفتار کرلیا خداوند عالم نے مہدی کو مظفر و منصور کیا۔ آپلوگونکو چاہیے کہ خوش ہون اور شکر خداوند عالم کا بجالاوین اور اوسکی اون عنایتونکا جو بیرون از گفتار ہین ۔ مین آپکو اس غرض سے مطلع کرتا ہون کہ آپ اپنی افواج کو ان واقعات سے مطلع کرین ۔ الغرض اسلئے کہ عظمت اور شان ہین اور اوسکے مقلدین کے تعصب کا اندازہ ہو مہدی کی جو کچھ خوشی ہین آیا فتح خارطوم کی نسبت ہر چہار طرف مشہور کیا لیکن اس امر مین کوئی مقام شبہہ کا نہین ہے کہ خارطوم فراغ اور دیگر پاشاؤنکی فریب اور نمکحرامی سے نکل گیا ۔ خود گارڈن نے اپنی تحریر خانگی مین جسکا تذکرہ اوپر ہوچکا ہے تحریر کیا ہے فراغ اور احمد بلات نے یہ دو نو مہدی سے حوالگی شہر کے لئے گفتگو کررہے ہین ۔ یہ بات بہی بیان کی گئی ہے کہ جنرل گارڈن کبہی فراغ پر اعتماد نہ رکھتے تہے۔ ایک موقع پر قبل اسکے سازش کا جرم مقابل فراغ کے ثابت ہی ہوا تہا اور اوسکی علت مین سزا رموت فراغ کے لئے تجویز ہوئی تہی ۔ لیکن اوسکی الحاح و منت پر معافی کے لیے اور اس اقرار پر کہ اب مین ہمہ تن خیر خواہ ہونگا گارڈن نے سزا معاف کردی تہی ۔ میلون سے فراغ کے حال وچلن مشتبہ تہے ۔ لیکن ساتہی اسکے یہ خیال ہوتا ہے کہ اس نے دوباؤ مہدی سے بات چیت خارطوم کے باب مین اس خوف کی وجہ سے شروع کی تہی کہ انگریزی فوج کے پہونچنے پر مین سزایاب ہونگا ۔ خارطوم کی حالت زیادہ تر سخت اور نازک اسوجہ سے بہی ہوگئی تہی کہ مہدی نے عمدرمان پر قبضہ کرلیا تہا رسد کم ہوئی جاتی تہی اور ناقہ کشی کے خوف نے لوگونکو سازش کی ترغیب دلائی تہی ۔ مصری سپاہی جنکے محصور ہونیکے حالات اخبار ڈیلی نیوز مین مشتہر ہوئے ہین اور اس کتاب کے صفحات مین بہی جابجا ذکر ہوا ہے اسباب کو بیان کرتے تہے کہ شہر مین اکثر سازش کرنے والے لوگ موجود ہین اور یہ لوگ مجتمع ہوکر گارڈن کی مخالفت مین سازشین اور مشورے کرتے ہین ۔ چنانچہ گارڈن کو بہی اس امر کی اطلاع ہوئی مگر اونہون نے یہی جواب دیا کہ برداشت کرو اور جو کچھ ہوتا ہے ہونے دو ۔ اونلوگون نے یہ صلاح کی تہی کہ جب انگریزی فوج قریب تر پہونچ جائے اوسوقت شہر مہدی کو حوالہ کردو ۔ ان دغابازونکی تعداد روز بروز زیادہ ہوتی جاتی تہی جیسے جیسے لوگ فوج امدادی کی طرف سے ناامید ہوتے جاتے تہے ۔ اور امورات بہی ایسی قسم کے ہوئے جیسی کہ بعد جنگ ابوکلیہ کے باغی اوسطرف گئے اور وہان سے جہان تک ہوسکا یہ لوگ انگریزی ٹوپیان جمع کرکے لائے اور خندق کے پار وہ ٹوپیان ہلا ہلاکر ہمین دکہاتے تہے اور کہتے تہے کہ اسطرح اور اسطرح ہملوگون نے فرنگیون کو کہالیا ۔ چنانچہ یہ باتین سنکر ہمارے وفادار لوگون کے قلوب بہی متزلزل ہوئے جاتے تہے اور دل اونکے دکہتے تہے ۔ شب کے وقت اکثر دشمن جنوبی حد تک خندق سے اسقدر قریب اجاتے تہے کہ بات چیت سنائی دیتی تہی اور آپسمین ہملوگون کے سخت کلامی ہوتی تہی وہ لوگ ہمکو بدبخت باغی کہتے تہے اور باپ اور ماں

---

* امیر البحر گارڈن یعنی قاسم الموس نے جو اس بیان کی تصدیق کی ہے اور بیان کیا ہے کہ مہدی نے بکثرت ٹوپیاں مثل انگریزی ٹوپیوں کے تیار کرائی تہین اور اپنے ادمیون کو قریب شہر کے بہیجا کہ اہالیان شہر کو دکہائین چنانچہ لوگ قریب شہر کے آکر چلا چلا کر کہتے تہے کہ یہ ٹوپیان اون انگریزی سپاہیون کی ہین جو جنگ گذشتہ مین مارے گئے

کوہماری تین پشت تک گالیان دیتے تھے - اسکے جواب مین ہملوگ اونکو بیچہا سے سنگ نباتے تھے اور پکار پکار کر کہتے تھے کہ خدا تمہین واصل جہنم کرے اے باغیو لعنت ہے تمہارے باپ پر تملوگ واصل بجہنم ہو - وہ لوگ جواب دیتے تھے کہ تملوگ کافرون کے غلام اور خود بھی کافر ہو اسلئے کہ ہماری کتاب پر ایمان نہین لاتے ہملوگ تمہین کہا جائنگے اور صفحہ ہستی سے تمہارا نام مٹا دینگے غرض کہ اسطرح ہملوگ ایک دوسرے کو شب ہاے دراز مین چیخ چیخ کر گالیان دیتے تھے - مبشر نامی ایک اخبار جو مقام ڈنگولا مین چھپتا ہے تحریر کرتا ہے کہ خارطوم کی فتح صرف ایک فراغ پاشا ہی کی دغابازی سے نہ تھی بلکہ اسمین اکثر مقلدان مہدی بھی شریک تھے چنانچہ یہ لوگ مخفی طور سے خارطوم کے اندر آتے تھے اور فوج محصور کے دلونمین تخم بغاوت بوجاتے تھے - اور کئی روز قبل ختم ہونے اوس بہادرانہ جنگ گارڈن کے باغی شہر کے اندر بے تکلف پہرا کرتے تھے اور فوج محصور کی بیوفائی کی راہ صاف کرتے تھے - فراغ پاشا مطابق اس اخبار کے قلعہ مغربی کے دروازہ پر متعین تہا یعنی اوس دروازہ پر جہان سے مقام عمدرمان مقبوضہ مہدی کا مقابلہ تہا اور اوسکی خدمت یہ تھی کہ جو شخص مہدی کی فوج سے نکل کر آئے اوسے شہر مین آنے دے - جن لوگون کو اسطرح اجازت شہر مین داخل ہونیکی دیجاتی تھی اونکی تعداد بہت زیادہ تھی اور خاص کر چند روز قبل واقع ہونے اس فریب کے گروہ گروہ لوگ شہر مین داخل ہوتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ نسبت اوس قحط کے جو مہدی کی فوج مین پڑا ہے ہملوگ چلے آئے ہین - خارطوم مین ان لوگونکی بہت تواضع اور مدارات کیجاتی تھی اور حسب درخواست اونہین لوگون کے باب مغربی پر قلعہ کے مکار فراغ پاشا کے ساتھ متعین کئے جاتے تھے - بظاہر یہ لوگ نہایت سرگرمی سے مقلدان مہدی کے حملہ کو رد کرتے تھے چنانچہ یہی وجہ تھی کہ گارڈن کو انکی طرف سے کوئی بدگمانی سازش کی نہوتی تھی - ۱۲ جنوری کو فراغ نے گارڈن کو یہ اطلاع دی کہ اب قحط مہدی کی فوج مین درجہ کمال کو پہونچ گیا ہے اور صدہا باغی مہدی کی فوج کو چھوڑ کر نکل جانیکو آمادہ ہین اگر نیل ابیض* سے وہ لوگ بسلامت عبور کر سکین - چنانچہ گارڈن نے اپنے دو جہاز کو اس غرض سے تعینات کیا کہ وہ عمدرمان کے ہر طرف گرداوری کرتے رہین اور اگر مہدی کی فوج کا کوئی فراری چاہے کہ عبور کرکے خارطوم مین آسے تو اوسے سوار کرلین - جہاز کے کپتانون کو مہدی نے رشوت دی اور شب ۲۵ و بست و پنجم جنوری کو عمدرمان سے خارطوم مین صدہا باغی عبور کر آئے اور قلعہ کے مغربی دروازہ سے بوجہ فراغ پاشا کے ۴ بجے صبح کو ۲۶ جنوری کو خارطوم مین داخل ہوگئے فراغ پاشا کی اون لوگون نے بھی اسکام مین مدد کی جو فرار ہوکر قبل اسکے شہر مین داخل ہوے تھے اور اوسکی ماتحتی مین سپرد کردئے گئے تھے - اکثر باشندگان سوڈان کا یہ بیان ہے کہ یہ واقعہ جنوبی یا مسلمیہ دروازے کی طرف سے ہوا کہ باغی شہر مین داخل ہوگئے اور باعتبار اون اخبارات کے جو قاسم الموس نے فراہم کئے تھے اولا قبیلہ غوغلین کے لوگ شہر مین داخل ہوئے - اور کرنیل بوس کاڈن کی اطلاع کی رو سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان مکار پاشاؤن مین سے ایک پاشا نے فوج کو عمدرمان کی طرف شہر مین یہ کہکر روانہ کیا کہ مہدی کی فوج آج اوس طرف حملہ کا قصد رکھتی ہے اور اوسیوقت دوسرے پاشا نے خارطوم کا دروازہ کھولدیا اور باغیونکو اندر داخل ہونیکی اجازت دیدی - الغرض جو کچھہ ہی خاص حالات ہون لیکن یہ امر قطعی اور یقینی ہے کہ باغی بوجہ مکر و دغا کے شہر مین داخل ہوئے اور یہ امر بلا اختلاف ثابت ہے اور یہ کہ بعد باغیون کے داخل ہونیکے کیا کیا واقعات گذرے البتہ اسمین بہت سے اختلاف بیانی پائی جاتی ہے - جسوقت سر چارلس ولسن بالائی نیل کی طرف جارہے تھے دو شخصون نے باشندگان سوڈان کے اونسے یہ بیان کیا کہ جنرل گارڈن اور مسٹر نکولا سفیر یونان مع پانچسو یونانی اور

* یہ خبر اوس بیان سے مطابق نہین ہوتی کہ خارطوم مین رسد کی قلت تھی - ورنہ باغیون کی حالت اندر شہر کے بوجہ قحط غلہ کے بیرون شہر سے بدتر اور خراب تر ہوتی -

قبیلہ شاغیہ کے چند آدمیوں کی بکثرت مصالح جنگ اور کسیقدر رسد لیکر ایک رومن کتھلک گرجی مین پناہ گیر ہوے تھے - چونکہ یہ
مقام معلوم تھا کہ مستحکم ہے لہذا کسیقدر امید جنرل گارڈن کی سلامتی کی تھی بشرطیکہ یہ خبر صحیح ہوتی چنانچہ اس خبر کی تصدیق اور باشندوں
سے قاسم الموس کے دریافت کرلے پر ہوگی لیکن ساتھ اسکے وہ ساری امیدین گارڈن کی نسبت خاک مین مل گئین جسوقت ادن
لوگون نے یہ بیان کیا کہ مہدی نے جب گارڈن کو طلب کیا اور کہلا بھیجا کہ اپنے کو حوالہ کردے اور گارڈن نے اوس سے انکار کیا
تو گرجا پر حکم گولہ باری کا دیا گیا اور وہ مکان مسمار ہوگیا اور جو لوگ اوسمین تھے سب کے سب قتل کئے گئے - ایک نہایت ہی
مختلف اور بعید از حالات موجودہ کیفیت جنرل کی بوقت موت کے بعد اسکے ایک شخص باشندہ وادی حلفا عبدالکریم نامی نے
بیان کی - یہ شخص ابراہیم بے رشدی کے خواصون مین یعنی سپاہیون مین تھا اور جنرل گارڈن کے ساتھ قاہرہ سے خارطوم
مین عہدہ منشی گری پر مامور ہوکر آیا تھا - عبدالکریم بیان کرتا ہے کہ مین نے بچشم خود جنرل گارڈن کو مقتول دیکھا - اور اوس واقعہ
کی کیفیت حسب ذیل بیان کرتا ہے - ۲۶ جنوری کی صبحکو فراغ پاشا نے دغابازی سے جنوبی دروازہ شہر پناہ کو کھولدیا اوسوقت
مہدی کی کثیر التعداد جنگ آور لوگ قریب دروازہ کے موجود تھے اور دفعتہً اندر شہر کے گھس پڑے - جنرل گارڈن یہ شوروغوغا
سنکر محلسرا کے باہر نکلے اور اوسوقت اونکے ہاتھہ مین ایک تلوار اور ایک تپنچہ تھا جنرل کے ہمراہ ابراہیم بے بڑا منشی اور اسکا اور
بیس آدمی تھے چنانچہ یہ لوگ سفیر آسٹریا کے مکان کی طرف روانہ ہوے اثنا راہ مین مہدی کی ایک جماعت سے ملاقات
ہوئی - ان لوگون نے گارڈن پر ایک باڑہ ماری اور وہ گولی کہاکر زمین پر گرا اور مرگیا - بعد اسکے عرب نیزون کو پکڑ کر بقیہ
لوگون پر حملہ آور ہوے اور ابراہیم کو معہ ۹ - آدمیون کے قتل کر ڈالا اور باقی لوگون نے گریز کا بندوبست کیا - عبدالکریم نے
یہ بھی بیان کیا کہ مین نے بچشم خود گارڈن کی لاش محلسرا کے باہر پڑی ہوئی دیکھی - اور بظاہر لاش کے ساتھ کوئی خاص
بے حرمتی نہین ہوئی تھی بلکہ مطابق اوس وحشیانہ سوڈانی رسم کے لاش کے اسطرف اور اوسطرف نیزونکی نوکین چبھوئی تھی -
اور یہ زخم بعد وفات کے لگائے گئے تھے الحاصل اصلی سبب وفات وہی گولی کا زخم تھا جس نے اوس بہادر کی چراغ زندگانی کو
آسانی سے بلاکسی تکلیف کے گل کردیا - اوسی عبدالکریم کا یہ بھی بیان ہے کہ ہر ہنسل سفیر آسٹریا اپنے مکان مین قتل کیا گیا -
لیکن م لولا سفیر یونان قتل سے بچ گیا اور قید ہوگیا و ایک ڈاکٹر بھی قتل سے بچ گیا مگر اور تمام یورپین یعنے انگریز و شمول و یونانیوں
کے جو سلاح خانہ مین تھے اور اکثر معزز لوگ قتل ہوے - بحوالہ بیانات باشندگان سوڈان کے جسکی تصدیق اوسی عدوس
متذکرہ بالا نے کی بکثرت باشندگان خارطوم مہدی کے لوگون کے شریک ہوگئے اور عورتین اور بچے نہین مارے گئے - جن لوگون
نے کہ اپنے کو معہ اپنے مال و متاع کے سپرد کردیا وہ لوگ مختار کردے گئے تھے کہ بے خوف و خطر چلے جائین - لیکن یہہ
بیان دیگر بیانات سے جو کئے گئے مختلف تھا - ایک خط مقید پادری کا ایک قاصد پادری ون سن ٹاین کے پاس ڈنگولا
مین لایا تھا اوسمین تحریر تھا کہ خارطوم فتح ہوگیا اور باشندے اوسکے قتل کئے گئے - نویسندہ خط لکھتا ہے کہ میرے
نزدیک مقتولین کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے سفیر ہنسل بھی قتل ہوا اور ساتھہ اوسکے تمام اہالیان یورپ و جنرل گارڈن مارے گئے اس قتل عام کی تصدیق
جو بعد فتح خارطوم واقع ہوا کسیقدر اون لوگون سے بھی ہوئی جو مسٹر جالس ونسن اور اونکی جماعت کو پائین نیل کیطرف جاتے وقت ملے تھے
اکثر لوگ انمین کے دو دو ایک ساتھہ پشت بہ پشت باندہ کر اوسیطرح جیسا کہ فرانس کے انقلاب کے زمانہ مین مشتبہ لوگ مشیران جنگ کے حکم سے باندکر
دریای نانٹس مین ڈبا دیے گئے تھے - برخلاف یقین عام کے معلوم ہوتا ہے کہ وقت فتح خارطوم کثیر التعداد اہالیان - + +

* باعتبار دیگر کے گارڈن کے پاس ایک تپنچہ بھی تھا جس سے وہ مسلح تھے اور قبل اسکے کہ اوس کو گولی لگی اور گرین اوسنے باغیون پر خالی کیا تھا -

فرنگ وہان موجود تہے اور حسب بیان اوسی مصری سپاہی کے جسکا مذکور قبل اسکے اکثر کیا گیا ہے ایک جرمنی درزی کلسین
نامی جو پچیس برس سے خارطوم مین رہتا تہا اخیر وقت تک بچا رہا اور اوسکی زوجہ اور چار لڑکیان بہی موجود تہین علاوہ اسکے اور
بہت سی انگریزی سفید رنگ عورتین تہین یعنے انگریزون کی لڑکیان ابیسینیا کی عورتون سے جنہین اون لوگون سے خرید کیا تہا اور اون سے
پیدا ہوئی تہین اور دریا مین میم آسٹریا کے سفارت خانہ مین تہین ۔ مین خیال کرتا ہون کہ اون لوگون کو باخود ایسی خاندانی محبت
تہی اور اسطرح ایک دوسرے سے وابستہ تہین کہ خارطوم کو نہ چہوڑا علاوہ اسکے گارڈن انسے کہا ہی کرتا تہا کہ انگریز چلے آرہے
ہین ۔ اخیری خبر فتح خارطوم کی جو ہملوگون کو ڈیلی نیوز اخبار سے اور اسکے فوجی کارسپانڈنٹ مقیم ڈنگولا کی لکہی ہوئی ہاتہہ آئی اور جسکی نسبت
کارسپانڈنٹ مذکور یہ تحریر کرتا ہے کہ مین نے گارڈن کے دو سپاہیون کی زبان سے سنی اور تحریر کیا اور یہ سنا ہے اوسوقت
اندر شہر کے اپنی نوکری پر تہے جسوقت شہر مہدی کے لوگونکو دیدیا گیا تہا ۔ یہہ سپاہی بیان کرتا ہے کہ خارطوم بوجہ نمکحرامی اور بدبختی
فراغ پاشا ساکن سرکیشیا کے ہاتہہ سے نکل گیا اس نے دروازہ بکوجولوری دروازہ کے نام سے مشہور تہا اور نیل اسود کی طرف
واقع تہا کہولدیا ہملوگ قریب دروازہ کے پہرے پر تہے اور یہ نہ دیکہا کہ کیا ہو رہا ہے ہملوگون پر حملہ ہوا اور دروازہ پر سخت
جنگ شروع ہوئی ۔ ہملوگان مین سے بارہ آدمی قتل ہوے اور باقی ۲۴ آدمی ایک بلند کوٹہری مین جاکر چہپے اور وہان قید
کرلئے گئے ۔ غرضکہ اسوقت خاتمہ ہوگیا وہ سرخ جہنڈ جسپر نشان ہلالی بنا تہا پہر محلسرا پر اوڑتا نظر نہ آیا اور نہ شام کے وقت
پہر خارطوم مین وہ شور وغل دعا بسلامتی خدیو مصر کا سنائی دیا ۔ خارطوم کی گلیون سے اوسکے مکانون سے اور مسجدون
سے اور کلیسا پر سیراسے خون کی سیلین جاری تہین ۔ دفعتہ ایک شور وغل اوٹہا کہ محل کی طرف چلو محل کی طرف چلو ایک
وحشی خونخوار گروہ محل کی طرف دوڑا لیکن حبشیون کی فوج نے اوسے روکا اور نہایت دلیرانہ طور سے جنگ کی یہ حبشی جانتے
تہے کہ ہمارے ساتہہ کبہی مراعات نہوگی اور اگر ہملوگ بچ بہی گئے تو غلام بنائے جاینگے اور تمام عمر کی غلامی اور اتاون کی
سختی خدمات مین پہنسین گے جس سے موت بدرجہا بہتر ہے ۔ غلامون کے ساتہہ ہمیشہ خراب برتاو ہوتا ہے زنجیرین اونکے پاون
اور گردنون مین پڑی رہتی ہین اور خفیف قصورین اسقدر کوڑے لگتے ہین کہ خون اونکے جسم سے جاری ہوجاتا ہے ہملوگ ایک
عیسائی پاشا اور ترکون کی طرف سے لڑتے تہے لہذا ہملوگ جانتے تہے کہ کبہی ہمارے ساتہہ مراعات نہوگی وہ جماعت جسمین ہم بہی
شامل تہے وہ سپاہی بیان کرتے ہین کہ کچہہ مدد نکر سکتی تہی اسلئے کہ سب قید ہوگئے تہے اور مکان مین آگ لگادی تہی ۔ جنگ کو
ترقی ہوتی گئی اور قتل عام برابر جاری رہا یہانتک کہ گلیان تمام خون سے تر ہوگئین ۔ باغی محلسرا کی طرف دوڑے ہملوگون
نے دیکہا کہ ایک غول اسطرف اوسطرف دوڑ رہا ہے لیکن گارڈن پاشا کو قتل ہوتے نہین دیکہا ۔ جونہی گارڈن محلسرا سے
نکل رہے تہے اوس بڑے درخت کے نزدیک جو میدان مین واقع ہے مارے گئے محلسرا بہر کیف آسٹریا کے سفارت خانہ سے ایک ڈہیلے کے
پہینکے یا ایک گولی کے فاصلہ پر تہا گارڈن اوس راہ سے ہوکر میگزین کی طرف جاتا تہا جو فاصلہ پر مقام کنیسہ مین واقع ہے ۔ ہملوگ نے اوسکی لاش
کی نسبت کچہہ نہین سنا اور نہ ہملوگون نے یہ سنا کہ اسکا سر کاٹ لیا گیا ۔ البتہ ہملوگون نے یہ سنا تہا کہ وہ حبشی تہی جو بہاگ گئے اور مصری سپاہی عمدہ طور سے
لڑے مگر یہ صحیح نہین ہے ان لوگون پر بہت سختی کیگئی اگر یہ تشدد ان لوگون پر ہوتا تو باوجود ان سازشون کے جو شہر مین ہورہی تہی ہرگز خراب نہ شہر کے تہس نہس
ہلئے اسلئے کہ ہملوگ ان غدارون کی بخوبی نگرانی کررہے تہے اب اسوقت عجب ہولناک حادثے ہر مکان اور عمارت بڑی اور چہوٹی بازارون مین واقع ہورہی تہی اسطرح
اندوہناک واقعے اون مکانون مین بہی برپا تہے جنکے کہڑکیون کی دہلیز اور کیواڑون کے چوکہٹین نیلی رنگی ہوئی تہین ۔ یہ دونون سپاہی نبی سعد عبداللہ

اور یعقوب محمد کہتے ہین کہ بیشتر مہدی حسب شہر مین داخل ہو ہم لوگ قید کرلئے گئے اور بعد اسکے جن لوگون نے ہمین گرفتار کیا تہا چند کیا بیش قبیلہ کے سوداگرون کے ہاتہہ ہمکو فروخت کرڈالا متعلم ... ہم بہاگ ہوئے ہمدونون بہاگ گئے
اور دریا مین آئے ۔ وہان سے ڈنگولا ہوگئے ۔

جن مکانون مین عورتین اور محفلین ہوا کرتی تہین اور جہان دور شراب کے چلتے تہے اور جنکی دیوارین وہان سے نبی تہین اور جنتیں دہوان کی لکڑیون سے بنی تہین۔ تمام لوگ قتل ہو رہے تہے اور رحم کے واسطے چلاتے تہے مگر ہمارے وحشی دشمنون کے دلون مین مطلق رحم نہ تہا۔ عورت اور بچون کے سنہری اور روپہلی زیور اور چوڑیان اور گلوبند جواہرات کے چہین لئے گئے اور قبیلہ بشارین کے سوداگرون کے ہاتہ مثل لونڈی اور غلامون کے فروخت کردی گئین۔ ہان اور سفید رنگ کی عورتین یعنی انگریز کی اور مصری اور سرکیشیا کی جو نقاب رخ پر ڈالے رہتی تہین اور چادرین مردان سے اوٹہے رہتی تہین جس سے تمیز ہو کہ اعلی درجہ کی عورتین ہین اور سونے یا چاندی کے زیور سے اپنے بالون کو آراستہ رکہتی تہین اور وہ عورتین جو حقیقتہً امیر تہین اور کمخواب اور ریشمین اور ساٹن کے پاجامہ اور کرتے پہنے تہین سب کے سب پکڑ کر فروخت کر ڈالی گئین۔ مائین اور لڑکیان اپنے محل آرام سے جبریہ کہینچ کر نکالی گئین۔ یہ عورتین بوائین اور ازواج اور لڑکیان مصری سردارونکی تہین جنمین کی بعض ہکس پاشا کے ساتہ ماری گئی تہین یا اونکی عورتین اور لڑکیان تہین جو مصری سوداگر اور قبل اسکے مالدار اور مالک جہازات اور حویلی اور باغات اور دوکانات کے تہے۔ بعد اسکے یہ عورتین فروخت کر ڈالی گئین بعض تین سو چالیس روپیہ یا زائد پر بعضی دو سو پچاس پر باعتبار اپنی عمر اور حسن کے اور حبشی عورتین جو لونڈیان اسوقت تک تہین وہ بہی گرفتار کرلی گئین وہ سو اور اسی اور ستر روپیہ تک بیچ ڈالی گئین اور اونکے شوہر اور آقا اونکی آنکہون کے سامنے قتل کئے گئے۔ الغرض یہ قتل عام اور جنگ و خون ریزی دوپہر تک برابر جاری رہی۔ اور آفتاب بلند ہو کر دائرہ نصف النہار تک پہونچا اور سرخ بلکہ دہوین اور غبار سے تیرہ اور تاریک ہوگیا اوسوقت شور و غل اور بلند ہوا اور لوٹ کے لئے جہگڑا اور فساد شروع ہوا اور نماز مغرب تک بجز کوسنے اور بددعاون کے اور کچہ نہ سنائی دیتا تہا نہ تو موذن نے اذان دی اور نہ کوئی نماز مسجد مین ادا کی گئی کہ وہ خارطوم کے تواریخی حالات کے ساتہ لکہی جاتی اگرچہ یہ حالات تواریخی بہی ممکن نہ تہا کہ لکہی جاتی اسلئے کہ تمام کاغذات اور دفتر خانون کی کتابین جنمین بہت سے حالات درج تہے تلف کردی گئین یا ادہر ادہر منتشر اور برباد ہوگئین اسوقت تک وہ جماعت جسکے سر پر بہوت سوار تہا سورکنان شیطانون کی طرح فرحناک ادہر ادہر غل کے غول پہر رہے تہے اور جب اونلوگونکو وہ لوٹ ہاتہ نہ آئی جسکے وہ موعود یا امیدوار تہے تو اون کا شعلہ غضب اور مشتعل ہوا جسکی کوئی انتہا نہ تہی اور فراغ پاشا کی تلاش مین مصروف ہوئے مگر وہ درویشون کے ہمراہ تہا آخر کو وہ خود ہی اونکے روبرو امیدوار عزت اور انعام کا ہو کر آگیا۔ ان لوگون نے اوس سے پوچہا کہ وہ پوشیدہ خزانے یونانی سوداگرون اور بشالینز اور جارجیو تیتیمبیر یو اور فرانسیس مارکویٹ اور اٹالی کے ڈیکالیو کے کہان ہین ہملوگونکو معلوم ہے کہ تو اون پوشیدہ مقامات کو بخوبی جانتا ہے۔ تباکہ مکردیلو اور کلین جرمنی درزی کے روپے کہان ہین۔ ہم خوب آگاہ ہین کہ جو لوگ خارطوم چہوڑ کر بہاگے وہ اپنے مال و متاع نہ لے جا سکتے تہے اور تو جانتا ہے جہان وہ لوگ چہپا گئے ہین۔ سو درویشون نے یہی یہ ہنگامہ آرائی دیکہکر نہایت تیزی کے ساتہ فراغ سے پوچہنا شروع کیا اور اسطرح مخاطب کیا کہ ہملوگون کا مالک جسکی تشریف آوری کی ہملوگ ایک مدت سے متمنی تہے یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ انگریزی پاشا نے اپنی دولت کس مقام پر چہپائی ہے ہملوگ جانتے ہین کہ وہ بڑا دولتمند تہا اور ہر روز نذر خطیر دیا کرتا تہا اور یہ امور ہمارے مالک اور آقا پر مخفی نہین ہین۔ لہذا اب تم ہمین بتادو کہ ہم اپنے مالک سے جا کر عرض کرین جہان وہ روپیہ چہپا ہے ہون جسسے گاردن اپنی فوجونکو دیا کرتا تہا اور ہملوگ اوسے بیت المال مین داخل کرین بعد اسکے اون لوگون نے کہا کہ اچہا اسے باندہ کر اندر کوٹہری کے لیجاؤ اور وہان اس سے پوچہا جائے۔ الغرض جس مکان مین کہ وہ درویش مجتمع تہے اوسکے دروازے اور باغ کے بیرونی دروازے بند کردئے گئے اور عربی سپاہی باہر کر دئے گئے۔ یہ لوگ

غصہ اور دہمکی کے الفاظ زور زور سے کہہ رہے تہے جو بخوبی سنائی دیتے تہے بعد اسکے فراغ سے پوچھنا شروع کیا لیکن
اوس نے خدا کی قسم اور اپنے آبا اور اجداد کی ارواح کی قسم تین پشت کی کہائی کہ گارڈن کے پاس روپیہ نہ تہا اور نہ مین جانتا کہ روپیہ
یا خزانہ اوسنے کس مقام پر چہپایا ہے۔ درویشون نے چلا کر کہا کہ تو جہوٹا ہے۔ تو جانتا ہے کہ تہوڑی دیر بعد یہان آئے کہود کے
اور کل خود ہی لے لئے اگر انگریزون کے پاس روپیہ یا چاندی نہ تہی تو کیونکر ان لوگون نے وہ نقری تمغہ بنائے جنہین ہملوگون نے دیکہا
ہے۔ فراغ نے جوابدیا کہ اکثر اونمین کے سیسہ کے تہے اور گارڈن ہر شخص کو کاغذ بعوض روپیہ کے دیا کرتا تہا۔ یہ جہوٹ ہے
درویشون نے کہا اور اب خبردار ہوجا اور اے فراغ سن جو کچہہ ہملوگ تجہسے کیا چاہتے ہین۔ ہملوگونکو اس بات کا یقین ہے کہ
تو جانتا ہے کہ روپیہ چہپایا ہوا ہے اور ہملوگونکو تیری زندگانی کی کچہہ پروا نہین ہے اسلئے کہ تو نے اوس شخص کے ساتہہ نمکحرامی کی جسکا
نمک کہایا تو ایک کافر کا ملازم تہا اور تو نے اوسکے ساتہہ بہی دغا کی۔ اگر تو اس راز دفینہ کو نہ بتادیگا تو تو اپنی موت پر بہی متیقن ہو ہے
یہ بات بیان کی گئی ہے اسلئے کہ ہملوگ وہان موجود نہ تہے کہ فراغ نے یہ دیکہہ کر کہ اب زمانہ میری موت کا قریب آپہونچا میرے
کلام پر کسی کو اعتبار نہین ہے اوس نے ایک خشن اور مغرورانہ صورت انکار کی غرض سے بنائی اور یہ کہا کہ تمہاری دہمکیون کی مجہے
کچہہ پروا نہین مین نے سچ کہا ہے اور خدا اسے خوب جانتا ہے یہان نہ روپیہ ہے اور نہ خزانہ ہے تملوگ خر اور مجنون ہو اگر یہ قیاس
کرتے ہو کہ یہان روپیہ ہے۔ اور اگر ہوتا بہی تو تم لوگ تقسیم مناسب اپنے ساتہیون مین نہ کرتے اور نہ ہر شخص کو بقدر اوسکے حصہ کے
دیتے بلکہ تملوگ اوسے خود رکہہ چہوڑتے۔ مین نے بہت بڑا کام کیا۔ مین نے شہر تمہارے مالک اور آقا کو دلا دیا جو بغیر میری مدد کے
ممکن نہ تہا کہ تمہارے ہاتہہ آتا۔ انگریز تمہین مار کر خندق سے پس پا کردیتے بلکہ وہ لوگ اسوقت تک موقع کے منتظر ہین کہ تملوگونکو قرار
واقعی سزا دین۔ اور اس امر کے متعلق اکثر راز مین جو مین جانتا ہون اور اگر مین مرا تو میرے ساتہہ وہ سب راز بہی مرجائینگے۔ مین
پہر تمسے کہتا ہون کہ یہان کوئی خزانہ نہین ہے اگر تملوگ مجہے قتل کروگے تو آج کے دنکا افسوس ہمیشہ کرتے رہوگے۔ ایک شخص نے
اون درویشون مین سے قدم آگے بڑہایا فراغ بندہا ہوا تہا اور ایک ضرب اوسکے مونہہ پر لگائی اور کہا کہ اپنی ابلہانہ پیشین گوئیون کو
موقوف کر اسکے بعد ایک دوسرا درویش غصہ مین بہرا ہوا اوسپر حملہ آور ہوا اور پشت گردن پر اپنی دو دہاری تلوار سے ایک ایسی ضرب
لگائی کہ ایک ہی وار مین کندہون سے سر اسکا کٹ کر زمین پر گرا۔ الغرض اسطرح وہ مفسد اور دغاشعار ختم ہوا خدا ہمیشہ اوسکی روح پر عذاب
نازل کرے اور ہمارے بہادر گارڈن پاشا کی روح ہمیشہ نعمہائے جنت سے مسرور و متلذذ رہے قریبا تمام مصری قتل کئے گئے
باوجودیکہ وہ لوگ پاؤن پر گرتے اور منتین کرتے تہے اور امان کے طلب گار تہے۔ اور فراغ پاشا کا سر کاٹ کر لوگ محمد احمد کے پاس
لے گئے۔ یہ سب باتین ہملوگون نے کردفان کے سپاہیون سے سنین جو باب در ماس پر ہملوگون کی نگرانی اور حفاظت کرتے
تہے اور انہین باخودہا یہ تذکرہ کر رہے تہے۔ ہملوگون نے خود کچہہ نہین دیکہا بلکہ سنا وہی جو کچہہ ان سپاہیون نے ہمسے کہا۔ ان سپاہیون
نے یہ بہی بیان کیا کہ دو جہازون مین انگریز خارطوم تک آئے اور پہر واپس گئے۔ یہ اندوہناک خبر فتح خارطوم کی اوایل فروری مین انگلینڈ
پہونچی وہ فتوحات جو برٹش فوج کو ہوئی تہین ہر شخص کے دل اوسے سنکر امید سے بہر گئے تہے۔ اور یہ سنکر کہ مقدمۃ الجیش حصہ
فوج کا دریائے نیل تک پہونچ گیا اور جنرل گارڈن کے جہازون سے مل گیا ہر شخص اسکا منتظر تہا کہ اب خبر بہت جلد آیا چاہتی ہے کہ خارطوم
مین مدد پہونچ گئی اور وہ بچ گیا۔ لیکن خبرین جو آئین اوس سے دوسری ہی بات ثابت ہوئی۔ یعنے صرف شہر خارطوم ہی مکر و دغا سے نہین نکل گیا بلکہ اوسکا
بہادر محافظ بہی مارا گیا۔ یہ بات اوسکے مقدر مین نہ تہی کہ وہ تاج فتح اپنے سر پر رکہہ کر اپنے وطن کو واپس آتا۔ اور جس شہر کی حفاظت کو وہ
بہیجا گیا تہا اوسکی حفاظت کرتے کرتے جاندی اور متعصب دشمنون نے اوسکی لاش کی کچہہ توقیر نہ کی۔ اوسکی لاش بہی نوک نیزہ ہوئی

خارطوم کے اوپر سے دریاے نیل کا نظر آنا۔

اور ملامت ہر دریاے نیل مین ڈال دی کہ وہ مچھلیون کا طعمہ ہو جاے اور ایسا ہی باقی نہ رکہا کہ اوسکی قبر پر کوئی مقبرہ بنایا جاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اخیر ایام اوسکی زندگانی کی ایسی مصیبت اور تکلیف مین بسر ہوئی جو آجتک کسی بہادر کے نہ ہوئی ہون گے۔ مگر باوجود اسکے وہ بہت کم تنہا تہا اور اپنی ذات کا اوسے کچہہ خیال نہ تہا بلکہ وسی وہ خیال تہا اوسکے حفاظت مین سپرد کی گئی تہی۔ اونہین لوگون کے لیے اوس نے اپنی جان نثار کی اور اوسکی آرزو اور تمنا صرف یہہ ہی تہی کہ میرے ساتہی بچ جائین۔ کسی شخص نے آج تک گارڈن سے زیادہ ہمدردی نہ دیا مائی ہوگی اور نہ کسی نے اس سے زیادہ محنت اپنے ہم جنسون کے ساتہہ ظاہر کی ہوگی لیکن لوگ یہ کہتے ہین کہ بہوجب اوسکے اخلاص و الفت کے لوگ اوس سے محبت نہین کرتے تہے۔ اس سے اور زیادہ کیا ہوگا کہ خود وزیر اعظم نے یہ بات بیان کی کہ گارڈن ایک خیالی حکومت خارطوم مین چند سپاہی اور باشندون پر کرتا ہے اسکی ذات سے علاقہ رکہتے ہین اور یہ غلطی اوسکی ہے کہ اسے وہ عام محبت اور اخلاص کے ساتہہ تعبیر کرتا اور سمجہتا ہے لیکن وزیر اعظم کا یہ بیان جرح و قدح کے قابل ہے۔ صفحات ماقبل مین اس کتاب کے یہ بیان کیا گیا ہے کہ جسوقت گارڈن خارطوم مین پہونچا تہا عام طور سے ہر دل عزیز ہو گیا تہا اور تمام لوگ پورے طور سے اوسپر اعتماد اور بہروسہ کرتے تہے اور مہینون تک لوگون نے اس سخت کام مین محافظت خارطوم کے اوسکی مدد کی تاہم کوئی شبہہ نہین کہ اکثر مہدی کے طرفدار جو شہر مین تہے یا جب بعد ایک زمانہ کے خارطوم سخت طور سے محصور ہو گیا اور دغاباز ون نے اس بات کی کوشش کی کہ لوگون کے اعتماد مین جو گارڈن کی طرف سے تہا خلل آجاے۔ گارڈن نے اس نعجب خیز حالت کو بلا مدد بیرونی کے دریافت کر لیا لیکن یہ امداد اوسکے حیطہ قدرت سے باہر تہا کہ بغیر مدد انگلینڈ کے محاصرہ خارطوم کو اوٹہا دیتا۔ گارڈن نے لوگون سے

+ مسٹر ڈی ڈاسٹن شٹی کی سپیچ مین پرنٹ شدہ خوری اخراجات خارطوم ۲۷۔ اپریل ۱۸۸۴ء کو یہ بیان کیا تہا

یہ وعدہ کیا تہا کہ مین تملوگونکو بچاؤنگا اور اپنے ایفاے وعدہ پر اوسے اعتماد تہا اور کبہی اسکا گمان بہی نہ تہا کہ یہان تک زمانہ طول کہینچیگا کہ پہر محافظت اور پناہ وہی لوگون کی محالات سے ہوجائیگی بار بار وہ لوگون سے کہتا تہا کہ تم لوگ سلامت اور محفوظ رہوگے انگریز آرہے ہین لیکن انگریزون کا کہین نشان بہی نہ تہا۔ تمام لوگ نگران اور منتظر اوس مدد کے تہے جو آخر کو نہ پہونچی یہان تک کہ دو مکار اور دغا شعار جو شہر مین تہے اونکی کوششین متواتر ہوتی گئین اور لوگون کے عام اعتماد مین گارڈن کی طرف سے تزلزل آگیا۔ کیا یہ تعجب کی بات نہین ہے مطابق اوس مشہور مثل کے کہ الانتظار اشد من الموت۔ اور ضرور ہے کہ خارطوم کے لوگ ظاہر آ یہہ دیکہہ کر کہ گارڈن کے تمام وعدے بلا ایفا کے رہے جاتے ہین بددل ہوگئے تہے۔ اور اسباب کا یقین کرکے کہ اب گارڈن ہملوگونکی محافظت نہین کرسکتے کوئی مقام تعجب نہین اگر اون لوگون نے یہ خیال کرلیا ہو کہ اب ہماری حفاظت اسی مین ہے کہ ہم مہدی کی اطاعت قبول کرلین۔ لیکن یہ کسکا قصور تہا بلا شبہہ گارڈن کا یہ ہرگز قصور نہ تہا۔ اگر برٹش گورنمنٹ عاجلانہ کاروائی کرتی تو اس صلاح اور مشورہ کا موقع کہ شہر مہدی کے حوالہ کردیا جاے کبہی نہ ہاتہ لگتا اور لوگون کے اعتماد مین گارڈن کی طرف سے کبہی تزلزل نہ واقع ہوتا اور نہ گارڈن اسطرح متعصب مقلدان مہدی کے ہاتہ سے ذبح ہوتا۔

باب نوزدہم

مشتمل بہ واقعات ذیل

اندوہناک اثر فتح خارطوم کی خبر سنکر افواج مقیم عقبات پر۔ سطامہ مین باغیونکا خوشی کرنا۔ سر چارلس ولسن کے جہازونمین سے ایک جہاز کا تباہ ہونا۔ علم مہلت کا بلند کرنا۔ دشمنونکا قاسم المویس کا فریب دینا۔ دوسرے جہاز کا بہی تباہ ہونا۔ سر چارلس ولسن اور اونکے ساتہیونکا حال بدین گرفتار ہونا۔ لارڈ چارلس برانسفورڈ کا اونکی مدد کے لئے آنا۔ دشمنون سے مقابلہ ہونا۔ بن لو انجینیر کی بہادری۔ جنرل ارل کا فوج امدادی کے ساتہ دریاے نیل تک جانا۔ کربیکان مین پہونچنا۔ دشمنون پر حملہ کرنا۔ سیاہ کرتی والی فوج کا دشمنون کے ساتہ سنگینون سے مقابلہ کرنا۔ جنرل ارل کا گولی کہا کر مرنا۔ دشمنون کے خیمہ گاہ پر قبضہ کرنا۔ ابو حمید پر پیشقدمی کا التوا۔ عام حکم لارڈ ولیسلی کا واپسی کے لئے۔ سر ڈورس لوبر کا سپہ سالار جنرل اسٹوارٹ کے حصہ فوج کا مقرر ہونا۔ مجروحین کے قافلہ پر حملہ۔ مقام غاکدل مین مجروحین کا بکثرت مرنا۔ مرنا اور تجہیز و تکفین سر ہربرٹ اسٹوارٹ کی۔ کل فوجونکا مقام کورتی مین جمع ہونا۔ لارڈ ولیسلی کا حکم عام اور موسم خزان مین جنگ کرنیکا وعدہ۔ سواکم اور بربر کی ریل۔ متواتر جنگ قبایل عرب سے نواح سواکم مین۔ سودان سے دست کشی کا فیصلہ ہوجانا۔ مخالف مہدی کا العبیدین داخل ہونا۔ مہدی کا مقام ام درمان مین بعارضہ چیچک مبتلا ہونا۔ وفات اوسکی۔ اوسکے مقلدین مین تکرار ہونا۔ حیلہ سے قتل کیا جانا اولیورپین کا۔ برٹش فوجی حکم سے جو جہوٹہ ثابت ہوا۔

جن ایام مین سر چارلس ولسن اپنے جانبازانہ سفر خارطوم کو طے کررہے تہے۔ کل سرکاری فوج مقام ابوکرو مین مجتمع ہوئی اور کبہی کبہی
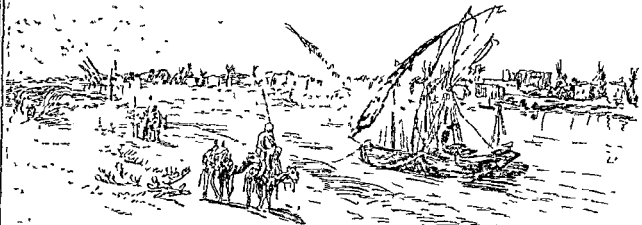
خارطوم کی حالت زمانہ امن مین

خفیف لڑائیان دشمنون سے جو مطامہ مین قلعہ بندی تک ہوتی رہی - ایک دُخانی جہاز جو عبور کرانیکی غرض سے تعینات تھا کسیقدر
مصری سپاہی اوسپر سوار کرکے اوس پار ایک ننھے جزیرہ مین سرکاری پڑاو کے محاذات مین بھیجے جاتے تھے کہ سبز جوار اور لوبیہ کاٹکر
چارہ کیواسطے لاوین - سب سے بڑا صوفیا نامی جہاز لارڈ چارلس براسفورڈ کے مصرف مین دیا گیا کہ وہ دریا مین بالا اتر اور پائین کی
طرف جاتے تھے اور باغیون پر بم کے گولے مارتے تھے اور اکثر مقامات پر ایک حصہ فوج کا خشکی مین اوتر کر مویشیان گرفتار کراتے
تھے اور اسطرح تازہ گوشت سامان کے لئے اپنے اور اپنے ساتھیون کے واسطے بہم پہونچاتے تھے - ۲۷ جنوری کو ہماری فوج
مطامہ مین غل و شور سنکر سخت متعجب ہوئی اسلئے کہ وہ لوگ حملہ کا قصد کر رہے تھے - لیکن باوجود اسکے کہ یہ شور و غل تمام دن رہا
اور باجونکی آوازین آتی رہین اور ہوائی فیرین ہوا کین مگر باغیون کی طرف سے کوئی علامت حملہ یا پیشقدمی کی نہ دیکھائی دی اور بعد
اسکے بہت جلد یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ لوگ صرف خوشیان کرتے تھے - اونکی اس خوشی کی وجہ کی تنقیح اوسوقت نہو سکی یہان
تک کہ ہملوگ اس امر کو بالکل بھول گئے - تکمیل فروری کی صبح کو لشکر مین عجب طرح کا انتشار ایک چھوٹی کشتی کو دریاے نیل مین آتے
ہوئے دیکھکر پیدا ہوا - بعد اسکے معلوم ہوا کہ اوس کشتی پر لفٹننٹ اسٹوارٹ و ٹلی مع چار انگریزی سپاہی اور آٹھ سوڈانیون کے
سوار ہین اور چالیس میل کے فاصلہ سے برابر کشتی کو کھیتے چلے آرہے ہین اور خوش قسمتی سے اثناء راہ مین کوئی دشمن انکا
مزاحم ہی نہین ہوا - جو اندوہناک خبر یہ لوگ لاے اوسے سنکر تمام لوگون کے دل پاش پاش ہوگئے - دو جہاز جو خارطوم روانہ
کئے گئے تھے نیل سی پائین کی طرف آتے ہوئے دوبے دونو تباہ ہوگئے - سر چارلس ولسن نے اپنے ہمراہیون کے ساتھ ایک جزیرہ مین پناہ
لی اور وہان وہ لوگ سخت خطرے کی حالت مین ہین کہ باغی حملہ آور ہون گے - اور سب سے زیادہ یہ سانحہ ہے کہ خارطوم مہدی
کے ہاتھ مین آگیا - تمام فوج ان واقعات دردناک کو سنکر مبتلاے غم ہوئے - دشمنون کے اس فتح کی اسقدر ان لوگون کو کم امید
تھی کہ سب لوگ آرام کر رہے تھے کہ بعد اسکے ہملوگ شہر محصور کو چھوڑا لینگے اور اوسکے بہادر محافظ کو مسرور کرینگے مگر یہ خبر
خارطوم اسوقت انکو گویا بجلی سے گری اور جو لوگ اوسوقت زیادہ تر سخت قلب کے تھے وہ بھی محزون اور غمناک
ہو گئے - ہر چہار طرف سے لوگ گارڈن کی خبر اضطراب کے ساتھ دریافت کرتے تھے - لیکن لفٹننٹ اسٹوارٹ ورٹلی
اور انکے ہمراہی بجز اسکے اور کچھ جواب نہ دیسکتے تھے کہ ہملوگون نے یقینی طور سے فتح خارطوم کی تنقیح نہین کی سامنے بیان سے

دو خالی جہاز تباہ ہو گئے یہ بات پائیگی کہ سر چارلس ولسن کو بہت ضرورت امداد کی ہے تلہوی نامی جہاز ۲۹ جنوری کو جبون
آبشار سے گذرتے وقت ٹوٹ گیا اور سوار اوسکی خوش قسمتی سے ایک نگار میں کشتی مع جہاز مذکور میں بندہے تہے
سوار ہو کر بچ گئے - توپین اور سامان جو کچہہ اسپر تہا ایک بالو کے ٹیکرے پر جو قریب تہا اوتار دیا گیا اور پہر اسیے قرار پائی کہ اسی
مقام پر رات بسر کیجائے - اسلیئے کہ شام قریب تہی - بکثرت باشندے اس مقام پر اگر مصری سپاہیون سے بات چیت کرتے تہے
اور ایک سودانی درویش وہی شخص جو خارطوم کے کنارہ پر سفید علم لیکر آیا تہا جہاز کے مقابل مین آکر کہڑا ہوا اور ایک جماعت او
پر سوار جسکے ساتہہ یہ آیا تہا دا ہنے کنارہ پر نیل کے ٹہری پہر اوسی طرح اس نے علم ہلانا شروع کیا اور جب وہ شخص عبور کرکے
اس بالو کے ٹیکرے پر آیا جہان ہملوگ تہے تو معلوم ہوا کہ یہ مہدی کا قاصد ہے اور ایک حبشی اوسکا اپنے ساتہہ لایا ہے یہ دونون شخص
نہایت ہوشیار اور ایک تنومند حبشی تہا اور بظاہر نبی کاذب کا نہایت ہی معتقد معلوم ہوتا تہا - سر چارلس ولسن کے ساتہہ
یہ شخص قریب آدہ گہنٹہ کے رہا اور اپنے آقا کی تحریر اور درخواست کی خوبی تائید کرتا گیا - یہ خط زبان عربی مین بہادرانہ الفاظ
کے ساتہہ زرد بے سطر کے ہوے کاغذ پر تحریر تہا اور ایک بڑی مربع عربی مہر سے اوسپر دستخط کیا ہوا تہا - مضمون خط
حسب ذیل تہا -

مضمون خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی احسانہ والصلواۃ علی محمد رسولہ اما بعد یہ تحریر طرف سے حقیر فقیر بندہ ناچیز خداوند عالم محمد مہدی
ابن عبد اللہ کے بنام افسران انگریزی اور شائقیا اور اونکے پیرو کارون کے ہے پہلا امر یہ ہے کہ تم لوگ اپنے کو حوالہ کردو اور تب تملوگ
محفوظ رہوگے - مختصر امین تملوگون سے کہتا ہون شاید خداوند عالم تملوگون کو صراط مستقیم کیطرف ہدایت کرے - واضح ہو کہ
شہر خارطوم اور تمام گرد و نواح اوسکا بقوت خداوندی برباد ہو گیا اور جسے کوئی نہ روک سکا - یہ کل کام ہملوگون کے ذریعہ سے
ہوے اور اب کل امور دست اختیار مین ہین - جب تک تملوگ فوج قلیل کے ساتہہ ہو اغالب ہے کہ ہمارے ہاتہہ مین ہو او جو بسند
خاطر ہو کرو خواہ اپنے کو ہمارے حوالہ کردو اور خونریزی سے بندگان خدا کو جو تمہارے تابع ہین بچاؤ اور خداوند عالم اور اوسکے رسول
کے فضل و کرم کے امیدوار رہو - اور اگر تم میری تحریر کا اعتبار نہین کرتے اور تم چاہتے ہو کہ واقعی حالات خارطوم کو دریافت کرو تو
تو ایک خاص قاصد کو اپنی طرف سے یہان بہیجو اور اوسکے ذریعہ سے اس خبر خارطوم کی تصدیق کرلو اور تمہارا قاصد بنام خدا اور رسول خدا
امون رہیگا - اور ہم تمہین قتل نہ کرینگے جب تک کہ وہ قاصد یہان آکر بچشم خود جملہ امورات نہ دیکہہ جائیگا اور مین اوس قاصد
کو اپنی حفاظت خاص مین تملوگون تک پہونچوا دونگا - جیسا کہ خداوند عالم نے اپنی کتاب مقدس مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی کافر تمہارے
پاس آئے تو تملوگ اوسکی محافظت کرو جب تک کہ وہ کلام خدا کو سن نہ لے اور بعد اسکے جو کچہہ وہ چاہتا ہے اوسکے لیئے کرو - اگر
برخلاف اسکے تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ جنگ کرو تو ہملوگ تمہاری خواہش کے مزاحم نہین ہونگے - اگر مجہے تمہارے حال پر تاسف
نہ آتا تو مین یہ خط تمہین ہرگز نہ لکہتا - اگر تمنے اطاعت قبول کر لی تو تم جانوگے کہ فضل خداوند عالم تمہارے شامل حال ہوگا اور
تم تمام سختیون سے محفوظ رہوگے اور اگر تملوگ اطاعت نہ قبول کروگے تو دونو جہان مین سزا یاب ہوگے - یہ معلوم ہو کہ
فتح ہمیشہ اون لوگون کی ہوئی ہے جو خداوند عالم کا یقین کرتے ہین - تمکو اپنے جہاز اور دیگر چیزون پر مغرور ہونا نہ چاہیئے اگر تم
میری نصیحت کو نہ مانوگے تو بہت افسوس کروگے تمکو لازم ہے کہ تعجیل کرو ورنہ تمہارے بازو قطع کیئے جاینگے جو شخص لوگون کو

راہ راست دیکھاتا ہے خداوند عالم اوسکی رہنمائی کرتا ہے۔

مکرر۔ لاالہ الا اللہ و محمد الرسول اللہ۔ محمد المہدی ابن عبد اللہ تاریخ ۱۱۔ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ ہجری نبوی

اس تحریر کا سوب اور مصری افسروں کے دل پر بہت بڑا اثر ہوا اور آثار ظاہری سے اون لوگون کی یہ خواہش معلوم ہوتی تہی کہ مہدی کی تحریر کی تعمیل کیجاے۔ سر چارلس ولسن اور دوسرے لوگون کے جواب مین قاصد نے یہ بیان کیا کہ مہدی مرسل من اللہ ہین کہ تمام عالم کو دین اسلام مین لائین اور یہ بہی قصد اونکا ہے کہ سیدہے اسنبول جائیں بعد اسکے وہ درویش یعنی قاصد قاسم الموس اور عبد الحمید بے سے مصر ہوا کہ جواب صاف خط کا دین۔ چنانچہ حسب منظوری سر چارلس ولسن اور نیز اس غرض سے کہ کچہ مہلت ملے۔ قاسم الموس نے مہدی کو یہ جواب لکہا کہ میرا قصد فقیر مصطفی کی اطاعت کا ہے جسکی نسبت وہ جانتا تہا کہ چار ہزار سپاہی اور دو یا تین توپون کے ساتہ آبشار ششمی کے نیچے ہے۔ اس امر کا نہایت ہی خوف تہا کہ مقام متذکرہ بالا سے عبور کرنے مین سخت دشواریان ہونگی اور یہ امید تہی کہ جواب خط باغیون کو کسیقدر اوس مقام کی حفاظت سے باز رکہے گا۔ فی الحقیقت قاسم کے خط نے اوس درویش کو مطمئن کر دیا اور اسطرح وہ شیخ جو اس مقام کے نواح سے ایک جماعت کے ساتہ ہمراہ قاصد اس غرض سے آیا تہا کہ واپسی کے وقت ہماری فوج سے مزاحمت کرے مطمئن ہو گیا۔ شیخ مذکور نے اپنے سپاہیونکو وہان سے ہٹا لیا اور ہم لوگ اس آبشار سے بہ آسانی گذر گئے۔ ۳۱ جنوری کو جسوقت بوردئین جہاز اخیر دہارے سے گذر رہا تہا جزیرہ مرنات سے آگے بڑہ کر ایک پہاڑ سے ٹکرایا ندی کے قریب اس بے طوری سے ٹوٹا کہ پانی نہایت تیزی سے اندر آنے لگا۔ غرض کہ جہاز کو کہینچ کر ایک چہوٹے جزیرہ مین لائے اور سر چارلس ولسن نے یہ قرار دیا آج کی رات اسی مقام پر بسر

لارڈ چارلس بیرلیفورڈ

کیجاے۔ بلکہ اسی مقام پر تا آنے مدد کے توقف کیا جاے گو دشمن اس مقام سے صرف چار میل کے فاصلہ پر مقیم ہین کل چیزین جہاز کی باستثناے کسیقدر مصالحہ جنگ کی بچ گئین لیکن اسکے ضایع ہونیکا نہایت ہی افسوس ہوا اسلیئے کہ ممکن تہا کہ لڑائی شروع ہو جاے۔ اسوقت حقیقتہً مدد کی نہایت ہی ضرورت تہی چنانچہ شام کو لفٹنٹ اسٹوارٹ ورٹلی ایک چہوٹی کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہوے اور یکم فروری کی صبح کو محفوظ برٹش فوج مین پہونچ گئے۔ جسوقت لفٹنٹ مذکور نے سر چارلس ولسن اور اونکے ہمراہیون کی خطرناک حالت بیان کی فوراً ہی یہ قرار پایا کہ لارڈ چارلس برسفورڈ صوفیا جہاز بلا توقف ساتہی روانہ ہون اور اوس جماعت کو بچائین غرضکہ اوسی شام کو تمام چیزین مہیا کر لی گئین اور شاہی رائفل پلٹن کے بیس نشانہ باز سپاہی جو پیدل فوج کے سوار کر دے گئے تہے ساتہ کر دے گئے تہے جہاز پر لیلئے گئے۔ دشمنون کے مورچہ کے مقابل پہنچ

ہوچکا جہان سے سرچارلس ولسن جس جزیرہ مین اوترے تھے وہ تین میل کے فاصلہ پر رہ گیا تہا ایک سخت جنگ دونو طرف سے شروع ہوئی دشمنون کی طرف ایک بہت بڑی جماعت سد وتچیونکی مع تین توپون کے کنارہ دریا پر تہی - ہماری طرف سے صوفیا جہاز نے ہی اپنی گارڈنر توپ سے جو او سپر چڑہی تہی بخوبی جواب دشمنونکا دیا اسیطرح پیدل سپاہیون نے بہی جو سوار کردئے گئے تہے بہت ہوشیاری اور تیزی کے ساتہہ بندوقون کی باڑہ پانچسو گز کے فاصلہ سے مارتے رہے - الغرض جہاز گویا بالکل ہی دشمنون کے مورچہ کی زد سے نکل جاچکا تہا کہ دفعۃً ایک گولہ دشمنون کے توپخانہ سے آکر اوسکے ایک بازو پر پڑا اور ایک بہت بڑا سوراخ اوس ظرف مین کردیا جسمین پانی کو اوبال ہوتا ہے - اور اوسمین سے بہاپ مثل ابر کے نکل کر محیط ہوگئی چنانچہ سرچارلس ولسن نے اسقدر فاصلہ سے دیکہکر یہ سمجہا کہ جہازکا ظرف آب پہٹ گیا اور اب وہ میرے پاس نہین پہونچ سکتا ہے اور فوراً ہی اپنی جماعت کو توپ اور کل سامان کے ساتہہ جزیرہ سے دریا کے داہنے کنارہ کی طرف بڑہایا اور یہان سے دشمنون کے توپخانہ کو اپنی طرف مشغول کیا خوش قسمتی سے جہاز ہمیشہ کے لئے بیکار نہوگیا تہا چنانچہ دشمنون کے مورچہ سے تہوڑا آگے بڑہ کر لنگر ڈالدیا گیا اور مرمت کا کام باوجودیکہ توپین کنارہ سے برابر چل رہی تہین شروع کیا گیا چیف انجینیر مسٹر ہنری بنبادنے یادگار ہنرمندی اور کارگذاری اس موقع پر دیکہائی اور جسکا شکریہ زمانہ مابعد مین خود کمانڈر انچیف نے بہی کیا - اب روز بہی آخر ہوچکا تہا قریب غروب تک سرچارلس ولسن کے سپاہی تین میل کنارہ دریا کے نیچے نیچے چلے آئے اور ایک مقام پر شب باش ہوئے - اگلی صبحکو وہ لوگ اگر جہاز سے مل گئے اور اس درمیان مین بہی راہبر دشمنون کے توپخانہ کو اپنی ہی طرف مشغول رکہتا اور باوجود دشمنو کی جد وجہد کے کل فوجین جہاز پر سوار ہوگئین اور بحفاظت تمام مقام ابوکرو مین جہان سرکاری پڑاؤ تہا پہونچ گئین - جس ثانہ مین کہ سر ہربرٹ اسٹوارٹ کا کالم یعنی حصہ فوج صحرا بیوداکیطرف سے جارہا تہا اور ابوکلیہ اور ہنجات کی سخت لڑائیون مین مشغول تہا دوسرا حصہ فوج کا بہ ماتحتی جنرل ارل کے دریا رنیل کی طرف جارہا تہا کہ وہان پہونچکر نیل اسٹوارٹ مشیر و معاون کو جنرل گارڈن کے خون کا بدلا قاتلون سے اوسکے لے - بتعداد آبشارون کی وجہ سے جو اثنا رراہ مین ملے خاص ہداب کے آگے فوج کے بڑہنے مین بہت حرج واقع ہوا - اور یکم فروری کو بالاخر فوج صرف مقام برتی تک پہونچی اس مقام پر یہ امید تہی کہ دشمن بمقابلہ پیش آئینگے لیکن معلوم ہوا کہ وہ اور قبل اسکے شیخ سلیمان وادغمریان سے ہٹ گیا چنانچہ اب ہماری فوج کو لازم آیا کہ آگے بڑہ کر انکا تعاقب کرے الغرض اسقدر قدرتی دشواریان اس مقام پر دریاے نیل کے دہارے مین تہین کہ فوج ہماری کسیطرح نواح کریکان مین جو جزیرہ دلکا کی زیب شتر میل مروائی سے آگے تہا ۸ فروری تک نہ پہونچ سکین اس حصہ فوج مین کالی کرتی اور ساوتہہ اسٹافورڈ شایر رجمنٹ اور ایک حصہ ہزارس رسالہ کا اور مصری شتر سوارون کی فوج اور دو توپین تہین - یہ دریافت کرکے کہ دشمنون کی فوج چند میل کے فاصلہ پر ہے سرکاری فوج مین فوراً حکم دیا گیا کہ ایک ضربیہ یعنے مورچہ تیار کیا جاوے - جسوقت فوج تیاری مورچہ مین مصروف تہی عرب بجم غفیر کے ساتہہ سامنے کی طرف بلندیون پر دیکہائی دئے اور نہایت تیزی سے فیر کرنے لگے - سرکاری فوج کا ایک حصہ آگے بڑہا اور ایک خفیف جنگ کے بعد دشمن پس پا ہوکر پہاڑیون کے عقب مین چلے گئے - ایک مضبوط حصہ فوج کا نگہبانی شب کے لئے متعین کیا گیا اور سب چیزین تیار تہین کہ اگر دشمن شب کو بلندیون پر سے حملہ آور ہون گے تو وہ پس پا کردئے جائینگے الغرض شب بآرام تمام گذری اور صبح دہم فروری کو فوجین ہماری مرتب ہوکر بصفوف متوازیہ اس غرض سے آگے بڑہین کہ دونو بازوؤن سے دشمنون پر حملہ آور ہون - اوسیوقت دو کمپنی اسٹافورڈ شایر پلٹن کی اور توپین دشمنون کے سامنے کی طرف روانہ کی گئین کہ وہ دشمنون کو اپنی طرف متوجہ رکہین - تہوڑی دیر اسطرف عرب اور اسطرف اسٹافورڈ شایر کے سپاہی

دونوں میں سے پیہم جنگ کرتے رہے اور بڑا حصہ ہماری فوج کا آہستہ آہستہ ناہموار زمین پر بڑہتا جاتا تھا اور دشمنوں کے غول کو جو اونکے سامنے آتا تھا پس پا کرتا تھا اور خفیف خفیف حملے کے بعد متواتر پہاڑیوں کی چوٹیوں پر قبضہ کرتا جاتا تھا الغرض یہ لوگ اسی طرح دشمنوں کو دبائے ہوئے چلے گئے یہانتک کہ اونکے عقب سر داہنے طرف پہونچ گئے اس مقام پر دشمن لب دریا ٹہرے ہوئے آرام کر رہے تھے اور اسطرح نقل وحرکت فوجی کے ذریعہ سے اب عرب ہر چہار طرف سے گھر گئے - دشمنوں کا مورچہ نہایت ہی مستحکم تھا جسمین چوٹیاں پہاڑوںکی اور شق شدہ زمین شامل تھی اور ہر چہار دیواروں سے جسمین بندوق کے رندے بنے تھے مضبوط کر دئے گئے تھے اوران دیواروں کے عقب سے عرب سخت اور ٹہیک نشانہ کے ساتھہ باڑہین مار رہے تھے -

یہ دیکہکر کہ بندوقوں کی فیر سے ان حریفوں کا اخراج غیر ممکن ہے جنرل ارل نے آخرش حکم دیا کہ سیاہ کرتی والی سنگینوں سے دشمنوں کا مورچہ چہین لین - فوج نہایت ہی بہادرانہ طور سے اس حکم کی تعمیل مین مستعد ہوئی الغرض بگل ہوا اور ہمارے سپاہی نعرے مار مار کر نہایت استقلال اور بہادری کے ساتھہ آگے بڑہی جسکے روکنے کی دشمن ہرگز تاب نہ رکہتے تھے دشمن بندوں سے برابر بندوقین مار رہے تھے مگر یہ گولیان کالی کرتی والونکو نہ روک سکین بلکہ وہ لوگ برابر چوٹیوں پر چڑہ گئے اور سنگینوں کے موقع پر پہونچ کر عربوں کو اونکی پناہ گاہوں سے باہر نکال لائے - جنرل ارل سپاہیوں کے ساتھہ بیشتر بڑہے اور چوٹی پر پہاڑی کے پہونچکر ایک جھونپڑے کے قریب جسکی نسبت بلاشبہ اونہین یقین تھا کہ خالی ہوگا گئے گو باعتبار چند بیانات کے جنرل کو قبل سے معلوم تھا کہ عرب بکثرت اوسکے اندر موجود ہین - الغرض جو کچھ ہوا ہو واقعہ کے بیان سے جو سیاہ کرتی کی فوج مین سرجنٹ تھا یہ پایا جاتا ہے کہ جنرل اوس جھونپڑے کے دیکھنے کو اندر گئے - عرب جو اندر اوس کے موجود تھے دفعتہ کود کر حملہ آور ہوئے جنرل ارل نے دونلا تپنچہ اپنا اون لوگوں پر خالی کیا اس درمیان مین ایک عرب نے جنرل کے سر مین گولی ماری اور بعد اسکے اپنی بندوق کو بھی اونپر پہینک دیا - جنرل ارل بیجان ہوکر زمین پر گر پڑے مگر مرتے وقت اپنا بدلہ لے لیا اس عرصہ مین فوج بھی گرد جھونپڑے کے پہونچ گئی اور اوسے گہیر لیا اور خفیف مقابلہ کے بعد سب کے سب کو تہ تیغ کیا - جسوقت اسطرف یہ جنگ پیکار ہو رہی تھی ایک حصہ وانمبر ہزارس رسالہ کا ماتحتی کرنیل بولر میدان جنگ سے آگے بڑہ گیا اور تین میل عقب مین جاکر دشمنوں کے خیمہ گاہ پر قبضہ کر لیا - اسطرف جنرل برکن بری نے جو بعد مرنے جنرل ارل کے اونکی جگہہ پر سپہ سالار ہو گئے تھے اسٹافورڈشایر کے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اونچی چوٹیاں پہاڑیوں کی جہان دشمن بھاگکر چھپے ہین اوتار لین - دشمن نہایت ہی بہادرانہ طور سے اسمقام پر جمے تھے اور انچ انچ پر لڑتے تھے مگر اسٹافورڈشایر کے سپاہیوں نے کچھ پروا نہ کی اور نہایت بہادری کے ساتھہ اونکو آگے دبائے چلے گئے یہانتک کہ دشمنونکو پہاڑی سے مارکر نکال دیا اور جنگ کریک ختم ہوگئی - یہہ لڑائی پانچ گہنٹہ تک قایم رہی اور ابتدا سے انتہا تک بہادرانہ جنگ وپیکار ہوا کی دشمنوں کی فوج مین منا سر اور ربا تات قبیلہ کے لوگ مع باکثرت اور دیشون بربر کے تھے - یہ امر غیر ممکن تھا کہ اونکی صحیح تعداد دریافت ہو سکے اسلیئے کہ طول سلسلہ مین پہاڑیوں پر اور شق شدہ زمین پر پہیلے ہوئے تھے بہر نوع نقصان اونلوگوں کا بہت زیادہ ہوا تھا اسلیئے کہ چوٹیوں پر پہاڑی کے اونکی لاشوں کے پشتے لگے ہوئے تھے جہان وہ لوگ بہادری سے غول کے غول لڑتے تھے اور اسمین اکثر امرایان لشکر کی بھی لاشین تھین۔ سرکاری فوج مین ایک توہ اندوہناک موت جنرل ارل کی تھی اور کرنیل کو دینی اور کرنیل آیرد سیاہ کرتی اور اسٹافورڈشایر فوج کے مارے گئے علاوہ اونکے ساٹھ غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہی کام آئے مگر زخمیونکی تعداد بہت زیادہ تھی یعنے چار تو افسر تھے اور کتالیس ہر درجہ اور ہر فوج کے تھے حاصل کلام اون ضروری لڑائیوں مین یہ جنگ اخیر تھی - جنرل ارل اور بہادر لوگ جو اج

دن معرکہ جنگ مین کام آے تھے نہایت ہی عظمت کے ساتھ میدان قتال مین دفن کئے گئے بعد اسکے جنرل برکن بری مقام ابوحمید کی طرف روانہ ہوے اور بہت کچھ راہ طے کر چکے تھے بلاشبہ اُن اغراض کو پورا کر چکے تھے جسکے لئے مامور تھے کہ اس اثنا مین ایک جدید حکم لارڈ ولسلی کے پاس انگلینڈ سے پہونچا اور اس حصہ فوج کو حکم ہوا کہ وہ مقام کورتی کو واپس اوے ـ اگرچہ یہ واپسی بھی نہایت ہی دشوار تھی مگر جنرل برکن بری نے نہایت ہی ہنرمندانہ طور سے انجام دیا اور فوج بحفاظت تمام صدر مقام لشکرگاہ پر مقام کورتی مین پہونچ گئے ـ اسیوقت یہ خبر سنکر کہ سر ہربرٹ اسٹوارٹ زخمی ہوے لارڈ ولسلی نے میجر جنرل سر ریڈورس بلر کو عنبات

جنرل آرل

مین یہ علم ہیجا کہ فوراً مع فوج کے واپس آئین - جب جنرل بلر کو یہ ہدایت ہوئی تہی وہ مطامہ پر قبضہ کرکے بربر پر بڑہین اور اس غرض کے
سرانجام کے لئے فوج مین بتقرار امداد شاہی ایرش کی پلٹن اور شتر سوارون کی فوج شامل کردی گئی تہی - لیکن حالات زمانہ جلد جلد
بدل رہے تہے چنانچہ بجائے اسکے کہ فوجین آگے کو بڑہین اونہین واپسی کا حکم پہونچا - ۱۲ فروری کو مطامہ کے پڑاو پر پہونچکر سر ریڈورس
بلر نے فوراً تیاری کا حکم دیا اور واپسی کے لئے سب سامان تیار ہوا کہ فوجین صحراے بیوڈا کیطرف سے لوٹین - سب سے پہلے
زخمی لوگ بہی جو روانہ کئے گئے اور یہ قافلہ بہ سرکرنیل تالبوت کی نگرانی مین روانہ ہوا - ۱۳ فروری کو ۱۱ میل چلکر یہ جماعت شب بسر کرنے
کے لئے ایک مقام پر ٹہری اگلی صبح کو ناشتہ کے بعد جسوقت فوجین روانگی کو تیار ہوئین کسیقدر جو مطامہ کو مدد کے واسطے جا رہی
تہی حملہ آور ہوئی - ہماری میمنہ اور میسرہ کی فوج فوراً تعینات کی گئی کہ زخمیون کے قافلہ کی حفاظت کرے اور جہاڑیون مین ہمارے
دشمن لڑتے ہین اونکا جواب دے اور سامنے رخ پر فوج کے بہاری ہتیار والی فوج ہماری بشکل مربع مرتب ہوئی - خوش قسمتی
سے اوسیوقت کرنیل استین بے کلارک اور شتری فوج غبات کیطرف سے اس مقام پر پہونچ گئی - اولاً ان لوگون نے قافلہ
مجروحین کو یہ سمجھکر کہ یہ دشمنونکا نامعقول ہے گولیان ماریں مگر بعد اسکے اس غلطی پر فوراً ہی مطلع ہو گئے - اور عرب بہی
اس جدید کمک کو دیکھکر جو دفعتاً پہونچ گئی پس پا ہو گئے - زخمیونکا قافلہ سکی اور مصری سپاہیون کے ساتھ صحراے بیوڈا سے
روانہ کیا گیا یہ سپاہی گاردن کے امیر البحر اور جہازون کے ساتھ مقام ابوکرو مین آکر فوج سرکاری کے شامل ہوئے تہے -
الغرض اول کوچ ابو کلیہ تک ہوا اور بانسے غاکدل اور غاکدل سے فوج مقام کورتی مین پہونچی ان کہارون نے جو اس فوج کے ساتھ
تہے نہایت ہی تحمل اور استقلال اثنا سفر مین دکہایا اور لارڈ ولسلی نے اپنی بہت کچھ رضامندی ان لوگون سے ظاہر کی جسوقت وہ لوگ
مقام کورتی مین پہونچے - افسوس ہے کہ زخمیون کی جماعت مین سے بہت تہوڑے آدمی کورتی تک زندہ پہونچے بکثرت لوگ راہ
مین مر گئے اور کثیر التعداد مقام غاکدل مین پہونچکر راہی ملک بقا ہوے وہین چشمون کے بلند کنارون پر سنسان قبرستان میں
سپرد کئے گئے - کورتی مین بہی بہت لوگ بوجہ خرابی آب ہوا مقام اور خوراک کے تپ و لرزہ مین مبتلا ہوکر ہلاک ہوے اور دفن کئے گئے تہے
اور یہ حالت یوماً فیوماً مقام خطرناک ہوتی جاتی تہی - اور ڈاکٹرون سے مجبورانہ بہت کم روک اسکا ہو سکتا تہا روزمرہ قبرون کی تعداد
بڑہتی جاتی تہی اور متوفی کے ساتہی پتہرونکا ڈہیر کرکے صلیب کا ایک نشان بنا دیتے تہے اور اوسپر حروف یعنی آر اے ب
معہ نام متوفی اور رجمنٹ کے کندہ کئے تہے - غاکدل کو واپس ہوتے وقت پہلا شخص جو دنیا سے گذرا وہ بہادر سپاہی تہا جو
اس حصہ فوج کو فتحمندانہ صحراے بیوڈا سے پار لے گیا تہا یعنی بہادر اور دلاور سر ہربرٹ استوارٹ - جناب ابو کلیہ مین میجر جنرل
کے رتبہ تک یہ پہونچے تہے اور ہر درجہ کے لوگ انکے ہموطنون مین سے انہین رغبت اور الفت کی نگاہ سے دیکہتے تہے -
جسوقت جنرل کے زخمی ہونیکا حال مقام غبات مین معلوم ہوا نہایت ہی اونکی صحت کی تمنا ہر شخص نے ظاہر کی اور ابتدا
جو اخبارات متعلق اونکی حالت کے آے اونسے امید صحت کی پائی جاتی تہی - معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر ابتدا ہی سے اونکی صحت
کی طرف سے نا امید ہو گئے تہے - غاکدل کے کنو دن پر پہونچکر ۱۶ فروری کو انکی وفات ہوئی اور مثل اور دوان کے یہ بہی
ایک مختصر قبرستان مین چشمہ سے آب کے اوپر دفن ہوے یہ مقام عجب دردانگیز ہو رہا تہا الغرض فوجون نے اوس
صحرا مین جنازہ کے لئے بہت بڑا سامان کیا یعنی بندوقون کی فیر ہوتی ہی اور شاہی سسکس رجمنٹ کا باجا بجتا ہوا جنازہ
کے ساتھ تہا - جنازہ کو میجر بنگ اور میجر وارڈ اور لفٹننٹ لارڈ براونسک اور لفٹننٹ ڈاسن اور کپتان روڈس لئے جاتے
تہے جسوقت لاش اوس بہادر کی قبر مین رکہی گئی کرنیل تالبوٹ نے دعا وقت دفن پڑہی حاضرین مین سے سبکی آنکہہ ایسی تہی

زخمی سپاہیون کا صحراے بیوڈا سی لیجانا

جنرل اسٹوارٹ اور دوسرے زخمیوں کو جنرل گارڈن کی سوڈانی فوج کا لیجانا

جو آنسوون سے تر نہ ہوئی ہو جسوقت وہ لاش اپنے دائمی آرامگاہ مین اوس صحرا مین ہول کے اندر بالوؤن کے سپرد کی گئی۔ اب بہت مختصر امور تحریر کے لئے باقی رہ گئے ہین جنرل بلر کی دلیرانہ واپسی کے واقعات ابو اوسے آج تک ہر شخص کے دلون مین تازہ ہین ۔ ۸ مارچ کو لارڈ ولسیلی کی کل فوجین مقام کورتی مین مجتمع ہوئین ۔ اوسوقت لارڈ موصوف اس حکم عام کے ساتھ حسب ذیل الفاظ مین اونکی خدمات کا شکریہ ادا کیا کہ اب فوج کشی اور جنگ موقوف کی گئی ۔

لارڈ ولسیلی کے الفاظ شکریہ

جناب ملکہ معظمہ نہایت ہی غور مندانہ نگاہ سے اپنے سپاہی اور جہازیونکی کارروائیون کو ملاحظہ فرما رہی ہین اور مجھسے خواہش فرماتی ہین کہ مین جناب ممدوحہ کی پسندیدگی خاطر آپ لوگون کی کوشش اور جانبازیون کی نسبت ظاہر کرون ۔ ایسے بہادرونکی سالاری میرے واسطے بھی بہت بڑی افتخار بلکہ تکبر کا باعث ہے اس سے زیادہ کوئی عزت میرے لئے نہ ہوگی جسکی مجھکو پیشتر سے تمنا ہو کہ مین آپ لوگون کا سردار ہو کر میری خوشی خداوند عالم سے خارطوم قبل اختتام سال کے لیجا رہا تہا ۔ آپ لوگون کی وہ یادگار کوشش جنرل گارڈن کے بچانیکی ناکامیاب رہین لیکن اسمین آپ لوگون کا کوئی قصور نہ تہا خشکی اور تری دونو راہون مین سختیان اور مصیبتین جہیلین اور لب شکایت نہ ہلایا ۔ لڑائی مین آپ لوگ ہمیشہ فتحمند رہے ۔ جہانتک انسان اپنے سامنے کی حفاظت کے لئے کر سکتے ہین آپ لوگون نے کیا لیکن خارطوم مکر و دغا سے دو روز قبل مقدمۃ الجیش فوج پہونچنے کے نکل جاچکا تہا ۔ اسیطرح کی لڑائیون کے لئے ایک وقت کی بہ انتظار کرنا چاہیئے ۔ کہ یہ فوج اس غرض سے نہین فراہم کی گئی تہی کہ خارطوم کا محاصرہ کرے بہ نسبت نقل و حرکت فوجی کے آپ لوگ اپنی تسلی اسبات سے کیجئے کہ موسم خزان مین پھر تیاری جنگ کی ہوگی اور پیشقدمی کیجائیگی ۔ مین جانتا ہون کہ آپ لوگو پھر گرمیونکی سختی اور وہی ضروری کام کرنے پڑینگے ۔ گو اوس سے کسیقدر کم ہون اور اوسی شقت اور تحمل سے جو اسوقت تک آپ لوگون کی طرف سے ظاہر ہوا ہے ۔ مین تہ دل سے آپ لوگون کے اون کامون کا شکریہ ادا کرتا ہون جو آپ لوگون نے گذشتہ زمانہ مین کیا ہے ۔ میری کوئی خواہش نہین ہے اور آیندہ کے لئے میری کوئی استدعا آپ سے نہین بجز اسکے کہ جسطرح جنگ حال مین بلا کسی شکایت کے آپ لوگون نے جانبازیان دیکھا کر نام آوری حاصل کی ہے اوسیطرح آیندہ زمانہ کی فوجکشی مین بھی نیک نامی حاصل کیجئے گا ۔

لارڈ ولسیلی کی یہ پیشین گوئی کہ موسم خزان مین فوجین پھر خارطوم پر بڑہین گی بالکل خلاف واقع ثابت ہوئی اسلئے کہ صرف چند مہینے باقی رہ گئے تہے کہ اوسکے بعد یہ دیکھائی دیا کہ کل فوجین ملک سوڈان سے اوٹھالی گئین ۔ اس زمانہ مین جبکہ لارڈ ولسیلی دریائے نیل کی طرف بڑہ رہے تہے ایک دوسرا بہت بڑا حصہ کم کی فوج کا ایک برگیڈ گارڈ کا اور ایک فوج کنسٹجنٹ جزایر جسمین اسٹریا کے والنٹیر لوگ تھے بہ ماتحتی جنرل سر جیرالڈ گراہم کے سواکم مین جمع تہی اور یہ مشورہ ہوا تہا کہ یہ فوجین بربر کی تیاری مین جو سواکم اور بربر کو دو طرف سے جانے والی تہین بکار آمد ہونگی ۔ باوجودیکہ جنرل گارڈن کے مارے جانے اور خارطوم نکل جانیکی خبر آچکی تہی تاہم تیاری ریل کا کام بدستور جاری تہا ۔ عثمان دغنا اور اوسکے ہندوئی قبیلہ کے لوگ سر جیرالڈ گراہم کی پیشقدمی کے روکنے کو آمادہ تھے اور اکثر سخت لڑائیان بھی باخود با ہو چکی تہین ۔ سر جان مکملین جنکے متعلق یہ کام ہوا تہا کہ آگے بڑہ کر ایک مورچہ تیار کرین اونہون نے ایک ایسا مقام پسند کیا تہا جسکے ہر چہار طرف جہاڑیان تہین ۔ چنانچہ جہاڑیون مین سے دفعتہً ایک غول عربون کا نکلا اور اون لوگون پر جو مورچہ بنانیکا کام کرتے تہے حملہ آور ہوا اور سخت دقت

اور دشواری سے لیا گیا لیکن لشکر کی بہیر اور باربرداری کے جانوروں کی گہبراہٹ اور بہاگڑ نے خطرہ مین اور اضافہ کر دیا اور آدمیون کا فراہم کرنا دشوار ہو گیا - ۲۲ مارچ کو باوجودیکہ سخت نقصان عربون کا خاصۃً آخری لڑائی مین ہو چکا تہا اور کثیر التعداد سپاہ گولیون سے مار گرا دے گئے تہے اور وہ جہنڈا جو مہدی نے عثمان دغنا کو بہیجا تہا چہین لیا گیا تہا لیکن ۲۲ مارچ کو مقام ہشین مین ان لوگون نے ایک تعجب خیز حملہ حملون پر بہیر گیا کچہہ دیر تک سرکاری لوگ بہ سبب اسکے کہ اونکی باربرداری کے جانور بہاگڑ مین سیکڑون ہی نیزون سے مار ڈالے گئے تہے پریشان رہے - ان حالات کے ساتہہ ہی تیاری ریل کا کام برابر جاری تہا اور اوایل اپریل مین جنرل گراہم اس سڑک کے وسیلہ سے ہندوت تک پہونچ گئے تہے اور وہان ایک مستحکم مورچہ تیار کیا گیا تہا کسیقدر سرکاری فوج دیکہہ بہال کے لئے اطراف مین جاتے تہے اور دشمنون کے مویشی پکڑ کر اور جہوپڑون کو جلا کر اور اونکے کنوون ڈائنا مائٹ سے اوڑا کر واپس آئی تہی چنانچہ یہ آخری کارروائی ہوس آف کامنس مین خلاف ہمدردی انسانی کے تصور کی گئی اُتاو اور تمبوک ان دونو مقامون پر بہی قبضہ کر لیا گیا اور ان مقامات تک ریل تیار کی گئی باوجودیکہ ہندووی قبیلہ کے لوگ ہمیشہ کوہستانی سڑکون کے فوراً اوڑانے کی شب کو کرتے رہے - غرضکہ یہ لوگ کہلے ہوے میدان مین اب لڑائی نہ کرتے تہے اور عثمان دغنا کی نسبت یہ معلوم ہوا تہا کہ اب اوسکے ساتہہ تہی بہت کم لوگ رہ گئے ہین - اوایل ماہ مئی مین لارڈ ولسلی کورتی سے قاہرہ کو لوٹ کر سواکم مین آئی اور فوج اور رسالے کا ملاحظہ کیا تمام کارروائیون کو پسند کیا - حاصل کلام اسوقت باعتبار عام رایون کے یا انکہ عام فریادون کے اور نیز اس ضرورت کے خیال سے کہ شاید روسیون سے مقابلہ کی ضرورت ہو جسکی خبر گرم ہو رہی تہی اس امر کا قطعی طور سے فیصلہ ہو گیا کہ سوڈان سے دست کشی کر لیجاے اور چہوڑ دیا جاے - ایک خاص حکم لارڈ ولسلی کا بر اظہار ارادہ مذکور اور متشکریہ فوج جاری ہوا اور جہان تک جلد ممکن ہو سکے فوجین نواح سواکم اور بالائی نیل سے اوٹہالین گئین - سواکم مین ایک حصہ فوج کا بغرض حفاظت شہر کے چہوڑ دیا گیا بقیہ فوج جہاز پر روانہ ہو گئین اور جو فوجین کہ دریائے نیل پر تہین وہ بہی واپس ہونے لگین اوسوقت یہ راے قرار پائی کہ وادی حلفا اور کورسکو اور اسوان پر قبضہ رکہا جاے اور ڈنگولا کو بہی خالی کر کے (جو کہ جولائی کے مہینہ مین چہوڑ دیا گیا تہا) تمیل ولد حامد جو بادشاہان ارگو کی اولاد سے ہے گورنر ان ممالک کا درمیان شنگوٹ اور ہنک کے مقرر کر دیا جاے - ۹ جولائی کو لارڈ ولسلی سواکم سے روانہ ہو کر چار روز بعد لندن مین پہونچے اور چند روز بعد اسکے اونہین وایس کونٹ کا مرتبہ عطا ہوا اور اسیطرح مختلف خطاب اور رتبے اور انعام اون افسرونکو عطا ہوے جنہون نے اس جنگ مین کارہاے نمایان کئے تہے - ۱۲ - اگست کو ممبران ہوس آف لارڈ کے روبرو لارڈ سالسبری اور مسٹر مچل ہکس بیچ نے ممبران ہوس آف کامنس کے سامنے یہ امر پیش کیا کہ ان دونو جلسون سے بالاتفاق شکریہ کل فوج کا جو جنگ سوڈان مین بہی شریک تہی ادا کیا جاے - جسوقت سرکاری فوجین واپس آ رہی تہین کہ مہدی کی وفات کی خبر آئی اور معلوم ہوا کہ ۲۲ جون کو عارضہ چیچک مین مبتلا ہو کر فوت ہوا - اسکے قبل سے مہدی کی اقتدار و سطوت مین بہت کچہہ ضعف بسبب قحط اور جنگ وپیکار کے آگیا تہا - مارچ کے مہینہ مین مولوی حسن علی مخالف مہدی نہایت ہی تزک اور احتشام سے العبید مین داخل ہوا گہوڑے پر اور ایک برہنہ شمشیر ہاتہہ مین لئے ہوے کہتا جاتا تہا کہ یہ تلوار مجہے محمد الرسول اللہ صلعم نے مہدی کے قتل کرنیکو اور کافرون کو مصر سے نکال دینے کے واسطے عطا فرمائی ہے اور چند روز بعد اسکے مولوی کے مقلدین نے پیروان مہدی کو ایک سخت شکست دی اور اوسکے دو سردارونکو قتل کر ڈالا قبیلے کے لوگون نے بہی بغاوت کر دی اور جو فوجین کہ سنار اور کسالا مین تہی علاوہ اسکے کہ وہ شہر پر قبضہ کئے رہین اون لوگون کو جو شہر کا محاصرہ کئے ہوے

سخت نقصان پہونچایا - مہدی نے چہہزار آدمیون کو ساتھ لے مقام عمدرمان مین اپنی حکومت قایم کی تہی اور معلوم ہوا یہان وہ سفید کرتہ اور پائجامہ پہنے رہتا تہا اور مرصع کار عصا اپنے پاس رکہتا تہا اور مصر پر حملہ کرنیکے لئے فوجین جمع کرتا تہا اور عثمان دقنا ہی اسے مبارکباد دینے کو آیا تہا کہ انگریز بہاگ گئے اور مہدی نے اوسے ایک شمشیر خاص بنظر افزایش اعزاز اوسکی عطا کی تہی - ۱۹ - جون کو مہدی بیمار پڑا اور حسب خواہش اوسکے لوگ بیرون لشکرگاہ ایک خیمہ مین لے گئے - کوئی طبیب یا ڈاکٹر وہان موجود نہ تہا جو معالجہ کرتا البتہ دو پادری تہے جسکی نسبت یہ قیاس ہوا کہ ان لوگون کو کچہہ علم حکمت اور ادویہ کا ہوگا چنانچہ وہ لوگ اندر خیمہ کے طلب کئے گئے اور اون سے کہا گیا کہ مہدی عارضہ چیچک مین مبتلا ہے - ان لوگون نے دیکہہ کر کہا کہ اب حالت اسکی اچہی نہین ہے یہ سنکر مہدی نے اپنے بہتیجہ کو اندر بلایا اور اپنی تلوار اوسے دی اور اپنا جانشین اوسے مقرر کیا - دوسرے روز اوسکی حالت اور خراب ہو گئی - اپنے اعزا اور اقربا کو الوداع کہا اور یہ وصیت کی کہ انگریزون سے سلسلہ جنگ برابر جاری رکہنا - اوسی روز پانچ بجے قریب شام اوسکا انتقال ہوا اور فوراً ہی دفن کر دیا گیا - اور خیمہ جسمین وہ تہا جلا دیا گیا - عبد اللہ خان التعایشی منجملہ چار خلفا دین مین سے جنکو مہدی نے نامزد کیا تہا دعویدار اوسکی جانشینی کا ہوا لیکن اوسکی اطاعت عام لوگون نے تسلیم نہکی اور سخت نزاع واقع ہوئی مہدی کے دفن ہونے پر عبد اللہ عمدرمان سے مہدی کی فوج اور خزانہ کو جسے اوس نے فراہم کیا تہا چہوڑ کر خرطوم مین چلا آیا - اور محل شاہی مین قایم پذیر ہوا اور اپنی اور شہر کی حفاظت قبیلہ بقارا کے لوگون کو سپرد کیا اور یہ خود بہی اوسی قبیلہ کا تہا - اور فوج جو عمدرمان تہی اوسنے مہدی کا خزانہ دینے سے انکار کیا اور وجہ انکار یہ بیان کی مین نے یہ چاہا یہ لوگ تسلسل کافرون سے جنگ برپا کرین مگر یہ لوگ نہ گئے چند روز ہوئے اسکے درمیان قبیلہ بقارا اور شہر والون کے ایک ہنگامہ واقع ہوا اور کسیقدر فوج بہی انکی مدد کو آئی عبد اللہ نے یہ قصد کرکے کہ اس ہنگامہ مین چلکر امن قایم کیجئے قرآن ہاتہہ مین لئے ہوئے آیا مگر کوٹہے مین اوسکے تلوار لگی اور قریب المرگ ہو گیا - اوسی حالت مین لوگ اوسے محل مین اوٹہا لائے - الغرض پیروان عبد اللہ نے اپنے مخالفین کو پسپا کر دیا اور شہر بدستور قابض رہے - غدر اور محیط تمام کردفان و اطراف مین پہیل گیا تہا اور انگریزی فوج کی واپسی کے بعد مجاہدین کا اثر بجوش و خروش ہوا اور چار ہزار متعصب درویشون نے جدید ڈنگولا پر قبضہ کر لیا - یہ بہی معلوم ہوا کہ کسالا کی فوج نے بہی آخرکار اطاعت قبول کر لی لیکن سپاہی تہی اسکے یہ فوج ہدندوی قبیلہ کے لوگون سے دوستی پیدا کرنے مین کامیاب ہو جو عثمان دقنا کے خلاف گذرا اور وہ ماہ جون ۱ الم سنہ ہجری سو جیفیرت نے بارہا اخبارون مین لکہکر اور لوگون سے بیان کرکے کہ الیویر پین فرانسیسی جسکا تذکرہ اس کتاب مین کسی مقام پر ہو چکا ہے انگریزی فوج کے حکم سے قتل کیا گیا کسیقدر جوش اور آمادگی پیدا کر دی تہی اس کذب صریح کا پیرس کی بعض جماعتون کو یقین آ گیا اور اسمین وہ حقارت موجودہ گورنمنٹ فرانس کی سمجہتے اور یہ کہتے ہے کہ گورنمنٹ نے اسموقع کو بہی ذریعہ دست اندازی کا ملکی معاملات مین نکردانا اٹالی کے پادری بونومی جو مہدی کی فوج سے بہاگ کر آئے تہے اور دوسرے طرفدار گواہون کی شہادت سے یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ الیویر پین بہت پیشتر اوس تاریخ کے جسمین اوسکا قتل ہونا بیان کیا جاتا ہے بمقام عمدرمان مین مر چکا تہا -

باب بستم

مشتمل بواقعات ذیل

ترک سوڈان سے کیا نتیجہ مترتب ہوگا - تمام رائے اسمعیل پاشا کو پہر تخت نشین کرنیکی - جنرل گارڈن کی رائے

باوجودیکہ مہدی مرچکا تھا مگر سوڈان کے ملکی معاملات اور اسکی حالت نہایت ہی پیچیدہ اور مخوف تھی - اس ملک سے برٹش گورنمنٹ کا دست کش ہونا گویا ایک شکار کا چھوڑ دینا تھا جسپر ملک مین جنگ و جدل برپا ہو رہی تھی اور ہر شخص دعویدار ملک کا ہو رہا تھا اور ساتھ ہی اسکے حبشہ سر پر ہی دہکی ہونے لگی تھی - اس حالت مین آزادی کے ساتھ پھر اوس مکروہ بردہ فروشی کی تجدید کا موقع ملا - بازارین انسانی گوشت یعنی بردہ فروشی کے لئے قایم ہو گئین اور تمام کوشش مسٹر سول بنگہار اور جنرل گارڈن کی جو اسمعیل پاشا کی خواہش پر اسکے نیست و نابود کر دینے مین ہوئین وہ سب بیجا ہو گئین - الغرض شمالی افریقہ مین جو شایستگی کی کلیان کہلین اور یہ مکروہ خطرہ پہلے ہی سے زرد کرنے لگا - اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک مصر ان عربی غول کے زیر حملہ رہیگا مسلمانی دنیا مین کبھی امن قایم نہین ہو سکتا بلکہ ہمیشہ آسپر دہکی ہوتی ہی رہیگی جسکا امن کے قایم رکھنے مین یورپ بدل شریک ہے - یہ امید کرنا کہ مصر کی ضعیف حکومت موجودہ جو مختلف فتنہ اور فساد سے دبی ہے برٹش گورنمنٹ کے سوڈان چھوڑ دینے کے بعد آن مشکلات پر جو پیدا ہوگی غالب آئیگی یہہ ایک خارج از بحث امر ہے - گو مہدی کے مرنے سے وہ جوش تعصب مذہبی چند روز کے لئے دب جائے گا مگر کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اوسے پھر زندہ نکرلین گے اور پھر خطرۂ عظیم مین نہ پڑ جائیگا - اس معاملے کے حل کرنیکا عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ مصر مین ایک زبردست حکومت قایم کی جاسکے اور اسکا حکمران کوئی مستقل مزاج اور لایق شخص ہو اوسوقت مصر کی حالت نہ صرف اپنے ہی واسطے بہتر اور درست ہوگی بلکہ وہ ایسے جوش مذہبی اور فتنہ اور فساد کو بلاخوف کسی نتیجے کے بخوبی روک سکیگی - یہہ امر یقینی ہے کہ جب تک جنرل گارڈن ساتہ بر سوڈان مین رہا کوئی نبی کاذب زور نہ پکڑنے پایا - حالات موجودہ مین جو لوگ مصالح ملکی اور انتظامیہ ملکی سے بخوبی واقف ہین اور اسپر بااحتیاط تمام غور اور لحاظ کیا ہے آن لوگون کی یہہ ہی رای ہے کہ اسمعیل پاشا پھر خدیو مصر مقرر کیے جائین اور اس امر مین تمام اعلےٰ حکام مصری اور انگریزی اور غیر ممالک کے لوگ متفق ہین جیسے سر سمول بیکر اور سر جولین گولڈ سمتھ اور ام ڈی لےسپس اور ڈاکٹر ڈبلو اچہہ رسل اور ڈاکٹر ناٹ گل اور مسٹر ہربرٹ ممبر پارلیمنٹ اور مسٹر کوپ ام براڈلے - اور سب کے آخر مین اور سب سے زیادہ ضروری لایق افسوس جنرل گارڈن شامل تھے - مسٹر اے ام براڈلے جنکو بوجہ واقفیت حالات اور مشکلات ممالک مشرقی سے بوجہ اسکے کہ بہت کوشش سے اونہون نے ان ممالک کے حالات کی تحقیقات کی ہے جسمین انگلینڈ کا نفع اور نقصان ہی شامل ہے وہ اپنے ایک عمدہ تصنیف مین جسکا نام قصہ مصر اور مصری ہے حسب ذیل تحریر کرتے ہین - یہہ ایک مشہور کلیہ ہے کہ جو غیر حاضر رہتے ہین وہی نقصان اوٹھاتے ہین ہرگاہ دیدہ دور از دل دور چنانچہ یہہ ہی واقعہ اسمعیل پاشا خدیو مصر پر گذرا جو ایک عرصہ دراز تک نہ صرف اسی امر کے سننے کے لئے زندہ رہا کہ اوسکے خاص احباب اوسے برا سمجھتے ہین بلکہ ایک ایسے شخص کو اپنی بربادی اور رنج کہنے مین مصروف پایا جسکے ساتھ بہت سے نیکیان اور ہمدردی کی تھی - گو اسمعیل سے اکثر خطائین واقع ہوئین تاہم صفحات تواریخ مین توفیق اور نیو تارسی اسکی شکل زیادہ خوشنما ہے - مصر کی ترقیون مین بہت جلدی کے ساتھ اور بے باکانہ باعتبار اپنے اسے وحشیانہ فطرت سے ہاتھ ڈالا اور جیسے یہ انگریزون کی اثر صحبت اور معاشرت سے تغیر کرتا تھا - آسکے یہہ رائے کہ تجارتی معاملات اور انتظام اپنے ہاتھ مین رکھے غلط تھی اور اس سے زیادہ یہہ غلطی تھی کہ انتظام ملکی ایک اجنبی شخص کے ہاتھ مین مثل نیوبار پاشا کے چھوڑ دیا تھا اور قومی خیالات جو اسکے مخالف پیدا ہو چکے تھے اور بھی خراب ہونے لگے مسٹر دائسی لکھتے ہین کہ حال ہم

جو کچھ خرابیان واقع ہوئین انکے سبب کے جوابدہ اسمعیل پاشا ہین - مین خیال کرتا ہون کہ وہ اپنے الزام کو دوسرون کے سر کندہون پر ڈالتا ہے - اسمعیل کا ہلوگون سے بیان ہے کہ یہہ قرضہ مین نے ممالک متحدہ کے انتفاع کیواسطے لیا تہا مگر یہہ امر بالکل بہول گیا کہ اوس روپیہ مین سے مصر تک پہونچتے پہونچتے کسقدر تصرف بیجا ہوا اور کسقدر اسمین کا عمارات کے کام مین بشمول تیاری نہر سویز کے صرف ہوا اور جسکا کچہہ حاصل نہ ہوا بجز اسکے کہ ایک خمس کے صرف ذمہ داری اس نہر کی آمدنی سے ہے * یہہ سچ ہے کہ اسمعیل پاشا کو بہت سی جائداد وراثتہً ملی اور بہت سی انہون نے خود ہی خرید کی اور اسیطرح انکے خاندان مین اور لوگون نے بہی عادتاً بہت سی جائداد حاصل کی لیکن یہہ عمارتون کا کام جسمین اسقدر زرخطیر صرف ہوا کسیطرح آن مقامات مین نفع رسانی کے لئے محدود نہ تہین جہان خدیو کے املاک و جائداد واقع تہی بلکہ بیش تمام مصر اون سے منتفع ہوتا تہا - اسمعیل نے نہ تو کسیکو بیدخل کیا اور نہ کسیکی زمین بغیر قیمت کے خرید کی - اور نابوتہ کے انگور کی باغ مین بہی ایسی بات نہین ہوی جسکی نسبت انصافانہ طور سے اسمعیل سزاوار الزام ہوتا تاہم سخت تر بدنامی اوسکی اس وجہ سے ہوئی کہ تمام جائداد و مقبوضہ اسکی اور اسکے خاندان کے لوگون کی ملکی قرضہ کی ذمہ داری مین مکفول ہوگی - اگر اسکے وقت مین دیہاتی رعایا زیادہ خراج دئے ہوتے تو بمقابل زمانہ حال کے سود کی بہت حفاظت ہوتی - سابقاً جو اہتمام اور انتظام آب پاشی زراعت کا تہا اوس سے انلوگون کی حالتین بمقابل زمانہ حال کے بہت درست ہوگی تہین اور وہ لوگ بخوبی بار خراج کو اگر زیادہ کیا جاتا تو بہ نسبت اس زمانہ کے اٹہا لیتے - اور رعایا کو خراج کا وصول کرنا فصل کے وقت مین زیادہ پسندیدہ تہا بمقابل اسکے کہ وہ ابواب ماہواری اور سہ ماہیون پر وصول کیجاتی تہی - مثل مشہور ہے کہ مصری کسان بڑے فضول خرچ ہوتے ہین اور یہہ لوگ اپنے محاصل زمین کے صرف کرنے مین بہت آزاد ہین اور جبتک سرمایہ انکے پاس موجود ہے خراج بہی وصول ہوسکتا ہے ورنہ مثل سابق کے دیہاتی قرضہ دینے والون کے ہاتہہ یہ لوگ تباہ

* سابق حکمران مصر کی نسبت انصافانہ طور سے جو سٹرکون کی بے طرفدار کتاب حالات مصر مین تحریر ہے - حسب ذیل مختصراً اوس زرخطیر کے نسبت نقل کیجاتی ہے جو اوس نے عمارات کے کام مین صرف کیا اور اوسنے رفاہ ملکی کے ساتہہ تعمیر کیا - عمارات کے کامون مین سے ایک نہر سویز ہے - (جسمین تیاری نہر آب شیرین اور خریداری دادی وہ مین بہی داخل ہے) اسکی تعمیر مین خزانہ مصر سے اصل معہ سود ۵۸۲۷۴۴۷ ا پونڈ یا آن حصص کو مہیا کر کے جو برٹش گورنمنٹ کے ہاتہہ فروخت کیا گیا ۰۰۰ ۲۴۳ ۳ ا پونڈ صرف ہوا - ۰۰ ۴۸ میل نہر بحساب اوسط فی میل ۰۰ ۱۵ ا جملہ ۰۰۰۰ ۱۲۶ ا پونڈ صرف اور ۴۶۲ پل بحساب فی پل ۰۰۰ ۴ پونڈ مین بنا ہے ۰۰۰ ۴ ا پونڈ آہنی پل جو نیل پر بولاک سے جزیرہ تک بنا ہے - ۰۰۰ ۴۴ ۸ ا پونڈ ۱۲۱۰ میل ریل کی تیاری مین بحساب فی میل ۰۰۰ ۱۳ پونڈ جملہ ۰۰۰ ۲۳ ۱۲۵ ا پونڈ - اور ۰۰ ۵۷۶ میل تار برقی ۰۰۰ ۳۵۲ پونڈ مین اور مکانات روشنی بحر احمر اور بیٹھی ترینین پر ۰۰۰ ۸۸ ا پونڈ اور بندرگاہ اور چبوترہ بندرگاہ کی تیاری مین اسکندریہ اور سویز پر ۰۰۰ ۴۲ ۹ سو پونڈ اور اسکندریہ مین پن چکی کے کام مین ۰۰۰ ۳ پونڈ اور ۴۶ چینی کے کارخانون مین ۰۰۰۰ ۶ ا پونڈ یا مجموعی کل رقم ۰۰۰۰ ۸۰ ۵۷ ا پونڈ صرف ہوا مقابل ۰۰۹ ۷ ۷ ۴۹ پونڈ خالص آمدنی کے تمام قرضونکی جو ۱۸۶۴ء سے ۱۸۷۹ء تک لیا گیا اور یہ بہی بیان کیا گیا ہے کہ جو کچہہ بہی اصل زرقرضہ سے تلف ہوا ہوا اسکے علاوہ ۰۰۰۰۰۰ ۲ پونڈ تمام تعداد قرضہ سے زیادہ آمدنی ملک سے خرچ کیا گیا اور اسمین جنگ ابی سینیا کا بار بہی داخل ہے جو نیوبار کی استبول وغیرہ مین زیر زمین دفن حکمت عملی سے ہوئی تہی -

ہوجاتے ہین۔ عمدہ جواب ان اعتراضات کا جسکا حوالہ دیا گیا ہے یہہ ہے کہ دیہاتیون کا مقروض ہوجانا ہی باعث حکومت کے قرضدار ہونے کا جس زمانے مین اسمعیل پاشا تخت سے اوتارے گئے اور جلاوطن ہوئے اوسوقت تعداد قرضہ کی بیس لاکھ پونڈ تھی اور آج کی تاریخ تک جسروز مین یہہ لکھہ رہا ہون بارہ لاکھہ اور زیادہ ہوگیا ہے۔ یہہ قرضہ بعد اسمعیل پاشا کے اوسکے بیٹے نے کیا اور بہایا اسپر بھی مسٹر والس اسمعیل پاشا ہی کو ذمہ دار ان خرابیون اور بدقسمتیونکا قرار دیتے ہین۔ ظلم و تعدی کے نسبت زمانہ اسمعیل پاشا ہین مسٹر براڈلی لکھتے ہین کہ کرباش یعنے دُرّے سے مارکے جانے کا رواج اسکے پیشتر سے تھا اور اوسکے جانے کے بعد بھی رہا۔ لیکن ریاض کے دو برس زمانہ حکومت مین اسمعیل پاشا کے عہد سے زیادہ سزا اور جلا وطنی اور قید کی سزائین ہوئین۔ اگر کسانون کے باتون کے تلوے باپ کے نسبت ظلم ثابت کرتے ہیں تو نیل ایفس کے کنارے جو بیٹون کے سر پر سختی اور مصیبت گزری اوسکو شاید ہین اسمعیل نے اور فرمانروایون کیطرح کامیابی حاصل کرنے مین غفلت کی اور جب اوسے اپنی غلطی معلوم ہوئی تو یہہ قصد کیا کہ مصریون کو ایک اور عمدہ موقع دوبارہ کوشش اور تجربہ کا دون لیکن انگریزون نے انکار کیا اور آس اس کارروائی سے باز رکھا اور جلا وطن کردیا گیا۔ بعد اسکے جانے کے مصر مین اور تاریکی ہوگئی اور ایک مرتبہ آس تو ہی حکمران کا ہر شخص کو افسوس ہوا۔ چند روز پیشتر جنرل گارڈن کے روانگی کے کہ خارطوم مین پہونچکر مصری فوج محصور اور مصیبت زدہ کو چہڑائی اور سوڈان مین امن قایم کرے ایک شخص جو لیاقت علمی اور ملکی معاملات مین مشہور اور معروف تھے لواح ساوتھمٹن مین گئے اسی مقام پر گارڈن بھی اپنے بہن کے یہان چند روزہ ٹہرے ہوئے تھے چنانچہ شخص اول الذکر نے آس نامور بہادر سے ملاقات کی اور گفتگو شروع ہوئی اس مقام پر ارل ڈی لاور بھی موجود تہے جنرل گارڈن نے اس وقت اپنی راے نسبت اسمعیل پاشا کے حسب ذیل ظاہر کی نہ اس سے زیادہ کوئی امر تہا جو مہدی کے رفعت کا باعث ہوا اور وہ کامیاب ہوتا جائے کہ حکومت مصر ضعیف ہوئی اور اسمعیل کے تخت اوتار دیے کے بعد قاہرہ مین ہر قسم کی بدانتظامی اپنا جلوہ دکہانے لگی۔ عربون کے لئے اس سے زیادہ کوئی امر نہین کہ آن پر کوئی سخت حکمران ہو۔ نیوبار اس حکومت کو پاسکتا ہے اسلئے کہ جو سازشین ہر ایک شخص نے دوراہین سے اب تک بمقابل توفیق کے کین اسے وہ روک سکتا ہے اور اسکی قابلیت اسمین ہے۔ مجہے قبل سے توفیق کے ضعف کا علم تہا اور اسکام کو مین قطعی طور سے جانتا تھا کہ وہ ناکامیاب ہوگا چنانچہ اسیوجہ سے چار برس قبل سے مین نے سوڈان کی حکومت چہوڑی تہی جسوقت مین نے سنا کہ مرادوست اسمعیل تخت مصر سے اوتار دیا گیا اسوقت مین نے یہہ قصد کیا تہا کہ سوڈان پر اسکے نام سے قبضہ کرلینا چاہیے تاکہ دوسرا کوئی یہان نہ آے۔ مین کب ایسے وفادار دوست کو فراموش کرسکتا ہون جسنے انسداد بردہ فروشی اور بردہ فروشون سے جنگ مین ہمیشہ میری کمک کی اور جسکے لئے مین ہمیشہ خداوند عالم سے دست بدعا تہا۔ چونکہ مین نے خونریزی عظیم کی ذمہ داری اپنے ذمہ لینا پسند نہ کی لہذا وہان سے دست کش ہوگیا نیوبار کے حالات بہی ایسے کہنہ ہوگئے جیسا اسمعیل پاشا کا زمانہ پرانا ہوگیا۔ بہرکیف نیوبار مصر پر اسیطرح حکومت کرنا جیسے ارمینیا مین اگنبٹ یعنے قایمقام بادشاہ کرتا ہے۔ اور اس حکومت کے حصول پر وہ انگریزون کا ضرور

خیرخواہ اور وفادار رہتا۔ لیکن یہہ امر کسیطرح لایق لحاظ نہ تہا۔ اگر مصر کے لئے کوئی قومی اور مستقل اور عمدہ حکمران پاپایہ قایم حکمران تہا جو ملکی حکومت کو عمدہ طور سے قایم رکھتا تو وہ اسمعیل پاشا تہا۔ یورپ مین اس سے زیادہ کسی کے ساتھہ برا سلوک نہین کیا گیا۔ اور باوجود ان سب خطا اور عیوب کے بہی اسمعیل سی بہتر اس وقت تک کوئی حکمران مصر مین نہین ہوا۔ اور یہہ سب مصیبتین اور آفتین ایسے وجہ سے اس ملک پر آئین کہ وہ تخت سے اتار دیا گیا اور دست حکومت اسکا اٹھہ گیا۔ یہہ گفتگو جسکا اوپر ذکر ہوا ۲۱ جنوری کی ہے یعنے پانچ روز قبل روانگی جنرل گارڈن کے خارطوم کو گیا جنرل گارڈن کی اسقدر سخت سفارش پر لحاظ کرکے مضبوطی کی ساتھہ اس امر کا خیال نہین ہوسکتا کہ باعتبار اپنی مدت دراز کے تجربہ اور رعب اور داب ذاتی کے اسمعیل پاشا اس قابلیت کا شخص ہے کہ مصر مین ہر قسم کی بہبودی کرے اور سوڈان مین بندوبست امن کا کردے جسکی فتح کے لئے افواج انگریزی بیفائدہ کوشش کر رہی ہے اور بے انتہا جان اور روپیہ کا تلوار کے ذریعہ سے صرف ہو رہا ہا انگلستان کا ہمیشہ دوست رہ کر اسمعیل برسون تک تخت مصر پر حکومت کرتا رہا۔ اگر جنرل گارڈن کی خواہش پوری کیجاتین تو انگریزی انتفاع کا بہت بڑا الحاظ رکہنے والا سوا اسمعیل پاشا کے دوسرا نہ تہا اور نہ ایسا کوئی حاکم اور فرمان روا ہوسکتا جو ایک قوی اور ذی اختیار حکومت قایم کرسکتا۔ جیساکہ گارڈن نے کیا تہا کہ بعد دوبارہ تقرری اسمعیل پاشا کے یہہ امور نہ حاصل ہونگے یقین کامل ہی کہ اگر اسمعیل پاشا اب بہی اس عہدہ کے لئے نامزد کئے جائین گو اب عمر انکی ۵۴ سال کی ہے تاہم سلطان روم کہ وہ بڑا سے نام فرمان روا اس ملک کے ہین پسند کرین گے اور تمام مصر کے لوگ بہی اس سے رضامند اور خوش ہونگے۔ ایک اور عمدہ ثبوت اس قدر و منزلت کا کہ گارڈن اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر کے ساتھہ کرتے تہے آخر ماہ اپریل مین دستیاب ہوا۔ یعنی چھہ ہفتہ

تصویر اسمعیل پاشا (نقل مطبعہ مصور الیسٹ ڈ فری)۔

قبل اپنے وفات کے جنرل گارڈن نے ایک خریطہ نہایت ہی تیاری کا مع ایک خط کے جو دستخطی اور مُہری جنرل گارڈن بزبان عربی تھا بنام سابق خدیو مصر اسمعیل نیپال مین روانہ کرنے کے ایک سوڈانی ایلچی کے ہاتھہ قاہرہ مین سفیر اعظم اطالیہ کے پاس بہیجا تھا چنانچہ وہ دلگیر ترجمہ اوس خط کا ذیل مین ہے۔

ترجمہ خط گارڈون پاشا

بحضور پرنور جناب اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر سلمہ اللہ تعالے۔ جو عنایات کہ آپ نے اپنے عہد حکومت مین میرے حال پر مبذول فرمائین اور جنکے ذریعہ سے مری اسقدر عزت افزائی ہوئی مین نہایت ہی ممنون اور شکر گذار ہون۔ مین گورنر جنرل سوڈان مقرر ہوکر فوراً روانہ ہوا اور بمجرد عافیت خارطوم مین پہونچا۔ دو مہینہ کے بعد شمال کیطرف سے آمد و رفت بالکل مسدود ہوگئی اور شہر محصور ہوگیا یہ میرے مقدر مین تہا کہ زمانہ محاصرہ مین طرح طرح کی تکلیفات اور مصیبتین جو ملکی اور فوجی لوگون پر اوہ۔ اہالیان شہر یہان کے دیکہون ان لوگون نے بلاشبہ ان مصیبتون کی برداشت کرنے مین اور دقتون کے اوٹہانے مین بہت بڑی جرأت اور بہادری ظاہر کی اور انکی اس خیر خواہی اور نیک چلنی اور وفاداری کے جلدو مین مین نے تمغے بنوائے کہ آنکو تقسیم کرون۔ قبل اسکے ایک تمغہ اوسین کا مین نے بذریعہ عباس نامے دو خانی جہاز کے حضور مین ارسال کیا مگر بخیال اسکے کہ وہ مبادا آپ کے خدمت نہ پہونچا ہو لہذا ایک دوسرا تمغہ پیش کش کرتا ہون امید کہ آپ اسے میری خدمات کا یادگار اور اپنے وفادار اور تابعدار کا ہدیہ محقر تصور فرماکر قبول فرمائینگے۔

آپ کا فرمان بردار خادم
سی جی گارڈن

من مقام خارطوم
۱۴- دسمبر 188[illegible]ء

تمام شد

اطلاع
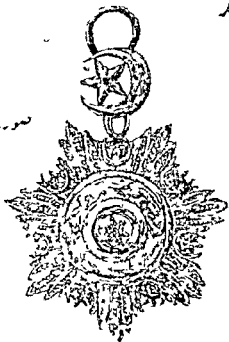
مطابق دفعات ۱۸ و ۱۹- ایکٹ ۲۵ ۱۸۶۷ع کے رو سے داخل رجسٹر گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی ہوئی کوئی صاحب بلا اجازت میرے قصد چہاپنے اور چہپوانے کا نکرین لفع کے بدلے نقصان نہ اوٹہاوین العبد

سید سجاد حسین

۵۵۷۰

قیمت فی کتاب تین روپیہ